ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ،
صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا
www.ahlehaq.org
شعب الایمان
اردو
امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ
۳۸۴ ——— ۴۵۸
اردو ترجمہ
مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل
دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیث نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 468 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

...... ملنے کے پتے ......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

• کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا چونسٹھواں شعبہ

اہل قبلہ میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا

۹۲۴۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو مکحول نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جہاد لازم ہے تمہارے اوپر ہر امیر کے ماتحت خواہ وہ نیک ہو یا بد ہو اگر چہ کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ اور نماز (جنازہ) لازم ہے تمہارے اوپر ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ مسلمان نیک ہو خواہ برا ہو اگر چہ وہ کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے ہر مسلم پر خواہ نیک ہو یا بد ہو اگر چہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور براء بن عازب کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گذر چکی ہے۔ جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے حکم کے بارے میں اور ابوہریرہ کی حدیث گذر چکی ہے۔ جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے حکم کے بارے میں۔

۹۲۴۳: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، چھینکنے والے کو جواب دینا، (یرحمک اللہ کہنا) جنازے کے پیچھے چلنا، بلانے والے کی بات ماننا۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اوزاعی کی حدیث سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے۔

۹۲۴۴: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ثوبان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو جنازے کے ساتھ ساتھ جائے حتیٰ کہ اس کے سارے کام پورے کر کے واپس آئے اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔

اور شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ ادا کرے اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو شخص اس کے دفن میں بھی حاضر رہے اس کے لئے دو قیراط ہیں احد پہاڑ کے برابر۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے اور ہشام وغیرہ کی حدیث ہے۔

جنازہ اور دفنانے کی فضیلت

۹۲۴۵: ...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن سعید دمشقی نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو عبداللہ بن حارث نے کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے ان لوگوں میں حضرت

(۹۲۴۴) ...... (۱) سقط من (أ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے بھی جنازہ پڑھا جنازے کے بعد ایک آدمی الگ ہوکر کسی کام سے چلا گیا (دفن کے لئے ساتھ نہیں گیا) حضرت ابن عباس نے میرا کندا تھپتھپا کر کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کتنا اجر چھوڑ کر یہ شخص ہٹا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک قیراط اجر وثواب سے ہٹ گیا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابن عباس ایک قیراط کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمارہے تھے:

جس نے جنازے کی نماز پڑھی اور وہ اس کے دفن سے فارغ ہونے سے پہلے ہٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط اجر ہوگا اور اگر اس نے انتظار کیا حتیٰ کہ اس کے دفن سے فارغ ہوگیا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے، اور ایک قیراط قیامت کے دن اس کے اعمال کے ترازو میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم میرے اس قول سے تعجب اور حیرانی کررہے ہو کہ احد پہاڑ کے برابر ثواب ہوگا ہمارے رب کی عظمت کے لائق ہی یہی ہے کہ اس کا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہو اور اس کا ایک یوم ایک ہزار سال کا ہو۔

۹۲۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو زہری نے ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمزور وضعیف مسلمانوں کے پاس جاتے تھے ان کو ملتے تھے اور ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرتے تھے اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔

۹۲۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو صلت بن بہرام نے ان کو حارث بن وہب نے ان کو صنابحی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گی میری امت۔ یا یوں فرمایا تھا کہ یہ امت، خیر میں اپنے دین میں جب تک جنازوں کا بوجھ ان کے گھر والوں پر نہیں ڈالیں گے (یعنی از راہ ہمدردی مسلمان جب تک اہل میت کے ساتھ کفن دفن میں تعاون کرتے رہیں گے خیر وبھلائی پر قائم رہیں گے۔)

میت کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے

۹۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو حاکم نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوعمر مستملی نے وہ کہتے کہ کہا حسن بن عیسیٰ نے بغداد میں ان کو خبر دی ابن مبارک نے ان کو سلام بن ابومطیع نے ایوب سے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبداللہ بن یزید رضیع عائشہ نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی انسان مرنے والا مرتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ ادا کرتی ہے جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ سب کے سب میت کے حق میں شفاعت کرتے ہیں تو ان کی شفاعت قبول ہوجاتی ہے۔

میں نے یہ حدیث شعیب بن بحاب کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ حدیث حضرت انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تھی انہوں نے اس کہنے والے سے سلام کو مراد لیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عیسیٰ سے۔

۹۲۴۹:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: جو مسلمان

(۹۲۴۶)......(۱) فی ن: (الحکم)

آدمی بھی مرتا ہے اور اس پر ایسے چالیس آدمی کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرتے ہیں (جو موحد ہوتے ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے (مشرک نہیں ہوتے) اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرتے ہیں۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے بطور املاء کے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابوصخر نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر مولی ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہارون بن معروف وغیرہ سے۔

۹۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ابوبکار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالملیح کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرو اور اپنی سفارش کو بہتر طریقے پر کرو میں اگر کسی آدمی کو منتخب کروں تو کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن سلیط نے بعض ازواج رسول سے یعنی بی بی میمونہ سے ان کا رضاعی بھائی تھا۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی مرتا ہے جس پر ایک جماعت نماز ادا کرتی ہے، اس نماز میں وہ اس کے حق میں سفارش کرتے ہیں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اور امت چالیس سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو بلکہ کچھ زیادہ کو کہتے ہیں۔

۹۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دارابجردی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو مبارک ابوعبدالرحمٰن مولیٰ (ہرمز) بن عبداللہ نے ان کو قاسم بن مطیب نے۔ انہوں نے کہا؛

ابوالملیح ھذلی کسی جنازے میں گئے۔ جب چارپائی رکھی گئی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفیں سیدھی کر لو اچھی ہوگی تمہاری سفارش۔ اگر میں کسی کو ترجیح دیتا اور پسند کرتا تو میں اس چارپائی والے کو پسند کرتا۔

جنازہ پر شریک افراد مردہ کے لئے سفارش کرتے ہیں

۹۲۵۲:......کہا ابوالملیح نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے سلیط نے وہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے سیدہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا؛

جس شخص پر لوگوں کی ایک جماعت نماز جنازہ ادا کرے وہ اپنے بھائی کے بارے میں اللہ سے سفارش کرتے ہیں۔ چالیس افراد سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو امت کہتے ہیں۔ اور دس سے لے کر چالیس کی تعداد کو عصبہ کہتے ہیں اور تین سے لے کر دس تک کی تعداد کو نفر کہتے ہیں۔

(۱)......کہا گیا ہے کہ روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلیط سے وہ بعض ازواج نبی سے۔

(۲)......اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر سے۔

(۳)......اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے بخاری نے کہا ہے کہ علی نے کہا ہے۔

میں اس حدیث کا مرفوع پسند کرتا ہوں کل روایت کی اسناد ابوقلابہ تک پہنچتی ہیں وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن یزید سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۹۲۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد عطار نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام سواق نے ان کو عبیداللہ بن

(۹۲۵۰)......(۱) في ن : (أبو بكر بكار) وهو خطأ وأبو بكار هو الحكم بن فروخ.

موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

من صلی علیه مائة من المسلمین غفر له.

جس شخص کی ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

۹۲۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبیداللہ بن عثمان نے ان کو ابو بردہ نے ان کو اعمش نے اس نے اسی حدیث کو مذکور کی مثل ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۹۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ربان نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کی رات کیسی گذری؟) آپ نے فرمایا خیر کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ جو نہ کسی جنازے میں حاضر ہوئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے کسی مریض کی عیادت کی ہے۔

(یعنی نہ کوئی بیمار ہوا ہے نہ ہی کوئی مرا ہے بلکہ خیر و عافیت ہے از مترجم۔)

میت کو رخصت کرنے والوں کی مغفرت

۹۲۵۶:......ہمیں خبر دی ہے۔ ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے اور ابوعلی روذباری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن قیس نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اول کرامة المؤمن علی الله عز و جل ان یغفر لمشیعیه

(دفن کے بعد) ایمان دار میت کا پہلا اکرام یہ ہوتا ہے کہ اس کے رخصت کرنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

مؤمن کے لئے قبر میں پہلا تحفہ

۹۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزید احمد بن محمد بن طریف بجلی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مؤمن کو اس کی قبر میں پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اس کے جنازے کے پیچھے پیچھے جا کر دفنا کر واپس لوٹا تھا۔

۹۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن علی حفدۃ ابراہیم بن ہانی نے ان کو ان کے نانا ابراہیم بن محمد بن ھانی نے ان کو ابومحمد بن ھانی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مؤمن بندہ قیامت کے دن جو پہلا بدلہ یا جزا جو دیا جائے گا جب وہ مرجاتا ہے یہ ہے کہ ان سب لوگوں کو بخش دیا جائے گا جو اس کے جنازے کے پیچھے جا کر اس کو دفن کر آئے تھے۔

ان اسانید میں ضعف و کمزوری ہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ روایت زہری سے بھی مروی ہے۔

(۹۲۵۴)......فی ن : (أبوعبدالله)

(۹۲۵۸)......فی ن : (مسلم)

جنازہ میں شریک افراد کی مغفرت

۹۲۵۹:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو الفرج بن فضالہ نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو زہری نے اس نے کہا ہے کہ مؤمن کی عزت اللہ پر یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ ہر شخص کو بخش دیتا ہے جو اس کے جنازے میں حاضر ہوا تھا۔

۹۲۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یحییٰ بزاز سے وہ کہتے ہیں میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے حسن بن عیسیٰ کے ساتھ حج کیا تھا ان کی وفات کے وقت مقام ثعلبہ ۲۴۰ھ میں، میں نے بھی ان پر نماز جنازہ ادا کی۔ میں نے اس کو اس کے بعد خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے اور ہر اس آدمی کو بھی جس نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے اس نے مجھ سے کہا کہ مت گھبرا اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر رحم کھایا ہے۔

عبرت ناک واقعہ

۹۲۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محبیب بن ابراہیم نے ان کو اسحٰق بن یحییٰ بن حازم سلمی نے ان کو خشنام قیابادی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا ابوابراہیم نے اور وہ نیشاپور کے قاضی تھے اس پر ایک آدمی داخل ہوا اس سے کہا گیا اس کے پاس ایک عجیب بات ہے۔ قاضی نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے اس نے بتایا کہ آپ یقین کیجئے میں ایک کفن چور آدمی تھا قبریں کھول کر کفن نکال لیتا تھا اسی اثناء میں ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں یہ دیکھنے کے لئے چلا گیا کہ دیکھوں اس کی قبر کہاں ہے میں نے اس کے اوپر نماز جنازہ بھی ادا کی جب رات چھا گئی تو میں اس کا کفن نکالنے کے لئے گیا قبر کھول لی جب میں نے اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا کہ میں کھینچ لوں، تو اس عورت (میت) نے کہا سبحان اللہ اہل جنت کا ایک آدمی اہل جنت کی ایک عورت کا کفن چھین رہا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

نوٹ:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو مذکورہ احادیث کے تائید کی طور پر لائے ہیں جن میں میت پر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جانے کا ذکر ہے۔ واضح طور پر اس واقعہ کے بعض اجزء نصوص قرآن کے خلاف محسوس ہوتے ہیں جن سے کوئی قطعی عقیدہ اخذ نہ کیا جائے عقیدہ کے لئے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس واقعہ کی توجیہ کرنی پڑے گی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی توبہ اور اس کے بعد اس کی مغفرت کرنے کے لئے کسی فرشتے یا ہاتف غیبی کی آواز سنائی ہو گی جو ظاہراً اسی میت کی اور اسی میں سے محسوس ہو رہی ہو گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۹۲۶۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عودی محمد بن احمد نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ثمامہ بن انس نے انہوں نے انس بن مالک سے سنا اس وقت وہ فرمایا کرتے تھے جب میت اپنی قبر میں رکھی جاتی ہے۔ اے اللہ اس کے دونوں پہلوؤں کی جانب زمین خشک کر دے اور اس کی روح اوپر چڑھ چکی ہے۔ (یا اس کی روح کو تو اوپر لے جا) اور تو اس کی کفالت فرما اور تو اس کو اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ اپنے پاس لے لے۔

تدفین میں تاخیر پسندیدہ نہیں

۹۲۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خبر دی ابن ابوالزناد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کے ساتھ بقیع میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں کے سامنے ایک جنازہ آ رہا تھا عبداللہ بن جعفر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور حیرانی کا اظہار کیا میت کو تاخیر سے اور آہستہ لے کر چلنے پر۔ بس کہنے لگے حیرانی ہے کس قدر لوگوں کی حالت بدل گئی ہے۔

اللہ کی قسم یہ نہیں تھا مگر برا آدمی اور بے شک یہ آدمی آدمی سے جھگڑا کرتا تھا پھر کہتا تھا عبداللہ سے ڈر۔ ان لوگوں کے چلنے کی سست روی پر تعجب و حیرانی کرتے ہوئے گویا کہ میں نے تجھے پتھر مار دیا ہے۔

مؤمن مرنے کے بعد آرام پاتا ہے

۹۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن سلیمان حرنی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے ان کو محمد بن عمرو یعنی ابن حلحلۃ نے ان کو معبد بن کعب بن مالک نے ان کو ابوقتادہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ آپ کے پاس سے گذرا آپ نے فرمایا کہ یہ مستریح ہے یا مستراح منہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مستریح (اس نے آرام پالیا ہے دنیا سے یا اس سے آرام پالیا لوگوں نے۔) اور مستراح منہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مؤمن بندہ دنیا کی تھکان اور اس کی اذیت سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام و استراحت پالیتا ہے (مرنے کے بعد) اور کافر بندے سے اس کے مرنے کے بعد لوگ۔ شہر۔ درخت اور جانور اس سے آرام اور چھٹکارا پالیتے ہیں۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابوہند کی حدیث سے۔

چالیس مرتبہ مغفرت

۹۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابومسرہ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عبداللہ بن یزید مقرئی نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو شرحبیل بن شریک معافری نے ان کو علی بن رباح لخمی نے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کی جائے گی۔

اور جس نے میت کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا باریک اور موٹا ریشم پہنائے گا۔ اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اس کو اس میں دفن کیا اس کو ایسے اجر ملے گا جیسے کسی کو گھر اور ٹھکانہ دینے کا اجر ہوتا ہے۔ قیامت کے دن۔

میت کو غسل دینے والے کے لئے بشارت

۹۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوخلیفہ نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن ہارون نے ان کو ابوالولید نے ''ح''۔
اور ہمیں خبر دی مالینی نے ان کو ابواحمد نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو سلام بن ابومطیع نے ان کو جابر نے اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ روایت ہے جابر سے اس نے شعبی سے اس نے یحییٰ بن جزاز سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا (یعنی اس کا کوئی راز یا عیب فاش نہ کیا۔ اس کے گناہ اور خطائیں ایسے نیست ونابود ہو جائیں گے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔
اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہئے کہ میت کے معاملات کا ذمہ دار وہ بنے جو سب لوگوں سے اس کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اگر وہ ذمہ دار بننے کی صلاحیت رکھے۔ ورنہ وہ شخص بنے جس کو لوگ پرہیزگار اور امانت دار سمجھیں۔
یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں اور مالینی کی روایت میں ہے فرمایا کہ۔
چاہئے کہ اس کا قریبی رشتہ دار اس کا ولی بنے اگر وہ معاملے کو سمجھتا ہو اگر وہ نہ جانتا ہو تو پھر وہ آدمی ذمہ دار بنے جس کے پاس دیکھیں کہ پرہیزگاری اور امانت ہے۔
یہ الفاظ ابراہیم بن حجاج کے بنائے گئے ہیں۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ یعنی اس راز کو چھپائے جو غسل کے وقت سامنے آئے اور نہ ذکر کرے اس کے گناہ (وعیب وغیرہ۔)

۹۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ حرفی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن مقری نقاش نے بطور املاء کے ان کو بدر بن عبداللہ جصاص نے ان کو سلیمان بن داؤد عتکی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابوعبداللہ شامی نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اگر وہ اس کو کفنائے اللہ اس کو جنت کا باریک ریشم پہنائے گا۔

۹۲۶۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کفن دینے کا ذمہ دار بنے اس کو چاہئے کہ اس کا کفن اچھا کرے۔
بے شک وہ لوگ اسی کفن میں زیارت کے لئے جاتے ہیں (یعنی اس میں دیگر اموات ان سے ملتے ہیں۔)

۹۲۶۹:......اگر یہ روایت صحیح ہو تو صدیق اکبر کے قول کے مخالف نہیں ہے کفن کے بارے میں کہ کفن تو مہل یعنی پیپ میں خراب ہونے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے کفن کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے۔
اور اللہ کے علم میں ایسے ہوتا ہوگا جیسے اللہ چاہتا ہے جیسے اللہ کے علم میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے شہداء کے بارے میں فرمایا ہے۔

بل احیآء عندربھم یرزقون۔

بلکہ وہ زندہ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔

حالانکہ وہ مشاہدے کے اعتبار سے خون میں لت پت ہوتے ہیں اس کے بعد آزمائے جاتے ہیں مگر واضح ہو کہ یہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے ہے مگر غیب میں ویسے ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ان کے بارے میں خبر دی ہے۔ اور اگر ہمارے مشاہدے میں بھی وہی

(۹۲۶۶)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۱۵۴/۳)

کیفیت ہوتی ہے جیسے اللہ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے تو ایمان بالغیب اٹھ جاتا۔

۹۲۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن محمد بن بکر قصیر نے ان کو ھیثم بن خارجہ نے ان کو سہل بن ھاشم نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں نے ہر چیز میں اناءۃ کا یعنی انتظار و مہلت کا ذکر کیا، احنف نے کہا بہر حال میں تو جب جنازے میں حاضر ہوتا ہوں تو میں تاخیر وانتظار نہیں کرتا ہوں۔ اور جب میں کفو اور ہمسر پاتا ہوں تو بیاہ دیتا ہوں (انتظار نہیں کرتا ہوں اور جب نماز کا وقت ہو جائے (فوراً نماز ادا کرتا ہوں) تاخیر نہیں کرتا ہوں۔

جنازہ میں ہنسنا پسندیدہ نہیں

۹۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن رواسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ذکر کیا یزید بن عبداللہ سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک آدمی کو جنازے کے موقع پر ہنستے دیکھا تو فرمایا کہ تم ہنس رہے ہو حالانکہ تم جنازے میں آئے ہو اللہ کی قسم میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

یزید بن عبداللہ یہی وہ ابو بحر ہے، تحقیق اس بارے میں نبی کریم سے بھی غیر قوی اسناد کے ساتھ ایک روایت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۹۲۷۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عبدالسلام بن عاصم رازی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو عبداللہ بن حمید نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو موقوں پر ہنسنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

بندر کو دیکھتے وقت اور جنازے کے موقع پر۔

۹۲۷۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقریؒ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو ایک آدمی کو ہمیشہ نقاب ڈالے ہوئے روتا ہوا دیکھتے تھے یا چہرہ چھپائے ہوئے سوچ فکر میں منہمک دیکھتے تھے۔

تین حالتیں

۹۲۷۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے اور محمد بن مؤمل نے اور محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن لھیعہ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عمارہ بن غزیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے ان کو ان کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر افضل ترین لوگوں میں سے تھے اور وہ اکثر کہتے رہتے تھے کہ کاش میں ہمیشہ ایسے ہوتا جیسے میں تین حالتوں میں ہوتا ہوں تو میں اہل جنت میں سے ہوتا۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے۔

(۱)......جس وقت میں قرآن مجید پڑھتا ہوں اور جب میں قرآن کو سنتا ہوں۔

(۲)......اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور وعظ سنتا ہوں۔

(۳)......اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ تو میں اپنے نفس کے ساتھ وہ بات کرتا ہوں سوائے اس کے جو اس کے ساتھ ہونا ہوتا

ہےاور جس طرف وہ جس کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

جنازہ میں خاموش رہنا

۹۲۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد نحوی نے ان کو محمد بن ہشام بن ابودمیک نے ان کو محمد بن ہشام مروزی احمد بن حنبل کے پڑوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ جنازے میں ان کو خاموش رہنے کا کہا جاتا ہے۔ فرمایا اس لئے کہ وہ حشر ہوتا ہے۔

۹۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالکریم نے ان کو بعض اہل علم سے وہ کہتے ہیں سفیان نے اس کا نام ذکر کیا تھا مگر میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔ انہوں نے کہا کہ تم جب جنازہ کو دیکھو تو تم یوں کہو تیرے لئے سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور دوسروں نے کہا یہ ہے وہ جس کا ہمیں وعدہ دیا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اے اللہ ہمارے ایمان واسلام میں اضافہ فرما۔

۹۲۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابویوسف یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو اسود بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نضر بن انس کے جنازے میں موجود تھے لہٰذا اشعث بن سلیم عجلی نے کہا اے ابوسعید بے شک حالت یہ ہے کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جنازہ میں کوئی آواز نہ سنوں اور فرمایا کہ بے شک خیر کے کام کے لئے مستحق ہیں۔

۹۲۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ وہ جب کسی جنازے کے بارے میں سنتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کس کا جنازہ ہے؟ پھر فرماتے کہ تو اللہ کا بندہ ہے اللہ نے اس کو بلالیا ہے اس نے اس کی بات مان لی ہے۔ یا اس کی بندی ہے اس کو اللہ نے بلایا ہے اس نے اللہ کی بات مان لی ہے۔ اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کے گھر والے اس کو گم کو بیٹھے ہیں اور لوگ اس کو اجنبی سمجھتے ہیں وہ صبح کو گئے ہیں ہم بھی شام کو جانے والے ہیں یا وہ شام کو گئے ہیں تو ہم صبح کو جانے والے ہیں۔

تعزیت کرنے والے کے لئے عزت کی پوشاک

۹۲۷۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور انہوں نے اس کو میرے لئے اپنی تحریر میں لکھا فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن ابو عمارۃ نے۔

ان کو عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ ہمیشہ رحمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے۔ تو اسی رحمت میں خوب بھیگتا ہے پھر جب اس کے ہاں سے اٹھ جاتا ہے، ہمیشہ اسی میں داخل وشامل رہتا ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ جائے جہاں سے آیا تھا اور جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے اور صبر دلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کی پوشاک پہنائے گا۔

۹۲۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صغانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو صالح مری نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو ابوالخلد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد نبی علیہ السلام کی دعا میں یہ دعا پڑھی تھی۔ الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو

غمگین اور مصیبت زدہ کی تیری رضا طلب کرنے کے لئے تعزیت کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ میں اس کو ایمان کی چادروں میں سے ایسی چادر پہناؤں گا جس کے ذریعے میں اس کو جہنم سے محفوظ کرلوں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ داؤد علیہ السلام نے کہا یا الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو جنازے کے ساتھ تیری رضا کے لئے جائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا فرشتے اس کے ساتھ اس کو رخصت کرنے اس کی قبر تک جائیں گے اور میں تمام روحوں میں سے اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔

۹۲۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبدالرحمٰن بن نافع درجت ابوزیاد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ام اسود بنت یزید مولیٰ ابوبرزہ نے وہ کہتی ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی منیہ بنت عبید بن ابوبرزہ نے ان کو ابوبرزہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ماں کی تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی چادروں میں سے چادر پہنائیں گے۔

۹۲۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے نیشاپور میں ان کو عبداللہ بن ہارون الحدی نے مکہ میں ان کو قدامہ بن محمد خشرمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو صبر دلائے (تعزیت کرے) کسی مصیبت میں اللہ تعالیٰ اس کو سبز پوشاک پہنائیں گے جس کے ساتھ وہ تحبیر کیا جائے گا کہا گیا یا رسول اللہ تحبیر سے کیا مراد ہے فرمایا اس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔

۹۲۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شافع بن محمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن عمیر دمشقی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق طلحی نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لئے اسی کی مثل اجر ہے۔

۹۲۸۴:......اور ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ھیثم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبدالواحد بن حسن بن احمد بن حلیف جند نیشاپوری نے ان کو حسین بن بیان عسکری نے ان کو عمار بن حلف واسطی نے ان کو عبدالحکیم بن منصور خزاعی نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لئے اس کی مثل یعنی مصیبت زدہ کے اجر کے برابر اجر ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جو معروف ہے علی بن عاصم سے اس نے محمد بن سوقہ سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس کے ماسوا سے۔ مگر وہ قوی نہیں ہے۔ اور یہ دوسرے طریق سے مروی ہے ابن سوقہ سے۔ مگر سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔ اور سب سے زیادہ صحیح اس مفہوم میں ابن حزم کی حدیث ہے۔ اور جو پہلے گذر چکی ہے۔

بہر حال علی بن عاصم کی روایت درج ذیل ہے۔

۹۲۸۵:......ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن عبید بن ناصح نحوی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

(۹۲۸۰)......(۱) فی ن : (یتبع الجنازة)

(۹۲۸۲)......(۱) فی ن : (الجدی) (۲) ......فی ن : (الحشرمی) (۳)......فی ن : (المؤمن)

(۹۲۸۴)......(۱) فی ن : (اللّٰه) (۲) ......فی ن : (خلف) (۳)......فی ن : (بهان)

۹۲۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو محمد بن ہارون (المفأفأ نے) اور وہ ثقہ راوی تھا صدوق تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے کہا یا رسول اللہ علی بن عاصم کی حدیث جسے وہ ابوسوقہ سے روایت کرتے ہیں۔ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے۔ کیا وہ حدیث آپ کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میری ہے۔ محمد بن ہارون جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تھے رو پڑتے تھے۔

فصل:......قبروں کی زیارت کرنا یعنی قبروں پر عبرت کے لئے جانا

۹۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مصرف بن واصل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محارب بن دثار نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (یعنی قبروں پر جانے سے منع کیا تھا اب قبروں پر جایا کرو بے شک قبروں پر جانے ان کو دیکھنے سے یاد دھانی ہے (یعنی موت یاد آتی ہے)۔

اور اس کو روایت کیا ہے زید بن حارث نے محارب سے اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں ہے۔ چاہئے قبروں پر جانا اور قبروں کو دیکھنا تمہارے اندر خیر و بھلائی میں اضافہ کردے۔ اور یہ حدیث کتاب مسلم میں منقول ہے۔

۹۲۸۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خبر دار پس قبروں کی زیارت کرو بے شک وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۹۲۸۹:......اور ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ نے فرمایا) اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (قبروں پر جانے سے) منع کیا تھا پھر بات واضح ہوگئی میرے لئے پس زیارت کیا کرو ان کی بے شک قبروں کو دیکھنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے لہٰذا ان کی زیارت کیا کرو (یعنی قبرستان میں جا کر دیکھا کرو) اور مت کہو ہم نے جانا چھوڑ دیا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو عمرو بن عامر نے اور عبدالوارث نے انس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۹۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یوسف بن عبداللہ خوارزمی نے بیت المقدس میں ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو ابوسعید جعفی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ فتح مکہ کے دن ایک ہزار گھونگھٹ نکالنے والوں میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اتنا روئے کہ اس سے زیادہ کبھی روتے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ مگر ابوعبداللہ کی روایت میں یوم فتح کا ذکر نہیں ہے۔

۹۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابومسلم خولانی نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ نے فرمایا۔

(۹۲۸۶)......(۱) فی ن: (القانا) (۹۲۹۰)......(۱) زیادۃ من (ن)

قبروں کی زیارت کیا کرو اس کے ساتھ تم آخرت کو یاد کرو گے۔ اور میتوں کو غسل دیا کرو یہ معالجہ ہے گرنے والے جسم کا اور بلیغ وعظ و نصیحت ہے۔ اور جنازوں پر نماز پڑھو شاید کہ یہ تجھے غمگین کردے بے شک مغموم اللہ کے سائے تلے ہر خیر کے در پے ہوتا ہے۔

یعقوب بن ابراہیم میں اس کو گمان کرتا ہوں مدنی ہے مگر یہ مجہول ہے اور یہ متن بھی منکر ہے۔

۹۲۹۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو کدیمی نے ان کو ابن قمیر عجلی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آکر دل کی سختی (قساوۃ قلبی) کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کو جا کر دیکھا کرو اور قبروں سے اٹھنے کے بارے میں عبرت حاصل کیا کرو۔ یہ بھی متن منکر ہے۔ اور مکی بن قمیر بصری اس سے روایت کرتا ہے کدیمی اور وہ مجہول ہے۔

۹۲۹۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ھروی نے ان کو محمد بن یونس بصری نے ان کو مکی بن قمیر عجلی نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

میت کے سرہانے سورۂ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورۂ بقرہ کا پڑھنا

۹۲۹۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بابلتی نے ان کو ایوب بن نھیک حلبی مولیٰ آل سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطا بن ابورباح سے اس نے سنا عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو روکا نہ کرو اس کو جلدی اس کی قبر میں پہنچایا کرو اور اس کے سرہانے سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ اس کی قبر میں۔

یہی لکھی گئی مگر اسی اسناد کے ساتھ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ اور ہم نے قرأت مذکورہ کو روایت کیا ہے۔

اس میں ابن عمر سے بطور موقوف روایت کے۔

زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے تحفہ

۹۲۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے فوائد شیخ میں۔ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم اشنانی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطاکی نے ان کو محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میت قبر میں ایسے ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا۔ وہ پیچھے سے پہنچنے والی دعا کا منتظر ہوتا ہے والد سے یا ماں سے یا بھائی سے یا دوست سے جب پیچھے سے دعا لاحق ہو جاتی ہے تو اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا داخل کرتا ہے پہاڑوں کی مثل بے شک زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ ان کے حق میں استغفار کرنا ہے۔

۹۲۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن واقد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابان المکتب نے حضرت عبداللہ بن عمر اپنے گھر والوں کو ایسی جگہ دفن کرتے تھے کہ جب وہ کسی جنازے میں جاتے تھے تو اپنے گھر والوں پر بھی گذرتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے اور ان کے لئے استغفار کرتے تھے۔

۹۲۹۶:.....(مکرر ہے) فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو معن بن عیسیٰ قزاز نے ان

کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی ایسی قبر کے پاس سے گذرے جس کے قبر والے کو وہ پہچانتا ہو اور وہ اس پر سلام کہے تو قبر والا اس کو سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کو پہچانتا بھی ہے۔

اور جب وہ کسی ایسی قبر کے پاس سے گذرے جس کو نہ پہچانتا ہو اور اس پر سلام کرے وہ اس کو اس کے سلام کا صرف جواب دیتا ہے۔

۹۲۹۷:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن بن صباح نے انہوں نے سنا عمرو بن جریر سے وہ کہتے ہیں جب کوئی بندہ اپنے مردہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے ثواب کو لے کر اس کے پاس قبر میں جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے اے قبر کے مسافر یہ تیرے اوپر تیرے بھائی کا تحفہ ہے۔

۹۲۹۸:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالعزیز سلمان نے ان کو بشر بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ جب طاعون کا زمانہ تھا ایک آدمی محلوں میں آتا جاتا رہتا تھا جنازے کی نماز میں شرکت کرتا جب شام ہوتی تو وہ جا کر قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور یوں کہتا اللہ تعالیٰ نے شفقت فرمائی ہے اور میں تمہارے پاس آیا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری مسافری پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں قبول فرمائے۔ بس ان کلمات سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے شام ہوگئی اور میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں قبرستان میں نہیں گیا۔ کہتے ہیں اسی رات کو میں سو رہا تھا تو اب کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سارے لوگ میرے سامنے ہیں جو کہ میرے پاس آئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ قبرستان والے ہیں میں نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس تیری طرف سے ہدیہ اور تحفہ آتا تھا اس لئے کہ آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے گھر کے لئے اپنی واپسی پر۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز کا تحفہ بولے وہ جو آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے کہا بے شک میں نے دوبارہ وہ عمل شروع کر دیا اور میں نے کبھی اس کو نہ چھوڑا۔

۹۲۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو ابو بہلول نے اہل بحرین سے میں اس سے ملا تھا عبادان میں اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی بشار بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رابعہ عدویہ بصریہ کو خواب میں دیکھا اور میں ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا خواب میں انہوں نے مجھے کہا اے بشار آپ کے تحائف نور کے تھالوں میں ریشمین رومالوں کے ساتھ ڈھکے ہوئے ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ وہ فرمانے لگیں کہ اسی طرح ہوتی ہے زندہ مؤمنوں کی دعائیں جب وہ موتی کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو اس دعا کا اجر و ثواب تھالیوں پر رکھ کر ریشمین رومالوں سے ڈھک کر ان میتوں کے پاس لایا جاتا ہے جن کے لئے دعا کی گئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کا ہدیہ ہے آپ کے لئے۔

نوٹ:...... واضح رہے کہ یہ تمام مذکورہ باتیں محض خواب ہیں بیان کرنے کا مقصد محض عمل کے لئے ترغیب دینا ہے ورنہ شریعت میں ان کے استدلال و استنباط سے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان پر کسی عقیدے کی بنیاد رکھنا غلط ہے۔ (مترجم)

شب جمعہ پر روحوں کی ملاقات

۹۳۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحیٰ بن بسطام اصفر نے ان کو مسمع بن عاصم نے ان کو عاصم جحدری کی آل کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں عاصم جحدری کو ان کی موت کے دو سال بعد دیکھا۔ میں نے کہا کیا آپ آ گئے نہیں چلے گئے؟ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے کہا آپ کہاں پر ہیں؟ اس نے کہا

(۹۳۰۰)......(۱) فی ا: (سمع)

کہ بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں۔اور میرے احباب کی ایک جماعت ہے ہم لوگ ہر شب جمعہ کو اور صبح کو حضرت بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس جمع ہوتے ہیں۔اور ہم لوگوں کو تمہاری خبریں مل جاتی ہیں۔میں نے پوچھا کہ کیا تمہاری روحیں یہ عمل کرتی ہیں یا تمہارے جسم بھی ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بہت دوری ہے (یعنی ناممکن بات ہے جسم کہاں آسکتے ہیں؟) جسم تو بوسیدہ ہو چکے ہیں۔سواء اس کے نہیں کہ روح ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم لوگ تمہارے ساتھ ہماری زیارت کو اور ملنے کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے معاملے میں شب جمعہ کی شام سے پورا جمعے کا دن اور ہفتے کا دن طلوع آفتاب تک جانتے ہیں۔کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پورے دنوں میں کیوں نہیں ہوتا صرف ان دونوں میں کیوں ہوتا ہے؟ فرمایا کہ یہ یوم جمعہ کی فضیلت اور عظمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۹۳۰۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو بکر بن محمد نے ان کو جبیر قصاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں محمد بن واسع کے پاس ہر ہفتے کی صبح کو آتا تھا پھر ہم لوگ جبان کے قبرستان میں قبروں پر آتے تھے۔اور ہم سلام کرتے تھے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے پھر ہم واپس لوٹ جاتے تھے۔

ایک دن میں نے ان سے کہا اگر میں اس دن کی بجائے پیر کے دن آیا کروں۔انہوں نے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ مردے اپنے ملاقاتیوں کو جمعے کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن اس کے بعد اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں۔(یعنی جمعرات جمعہ اور ہفتے کا دن)

۹۳۰۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو محمد نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے ضحاک سے کہ انہوں نے کہا کہ جو شخص ہفتے کے دن طلوع آفتاب سے قبل قبر کی زیارت کرے اس کو میت پہچان لیتا ہے۔ان سے پوچھا گیا کہ یہ کیونکر ہوتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جمعے کے دن کی عظمت کی وجہ سے۔

۹۳۰۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ابوالیتاح نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف ابتداء کرتے تھے جب یوم جمعہ ہوتا تو رات کو اندھیرے میں چلتے تھے۔کہتے ہیں کہ میں نے ابوالیتاح سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کا چابک روشن ہو جاتا تھا۔لہٰذا وہ رات کو آتے تھے۔یہاں تک کہ جب وہ قبرستان کے پاس آتے۔اپنی بیٹھک کی جگہ بیٹھ جاتے اور وہ دیکھتے گویا کہ ہر صاحب قبر اپنی قبر کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔اور وہ کہتے کہ یہ مطرف ہے جمعے کے دن آتا ہے میں نے پوچھا کہ کیا اپنے ہاں جمعہ کے دن کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دن پرندے جو کچھ بولتے ہیں۔کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ بتایا کہ وہ کہتے ہیں۔سلام۔سلام صالح دن ہے۔

قبرستان جانا

۹۳۰۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو ابن منصور نے ان کو زید بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ میں قبرستان کی طرف گیا اس میں جا کر بیٹھ گیا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک قبر کے پاس آیا اس نے اس کو برابر کیا اس کے بعد وہ اپنی مجلس کی طرف پلٹ گیا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیسی قبر ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا یہ اس کی قبر ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا واقعی بھائی تھا؟ اس نے بتایا کہ وہ اللہ کی راہ میں میرا بھائی تھا۔میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس نے کہا آپ فلاں صاحب ہیں آپ زندہ ہیں الحمدللہ رب

(۹۳۰۳)......(۱) فی ن. (ھدم)

العلمین ۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ کہے اس لئے کہ میں اسی پر ہی قدرت رکھتا تھا۔ جو کہ میں ایسی بات کہوں جو مجھے دنیا و مافیہا سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔ پھر کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ جس وقت لوگ مجھے دفن کررہے تھے وہاں اس وقت فلاں شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اگر میں اس بات پر قدرت رکھتا کہ میں وہ دو رکعت نماز پڑھوں تو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔

۹۳۰۵:......اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ پر ابوعثمان سے اور مطرف سے اور ابوقلابہ سے اسی مفہوم میں۔ اور ان کی باتوں میں یہ بات ہے کہ میت جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرسکتے اور ہم جانتے ہیں مگر ہم عمل نہیں کرسکتے۔

۹۳۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے بعض حکماء سے پوچھا گیا سب سے بلیغ ترین نصیحت کیا چیز ہے فرمایا کہ مردوں کے محلے کو دیکھنا (یعنی قبرستان کو دیکھ کر)

۹۳۰۷:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو مفضل بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن راشد قبرستان جاتے اور سارا سارا دن وہاں بیٹھے رہتے۔ پھر بڑے غمگین واپس لوٹ آتے۔ تو ان کے بھائی اور گھر والے ان سے پوچھتے کہ آپ کہاں تھے؟ وہ بتاتے کہ میں قبرستان میں تھا میں نے ایک قوم کی طرف دیکھا ہے جو اس سے سب کچھ سے ہمیں منع کررہے تھے ہم جس میں واقع ہیں اس کے بعد پھر وہ رونا شروع کردیتے تھے۔

۹۳۰۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ الصفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جب اپنے دل میں قساوت سختی محسوس کرتے تو وہ اپنے اس دوست کے گھر چلے جاتے جو کہ مرچکے تھے۔ رات میں جاکر ان کو آواز دیتے اے فلاں اے فلاں۔ جب جواب نہ آتا تو کہتے کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا؟ پھر رونا شروع کردیتے یہاں تک کہ ان کے آنسو بہہ جاتے۔

۹۳۰۹:......اور ہم نے روایت کی ہے صفوان بن سلیم سے اور محمد بن منکدر سے اور دیگر سلف سے کہ جب قساوت قلبی پیش آجائے تو قبروں کی زیارت کرنی چاہئے۔

۹۳۱۰:......کہا جاتا تھا کہ قبروں کا مشاہدہ کرنا امم سابقہ کی نصیحتوں میں ہے۔

۹۳۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن محمد صیرفی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عمارہ بن مہران مغولی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن واسع نے کہا کہ مجھے آپ کے گھر کے بارے میں یہاں پسند ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کو اس سے کیا چیز پسند آتی ہے حالانکہ یہ تو قبرستان کے برابر میں ہے۔ فرمایا تجھے قبرستان والوں سے کیا نقصان ہے وہ تو تجھے آخرت یاد دلاتے ہیں اور ایذاء کم کرتے ہیں۔

قبرستان کی مجاورت اختیار کرنا

۹۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ سے کہا کیا تمہیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابوطالب سے کہا گیا تھا کہ آپ کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجاورت پڑوس ترک کرکے دیگر کئی قبرستانوں کی مجاورت اور پڑوس اختیار کرلیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کو سچا پڑوسی پایا ہے جو اپنی زبانوں کو روک کر رکھتے ہیں۔ اور آخرت کی یاد

(۹۳۰۸)......(۱) فی ن : (الأحمسی)   (۹۳۱۲)......(۱) فی أ : (سیرویه)

دلاتے ہیں۔لہٰذا ابواسامہ نے اس بات کا اقرار کیا۔

۹۳۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید بن اسامہ نے اس نے اس بات کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔علاوہ ازیں اس نے کہا کہ علی بن ابوطالب سے کہا گیا تھا کیا حالت ہے تمہاری کہ اپنے قبرستان کا پڑوس آباد کرلیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کو سچے پڑوسی پایا ہے جو برائی سے روکتے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

میت کو زینت اس کے اعمال دیتے ہیں

۹۳۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن منبہ نے کہا کہ میں نے بشر بن حارث کو دیکھا تھا کہ وہ کفنوں پر نظر ڈالتے تھے۔انہوں نے فرمایا کہ میت کے عمل اس کو زینت دیتے ہیں۔

۹۳۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو نعمان نے انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب کسی جنازے پر بلایا جاتا تھا تو فرماتے تھے کہ بے شک ہم تو البتہ کھڑے ہورہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ نہیں نماز پڑھواتے آدمی پر مگر اس کے اعمال (یعنی نجات اور رحمت تو اس کے اپنے اعمال کی ہی وجہ سے ہوگی) میں یہ گمان کرتا ہوں کہ نعمان اسماعیل بن ابوخالد کا بھائی ہے۔

۹۳۱۶:...... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل قبور خبر دریافت کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے پھر کہتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے جواب ملتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا ہے؟ (یعنی اس کا انتقال تو ہو چکا ہے) وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہمارے پاس تو نہیں پہنچا انا للہ و انا الیہ راجعون. شاید اس کو ہمارے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر لے جایا گیا ہے۔

میت پر نوحہ پسندیدہ نہیں

۹۳۱۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور ابن ابوقماش نے دونوں نے فرق کیا ہے۔ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالولید نے ان کو اسحاق بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی ام عطیہ سے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع فرمایا اور ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب کو بھیجا وہ دروازے پر آکھڑے ہوئے اور ہم لوگوں پر سلام کیا ہم لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول کا نمائندہ ہوں تمہاری طرف کہتی ہیں کہ عورتوں نے کہا خوش آمدید ہو رسول اللہ کے نمائندے کو۔انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگ اس بات پر بیعت کرو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگی۔

اور چوری نہیں کروگی اور بدکاری نہیں کروگی الخ۔کہتی ہیں کہ ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم ایسے ہی کریں گی چنانچہ حضرت عمر نے گھر کے باہر سے ہاتھ بڑھایا اور ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ گھر کے اندر سے ہاتھ بڑھالئے اس کے بعد انہوں نے کہا اللھم اشھد اے اللہ تو گواہ رہ۔اور انہوں نے

(۹۳۱۳)......(۱) فی ن : (سعد)

ہمیں عیدین کے لئے حکم دیا کہ ہم لوگ ان میں ماہواری والیوں کو بھی شرکت دعا کے لئے نکالیں اور آزاد کو اور یہ کہ ہمارے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے۔ انہوں نے منع کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سے پوچھا اس قول کے بارے میں۔ **ولا یعصینک فی معروف** کہ معروف میں تیری نافرمانی نہ کریں گی۔ فرماتی ہیں کہ ہمیں انہوں نے منع کیا تھا نوحہ کرنے سے یعنی موت میں بین کرنے سے یہ الفاظ ہیں عباس بن فضل اسفاطی کی حدیث کے۔

تحقیق ہم نے وہ تمام احادیث جو عورتوں کے جنازوں کے پیچھے جانے کے بارے میں اور نوحہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں جو وارد ہوئی ہیں ان کو کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے۔

میت پر گواہی

۹۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو یونس بن محمد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبید اللہ بن ابو داؤد منادی نے ان کو یونس نے وہ ابن محمد ادیب ہیں ان کو حرب نے وہ ابن میمون ہیں نضر بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا چنانچہ ایک جنازہ گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسا جنازہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا تھا اور اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا تھا اور اسی میں ہی کوشش کرتا رہتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔ پھر دوسری میت گذری لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ سے اور اس کے رسول سے دشمنی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی کے عمل کرتا تھا اور اسی میں لگا رہتا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا ایک جنازے کی تعریف کرنا اور دوسرے کی نہ کرنا اور یہ کہنا کہ واجب ہوگئی ہے دونوں کے بارے میں اس کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اے ابو بکر بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین پر جو اولاد آدم کی زبان پر بولتے ہیں اس بارے میں جو کسی آدمی میں خیر ہے یا شر ہے۔ اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے **مت بجنازة اخریٰ** اور فرمایا کہ **وجبت وجبت وجبت**.

۹۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبس بن مرحوم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن ابراہیم بسطاس نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ کیا کہتے ہو تم لوگ فلاں آدمی کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ جنت ہی ہے انشاء اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ جنت ہی ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم لوگ اس آدمی کے بارے میں۔ جو انصاف کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا؟ لوگوں نے کہا اے اللہ ہم نہیں جانتے سواء جنت کے۔ اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ گنہگار تھا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹۳۱۸)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۳۷۷)

ایمان کا پینسٹھواں شعبہ

چھینکنے والے کا جواب دینا (مطلب یہ ہے کہ وہ الحمدللہ کہے تو سن کر یرحمک اللہ کہنا)

۹۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوخیثمہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء محاربی نے ان کو معاویہ بن سوید بن مقرن نے وہ کہتے ہیں کہ میں براء بن عازب کے پاس گیا۔

میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہ نے حکم فرمایا سات چیزوں کا اور منع فرمایا تھا سات چیزوں سے حکم دیا تھا مریض کی عیادت کرنے کا جنازے کے ساتھ چلنا۔ مظلوم کی نصرت کرنا۔ قسم پوری کروانا۔ چھینکنے والے کا جواب دینا دعوت دینے والی کی اجابت کرنا۔ سلام کو عام کرنا۔ اور منع کیا تھا ان چیزوں سے سونے کی انگوٹھی بنوانے سے۔ چاندی کے برتنوں میں پینے سے میاثر سے اور قسی کے ریشمیں کپڑے سے حریر استبرق اور دیباج کے ریشم پہننے سے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ اور احمد بن یونس سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اشعث سے۔

۹۳۲۱:...... اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابوہریرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں جو کچھ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کے بارے میں وارد ہے۔

فصل:...... چھینکنے والے کو جواب دینا جس وقت وہ الحمدللہ کہے

۹۳۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینکنے کو پسند کرتے ہیں اور جمائی لینے کو ناپسند کرتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ **الحمدللہ** کہے۔ بے شک حق ہے اس پر جو سنے وہ یوں کہے **یرحمک اللہ** اور جس وقت کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے جس قدر طاقت رکھے اس کو چھپائے۔

۹۳۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحق بن محمد بن یوسف سوسی نیشاپوری نے نیشاپور میں۔ ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن سکن نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو حبیب نے احفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو انہوں نے چھینک لی ان کے رب نے انہیں الہام کیا کہ یوں کہو الحمدللہ۔ لہٰذا ان کے رب نے ان کو کہا **رحمک اللہ ربک**. اسی لئے اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت کر گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم فرشتوں کے پاس جاؤ ان کو سلام کرو آدم ان کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا **السلام علیک و رحمۃ اللہ**. فرشتوں نے ان کے لئے اضافہ کیا رحمۃ اللہ کا۔

۹۳۲۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو عبیدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں بے شک فرشتے تمہارے اس انسان کے پاس حاضر

ہوتے ہیں جب وہ چھینکتا ہے۔ پھر جب وہ الحمدللہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین. جب وہ رب العلمین کہتا ہے تو فرشتے یرحمک اللہ کہتے ہیں۔ شعبہ نے عطاء سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عباد بن زیاد اسدی نے ان کو زہیر نے ابواسحٰق سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کے سامنے چھینک لی اور اس نے الحمد للہ کہا۔ حضرت ابن عمر نے اس سے کہا کہ تم نے بخل کیا ہے جیسے تم نے اللہ کی حمد کی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجتے۔

۹۳۲۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن جعد نے ان کو زہیر نے ان کو ابوہمام ولید بن قیس نے ضحاک بن قیس یشکری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی اور **الحمدللّٰہ رب العلمین** کہا حضرت ابن عمر نے اگر آپ اس کو مکمل کر لیتے اس طرح **و السلام علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم.** تو زیادہ بہتر ہوتا۔

۹۳۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو زیاد بن ربیع یحمدی نے ان کو حضرمی نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پہلو میں چھینک لی پھر یوں کہا **الحمد للّٰہ و سلام علی رسولہ.** حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تعلیم نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ یہ تعلیم فرمائی تھی کہ ہم یوں کہا کریں **الحمدللّٰہ علی کل حال.** ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے۔

دونوں پہلی اسنادیں زیادہ صحیح ہیں زیاد بن ربیع کی روایت سے اور ان دونوں میں ابن ربیع کی روایت کی غلطی پر دلیل ہے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ اس میں نظر ہے۔

۹۳۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے۔ فرمایا کہ اس نے اس کو ذکر کیا ہے بعض رواۃ سے اس نے کہا ہے کہ آدمی کا حق ہے کہ جب وہ چھینک لے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور آواز بھی اونچی کرے اور ان کو سنوائے جو اس کے پاس ہوں۔ اور ان سب پر حق ہے کہ وہ جب الحمدللہ کہے تو وہ اس کو اس کا جواب دیں (یعنی یرحمک اللہ کہیں۔)

فصل:......''چھینکنے والے کے جواب کو ترک کر دینا جب وہ الحمدللہ نہ کہے''

۹۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوحاتم رازی انصاری نے ان کو سلیمان تیمی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسری کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس آدمی کا جواب دیا ہے اور میرا جواب نہیں دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے الحمدللہ نہیں کہا۔

(۹۳۲۹)......(۱) فی ن : (الحسن) وھو خطأ وھو ابراھیم بن الحسین بن دیزیل

یہ الفاظ حدیث شعبہ کے ہیں۔اور انصاری کی ایک روایت میں ہے کہ دونوں میں سے ایک کی چھینک کا آپ نے جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا۔لہٰذا پوچھا گیا کہ یارسول اللہ آپ کے سامنے دوآدمیوں نے چھینک لی ہے۔آپ نے ایک کا جواب دیا ہے اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمدللہ کہا ہے اور اس دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا اس لئے میں نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے دو طریقوں سے سلیمان سے۔

۹۳۳۰:......اور ابوموسیٰ اشعری والی حدیث ابو بردہ سے نقل کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمدللہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب وہ الحمدللہ نہ کہے تو تم یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے اس کو قاسم بن مالک مزنی نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ابو بردہ نے۔اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۳۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابوقماش نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعدویہ سعید بن سلیمان ابوعثمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو عاصم نے ان کو ابو بردہ بن ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے سامنے چھینک لی انہوں نے مجھے چھینک کا جواب دیا اور ان کے سامنے ان کے اور بیٹے نے چھینک لی تو انہوں نے اس کو جواب نہیں دیا ان کا بیٹا اپنی ماں کے پاس گیا اور جا کر اس بات کا ذکر کیا چنانچہ اس کی ماں اس کے والد کے پاس آئی اور بولی کہ تیرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب دیا ہے اور میرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب نہیں دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے بیٹے نے چھینکنے کے بعد الحمدللہ نہیں کہا لہٰذا ہم نے اس کو جواب نہیں دیا اور میرے بیٹے نے الحمدللہ کہا تھا لہٰذا میں نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے۔بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمدللہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جو نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔

۹۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو مسدد بن مسرہد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ شریف اور عزت دار تھا اس نے چھینک لی اور الحمدللہ نہیں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا دوسرے نے الحمدللہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ کہا چنانچہ شریف نے سوال کیا یارسول اللہ آپ نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے اور مجھے جواب نہیں دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ کو یاد کیا ہے۔لہٰذا میں نے بھی اس کو یاد کیا ہے اور تم نے اللہ کو بھلا دیا ہے میں نے بھی تجھے بھلا دیا ہے۔

۹۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے میں نے سنا حسن بن محمد بن حلیم سے میں نے سنا ابوالعباس بن سعید سے وہ ذکر کرتے تھے اپنے مشائخ سے وہ کہتے ہیں کہ سوار بن عبداللہ قاضی نے ابوجعفر منصور کے پاس شکایت کی اور اس کے آگے شر کی تعریف کی اور ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی جب آئے اور داخل ہوئے۔منصور نے چھینک لی مگر سوار نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔چنانچہ منصور نے پوچھا کہ آپ کو یرحمک اللہ کہنے سے کیا چیز مانع ہوئی انہوں نے کہا کہ آپ نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔انہوں نے کہا کہ میں نے دل میں الحمدللہ کہا تھا۔انہوں نے کہا کہ میں نے بھی دل میں جوابدیا تھا۔انہوں نے کہا کہ آپ اپنے عمل کی طرف رجوع کیجئے بے شک تم اگر مجھ سے محبت نہیں کروگے تو میرے سوا کسی اور سے بھی نہیں کروگے۔

فصل:...... ''چھینکنے والا یرحمک اللہ کہنے والے کا جواب دیتے ہوئے کیا کہے؟''

۹۳۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تمہارا ایک چھینک لیا کرے تو یوں کہے الحمدللہ علی کل حال۔ اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.**

۹۳۳۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے اسی اسناد کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمدللہ کہے جب وہ یہ کہے تو اس کا بھائی یہ کہے یرحمک اللہ جب وہ یہ کہے تو وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.** اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مالک بن اسماعیل سے اس نے عبدالعزیز سے یہ زیادہ صحیح ہے ان تمام روایات میں جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس کا شاہد بھی درج ذیل ہے۔

۹۳۳۶:...... ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے اس نے ابوایوب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کرے **الحمدللہ علی کل حال.** اور اس کو جواب دینے والا یوں کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.**

۹۳۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوایوب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے صرف یرحمک اللہ کہا ہے۔

۹۳۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن کثیر دارمی نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو عدی ابوالھیثم نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اور حکم بن عیینہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے یہ کہ ابوایوب انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کرے **الحمدللہ.** اور اس کو جواب یہ دیا جائے **یرحمک اللہ.** اور اس کا جواب یہ دیا جائے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.**

عدی۔ وہی عبدالرحمٰن ہے۔ اس نے اپنی اسناد میں شعبہ کے ساتھ موافقت کی ہے۔ اور اسناد میں اس نے حکم بن عیینہ کا اضافہ کیا ہے۔ اور اس کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کیا ہے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اور اس نے اپنی اسناد میں ان دونوں کی مخالفت کی ہے۔

۹۳۳۹:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ یعنی حفید نے ان کو ہارون بن عبدالصمد رجبی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ابن اخی عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی چھینک لیا کرے ساتھ کہا کرے الحمدللہ۔ سننے والا کہے یرحمک اللہ۔ پھر وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.**

(۹۳۳۴)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۳۳)

(۹۳۳۶)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۹۱)

۹۳۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو عمر بن خالد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن ام کلاب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اللہ کا شکر ادا کرتے تھے اور اللہ کو یاد کرتے تھے۔ آپ کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر **یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم** کہتے تھے۔

۹۳۴۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الربیع نے ان کو ابو معشر نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی اور پوچھا کہ یا رسول اللہ میں اس موقع پر کیا کہوں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العلمین کہو۔

پھر لوگوں نے پوچھا کہ ہم کیا کہیں اس سے؟ فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ۔ پھر اس آدمی نے سوال کیا کہ اس کے بعد میں ان لوگوں میں سے کیا کہوں فرمایا یہ کہو **یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم**۔

۹۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے منصور سے اس کو بلال بن یساف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبدی کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی اور یوں کہا السلام علیکم۔ لہٰذا سالم نے جواب دیا۔ **وعلیک وعلیٰ امک** تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی۔ ان کے بعد سالم نے فرمایا اس شخص سے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے شاید آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ اسنے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ کسی طرح بھی میری ماں کا تذکرہ نہ کرتے نہ اچھائی میں نہ برائی میں۔ سالم نے جواب دیا کہ میں نے جو کچھ آپ کو کہا ہے وہ سنت رسول کے مطابق کہا ہے کہ یکا یک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں میں سے کسی نے چھینک لی اور اس نے کہا **السلام علیکم**۔ رسول اللہ نے فرمایا تھا **وعلیک وعلیٰ امک** تجھ پر بھی سلام ہو اور تیری اماں پر بھی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم میں سے ایک آدمی چھینک لے تو **الحمدللّٰہ** کہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کسی حمد کو کرنے کے بعد کہا کہ جو اس کے پاس لوگ موجود ہوں وہ یوں کہیں یرحمک اللہ۔ اور وہ شخص ان کے جواب میں یوں کہے **یغفر اللّٰہ لنا ولکم**۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

۹۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ورقاء نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے ان کو خالد بن عرفجہ اشجعی نے ان کو سالم بن عبید اشجعی نے اس حدیث کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ ازیں یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چاہئے کہ **الحمدللّٰہ رب العلمین** کہے یا **الحمدللّٰہ علی کل حال** کہے۔ اور اس کو اس کا بھائی یوں کہے **یرحمک اللّٰہ** اور وہ خود وہ شخص یوں کہے۔ **یغفر اللّٰہ لی ولکم**۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

یہ ایسی حدیث ہے جس کی سند میں اختلاف ہے۔

۹۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے بدیل عقیلی سے اس نے ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی پھر کہا السلام علیکم عمر بن خطاب نے کہا **وعلیک السلام وعلیٰ امک**۔ تم پر سلام ہو اور تمہاری اماں پر بھی۔ کیا تم میں سے ایک آدمی نہیں جانتا کہ وہ کیا کہے جب وہ چھینک لے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو یوں کہے **الحمدللّٰہ**۔ اور لوگ یوں کہیں یرحمک

(۹۳۴۲)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۳۱) (۹۳۴۳)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۰۳)

اللہ۔اور وہ خود یوں کہے یغفر اللّٰہ لکم.

۹۳۴۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حارثہ بن مضرب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی نے محفل میں چھینک لی پھر کہا السلام علیکم تو حضرت عبداللہ نے کہا وعلیک وعلیٰ امک. تم نے سلام کیوں کیا جب آپ نے چھینک لی تو آپ نے اللہ کا شکر کیوں نہ کیا جیسے تمہارے باپ آدم نے حمد کی تھی اس آدمی نے کہا ابواسحٰق سے کہ وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۹۳۴۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے یہ کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو وہ الحمدللّٰہ رب العلمین کہے اور اس کو جواب دینے والا کہے یرحمک اللّٰہ. اور وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللّٰہ لی ولکم اللہ مجھے بھی معاف کرے اور آپ لوگوں کو بھی۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ اور مرفوعاً بھی مروی ہے جیسے ذیل میں۔

۹۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعبیدہ دارم بن محمد بن سری تیمیؔ نے کوفے میں ان کو ابوحصین محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو ابیض بن ابان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب ایک تمہارا چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمدللّٰہ رب العلمین کہے وہ جب یہ کہہ دے تو جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ کہیں یرحمک اللّٰہ. اللہ تم پر رحم کرے وہ جب یہ کہہ دیں تو وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللّٰہ لی ولکم. اللہ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

۹۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عبدالکریم بن ہثیم دیرعاقولی نے ان کو احمد بن یونس نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔

جعفر بن سلیمان نے ان کو عطاء بن سائب نے بطور مرفوع روایت کے اور صحیح جو ہے وہ ثوری کی روایت ہے۔

۹۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع بن عمر نے کہ ان کو جب چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ یوں کہتے تھے۔ یرحمنا اللّٰہ وایاکم.

۹۳۵۰:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ وہ جب چھینکتے تھے تو ان کے جواب میں یرحمک اللّٰہ کہا جاتا تھا تو وہ یوں کہتے تھے۔ یرحمنا اللّٰہ وایاکم. "وغفرلنا ولکم"

فصل:......ذمی کافر یعنی پناہ گیر کافر کو چھینک کا جواب دینا

۹۳۵۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو ابونعیم نے اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے ان کو حکیم بن دیلم نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر اس ارادے سے اور امید کے ساتھ

(۹۳۴۷)......اخرجه الحاکم (۴/۲۶۴) (۹۳۵۱)......اخرجه المصنف من طریق أبی داود (۵۰۳۸)

چھینکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یرحمکم اللہ کہہ کر دعا دیں گے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یہ دعا کرتے تھے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**. اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔ یہ الفاظ حدیث ابونعیم کے ہیں۔ اور حکیم بن دیلم کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کی اپنے والد سے۔

۹۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوعلی رفا ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودی اور مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوگئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھینک کے جواب میں جب لوگوں نے **یرحمک اللہ** کہا تو ان سب کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی لفظ نہیں کہا بلکہ مسلمانوں کے لئے آپ نے یہ کہا **یغفر اللہ لکم ویرحمنا اللہ وایاکم**. اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور ہمارے اور پر رحم فرمائے خصوصاً تم پر رحم فرمائے۔ اور یہودیوں سے یوں کہا۔ **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**.

اس کے ساتھ عبداللہ بن عبدالعزیز اکیلے ہیں عبدالعزیز بن ابورواد نے اپنے والد سے۔ وہ ضعیف ہے۔

فصل:......چھینکنے میں آواز پست کرنا

۹۳۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے ان کو خبر دی ابن ھرمز نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور اپنی آواز پست کرلے۔

۹۳۵۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب وہ چھینک لیتے اپنی چھینکنے کی آواز پست رکھتے تھے اور اپنے منہ کو اپنے کپڑے سے یا اپنے ہاتھ سے ڈھک لیتے تھے۔

۹۳۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ احمد بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو وضین نے یزید بن مرثد سے انہوں نے تین اصحاب رسول کو پالیا تھا۔ ایک عبادہ بن صامت دوسرے شداد بن اوس تیسرے واثلہ بن اسقع کو ان تینوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس وقت تم میں سے کوئی آدمی جمائی لے یا چھینک لے وہ ان دونوں کے ساتھ اونچی آواز نہ کیا کرے بے شک شیطان پسند کرتا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ آواز اونچی کی جائے۔

۹۳۵۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمر بن سنان منبجی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نوفلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو داؤد بن فراہیج نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سخت چھینکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۹۳۵۳)......أخرجه الحاكم (۴/۲۶۴) من طريق عبدالله بن وهب عن عبدالله بن عياش وصححه ووافقه الذهبي

(۹۳۵۴)......أخرجه أبوداود (۵۰۲۹) من طريق ابن عجلان. به

وأخرجه الترمذى فى الأدب باب خفض الصوت عند العطاس وقال حسن صحيح.

(۹۳۵۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۷/۲۷۰۲)

فصل:.....مکرر چھینکنا

۹۳۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی نے چھینک لی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یرحمک اللہ۔ پھر دوسری بار اس نے چھینک لی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی کو زکام ہو گیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عکرمہ بن عمار کی حدیث سے۔

۹۳۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو تین بار چھینکنے کا جواب دیجئے اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے (یعنی جواب کی ضرورت نہیں ہے۔)

۹۳۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیسیٰ بن حماد مصری نے ان کو لیث بن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے میں تو اس کو یہی جانتا ہوں کہ یہ حضور سے حدیث مرفوع ہے۔ اسی مفہوم میں۔

۹۳۶۰:.....اور ہم نے اس کو روایت کیا حمیدہ یا عبیدہ بنت حمید بن رفاعہ کی حدیث میں اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے اسی مفہوم میں اضافے میں کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو چھینکنے والے کا جواب دیں اور اگر چاہیں تو اس کو چھوڑ دیں۔

۹۳۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ مسلسل چھینکنے لگے تو صرف تین بار ہوتا ہے۔

۹۳۶۲:.....ایک آدمی نے معمر سے پوچھا کیا کوئی مرد عورت کے چھینکنے کا جواب دے سکتا ہے جب عورت چھینک لے؟ فرمایا کہ جی ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تین بار سے زائد مرتبہ چھینکنا زکام ہے

۹۳۶۳:.....اور ہمیں خبر دی ہے معمر نے عبداللہ بن بکر سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ تم اس کو تین بار جواب دو اور اس سے جو زیادہ ہو وہ زکام ہے۔

۹۳۶۴:.....ہمیں خبر دی زکریا بن اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو انہوں نے مالک سے پڑھی انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چھینک لے تو اس کو جواب دیجئے پھر اگر چھینکے تو جواب دیجئے پھر اگر چھینکے تو جواب دیجئے پھر اگر وہ چھینکے تو کہے کہ آپ تو نزلہ میں مبتلا ہیں۔

کہا عبداللہ بن ابوبکر نے انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کیا تیسری یا چوتھی بار کے۔ اسی طرح مرسل روایت آئی ہے۔

(۹۳۵۸).....أخرجه المصنف من طريق أبی داود (۵۰۳۴)

(☆).....فی الهامش: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس من حديث أبی نصر محمد بن علی بن الفضل الخزاعی عن محمد بن معاوية به وقال: عن يزيد بن مرثد عن عبادة وشداد وواثلة قالوا وذكره.

(۹۳۶۰).....أخرجه أبو داود (۵۰۳۶) من طريق حميدة. به.

۹۳۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو منصور بن محمد بن قتیبہ وراق ابوثور نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حدیث بیان کرے اور اس کے پاس چھینک لی جائے وہ حق ہے معاویہ بن یحییٰ یہ ابومطیع طرابلسی ہے ابن عدی کے زعم کے مطابق وہ ابن زناد سے روایت میں منکر ہے۔

فصل:...... جمائی لینا

۹۳۶۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ذئب نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ پسند کرتا ہے چھینکنے کو اور ناپسند کرتا ہے جمائی لینے کو جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لیا کرے تو اس کو چاہئے کہ بقدر طاقت اس کو روکے۔ بے شک وہ جب جمائی میں اپنا منہ کھول کر آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن ابوذئب سے۔

۹۳۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابویحییٰ احمد بن عبدالجید نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اس کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

حدیث ابواسماعیل بن جعفر سے انہوں نے علاء سے روایت کی ہے۔

۹۳۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو سہل بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابوسعید خدری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لینے لگے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے منہ کو ڈھک دے بے شک شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن غسان سے اس نے بشر بن مفضل سے۔

۹۳۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن معروف ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن امیہ مساوی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو سلیمان بن عبداللہ نے اسحٰق بن عبداللہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرتے وقت چھینک آنا سعادت مندی ہے۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔

(۹۳۶۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۶/۲۳۹۷)

ایمان کا چھیاسٹھواں شعبہ

کفار اور فسادی لوگوں سے دور رہنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا النبی جاھدالکفار والمنافقین واغلظ علیھم.

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

(۲)......**یاایھا الذین امنوا قاتلوا الذین یلو نکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة.**

اے اہل ایمان ان کفار سے قتال کرو جو تمہارے قریب رہتے ہیں مناسب ہے کہ وہ لوگ تمہارے اندر شدت اور سختی محسوس کریں۔ (یعنی ایسا رویہ اختیار کرو ان کے ساتھ۔)

(۳)......**یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدو کم اولیآء.**

اے ایمان والو میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ ٹھہراؤ۔

مذکورہ آیت یہاں تک اس مفہوم میں داخل ہے۔

(۴)......**تسرون الیھم بالمودة وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعله منکم فقدضل سواء السبیل.**

تم لوگ ان کی طرف خفیہ طریقے سے دوستی کرتے ہو حالانکہ میں خوب جانتا ہوں اس کو جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔ تم میں سے جو بھی یہ حرکت کرے گا وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہو جائے گا اور بھٹک جائے گا۔ نیز ارشاد ہے۔

(۵)......**یاایھاالذین امنو الاتتخذوا اباء کم واخوانکم اولیآء ان استحبواالکفر علی الا یمان ومن یتو لھم منکم فاولئک ھم الظلمون.**

اے اہل ایمان آپ لوگ اپنے باپ دادوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ ٹھہراؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ پیارا رکھیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ ہی لوگ ظالم ہیں۔

(۶)......نیز ارشاد ہے:

لا یتخذالمؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللّٰہ فی شیئی الا ان تتقوامنھم تقاة ویحذرکم اللّٰہ نفسه والی اللّٰہ المصیر.

مؤمنین کافروں کو مؤمنوں کے سوا دوست نہ ٹھہرائیں جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک کسی بھی بات پر نہیں ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ ان سے بچاؤ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف ہو جائے رجوع۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات ہیں جو کتاب اللہ میں اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ آیات اور وہ دیگر تمام آیات جو اس مفہوم میں ہیں سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کافر سے دوستی کرے یا اس سے محبت کرے خواہ وہ کافر اس کا باپ ہو یا اس کا بیٹا ہو یا بھائی ہو۔ نہ تو اس کے ساتھ قرب بڑھائے اور نہ ان کو مسلمان کے قائمقام رکھے صحبت میں ہو یا میل جول میں ہو اگر وہ غیر رشتہ دار ہو۔

اور شیخ نے اس چیز کی تفصیل میں تفصیل سے کلام کیا ہے ان میں سے اکثر کو ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے اور دیگر بعض کتب میں بھی۔

زبان اور ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا

۹۳۷۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو ابوشعثاء حسن بن علی نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو عمرو بن ابو جندب نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا النبی جاھدالکفار و المنافقین و اغلظ علیھم

اے نبی کفار ومنافقین کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انسان اپنے ہاتھ کے ذریعے سے جہاد کرے اگر وہ اس بات کی استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان کے ساتھ اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ غضبناک چہرے کے ساتھ اپنائے۔

اہل بدر کے لئے اللہ تعالیٰ نے جھانک کر معافی کا اعلان فرمایا تھا

۹۳۷۱:......ہمیں خبر دی سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی رحمہ اللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حیان طوسی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عبدالجبار نے ان کو سفیان نے ہم نے اس کو سنا ہے عمرو سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی حسن بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبیداللہ بن رافع نے وہ حضرت علی کے منشی تھے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت علی المرتضیٰ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ نے مجھے اور زبیر کو اور مقداد کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ چلتے رہو یہاں تک کہ مقام روضۃ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں اڑا کر لے گئے۔

حتیٰ کہ ہم لوگ روضۃ خاخ پر پہنچ گئے ہم نے دیکھا وہاں پر ایک عورت محو سفر تھی ہم نے اس سے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمارے حوالے کردو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا تو آپ ہمیں خط دے دیں ورنہ آپ کپڑے اتاریں۔ لہذا اس نے وہ خط اس کی چٹیا میں سے برآمد کرلیا ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے خط تھا قریش کے بعض لوگوں کی طرف اہل مکہ کے مشرکین میں سے جس میں وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز اور امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اے حاطب۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے بارے میں آپ کوئی جلدی کا فیصلہ نہ کیجئے میں ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ قریبی میل جول رکھتا تھا جب کہ میں قریشی نہیں تھا۔ آپ کے پاس جتنے مہاجرین ہیں ان کی مکے میں رشتے داریاں ہیں وہ اپنے قرابت داروں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میری وہاں کوئی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے میرے گھر والوں کی وہ حفاظت کریں یا میں اپنے گھر والوں کی حفاظت کا سامان کرسکوں لہذا میں نے یہ چاہا ہے کہ جب یہ چیز مجھ سے فوت ہوگئی ہے کہ میرا کوئی ان سے نسبتی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کروں جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کا اور میرے گھرانے کا خیال کریں۔ یا رسول اللہ یہ کام میں نے محض اسی لئے کیا ہے خدانخواستہ دین سے مرتد ہو کر نہیں کیا اور نہ ہی میں اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہوسکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اس نے تم لوگوں سے سچ بولا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن مارتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جنگ بدر میں شریک ہوا تھا تمہیں کیا معلوم شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر فرمایا تھا اے اہل بدر آج کے

(۹۳۷۱)......(۱) فی ن : (المقدام)

بعد تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں معاف کردیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء.

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

۹۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ وہ لوگ اس قرابت کے ذریعے اپنے گھروں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مکے میں میں نے یہ چاہا ہے کہ جب ان میں میرا نسبی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کردوں جس کی وجہ سے وہ میری قرابتوں اور میرے رشتوں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کام کفر یا مرتد ہونے کی وجہ سے نہیں کیا کہ میں خدانخواستہ اپنے دین سے مرتد ہو گیا ہوں۔ راوی نے پھر اسی مذکورہ بات کو ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا پھر یہ آیت نازل ہوئی اس بارے میں یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء. اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ سفیان نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہے یا عمرو بن دینار کے قول میں سے ہے۔ اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے حمیدی سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابوعمر سے اور دیگر نے سفیان سے۔

مشرکین کے ساتھ قیام کرنے والوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لاتعلقی

۹۳۷۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ابومسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرکوں کے ساتھ قیام رکھے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۹۳۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قریش بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک جہادی لشکر بھیجا کچھ لوگوں نے ان میں سے سجدوں کو مضبوط پکڑ لیا، لشکریوں نے ان کے قتل کرنے میں جلدی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کے لئے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ میں لاتعلق ہوں ہر مسلم سے جو مشرکوں کے بیچ میں جا کر مقیم ہو جائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اہل شرک کی آگ سے روشنی بھی حاصل نہ کی جائے

۹۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ہشیم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ازھر بن راشد نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس آتے تھے وہ جب ان کو کوئی حدیث بیان کرتے تو وہ اس کو نہ سمجھ سکتے لہٰذا حسن کے پاس آتے وہ ان کے سامنے اس کی تفسیر کرتے کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ان کو

یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ اور اہل شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔
لوگوں نے اس کا مطلب نہ سمجھا لہٰذا حضرت حسن کے پاس آئے اور آ کر کہا کہ بے شک انس نے ہمیں ایک حدیث بیان کی ہے ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ حسن نے پوچھا کہ انس نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا تم لوگ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کرایا کرو اور اہل شرک کی آگ کے ساتھ روشنی حاصل نہ کیا کرو حسن نے فرمایا: کہ جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ۔
اس کا مطلب ہے کہ تم اپنی انگوٹھیوں میں اسم محمد نقش نہ کرایا کرو۔ اور دوسرے اس قول کا مطلب کہ مشرکوں کی آگ سے روشنی حاصل نہ کیا کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مشرکوں کو اپنے امور اور معاملات مشورے میں شریک نہ کیا کرو۔ اور اس کے بعد حضرت حسن نے فرمایا کہ اس بات کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم لایألونکم خبالاً.

اے اہل ایمان مسلمانوں کے علاوہ (یعنی کافروں مشرکوں) کو دلی دوست نہ بنایا کرو وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔

بروز قیامت اعمال کے ساتھ منہ کے بل اور قدموں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا

۹۳۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے والد سے اس نے اپنی دادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس آنے سے قبل دس بار قسم کھائی ہے کہ میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا اور نہ ہی آپ کے دین کی پیروی کروں گا میں آیا ہوں ایک ایسے کام کے لئے کہ میں کچھ بھی نہیں سمجھ رہا مگر جو مجھے اللہ نے اور اس کے رسول نے سکھایا ہے اور میں آپ سے اللہ کے واسطے سے سوال کروں گا اس نے کون سے دین کے ساتھ ہمارے پاس آپ کو بھیجا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس دین اسلام کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسلام کی آیت اور پہچان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز کی پابندی کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو۔ اور تم شرک کو اپنے آپ سے دور کردو۔ اور یہ کہ ہر مسلم کا دوسرے مسلم پر احترام اور حرمت لازمی ہے جیسے کہ سگے بھائی کی حرمت ہوتی ہے دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھائی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی سے اس کے اسلام کو قبول نہیں کریں گے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہوگا اور کسی بھی عمل کو، درحقیقت میرا رب داعی ہے (جو سب کو اپنی طرف بلاتا ہے) (یا میں رب کا داعی ہوں) اور وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرا دین پہنچا دیا تھا۔ چاہئے کہ تم لوگوں میں سے جو یہاں موجود ہیں وہ میرا دین ان کو بھی پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ بے شک تم سب لوگ اس حالت میں رب کے ہاں بلائے جاؤ گے اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگادی گئی ہوگی۔ پس پہلی چیز جس کے بارے میں تم میں سے کسی ایک سے بھی پوچھی جائے گی وہ اس کی شرم گاہ اور اس کے ہاتھ ہوں گے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بس ہمارا بھی یہی دین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل یہی دین ہوگا۔ یقینی بات ہے کہ تم قیامت میں اپنے ہاتھ یعنی اعمال کے ساتھ اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور تم لوگ اپنے منہ کے بل اور اپنے قدموں پر پیدل اور سوار کی حالت میں جمع کئے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے استغفار کرنا

۹۳۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن شوذب واسطی نے ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زکریا نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابوخلیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کیوں کر رہے ہو حالانکہ وہ تو مشرک ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے بخشش نہیں مانگی تھی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وما كان استغفار ابراهيم لأبيه الا عن موعدة وعدها اياه. الخ

ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا محض پہلے تھا کہ اللہ نے اس سے وعدہ فرما رکھا تھا۔

۹۳۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابن شوذب نے ان کو شعیب نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالخلیل نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اپنے والدین کے لئے بخشش مانگ رہے ہو۔ حالانکہ وہ تو مشرک ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے استغفار نہیں کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

ما كان للنبي والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين. الخ

کسی نبی کو اور مؤمنوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں۔

اور ہم نے اس مقام کے علاوہ دوسری جگہ اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں وارد احادیث ذکر کر دی ہیں۔

۹۳۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان نے حارث بن معاویہ سے کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اہل شام کو کیسے چھوڑا ہے (یعنی کیا حال ہے ان کا)؟ حضرت حارث بن معاویہ نے ان کو ان کا حال بتایا تو انہوں نے الحمدللہ پڑھ کر خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ شاید تم لوگ مشرکوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا کہ بے شک تم لوگ ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہو، اور تم ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہو۔ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم یہ کام نہیں کرو گے۔

۹۳۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حصین نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں ظلم شمار ہوتی ہیں آدمی کا مسجد میں داخل ہونا اور پیچھے پیچھے نماز پڑھنا اور آگے گنجائش ہونے کے باوجود چھوڑ دینا اور نماز پڑھنے والے کے آگے گزرنا اور نماز پوری کرنے سے قبل پیشانی صاف کرنا اور غیر اہل دین کو یعنی کافر کو ساتھ کھلانا۔

۹۳۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومسلم نے ان کو ابن کثیر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سفیان نے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب راستے میں مشرکوں سے ملو تو ان پر سلام کرنے کی پہل نہ کرو

(۹۳۷۷)......(۱) فی ن : (بن) وهو خطأ وزكريا هو ابن أبي زائدة.

اوران کوتنگ ترین راستے کی طرف مجبور کردو۔

اس کومسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری وغیرہ سے۔

مؤمن کی صحبت کی اہمیت

۹۳۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ بصری نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو سالم بن غیلان تجیبی نے درج ابوالسمح سے اس نے ابوالہیثم سے اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ صحبت اختیار کرو مگر مؤمن کی اور نہ کھانا کھائے تیرا مگر متقی پرہیزگار۔

۹۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح شامی نے ایک آدمی سے جس کا اس نے نام ذکر کیا تھا اس نے ابوسعید سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیرے طعام کو کوئی نہ کھائے سوائے متقی پرہیزگار کے۔ اور تم کسی کی صحبت اختیار نہ کرو سوائے مؤمن کے۔

یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت

۹۳۸۴:......ہمیں خبر دی زید بن جعفر بن محمد علوی نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو اسباط نے سماک سے اس نے عیاض اشعری سے اس نے ابوموسیٰ سے ان کے عیسائی کاتب اور منشی کے بارے میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حیرانی کا اظہار کیا اس کی کتابت سے اور فرمایا کہ وہ عیسائی ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور میری ران پر مارا اور فرمایا کہ اس کو نکال دو۔ اور پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یاایھا الذین امنو الاتتخذوا عدوی وعدو کم اولیآء.

اے ایمان والواپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اور پھر یہ دوسری آیت پڑھی:

لاتتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتو لھم منکم فانه منھم ان اللّٰہ لایھدی القوم الظٰلمین.

یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص ان سے دوستی کرے گا بے شک وہ انہیں میں سے ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے۔

ابوموسیٰ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے اس سے کوئی دوستی نہیں کی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ وہ بس کتابت ہی کرتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں اہل اسلام میں کتابت کرنے والا کوئی نہیں ملا ہے۔ (جو آپ کے لئے کتابت کردیا کرے۔ آپ انہیں قریب نہ کیجئے جب اللہ نے ان کو دور کیا ہے۔ اور آپ ان کو محفوظ ومامون نہ سمجھئے جب اللہ نے ان کو خائن کہا ہے۔ اور آپ ان کو عزت نہ دیجئے جب اللہ نے ان کو ذلت سے دوچار کیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو نکال دیا۔ ہم نے اس روایت کو مکمل طور پر کتاب السنن کی کتاب ادب القاضی میں ذکر کیا ہے۔)

(۹۳۸۲)......اخرجه أبو داود فی الأدب والترمذی فی الزهد وقال: إنما نعرفه من هذا الوجه

(۱)......كذا بالأصل أظنها منقذ

یہود ونصاریٰ کی عیداور معبد خانوں سے بچا جائے

۹۳۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مریم نے ان کو خبر دی نافع بن یزید سے اس نے سنا سلیمان بن ابوزینب سے اور عمرو بن حارث سے اس نے سنا سعید بن ابوسلمہ سے اس نے سنا اپنے والد سے اس نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ اللہ کے دشمن یہود ونصاریٰ سے بچو ان کی عید میں اور ان کے اکٹھے ہونے کے دنوں میں بے شک ان پر اللہ کی ناراضی اترتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ تمہیں بھی نہ پہنچ جائے اور ان کی اندرونی باتیں مت جانا کرو کیونکہ تم ان کی عادتیں سیکھ جاؤ گے (یعنی ان کی صفات سے متاثر ہو کر اپنے اندر پیدا کرلو گے۔)

۹۳۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبداللہ بن عقبہ نے ان کو حدیث بیان کی عطا بن دینار ہذلی نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: تم اپنے آپ کو بچاؤ اہل عجم کے ساتھ بود و باش سے اور اس بات سے منع کیا کہ ان کے عبادت خانوں میں ان کی عید کے ایام میں داخل نہ ہوا کریں ان پر اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

۹۳۸۷:...... اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا جو شخص عجمیوں (یعنی ایرانیوں مجوسیوں) کے شہر میں پیدا ہوا ہے اور وہ ان کی عید نوروز اور عید مہرجان مناتا ہے اور ان کے ساتھ مشابہت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی حالت پر مرجاتا ہے وہ قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔ ہم نے اس کی اسناد کتاب السنن میں کتاب الجزیہ کے آخر میں ذکر کردی ہے۔

۹۳۸۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وھب بن جریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے اس نے حسان بن کریب سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ فرماتے تھے۔ کہ بے حیائی کی بات کرنے کہنے والا اور سننے والا گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

جس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اس کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنا

۹۳۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شر سے بھاگو جس قدر طاقت رکھتے ہو۔ اور ہم نے کتاب السنن میں ان پر بوقت حاجت بوجہ حق قرابت خرچ کرنے کی رخصت کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ جب بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنا بھی جب کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی توقع کرے۔ اور اس شخص کی تجہیز اور تکفین بھی جو مرجائے ازراہ شفقت اور اس کی تدفین کرنا۔ اور ان کا کوئی احسان ہو تو اس کا بدلہ دینا (ان سب رخصت کو ہم بیان کرچکے ہیں) دوبارہ یہاں بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہوگا۔

۹۳۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو علی بن بحر قطان نے ان کو حکام رازی نے ان کو عنبسہ نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اگر آپ اے محمد مجھے دیکھیں کہ میں اپنے ایک ہاتھ سے اس کو دے رہا ہوں یعنی فرعون کو اور میں اسی حالت میں اس کے منہ میں مٹی ٹھوس دوں گا اس خوف کی وجہ سے کہ اس کو اس کے رب کی رحمت پالے اور اس کو بخش دیا جائے۔

۹۳۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اس نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ نے جبرائیل کو مقرر کیا کہ وہ فرعون کے منہ میں کیچڑ ٹھونس دے کہ کہیں وہ (ڈر کر موت سے) لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دے۔

۹۳۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ایادی بغدادی نے ان کو عبداللہ بن اسحٰق بن خراسانی نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابونضر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اور عطاء بن سائب نے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے ان دونوں میں سے ایک نقل کرتے ہیں یا دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب فرعون نے کہا تھا لا الٰہ الا اللہ تو جبرائیل اس کے پاس آ گئے اور اس کا منہ مٹی سے بھر دیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت وشفقت پالے۔

ابوداؤد نے اس کو مرفوع کیا ہے شعبہ سے دونوں سے بغیر کسی شک کے۔

۹۳۹۳:......ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اس نے اس کو ان دونوں سے ذکر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے کہا کاش کہ آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کیچڑ لے کر فرعون کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پالے۔

فصل:......ظلم سے اجتناب کرنا بھی اسی باب سے ہے

۹۳۹۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابن بختری نے ان کو حذیفہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں اتخذو ااحبارھم ورھبا نھم اربابا من دون اللّٰہ کہ (یہود ونصاریٰ نے) اپنے عالموں کو اور اپنے پیرو ں کو اللہ کے سوا رب ٹھہرالیا تھا۔

فرمایا کہ خبردار وہ لوگ ان کی عبادت و پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ وہ اللہ کی نافرمانیوں میں ان کی اطاعت کرتے تھے۔

۹۳۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابووھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبداللہ بن خارجہ بن زید سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر بن خطاب کے پاس آیا میں نے اس سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! بے شک ہم لوگ اپنے اماموں اور حکمرانوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ ہم سے کوئی بات کرتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ حق نہیں ہے جب کہ ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور وہ ظلم کا فیصلہ صادر کرتے ہیں اور ہم اس کو قائم رکھتے ہیں اور اس کی تحسین کرتے ہیں ان کے لئے، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے بھتیجے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو ہم تو اس کو منافقت شمار کرتے تھے پس میں نہیں جانتا کہ وہ تمہارے نزدیک کیا ہے۔

ظالم کی مدد کرنے والا حوض کوثر سے محروم کر دیا جاتا ہے

۹۳۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو سماک بن حرب نے یہ کہ عبداللہ بن خباب نے ان کو خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی خباب نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑا تھا کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سنو

(۹۳۹۴)......(۱) فی ن: (النحوی)

ہم نے کہا کہ ہم نے سنا یا رسول اللہ! فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حکمران آئیں گے تم لوگ ان کے کذب کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم کی اعانت نہ کرنا بے شک جس نے ان کے کذب کو سچ جانا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔

۹۳۹۷:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہدی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی لیث نے ،ن کو یحییٰ بن سعید نے ان کو خالد بن ابوعمران نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعیاش نے ان کو ابن عجرہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے حالانکہ ہم لوگ مسجد میں تھے میں ان میں نو میں سے نواں تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کیا تم سن رہے ہو؟ کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار کہا کہ عنقریب تمہارے اوپر حکمران آئیں گے جو ان کے پاس جائے گا وہ ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا اور ان کے ظلم کی اعانت کرے گا میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس جائے مگر ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق ہے اور میرا اس سے تعلق ہے وہ عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔

۹۳۹۸:......انہوں نے فرمایا اور مجھے سہل بن سعد نے یہ بھی حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا تم کیسے ہوؤ گے جب تم چھان پھٹکار لوگوں میں رہ جاؤ گے جن کی امانتیں ضائع ہوں گی جب کے عہد پورے نہیں ہوں گے وہ ایسے ہوں گے (یعنی گتھم گتھا ہوں گے) پھر آپ نے اپنی بعض انگلیاں بعض میں داخل کرلیں (مثال دینے کے لئے) لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا معاملہ ہوگا تو بتائیں یا رسول اللہ اس وقت کیسے کیا جائے فرمایا جو تم جانو پہچانو وہ لے لینا اور جو نہ پہچانو اس کو چھوڑ دینا پھر اسی کے ساتھ عبداللہ ابن عمرو بن العاص کا قضیہ ہوا اس معاملہ میں جو ان کے مابین تھا اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس کے ساتھ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ جب ایسی حالت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کا حکم کرتا ہوں اور اپنے آپ کو بچانے کا اور تم بچانا خود کو عوامی امور اور معاملات سے۔

بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ

۹۳۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن خثیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن عجرہ سے تجھے اللہ بچائے اے کعب بن عجرہ بے وقوفوں کی امارۃ و حکومت سے۔ اس نے پوچھا کہ وہ بے وقوفوں کی حکومت کیا ہوگی فرمایا کہ وہ حکمران ہوں گے میرے بعد جو میری ہدایت سے راہنمائی نہیں حاصل کریں گے اور میری نسبت کو اپنے طرز عمل کے طور پر نہیں اپنائیں گے۔ جو انسان ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا جو ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے گا وہ لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں۔ وہ لوگ میرے حوض کوثر نہیں آئیں گے۔ اور جو ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہیں کرے گا وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہی میرے حوض پر آئیں گے اے کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور صدقہ کرنا خطاء کو بجھا دیتا ہے اور نماز قرب الٰہی ہے یا فرمایا تھا کہ برھان ہے۔ اے کعب بن عجرہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو لقمہ حرام سے پیدا ہوا ہے کبھی بھی۔ آگ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں اور اپنے نفس فروخت کرتے ہیں۔ کوئی اس کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں

(۹۳۹۹)......(۱) فی ن: (نسیثم)

اور کچھ لوگ اس کو فروخت کرتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں۔

۹۴۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو توبہ عنبری نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے زربیہ کے لئے کہا گیا کہ یا رسول اللہ زربیہ کیا ہے فرمایا وہ شخص جب حکمران سچ بولے تو لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا اور جب امیر جھوٹ بولے تو بھی لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا۔

۹۴۰۱:......ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد جوہری نے بصرہ میں انہوں نے مذکورہ حدیث روایت کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے دونوں جگہ صدق الامیر کا لفظ کہا ہے۔

جو شخص بادشاہوں کے دروازے پر جاتا ہے فتنوں میں پڑ جاتا ہے

۹۴۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوعثمان بن ابوصالح نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو یحییٰ بن صالح ایلی نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شکار کرنے کے ساتھ لگاؤ رکھتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے سب کچھ سے۔ اور جو شخص دیہات میں پڑا رہتا ہے اجڑ ہو جاتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے فتنے میں پڑ جاتا ہے۔

یحییٰ بن صالح اس روایت کے ساتھ منفرد ہے موسیٰ سے اسناد میں۔

۹۴۰۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوربیع زہران نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو حسن بن حکم نخعی نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دیہات میں رہتا ہے ظلم کرتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے آزمائش میں پڑتا ہے اور کوئی شخص اس طرح بادشاہ کے قرب میں اضافہ نہیں کرتا ہے۔ ابن سفیان نے ہم سے کہا میری کتاب میں ہے۔ کہ جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے وہ اللہ سے بعد میں اضافہ کرتا ہے۔ جب کہ ابوالربیع نے اس کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ اس حدیث کو میں نہیں جانتا کہ اس کو اس سے اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے۔

۹۴۰۴:......میں کہتا ہوں کہ محفوظ وہ ہے جس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں روایت کیا ہے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عبید سے اس نے حسن بن حکم نخعی سے اس نے عدی بن ثابت سے اس نے انصار کے ایک شیخ سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں اور اس میں کہا ہے کہ جو شخص بادشاہ کے پاس ہمیشہ رہتا ہے فتنے میں پڑتا ہے اور جیسے جیسے وہ بادشاہ کے قریب قریب ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

ہاں مگر اس میں محمد بن عیسیٰ کا ذکر ساقط ہو گیا ہے ابن داسہ کی روایت سے یا علی شیخنا۔

۹۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن سراج نے ان کو خبر دی مطین نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابن فضیل نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۴۰۰)......کنز العمال (۱۴۴۱۷)		(۹۴۰۲)......فی ن: (بکر)

بچاؤتم اپنے آپ کو بادشاہوں کے دروازوں سے بے شک وہ ہو جاتا ہے۔
ابو عبید نے کہا کہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے ان کی مراد ابوالاعور سلمی ہے۔
ابی جعفر نے کہا مراد جورہ ہے۔

۹۴۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو رجاء نے ان کو عبادہ بن نسی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء کو حضرت امیر معاویہ کے پاس کوئی حاجت تھی۔
مگر وہ اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے ان کو نہ مل سکے مگر انہوں نے اپنے دل میں کوئی بات رکھ لی اور دل میں ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے کھڑا ہوا اور بیٹھ جائے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پہلو میں ایک دروازہ کھلا پائے گا جس سے استقبال ہوگا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطاء کیا جائے گا اور اگر کچھ دعا مانگے تو اس کی اجابت کی جائے گی بے شک کسی آدمی کا پہلا نفاق اس کا اپنے امام و بادشاہ کے بارے میں طعن و اعتراض کرنا ہے۔

۹۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ مخزومی نے ام درداء سے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابودرداء حضرت معاویہ کے دروازے پر آئے انہوں نے دروازہ بند پایا لہٰذا کہنے لگے جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے وہ اٹھے اور بیٹھے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پاس ایک دروازہ کھلا ہوا بھی پائے گا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطا کیا جائے گا اگر بخشش مانگے گا تو اس کو بخش دیا جائے گا۔
فرماتی ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ایک آدمی تھا اس کے بارے میں حضرت معاویہ سے مدد مانگتے تھے کہ وہ ان سے بات کریں کہ حضرت معاویہ ان کے خراج و ٹیکس میں کچھ تخفیف کر دے۔ فرماتی ہیں کہ ان کو ملنے کی اجازت نہ ملی۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ اس سے بھی بڑے ظالم ہو (بادشاہ سے) انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسے اللہ آپ کی اصلاح فرمائے؟ فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو مان جاؤ تو اس کو تمہارے اوپر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

دین کے بدلہ دولت

۹۴۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسن نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ نے وہ ابن سنان ہے اس نے سنا وہب سے وہ حضرت عطاء سے کہہ رہے تھے کہ تم بادشاہوں کے دروازہ پر جانے سے بچو بے شک ان کے دروازہ پر فتنے ہوتے ہیں۔ یا فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانے پر یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر آتے ہیں۔
اور تم جتنا ان کی دولت حاصل کرو گے وہ اسی قدر تمہارا دین لے لیں گے (یعنی تمہارے دین کا نقصان ہوگا۔)
اس کے بعد فرمایا اے عطاء! اگر وہ بادشاہ اس قدر آپ کی ضرورت پوری کر دے جو آپ کی حاجت پوری کر دے تو کیا وہ تیری ساری زندگی کی ضرورتیں پوری کر دے گا؟ اور اگر وہ اس قدر تیری مدد نہیں کرتا جس سے تیری ہر ضرورت پوری کر دے تو سمجھ لو کہ تیرا پیٹ دریا ہے دریاؤں میں سے یا وادی ہے وادیوں میں سے۔ جس کو مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھر سکتی۔ تحقیق کلام اول مرفوعاً مروی ہے ضعیف طریق سے۔

۹۴۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ربیع نے ان کو علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دروازوں سے بچو۔

۹۴۱۰:...... ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ نے ان کو اسحٰق بن عثمان نے اس نے سنا قتادہ سے یعنی ربیع سے۔

۹۴۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو موسیٰ

جہنی نے ان کو قیس بن یزید نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری مملوکہ سدرۃ نے کہ میرے دادا سلمہ بن قیس نے حدیث بیان کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا انہوں نے تین بار کہا اے سلمہ بن قیس۔ اجتناب کر، دو سوکنیں اکٹھی نہ کر بے شک تو ان کے مابین انصاف نہیں کر سکے گا۔ اگرچہ تو انتہائی حرص وکوشش کرلے۔ اور صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل نہ بن کیونکہ صاحب صدقہ یا زیادہ لے لیتا ہے یا کم۔ اور صاحب اقتدار کے پاس نہ جا۔ بے شک تو جس قدر ان کی دنیا سے حصہ لے گا وہ اس سے زیادہ قیمتی تیرے دین کا نقصان کردیں گے۔

۹۴۱۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو عفان نے ان کو وھیب نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے کہا بے شک بادشاہوں کے دروازوں پر فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانوں پر کثرت کے ساتھ آتے ہیں تم ان سے جس قدر دنیا حاصل کروگے وہ اسی قدر تمہارے دین کا نقصان کردیں گے۔

حکمرانوں کے دروازے پر جھوٹ کی تصدیق

۹۴۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسحٰق نے ان کو عمارہ بن عبد نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے آپ کو بچاؤ فتنوں کے وقوع کے مقامات سے۔ پوچھا گیا کہ فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات کون سے ہیں؟ اے ابوعبداللہ! فرمایا کہ امیروں وحکمرانوں کے دروازے۔ تم میں سے کوئی آدمی جب امیر کے پاس جاتا ہے جھوٹ پر بھی اس کی تصدیق کرتا ہے اس کی وہ تعریف کرتا ہے جو چیز اس میں نہیں ہوتی۔

۹۴۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے فرمایا: بچو تم لوگ بادشاہ سے بے شک وہ ایسے ناراض ہوتا ہے جیسے بچہ ہوتا ہے اور سخت ایسے پکڑتا ہے جیسے شیر پکڑتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ عبداللہ بن وہب نے کہا بادشاہ سے بچو اور اس کے پولیس مین سے بچو اور اس کے ہتھیار بردار سے بچو اس کے لوگوں کی شناخت کرنے والے ماہر سے بچو وہ سب لوگوں کو پچھاڑنے والے ہیں علی نے کہا کہ محافظ غصے ہوتا ہے، تو ہتھیار بردار کو بھی غصہ آجاتا ہے وہ امیر کو غضبناک کردیتا ہے پھر وہ اپنے نائب اور خلیفہ کو بھی غضبناک کردیتا ہے لہٰذا انسان کہاں ان سب کے غضب کی برداشت کی سکت رکھے گا۔

حکمران آگ ہے

۹۴۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوذر ہروی نے ان کو عمر بن احمد واعظ نے بغداد میں اور ابومسلم کاتب نے مصر میں دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر بن درید نے ان کو ابوحاتم نے ابوعبیدہ سے اس نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ شہر صنعاء میں لکڑی کے منبر پر تین سطریں کندہ کی ہوتی تھیں اوپر یہ لکھا تھا کہ خاموشی کو اپنی زبان پر مسلط رکھ تیری حالت میں عافیت ہوگی اور دائیں جانب لکھا تھا بادشاہ آگ ہے اس کے گرم سانس لینے سے بھی بچ اور بائیں جانب یہ لکھا تھا۔ اپنے سوا کسی اور کو بولنے کی ذمہ داری سپرد کردیجئے۔

۹۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو اسماعیل بن احمد صوفی نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابوبکر اثرم نے ان کو عبدالصمد بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ قاریوں کی آفت وہلاکت عجب اور خود پسندی ہے۔ اور بادشاہوں کے دروازوں سے بچو بے شک وہ نعمتوں کو زائل کرتے ہیں۔

۹۴۱۷:...... ہمیں خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابوحامد عفصی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا

ابن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ ابن فضیل نے کہا ہم لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے بادشاہ سے اجتناب کرنے کی جیسے ہم لوگ قرآن کی سورۃ سیکھتے تھے۔

۹۴۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری نے ان کو یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ ایک آدمی سے کہہ رہے تھے کہ اگر وہ تجھے بلائے کہ ان پر قل ھو اللہ احد پڑھ دیجئے تو اپنے کو عار نہ دلائیے میں نے پوچھا ابن شہاب سے کہ کون لوگ انہوں نے کہا کہ مراد بادشاہ ہیں۔

چور اور ریاکار

۹۴۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا عنبری سے اس نے سنا ابوعبداللہ بوشنجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصالح فراء سے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے تھے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے کہا جب تم دیکھو کہ قاری نے بادشاہ کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ چور ہے اور جب دیکھو کہ اس نے دولت مندوں کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ ریاکار ہے۔ اور دھوکہ کھانے سے بچنا تم کہ تم سے کہا جائے تم ظلم کو رد کرتے ہو اور تم مظلوم کا دفاع کرتے ہو بے شک یہ ابلیس کا دھوکہ ہوگا جیسے قاری نے مفاد حاصل کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔

اللہ والوں کا استغناء

۹۴۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشر نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن اشج آئے تھے اور عیسیٰ بن ابوعطاء پر داخل ہوئے اور ان پر سلام کیا وہ مصر میں مقیم تھے اور اصل میں وہ مدینے کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ عیسیٰ نے ان سے کہا تم لوگوں کے لئے مبارک بادی ہو تم لوگ جہاد کرتے ہو اور سرحد پر چوکس رہتے ہو۔ اور ہم لوگوں کو نہ تو اس کی قدرت ہے جہاد کی اور نہ ہم سرحدوں کی حفاظت کر سکتے ہیں چنانچہ یعقوب نے اس سے کہا آپ بھی خیر میں ہیں جب وہ نکل گئے تو فرمایا کہ میں نے کیا کیا ہے البتہ میں نے ایک کلمہ بولا ہے میں نہیں دیکھتا کہ اس کو چھپائے سوائے شہادت توحید کے۔ بس اس نے سامان تیار کیا اور جہاد کے لئے نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہتھیار جسم پر سجائے اور اپنی کمر میں کمر بند کسا اور بیٹھ کر قوم کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے لہٰذا بیٹھے بیٹھے سو گئے بعد میں بیدار ہوئے تو اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور میں نے اس میں دودھ پیا ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا ہم آپ کو قسم دے کر کہتے ہیں آپ نے ہمارے جیسا دودھ نہیں پیا ہوگا۔ وہ مجاہدین کے ساتھ سریہ میں نکلے اور شہید ہو گئے۔ ان کے بعد بکیر بن اشج آگے بڑھے تو ان سے کہا گیا آپ داخل نہ ہوئیے بلکہ عیسیٰ بن عطاء کو سلام کیجئے۔ اس نے کہا کہ وہ ایسا آدمی ہے جس کے چہرے پر میں کبھی بھی نظر نہیں ڈالوں گا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں پھسل جاؤں جیسے میرا بھائی پھسل گیا۔

۹۴۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے اور ابوبکر بن جعفر مزکی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن ابراہیم عبدی نے۔ اور ان کو خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحق فزاری سے وہ کہتے تھے کہ مجھے سفیان ثوری نے کہا تھا: بے شک میں ایک ایسے آدمی سے ملتا ہوں جس سے میں بغض و نفرت کرتا ہوں وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کیسے ہیں؟) لہٰذا اس کے لئے بھی میرا دل نرم

ہو جاتا ہے۔تو کیا حال ہوگا ان لوگوں کے بارے میں کہ میں جن کا عمدہ کھانا کھاتا ہوں اور جن کے بستر پر سوتا ہوں (یعنی ان کے لئے کیونکر میرا دل نرم نہیں ہوگا؟)

۹۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد بن منصور سے اس نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے کہا تھا کیا تم مجھے یہ سمجھتے ہو کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اگر ان لوگوں کے پاس جاؤں تو وہ مجھے ماریں گے بلکہ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں میرا زیادہ اکرام کر کے فتنے میں واقع نہ کر دیں۔علی بن عثام نے کہا تھا کہ مجھ سے خثیم نے کہا تھا کہ کاش کہ میرے لئے ہوتے میرے زمانے کے قراء بعض ان کے جو گذر گئے جوانوں میں سے۔

۹۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر بن موسیٰ انطاکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو احمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ بعض تابعین سے کہا گیا تھا کیا بات ہے آپ فلاں کے پاس نہیں جاتے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس جانا پسند نہیں کرتا بلکہ ناپسند کرتا ہوں کیونکہ میں ایسا کروں تو وہ میری مجلس کے قریب ہو جائے گا پھر میں اس کو پسند کرنے لگوں گا لہٰذا میں ایسے شخص سے محبت کرنے والا ہوں گا جو اللہ سے بغض رکھتا ہے یا میں قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے۔

۹۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ بادشاہ کے دروازے پر نہ جائے بلکہ اس کو بلایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہوئے جائے اور ان کو بھلائی کا امر کرے اور برائی سے منع کرے حتی کہ۔اور حق بات کے لئے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے۔کہ افضل جہاد ظالم بادشاہ کے آگے کلمہ حق کہنا ہے۔اس کے بعد وہ ان سے واپس لوٹے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے تو ایسا شخص فتنے میں مبتلا نہیں ہوگا۔

یقینی بات ہے کہ فتنے میں وہ پڑے گا جو بادشاہوں کے پاس رغبت کرنے والا طالب دنیا بن کر جائے اور دنیا میں عزت کا طالب بن کر جائے لوگوں میں سرداری کا طلب گار بن کر جائے وہ بادشاہ کی عزت کے ساتھ عزت حاصل کرنا چاہے اور اس کی بادشاہی پر اتراتا ہو جب ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ دین میں مداہنت کرے اور ان کی طرف مائل ہو جائے اور ان کے برے فعل پر راضی ہو جائے اور برے فعل پر ان کی اعانت کرے اور ان کی ناحق بات پر بھی ان کو سچا مانے اور ان کے ہاں سے واپس لوٹے تو اتراتا ہوا اور فخر کرتا ہوا آئے اور اللہ کی کرامت سے بے غم ہو کر آئے بادشاہوں کی وجہ سے اس کو جو عزت ملے اس پر اکڑتا ہوا لوگوں کو ایذاء پہنچائے اور ان پر سرکشی کرے اور بادشاہ کے پاس آمد و رفت کی وجہ سے لوگوں پر زبردستی طاقت ظاہر کرے ایسا شخص فتنے میں مبتلا ہو جائے گا اور آخرت کو بھول جائے گا اور اپنے رب کا نافرمان ہے اور مؤمنوں کو ایذاء دیتا ہے اور اپنے دین کو گھٹاتا ہے اس قدر کہ جس کی تلافی ساری دنیا مل کر بھی نہیں کر سکتی اگر ساری دنیا اس کے پاس ہو۔

۹۴۲۵:......ہمیں خبر دی شیخ ابوالفتح نے ان کو عبدالرحمٰن بن احمد نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو حذیفہ مرعشی نے وہ کہتے ہیں کہ جب تجھے کوئی اللہ والا نیک انسان بلائے تو تو اس کی بات مان کر ایک راحت محسوس کرے گا اور جب وہ تجھے بلائے اللہ کی عزت کے ساتھ وہ اسی کا تجھ سے ارادہ کرے گا تو چاہے گا کہ تو اس کا پورا پورا بدلہ دے۔

جاہل سے دوستی پسندیدہ

۹۴۲۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحفص نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے حذیفہ مرعشی سے اس نے کہا کہ اپنے کو بچاؤ فاجروں اور بے وقوفوں کے ہدیئے تحفے سے کیونکہ اگر تم ان کو قبول کرو گے تو وہ یہ گمان کریں گے تم اس سے راضی ہو ان کے اس فعل پر۔

۹۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوعثمان نے جو کہ شیخ تھے اہل بصرہ کے یہ کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جاہل کے ساتھ دوستی کرنے میں رغبت نہ کرنا وہ یہ سوچے گا تم اس کے عمل سے راضی ہو اور حکیم کی ناراضگی کے ساتھ سستی نہ کرنا بے شک وہ تیرے بارے میں لاتعلق ہو جائے گا۔

حضرت یوشع بن نون کی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت

۹۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف وسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن ابراہیم بن عم الصنعانی نے ان کو وضین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی بھیجی تھی کہ میں تیری قوم کے ایک لاکھ افراد کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں چالیس ہزار ان کے پسندیدہ لوگوں میں سے اور ساٹھ ہزار ان کے شریر وخبیث لوگوں میں سے ہوں گے۔ انہوں نے سوال کیا یارب آپ ان میں سے شریر اور برے لوگوں کو تو ہلاک کریں مگر ان میں پسندیدہ اور اچھے لوگوں کو کیوں آپ ہلاک کریں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اشرار اور برے لوگوں کے پاس جاتے تھے وہ ان کو ساتھ کھلاتے تھے پلاتے تھے اور وہ میری ناراضگی اور غضب کی وجہ سے ان سے ناراض نہیں ہوتے تھے۔

۹۴۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن محمد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی نفیلی نے ان کو خالد بن درعلیج نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ غم کھانا اور مٹی ڈھانکنا بہتر ہے بادشاہ کے قرب سے۔

۹۴۳۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو سعید بن نصیر ابوعثمان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کا خائن یعنی خیانتی ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانتیوں کے لئے امانت دار ہو۔

۹۴۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن طالب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سعید رباطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت احمد بن حنبل کے پاس گیا وہ میری طرف سر بھی اٹھا کر دیکھ نہیں رہے تھے۔

میں نے کہا اے ابوعبداللہ! بے شک بات یہ ہے کہ مجھ سے حدیث لکھی جاتی ہے خراسان میں اور بے شک میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے انہوں نے میری حدیث پھینک دی ہے اے احمد مجھے بتائیے کہ کیا قیامت کے دن کوئی چارہ ہوگا۔ اس بات سے کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبداللہ بن طاہر اور اس کی اتباع کرنے والے دیکھو تم کہاں ہو گے اس سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوعبداللہ سوائے اس کے نہیں کہ مجھے متولی بنایا گیا ہے رباط کے معاملے کا اسی لئے میں اس میں داخل ہوا ہوں۔ اس نے بار بار یہ کہنا شروع کیا اے احمد کیا قیامت کے دن اس سے کوئی چارہ ہوگا کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبداللہ بن طاہر اور اس کے اتباع، دیکھو کہ آپ کہاں ہوں گے اس سے؟

ظالم کی بقاء کے لئے دعا پسندیدہ نہیں

۹۴۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبابہ نے ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن فضل حارثی نے پس دیکھا اس کو ہارون بن عباس ہاشمی نے اولاد منصور سے اس نے علاء بن عمرو سے اس نے عبید بن عمرو برقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن سے؟ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ظالم کی بقاء کے لئے دعا کرے تحقیق وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ کی

(۹۴۲۷)......(۱) فی ن: (الحاکم)

نافرمانی کی جاتی رہے۔

۹۴۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن صالح بن ہانی سے اس نے محمد بن نعیم سے اس نے مخلد بن مالک سے اس نے حجاج بن محمد بن یونس بن ابواسحاق سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا اللہ جس کو اغنیاء کے دروازوں سے بے پرواہ کردے اور طبیبوں کے دروازوں سے وہ شخص بڑا سعادت مند ہے۔

۹۴۳۴۔ہمیں شعر سنائے استاذ ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے شعر سنائے۔

بے شک بادشاہ جہاں اتریں آزمائش اور مصیبت ہوتے ہیں۔اور ان کے اطراف میں تیرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی آپ ایسے لوگوں سے کیا توقع کریں گے وہ غصے میں آجاتے ہیں تو تم پر ظلم کرڈالیں اور اگر آپ ان کو خوش کریں تو تم سے وہ اکتا جائیں۔

اگر آپ ان کی تعریف کرتے رہیں تو وہ تیرے بارے میں یہ سوچیں گے کہ تم ان کو دھوکہ دے رہے ہو۔اور اگر وہ تجھے بوجھ ہی سمجھیں جیسے معذور بوجھ سمجھا جاتا ہے۔

لہٰذا اللہ سے پناہ مانگئے اور مدد مانگئے ہمیشہ کے لئے ان کے دروازہ سے دوری کی، کیونکہ ان کے دروازہ پر کھڑا ہونا ذلت ہے۔

فصل:......اسی قبیل سے ہے فاسقوں اور بدعتیوں سے علیٰحدہ رہنا اور ہر اس شخص سے بھی جو اللہ کی اطاعت کرنے پر تیری اعانت نہ کرے

۹۴۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم ﷺ نے آپ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کستوری کو اٹھانے والا اور جیسے کوئی بھٹی کو دھونکنے والا۔ کستوری والا یا تو تمہیں کچھ عطیہ اور بخشش کردے گا یا آپ اس سے کچھ خریدلوگے یا کم از کم آپ اس سے پاکیزہ خوشبو تو سونگھ ہی لوگے اور بھٹی کو دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبودار ہوا پائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔

۹۴۳۶:......ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو خبر دی موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مرد اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ایک انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کررہا ہے۔

۹۴۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق عطاء اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن محمد خراسانی نے ان کو موسیٰ نے اس نے اسے ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے: آدمی اس کے دین پر ہوتا ہے جس کو وہ دوست بناتا ہے۔

ان دونوں روایتوں کا متابع بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے اور ابوعامر عقدی نے اور ان دونوں کے ماسواء نے زہیر بن محمد سے۔

۹۴۳۸:......اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو کریمی نے ان کو غانم بن حسن بن صالح سعدی نے ان کو ابراہیم بن محمد اسلمی نے صوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے پس تم میں سے ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

۹۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوعمر حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو شعبہ نے

(۹۴۳۵)......أخرجه البخاری ومسلم (۲۰۲۶/۴) (۹۴۳۶)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۷۳)

ان کو ابو اسحاق نے ہبیرہ سے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ نے وہ ابن مسعود ہیں آدمی کا اعتبار اس بات سے کرو کہ وہ کس کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہے سوائے اس کے نہیں آدمی اس سے صحبت اختیار کرتا اس کی مثل ہوتا ہے۔ اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ سوائے اس کے نہیں آدمی اس کے ساتھ صحبت اختیار کرتا جس سے محبت کرتا ہے یا وہ اس کے مثل ہوتا ہے۔

۹۴۴۰:...... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو ابو الولید نے ان کو ابو وکیع نے ان کو ابو اسحٰق نے ابو الاحوص سے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں زمین کو قیاس کرو اس کے نام سے اور آدمی کو قیاس کر اس کے دوست کے ساتھ۔ ابو الولید نے کہا کہ میں نے کہا کہ بے شک شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے۔ ابو اسحٰق سے اس نے ہبیرہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو اسحٰق نے ہبیرہ سے اس نے عبداللہ سے اور تحقیق حدیث اس کی گذر چکی ہے کہ الارواح جنود مجندة کہ ارواح مجتمع لشکر ہیں۔

۹۴۴۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو العباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو ابن جابر نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمارے بعض شیوخ نے حضرت عمر بن خطاب سے انہوں نے فرمایا: جس چیز کی تجھے ضرورت نہ ہو اس کے درپے نہ ہو۔ اور اپنے دشمن سے دور رہو۔ اور محفوظ رہ اپنے دوست سے مگر امین سے بے شک امانت دار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بھی لوگوں میں سے اس کے برابر نہیں ہوتا۔ مگر جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور بدکردار کی صحبت اختیار نہ کرتا کہ وہ آپ کو گناہوں پر نہ اکسائے۔ اور اپنا راز اس سے ظاہر نہ کر اور اپنے معاملہ میں ان سے مشورہ کیا کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۹۴۴۲:...... اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحیٰی بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے زید سے اس نے کہا: کہا عمر نے جو تجھے تکلیف دے اس سے علیحدگی اختیار کر اور لازم پکڑ نیک دوست کو اور تو اسے بہت کم پائے گا اور اپنے دینی معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

دو دوست مؤمن، دو دوست کافر

۹۴۴۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وہبی نے ان کو اسرائیل نے ابو اسحٰق حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین بہت سے دوست اس دن ایک دوسرے کے لئے دشمن ہو جائیں گے۔ سوائے اہل تقویٰ کے حضرت علی نے فرمایا: دو دوست مؤمن تھے اور دو دوست کافر تھے۔ مؤمنوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اس کو جنت کی بشارت دی گئی اس نے اپنے دوست کو یاد کیا اور اس نے کہا: اے اللہ بے شک میرا فلاں دوست مجھے تیری اطاعت کرنے کا اور تیرے رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیتا تھا۔ اور وہ مجھے خیر کا حکم کرتا اور شر کے کام سے روکتا تھا۔ اور وہ مجھے حکم دیتا تھا کہ میں آپ کو ملنے والا ہوں۔ اے اللہ تم میرے بعد اس کو گمراہ نہ کرنا اور تو اس کو وہ سب کچھ دکھا دینا جو کچھ مجھے دکھایا ہے۔ اور اس سے تو ایسے راضی ہو جائے جیسے آپ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔

اہل تقویٰ کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب

پھر وہ دوسرا بھی جائے چنانچہ ان دونوں کی ارواح کو اکٹھے کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونوں میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہر ایک دونوں میں سے اپنے ساتھی کے بارے میں کہتا ہے کہ اچھا بھائی ہے اور اچھا دوست ہے اور جب دو کافروں میں سے ایک مر جاتا ہے اسے جہنم کی بشارت دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بے شک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کا حکم کرتا تھا اور وہ مجھے برائی کی تلقین کرتا اور بھلائی سے روکتا تھا اور وہ مجھے کہتا تھا کہ اللہ سے کوئی نہیں ملنا اے اللہ آپ اس کو میرے بعد ہدایت نہ دینا یہاں تک اسے وہ سب عذاب دکھا دینا۔ جو مجھے آپ نے دکھایا اور اس پر ناراض ہو جانا جیسے آپ مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں۔ پھر وہ

بھی مرجاتا ہے توان کی ارواح کو بھی جمع کردیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہرایک تم میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہرایک ان میں سے اپنے دوست کے بارے میں کہتا ہے کہ برا بھائی تھا اور برا ساتھی تھا اس کے بعد انہوں نے یہ ایک آیت پڑھی الا خلاء الخ. کہ قیامت کے دن بعض دوست بعض کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

۹۴۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ابواسحٰق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبیداللہ سے وہ کہتے ہیں اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اور تمہارے ذمے کوئی لازم نہیں ہے کہ تم کسی ایک کی صحبت اختیار کرو ہاں مگر اس شخص کی جو ذکر الٰہی پر تیری مدد کرے۔

۹۴۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک صنعانی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہ اہل معاصی کے بغض کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں محبوب بنو اور ان سے دوری اختیار کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی رضا تلاش کرو۔ لوگوں نے پوچھا اے روح اللہ ہم کس کس کے ساتھ بیٹھا کریں؟ فرمایا کہ اس کے ساتھ بیٹھا کرو جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ کی یاد آئے جس کی گویائی تمہارے عمل میں اضافہ کرے۔ جس کے اعمال تمہیں آخرت کی ترغیب دیں۔

اور یہ آخری کلام اسناد ضعیف کے ساتھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

اچھے ہمنشیں

۹۴۴۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ خزری بصری نے بغداد میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد نے ان کو یوسف بن سعید بن مسلم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مبارک بن حسان نے ان کو علاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ ہمارے کون سے ہمنشین اچھے ہیں؟ فرمایا کہ جس کی رؤیت آپ کو اللہ کی یاد دلائے اور جس کی گفتار تمہارے اعمال میں اضافہ کرے، جس کے عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔

۹۴۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ابان نے ان کو علی بن ہاشم بن برید نے مبارک بن حسان سے پھر اس نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔ مبارک ضعیف راوی ہے۔

۹۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی احمد بن علی مدائنی نے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن یحییٰ مزنی سے اس نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب سے کہا گیا اے ابوالمنذر مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائی بنایئے ان کے تقوے کے معیار کے مطابق اور اپنی زبان کو اس شخص کے بارے میں دراز نہ کیجئے جس میں کوئی رغبت نہ ہو اور کسی زندہ کے ساتھ رشک نہ کیجئے مگر اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ میت بھی رشک کرے۔

۹۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن علی بن عبدالرحمٰن بن محمد ساوی نے مقام ساوہ میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو مسعودی نے ان کو عون نے یعنی ابن عبداللہ بن عتبہ نے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ تو ان پر اسلام کا تیر پھینکو پھر کوئی بات نہ کرتی کہ ان کو دیکھو کہ وہ خود بولیں اگر وہ لوگ اللہ کے ذکر کی طرف رجوع ہو جائیں تو ان کے ساتھ ہم نشین ہو جاؤ اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں لگ جائیں تو ان سے

(۹۴۴۶)......کنز العمال (۲۵۵۸۴)　(۹۴۴۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۶/ ۲۳۲۴)

دوسروں کی طرف ہٹ جائیے اور اسی لفظ کا مفہوم مندرجہ ذیل روایت میں بھی وارد ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۹۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوذر عبدان احمد بن محمد ہروی نے خسوگرد ہمارے پاس آیا وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن عباس الخیمی نے مصر میں ان کو ابوالعباس محمد بن اسماعیل بن فرج البنی نے ان کو محمد بن علی بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حرملہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یارسول اللہ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو جب تم کسی مجلس میں ہو اور مت ان سے سنو جو باتیں تمہیں خوش لگیں تو ان کے پاس بیٹھو اور جب تم ان سے ایسی باتیں سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ اسی محفل کو چھوڑ دو۔

۹۴۵۱:......ہمیں اس کی خبر دی اسناد علی کے ساتھ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے اُن کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا محلّہ کے سواروں میں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرنا اور جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو اور تم اس سے اٹھو تو دیکھو اگر تم ان سے سنو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ رہے ہیں جو آپ کو پسند آتی ہے تو ان کے پاس جاؤ اور جب تم ان سے ایسی بات سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس مت جاؤ۔

رفیق و دوست کی مثال

۹۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن مفلس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسحاق بن ابواسرائیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید بن مسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ رفیق و دوست کپڑے میں پیوند کے بمنزلہ ہے جب تم اس کو اس کے ہم شکل نہیں لگاؤ گے اسے عیب دار کر دو گے۔

۹۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو احمد بن داؤد حنظلی نے ان کو عباس بن ولید خلال دمشقی نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے مکحول سے وہ فرمایا کرتے تھے تم اپنے آپ کو برے دوست سے بچاؤ اس لئے کہ بُرا بُرے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

۹۴۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ تم لوگ بنی آدم کو کس جگہ سے بہکاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہر شئی سے ہر جگہ سے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی آتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی شئی ہے جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے بے شک یہ جڑی ہوئی ہے توحید کے ساتھ ابلیس نے کہا کہ میں ان کے پاس آؤں گا ایسے دروازے سے کہ وہ اللہ سے بالکل استغفار ہی نہیں کریں گے۔ فرمایا کہ پھر اس نے ان میں خواہشات نفسانی پھیلا دیں۔

بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے

۹۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر

(۹۴۵۱)......(۱) فی الأصل : (علیه) ☆اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۲۰۷)

سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان نے کہا کہ بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے۔

اہل بدعت کو توبہ نصیب نہیں

۹۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن کوفی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو جعفر بن سوسی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ کو روک لیا ہے ہر بدعتی آدمی سے (یعنی بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی۔)

اور کثیر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ سے حجاب کر رکھا ہے۔

۹۴۵۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد سوسی نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی یعقوب بن احمد بن محمد بن محمد خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ہارون بن موسیٰ فرویٔ مدینی نے ان کو انس بن عیاض نے ان کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو روک لیا ہے اور سوسی کی ایک روایت میں احتجب کے الفاظ ہیں کہ اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو چھپالیا ہے۔

۹۴۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو احمد بن یونس نے اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو فضل نے ان کو لیث بن ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں: خواہش پرست بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہ کیا کرو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات میں گھسے رہتے ہیں اور صنعانی کی ایک روایت میں اصحاب الاھواء کی بجائے اصحاب الخصومات ہے۔ یعنی جھگڑے کرنے والے۔

۹۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے صاحب بدعت کی طرف اپنے کان نہ لگاؤ وہ تیرے دل کو کمزور اور بیمار کر دے گا۔ اور حکمران کی دعوت قبول نہ کرا گرچہ وہ تمہیں اس لئے بلائے کہ اس کے ہاں قرآن کی کوئی سورت پڑھ دو بے شک آپ جس حالت میں اس کے پاس داخل ہوں گے اس سے بدتر حالت میں واپس آئیں گے۔

۹۴۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ یا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے موسیٰ اہل بدعات کے ساتھ مت جھگڑا کرنا ورنہ وہ تیرے دل میں کوئی چیز ڈال دیں گے وہ آپ کو بے دین بنا دیں گے جس سے اللہ تعالیٰ تم پر ناراض ہوگا۔

اہل بدعت کے ساتھ ہمنشینی کی ممانعت

۹۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا کہ تم لوگ ہوا پرستوں بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہیں کرو اور ان کے ساتھ جھگڑا بھی نہ کیا کرو۔ میں بے فکر نہیں ہوں کہ وہ کہیں آپ کو اپنی گمراہی میں نہ ڈبو دیں یا تمہارے اوپر اس کا لباس پہنا دیں جو کچھ

وہ جانتے ہیں۔

۹۴۶۲:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو ابن ابوالطیب نے ان کو ابوداؤد نے ایاس بن دغفل قیسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی کی تھی یہ بات بھی تھی کہ تم لوگ اہل ھواء (اہل بدعت) کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تمہارے دل میں وہ بات پیدا کردیں گے جو نہیں تھی۔

۹۴۶۳:......فرمایا کہ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ابواسحق سے یعنی فزاری سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ فرماتے ہیں جب تم راستے میں کسی بدعتی آدمی سے ملو تو دوسرا راستہ پکڑلو۔

اہل بدعت کی تکریم کی ممانعت

۹۴۶۴:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو ابوھمام نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے اس نے ابراہیم بن میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بدعتی آدمی کی عزت کی اس نے اسلام کی بنیاد منہدم کرنے پر اعانت کی۔

۹۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن سعد سے وہ کہتے ہیں ''ح'' ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان بن دینار نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں فتنے میں پڑے ہوئے شخص کے ساتھ نہ بیٹھنا بے شک شان یہ ہے کہ وہ تم میں دو خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو ضرور پیدا کردے گا یا تو وہ تمہیں بھی فتنے میں ڈال دے گا لہٰذا آپ بھی اس جیسے ہو جائیں گے یا پھر وہ تم سے جدا ہونے سے قبل آپ کو نقصان اور تکلیف پہنچائے گا۔

اہل بدعت اور احمق سے قطع تعلق کیا جائے

۹۴۶۶:......اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد نے ان کو اسامہ نے فزاری سے اس نے اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا جب راستے میں بدعتی آدمی سے تمہاری ملاقات ہو جائے تو دوسرا راستہ اختیار کرلیا کرو۔

۹۴۶۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن حارث فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابوشیخ اصفہانی نے ان کو حسن بن محمد دارکی نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور محمد فرمایا کرتے تھے کہ اہل بدعت کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرو اور نہ ہی ان کی بات کو سنو۔

۹۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن دارم حافظ نے ان کو احمد بن موسیٰ حمار نے ان کو محمد بن اسحق بلخی لؤلوی نے ان کو عمر بن قیس بن بشیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احمق آدمی سے قطع تعلق کرلو۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ بشر بن زید انصاری کی مسند روایت عزیز ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اسناد ضعیف ہیں میں صحابہ میں کوئی بشیر بن زید نہیں جانتا۔ اور صحیح یوں ہے جو کہ (ذیل میں ہے۔)

۹۴۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوسعید اشج نے ان کو عمرو بن قیس بن بشر بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا بشیر بن عمرو سے اور وہ جاہلیت والا تھا اس نے کہا احمق آدمی سے تعلق

(۹۴۶۲)......ابوداود ھو : السجستانی		(۹۴۶۷)......أنظر اللباب (۱/۴۸۳ و ۴۸۴)

توڑلے (یا یہ توجیہ بھی ممکن ہے) کہ میں احمق آدمی سے تعلق قطع کر لیتا ہوں۔)

یہ روایت صحیح ہے موقوف ہے۔ کہتے ہیں کہ یسیر بن عمرو عہد رسول میں گیارہ سال کے تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ دس سال کا تھا۔ مگر اس کے بعد وہ مسلمان ہوا پہلی اسناد میں تین طریقوں سے غلطی ہے یا چار وجوہ سے پہلی تو یہ ہے کہ قول عمر بن قیس نہیں بلکہ عمرو بن قیس ہے۔ اور دوسری غلطی قول بشیر نہیں بلکہ یسیر ہے اور تیسری غلطی اس کے مرفوع ہونے کی ہے مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے۔ چوتھی غلطی اس کو یعنی بشیر کو صحابہ میں شمار کرنا ہے۔ جس نے حضور کا زمانہ پایا تھا حقیقت یہ ہے وہ بعد میں مسلمان ہوا تھا۔

بے وقوف سے دوستی پسندیدہ نہیں

۹۴۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوحازم نے کہا کہ اگر میرا کوئی نیک دشمن ہو تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مرا کوئی دوست خراب ہو۔

۹۴۷۰:...... (مکرر ہے) میں نے سنا ابوحازم حافظ سے اس نے سنا ابوالطیب محمد بن احمد بن حمدون ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ابوطلب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا زید بن اخرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعاصم سے وہ کہتے تھے کہ عرب کہتے ہیں۔ ہر وہ دوست جس کو عقل نہ ہو وہ تیرے اوپر تیرے دشمن سے زیادہ سخت ہے۔

۹۴۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد عبداللہ بن محمد عدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد جنیدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابویونس مدنی سے اس نے سنا اسحٰق بن محمد فروی سے اس نے سنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے جس شخص کے اندر اس کی اپنی ذات کے لئے کوئی خیر و خوبی نہ ہو اس میں لوگوں کے لئے بھی کوئی خیر و خوبی نہیں ہو سکتی۔

اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے پر لعنت کا خوف

۹۴۷۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ابوالحسن بن عبدہ سلیطی نے ان کو محمد بن اسحٰق سراج نے اس نے سنا اسحٰق بن ابراہیم قاری سے اس نے سنا عبدالصمد مردویہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے فرمایا تھا صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا مجھے خوف ہے کہ کہیں تم بھی لعنت نہ اتر پڑے۔

۹۴۷۳:...... اور فضیل بن عیاض نے فرمایا: کسی آدمی کے مصیبت میں گرفتار ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس آدمی کا قریبی دوست بدعتی ہو۔

۹۴۷۴:...... اور حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے مبارک بادی ہے جو شخص اسلام پر اور سنت رسول پر عامل ہو کر مرا اس کے بعد وہ اس زمانے کو یاد کر کے دیر تک روتے رہے۔ جس میں بدعت ظاہر ہوگی۔ جب ایسا وقت آ جائے تو کثرت کے ساتھ یوں کہے ''ماشاء اللہ''۔

۹۴۷۵:...... کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو شخص یوں کہے ''ماشاء اللہ'' وہ اللہ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

(۹۴۶۹)...... نقل الحافظ بن حجر فی الإصابة (۱/۱۸۸) کلام البیهقی ثم قال:

وبقی علیه أنه وهم فی قوله بشیر بن زید وإنما هو بشیر بن عمرو وفی کونه نسبة أنصاریاً وإنما هو عبدی وقیل کندی

(۹۴۷۱)...... (۱) فی ن: (بشر)

(۹۴۷۲)...... عبدالصمد هو بن یزید الصائغ مردویه خادم فضیل بن عیاض (الجرح والتعدیل ٦/٥٢)

(۹۴۷۳)...... (۱) لعلها خدن.

اہل بدعت اور عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت

۹۴۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو احمد دورقی نے ان کو بشر بن احمد زہرانی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ صاحب بدعت کے پاس مت بیٹھو اور کسی عورت کے ساتھ بھی خلوت میں نہ بیٹھو۔

۹۴۷۷:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا نے یعنی عمرو بن نجید نے ان کو مسدد بن قطین نے ان کو احمد بن ابراہیم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ''تم مت بیٹھو'' اور یوں فرمایا کہ تم کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہرگز ہرگز نہ بیٹھنا۔

۹۴۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان مصری نے وہ کہتے ہیں کہ ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے کہا میں نے سنا احمد بن عبداللہ بن یونس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک آدمی سے سنا وہ ثوری سے سوال کر رہے تھے اے ابوعبداللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو بدعات سے اور بچانا خود کو جھگڑے سے اور بچانا خود کو بادشاہ سے اور صاحب اقتدار بننے سے۔

۹۴۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالطیب احمد بن علی بن محمد طالبی سے کوفہ میں ان کو ابواحمد عبداللہ بن موسیٰ بن ابوقتیبہ نے ان کو ابوعمر و ضریر نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو بکر بن محمد عابد نے انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ جہنم میں ایک گہری کھائی ہے جس سے پوری جہنم ہر روز ستر بار پناہ مانگتی ہے اللہ نے اس کو ایسے قاریوں کے لئے بنایا ہے جو بادشاہوں صاحب اقتدار لوگوں کو ملتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم کی دعا

۹۴۸۰:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابوحسین نے ان کو خبر دی ابن ابوملیکہ نے یا دیگر نے کہ حضرت لقمان فرماتے تھے اے اللہ میرے اصحاب غافل لوگ نہ بنانا کہ میں جس وقت آپ کو یاد کروں تو وہ میری مدد نہ کریں اور میں اگر تجھے بھول جاؤں تو وہ مجھے تیری یاد بھی نہ دلائیں۔ اور اگر میں ان کو کوئی بات کہوں تو وہ میری بات بھی نہ مانیں اور اگر میں ذکر سے خاموش رہوں تو وہ مجھے خوف نہ دلائیں۔

۹۴۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عبدالصمد خادم الفضیل نے اس نے سنا اسماعیل طوسی سے اس نے کہا کہ حضرت ابن مبارک نے مجھے کہا تھا۔ تیری نشست برخاست مسکین لوگوں کے ساتھ ہونی چاہئے اور بدعتی آدمی کی صحبت سے خود کو بچا کر رکھنا۔

۹۴۸۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی نے اس نے سنا محمد بن مضر بن منصور صائغ سے ان کو خبر دی مردویہ صائغ نے اس نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص صاحب بدعت کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ فراست عطا نہیں کیا جاتا۔

دوستی اور عقیدہ کا اتحاد

۹۴۸۳:...... کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد درمغانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے

(۹۴۸۰)......(۱) فی ن : (عمر بن سعید عن ابن أبی حسین) وھو خطأ

وہ کہتے ہیں "ح" میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے اس نے کہا میں نے سنا حسن بن علی قرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں جس شخص کے عقیدہ سے تیرا عقیدہ خلاف ہو تیرا دل بھی اس کے دل کے خلاف ہوگا۔

۹۴۸۴: ..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا حسین بن احمد رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم قصار سے وہ کہتے ہیں کہ صحبت کے اعتبار سے شدید ترین مصیبت وہ شخص ہے جس کا اعتقاد تیرے اعتقاد سے مختلف ہو یا تجھے اس بات کی ضرورت پڑ جائے کہ تو اسے اپنی صحبت میں دیکھے اور صحبت کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جس کا عقیدہ تیرے عقیدہ سے متفق ہو اور تو اس کو اپنی محفل میں بھی بھر لے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ بات بھی ہو کہ وہ تجھے تمام مخالفتوں کے اقسام سے بھی روکے ان کے دیکھنے سے بھی اور ان کی صحبت سے بھی۔

احمق کے ساتھ دوستی پشیمانی کا سبب ہے

۹۴۸۵: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن اسماعیل مقری نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو ابراہیم بن خالد نے ان کو عمر بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مقنع نے کہا کسی حاسد کی نصیحت و خیر خواہی نہ کرنا۔ کسی احمق کے ساتھ دوستی بھائی چارہ قائم نہ کرنا کسی کمینے سفلے کے ساتھ معاشرت اختیار نہ کرنا کسی جھوٹے کی تصدیق نہ کرنا۔ بے شک حاسد کی خیر خواہی کرنے والا دھوکہ کھاتا ہے۔ اور احمق سے دوستانہ کرنے والا پشیمان ہوتا ہے کمینے کے ساتھ معاشرت کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے جھوٹے کی تصدیق کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے سراب کے پیچھے دوڑنے والا۔ (یعنی پانی کے دھوکے میں چٹیل میدان میں بھاگنے والا۔)

اہل خانہ کو وصیت

۹۴۸۶: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو داؤد بن مہران نے ان کو داؤد عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی مزاحم بن ابو مزاحم مولیٰ طلحہ نے کہ قبیلہ از دشنوہ کے ایک آدمی نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی تھی اور کہا تھا جب تم کسی آدمی میں کسی بری عادت کو بھانپ لو تو پھر اس سے اجتناب کرنا بے شک اس کے پاس ویسی ہی عادات ہوں گی خواہ وہ اس کی طرف سے ہو یا تمہاری طرف سے۔ اگر وہ جھوٹ بولے تو آپ سچ کثرت سے بولیں کیونکہ سچ غالب ہوتا ہے اور غصے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی جانے میں اس سے میٹھا کوئی گھونٹ نہیں دیکھا اور بچا تم خود کو برائی میں گھرنے اور داخل ہونے سے۔

خائن سے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہیے

۹۴۸۷: ..... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمر و بیکندی سے اس نے سنا ابو عبداللہ مغربی سے وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے وہ تیرا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اور جو آخرت سے محبت کرتا وہ تم سے دوستی نہیں کرے گا اور تم کبھی اس شخص سے خیر خواہی کی امید نہ کرنا جو اپنے نفس کی خیانت کرتا ہے۔

۹۴۸۸: ..... ہمیں خبر دی ابو سعد عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابو عمر و صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن سلیمان سے اس نے سنا علی بن محمد وراق سے اس نے یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے تم اس شخص سے خیر خواہی کی توقع نہ رکھنا

(۹۴۸۳)..... (۱) فی ن : (القرمی) (۱)..... کذا بالأصل والصواب أحمقا

(۹۴۸۵)..... (۱) فی ن : (المقنع) (۹۴۸۸)..... (۱) فی ن : (محمد)

جو اپنے آپ کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھنا جس کو ساتھ بٹھانے کے لئے تمہیں احتیاط کی ضرورت ہو۔ (یعنی جس سے خطرہ ہو)۔

اہل اللہ کے ساتھ ہمنشینی

۹۴۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے اس نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی کے اوپر ہاتھ رکھیں مگر جس پر بھی ہاتھ رکھیں گے وہی ریاکار ہوگا یا دین کا ریاکار یا دنیا کا ریاکار وہ مجموعی طور پر دونوں بری چیز ہیں۔ غور سے دیکھو کہ کون سا شخص سب لوگوں سے زیادہ عفیف اور معاف کرنے والا ہے اور زیادہ پاکیزہ کمائی والا ہے پس اس کی صحبت میں بیٹھو اور اس شخص کے پاس تو بالکل ہی نہ بیٹھو جو تیری آخرت کے بارے میں تیری اعانت نہ کرے۔

۹۴۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر ہجیمی بصری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا اور کہا تھا اے ابومحمد آپ مجھے کس کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم فرمائیں گے؟ فرمایا اس کی صحبت میں جس کے اعضاء اور جوارح تم سے کلام کریں وہ نہیں جس کی زبان آپ سے کلام کرے۔ (مراد ہے جو عمل کا آدمی ہو صرف قول کا نہ ہو۔)

۹۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا ابوعمرو سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کی زیارت تجھے مہذب نہ بنا سکے سمجھ لو کہ وہ خود غیر مہذب ہے۔

۹۴۹۲:......میں نے انس سے سنا فرماتے تھے کہ اس کی معاشرت میں رہئے آپ جس کا ادب واحترام کرتے ہیں اس کی معاشرت میں نہ رہیں آپ جس کا لحاظ نہیں کرتے ہیں۔

۹۴۹۳:......میں نے استاذ ابوعلی حسن بن محمد دقاق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کی دیدار تجھے نصیحت نہ دے سکے اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں پہنچا سکیں گے۔

۹۴۹۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر رقی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رقاق سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا کہ جو شخص تیرے اور اپنے درمیان تحفظ کی تکلیف ساقط کر دے (یعنی جس کو تم ہر وقت مل سکو کوئی رکاوٹ نہ ہو) پھر میں نے کسی اور مرتبہ یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ جو آپ سے کچھ سیکھے جو کچھ اس کو اللہ تم سے سکھانا چاہتا ہے ان کے پاس بیٹھ اور پھر اس کو علم کی امانت سپرد کر۔

حقیقی دوست کی علامات

۹۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد ابن ابراہیم مہرانی نے اور ابوعبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن منصور نے ان کو یوسف بن موسیٰ مووروذی نے ان کو طاہر ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا اپنے والد سے اس نے فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تھے کہ کسی ایسے انسان کے ساتھ بھائی چارہ نہ کرو جو جس وقت ناراض ہو تم پر جھوٹ بول دے۔

۹۴۹۶:......ہمیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے شعر سنائے ان کو محمد بن مظاہر نے ان کو مطرفی نے بعض شعراء کے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ شریف النفس وہ نہیں ہے کہ جب اس کے دوست سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ اس کے جس راز کو جانتا ہے اس کو افشاء کر دے بلکہ شریف آدمی وہ ہے جو اس حالت میں بھی اس کی دوستی کو قائم رکھے اور اس کے راز کی بھی حفاظت کرے اگرچہ تعلق رہے یا منقطع ہو جائے۔

(۹۴۹۴)......(۱) فی أ: (الصفی) (۹۴۹۶)......(۱) فی ن: (طاھر)

۹۴۹۷:......اور ہمیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے شعر سنائے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے امام ابوسہل محمد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابن الانباری نے ان کو احمد بن یحییٰ نے وہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔ وہ میرا دوست نہیں ہے جو بادشاہوں سے دوستی کرے اور نہ ہی وہ ہے کہ جس سے میں غائب ہو جاؤں تو وہ کسی اور سے دوستی کرلے بلکہ میرا دوست تو وہ ہے جس کا وصال دائمی ہو اور وہ ہر مخالف سے میرے راز کی حفاظت۔

۹۴۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوزرعہ رازی سے اس نے احمد بن محمد بن محمد بن حسین سے اس نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے فرماتے تھے۔ جو شخص اپنے راز کو چھپا کر رکھتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

۹۴۹۹:......میں نے سنا احمد بن محمد بن حسین مصری سے اس نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے اس نے سنا شافعی سے اور ہمارے لئے روایت کی عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ میں کسی کے آگے کوئی راز افشاء نہیں کرتا کہ میں اس کو افشاء کردوں پھر میں اس شخص کو ملامت کروں کیونکہ پھر میں تو اس سے زیادہ تنگ ظرف ثابت ہوں گا۔

۹۵۰۰:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن محمد ان عکبری نے ان کو ابن مخلد نے جس کا مطلب یہ ہے۔ تیرے بہترین ساتھیوں میں سے ہے۔ وہ شخص جو تیری خوشی غمی میں تیرے ساتھ شریک ہو۔ وہ کہاں سے دوست ہوسکتا ہے جو مشکل وقت میں انکار کردے جو تیرا راز لینے کے لئے تو دوستی کرے اور جب آپ اس سے غائب ہوں تو وہ سب کچھ عیاں کردے۔

۹۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ فرماتے تھے۔ محبت فی اللہ کی تینیں علامات ہیں دوستی کو خالص رکھنے کے لئے کچھ خرچ کرنا، اور اپنے ارادے کو اپنے بھائی کے ارادے کے لئے ترک کردینا بوجہ سخاوت نفس کے۔ اور اس کی پسند میں شرکت کرنا اور ناپسند میں بھی دوستی کو پکار کھنے کے لئے

۹۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو ابوکدینہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کرتے تھے کہ تیرے لئے اس شخص کی دوستی میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو تیرے حق کی اتنی رعایت نہ کرے جتنی تو اس کے حق کا خیال کرتا ہے۔

۹۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد خوایمی نے مقام بہق میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن دعولی نے جن کا مطلب یہ ہے۔ جب آپ کسی آدمی کے حقوق کو پہچانیں اور وہ آپ کے حق کو نہ پہچانے تو اس سے قطع تعلق زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ لوگوں میں نیک بھی ہیں اور زمین میں دوسرے راستے بھی۔ اور لوگوں میں ایسے لوگ ہیں میں جن کو متبادل کے طور پر اپنایا جائے اس کے جو اس کے موافق نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے لئے ذلت کو پسند کرتا ہے وہ ناک کاٹنے کے لائق ہے اور ناک کا گناہ زیادہ نشان لگاتا ہے۔

۹۵۰۴:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم وراق ہروی نے ان کو محمد بن مسیب نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھ جو تمہارے اوپر اپنے احسانات گنوائے۔

شدید ترین جیل

۹۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن حماد بن سفیان قرشی نے کوفے میں ان کو احمد بن علی بن محمد نحوی

(۹۵۰۳)......(۱) فی ن: (اشفع)

نے ان کو حبیب بن نصر بن زیاد نے ان کو علی بن عمرو انصاری نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن عقبہ فرماتے تھے۔ اپنے مخالف کے ساتھ ہم نشینی سے بچو جس قدر بھی چارہ ہو سکے، کیونکہ وہ تجھے تیرے عیب یاد دلائے گا، اور تیری نیکیوں کا تم سے انکار کرے گا۔

۹۵۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ مجھے ذوالنون مصری نے کہا۔ اس شخص کی صحبت کو لازم پکڑو جس سے تم غیر موجودگی میں (عیب و برائی) سے ایسے سلامتی میں رہو جیسے روبرو اور سامنے ہونے پر ہوتے ہو۔

۹۵۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ اصفہانی نے اس نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے ہیں۔ کہ شدید ترین تنگ جیل مخالفین کے ساتھ زندگی گذارنا ہے۔

۹۵۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو صالح بن احمد تیمی نے ہمدان میں ان کو محمد بن حمدان ابن سفیان نے ان کو ربیع بن سلیمان نے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ تیرے لئے اس شخص کی صحبت اختیار کرنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جس کی خاطر مدارات کرنے پر آپ مجبور ہوں۔

ایمان واسلام کی سب سے مضبوط کڑی

۹۵۰۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو صعق ابن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دوستی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ دشمنی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو محبت ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ اے عبداللہ کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک سب لوگوں سے زیادہ جاننے والا وہ ہے جو ان میں سے حق کو زیادہ جانتا ہو، لوگ جب اختلاف کریں اگر چہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کرنے والا ہو، اگر چہ وہ اپنی پیٹھ پھیر کر فرار ہو۔

۹۵۱۰:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ابونعمان نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاداطا کی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو صعق بن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود میں نے کہا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول تین بار حضور نے اسی طرح بلایا اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا (جب میں پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ اللہ کی رضا کے لئے کسی کی ولایت وسرپرستی کرنا۔ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اور نفرت کرنا پھر اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی حاضر ہوں اے اللہ کے رسول پھر آپ نے تین بار اسی طرح آواز لگائی (جب میں پوری طرح چوکنا ہو گیا تو فرمایا) کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ افضل کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا سب لوگوں سے افضل وہ ہے جس کے عمل سب سے افضل ہوں جب وہ اپنے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں...... پھر آپ نے آواز لگائی۔ اے

(۹۵۰۷)......(۱) فی ن : (البحور)

عبداللہ بن مسعود! میں نے جواب دیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! پھر آپ نے تین بار اسی طرح پکارا۔ میں جب پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جس کی نظر حق پر سب سے زیادہ ہو۔ جو لوگ اختلاف کر رہے ہوں اگر چہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کر رہا ہو، اگر چہ وہ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ ہم لوگوں سے جو لوگ پہلے گذرے ہیں وہ بہتر فرقوں میں مختلف ہو گئے تھے۔ ان میں سے تین فرقے کچھ ایسے تھے۔ (جو بچ سکے) اور باقی سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ ان تین میں سے ایک وہ تھا جن کو بادشاہوں نے اذیتیں دیں اور ان سے اللہ کے دین پر لڑائی کی اور دین عیسیٰ بن مریم پر یہاں تک کہ وہ قتل کر دیئے گئے۔

اور دوسرا فرقہ ایسا تھا جنہیں بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی وہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہو گئے ان کو انہوں نے اللہ کے دین کی اور عیسیٰ بن مریم کے دین کی طرف دعوت دی چنانچہ بادشاہوں نے ان کو بھی پکڑ کر قتل کر دیا بعض کو جلا کر راکھ اڑا دی اور بعض کو آرے سے چیر دیا۔ اور ایک تیسرا فرقہ ایسا تھا جن کو بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت تھی کہ وہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور ان کو اللہ کے دین یعنی دین عیسیٰ بن مریم کی دعوت دیتے لہٰذا وہ لوگ پہاڑوں میں نکل گئے اور وہاں جا کر خلوت میں رہنے لگے یہ وہی لوگ تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ:

ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم الا ابتغآء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فاتينا الذين امنوا منهم اجرهم وكثير منهم فٰسقون.

وہ رہبانیت جسے انہوں نے از خود ایجاد کر لیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی بجز اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔ پس وہ خود بھی اس کی رعایت کرنے کا حق ادا نہ کر سکے جو ان میں سے ایماندار تھے ہم نے ان کو ان کا اجر دے دیا اور بہت سارے ان میں سے فاسق و نافرمان ہیں۔ اور مؤمن وہ لوگ ہیں جو میرے ساتھ ایمان لائے اور مجھے سچا مانا۔

اور فاسق وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری تکذیب کی اور جنہوں نے میرا انکار کیا۔

۹۵۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن محمد حیان نے ان کو ابوالولید نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو معاویہ بن سوید نے ان کو براء بن عازب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ ایمان کی کڑیوں میں سے کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے فرمایا محبت ہو تو اللہ کے لئے اور نفرت ہو تو اللہ کے لئے ہو۔

۹۵۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے اندر تین خصلتیں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے جس شخص میں کوئی بھی شئی اللہ اور رسول سے زیادہ محبوب نہ۔ اور دوسری یہ کہ اس کو اپنے دین سے مرتد ہو جانے سے آگ میں جل جانا زیادہ محبوب ہو۔ اور تیسری یہ کہ وہ شخص محبت کرے تو اللہ واسطے کرے اور نفرت کرے تو اللہ واسطے کرے۔

۹۵۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن محمد نے یعنی ابن عمر المعروف ابن ابوازرق نے ان کو عاصم بن نضر نے ان کو معتمر نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے حنش سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی کریم کہ انہوں نے میرے والد سے فرمایا اے ابوذر اسلام کا کون سا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ اس نے کہا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے واسطے محبت اور نفرت اور اللہ کے لئے دوستی ہو۔

اللہ کی رضاء کے لئے دوستی ومحبت

۹۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے دشمنی کر اور اللہ کی رضا کے لئے دوستی کر اس لئے کہ اللہ کی دوستی اور محبت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کوئی آدمی ایمان کا مزہ نہیں پا سکتا اگرچہ اس کی نماز، روزہ بہت زیادہ بھی ہو یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جائے۔

۹۵۱۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عاصم مروزی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوسی نے ان کو فیض بن اسحٰق رقی نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ آپ حشر میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ جنت میں نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ داخل ہوں تو کون سے عمل کے ساتھ؟ اور کون سی خواہش ہے جس کو ترک کرنے کے ساتھ؟ اور کون سا قرب جس کو آپ نے اللہ کے لئے چھوڑ دیا اور کون سا دشمن ہے کہ وہ جس کو اپنے اللہ کی رضا کے لئے قریب کر لیا ہے؟

۹۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے۔ کیا تم نے کسی ایک سے بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کی ہے کیا تم نے اللہ کی رضا کے لئے کون سی نفسانی خواہش ترک کر دی ہے۔

۹۵۱۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ محبت بھی اللہ کی رضا میں ہو اور بغض بھی اللہ کی رضا میں ہو جب آپ کسی ایک کے ساتھ بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کریں پھر اس میں کوئی نئی بات بدعت یا عیب پیدا ہو جائے تو پھر اسی سے اللہ کی رضا کے لئے نفرت بھی کر اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ محبت فی اللہ نہیں ہے۔

۹۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ ارغیانی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت ایک آدمی کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے پھر وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا کر لیتا ہے (کوئی بدعت وغیرہ) پھر وہ شخص اس سے اس فعل پر نفرت نہیں کرتا تو درحقیقت وہ اس کو اللہ واسطے نہیں چاہتا۔ یہ الفاظ حدیث ارغیانی کے ہیں۔

۹۵۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن حمید معمری نے ان کو سفیان ثوری نے اس کو انصار کے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں جب میں کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں پھر وہ کوئی نئی بات دین میں گھڑ لیتا ہے پھر میں اس سے نفرت نہ کروں تو درحقیقت میں اس سے محبت اللہ کی رضا کے لئے نہیں کر رہا ہوں۔

۹۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ اللہ کے نبی نے عرض کی اے میرے رب تیرے اہل کون ہیں جن کو آپ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دیں گے؟ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میرے جلال کے بسبب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں جن کے دل پاک ہیں جن کے جسم صاف ستھرے ہیں جب وہ ذکر کرتے ہیں میں ان کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو میرے ذکر یا میرے قرآن کی طرف اس

(۹۵۱۹)......(۱) فی ن: (حمید العمری)

طرح ٹھکانہ اور جگہ پکڑتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانوں میں جگہ پکڑتی ہیں اور وہ لوگ جو میرے ذکر کے ساتھ ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے بچہ خوش ہوتا ہے اور وہ لوگ جو میری حرام کردہ چیزوں سے غصہ کرتے ہیں جب ان کی حرمت ریزی ہوتی ہے جیسے شیر غصہ کرتا ہے جب اس کے ساتھ جنگ کی جائے۔

۹۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدوس بن محمد شنجوزی نے ان کو ابوخالد فراء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو منذر ابو یعلیٰ ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے۔ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے کسی انصاف پر محبت کرے جو اس سے ظاہر ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جہنم میں سے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پناہ دے دیں گے۔ اور وہ شخص جو کسی آدمی سے نفرت کرتا ہے کسی ظلم یا گناہ کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ اس کو اجر دیں جیسے کہ وہ اگر ہوتا اہل جہنم میں سے۔

۹۵۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فہر مصری نے مکہ میں ان کو حسن بن رشیق نے ان کو علی بن سعید رازی نے ان کو اسحٰق بن ابو اسرائیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ آپ ہمیشہ بدعت کرنے والے کو ذلیل ورسوا ہی پائیں گے۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

ان الذين اتخذوا العجل سينا لهم غضب من ربهم وذلة في الحياة الدنيا

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا عنقریب ان کو ان کے رب کی طرف سے غضب پالے گا اور دنیا کی زندگی کی رسوائی۔

۹۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن علی بن سفیان نے ان کو محمد بن سعید مہرانی نے ان کو احمد بن مقدام عجلی نے ان کو حزم بن ابوحزم قطیعی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سنت کے دائرے میں رہ کر تھوڑا عمل کرنا زیادہ بہتر ہے بدعت میں رہ کر زیادہ عمل کرنے سے۔

(۹۵۲۲)......(۱) فی ن : (الحسن) (۹۵۲۳)......(۱) فی ن : (القطعی)

ایمان کا سٹرسٹھواں شعبہ

پڑوسی کا اکرام کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب.

اللہ تعالیٰ نے لازمی حکم دیا ہے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور قرابت دار پڑوسی کے ساتھ اور دور کے پڑوسی کے ساتھ اور پہلو میں رہنے والے پڑوسی کے ساتھ۔

ذی القربیٰ: کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جس کا گھر ساتھ ملا ہوا ہو۔

اور الجار الجنب: سے مراد بعید جس کا گھر ملا ہوا نہ ہو بلکہ فاصلے پر ہو۔

اور الصاحب بالجنب: سے مراد رفیق سفر ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی قول ہے جیسے درج ذیل روایت میں وارد ہے۔

۹۵۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اس قول باری کے بارے میں۔

والجار ذی القربیٰ یعنی وہ پڑوسی جس کی تیرے اور اس کے درمیان قرابت داری رشتہ داری ہو۔

والجار الجنب، یعنی وہ پڑوسی جو غیر ہو جس کے ساتھ آپ کی رشتہ داری نہ ہو۔

والصاحب بالجنب: یعنی رفیق سفر۔

اسی طرح اس کو ذکر کیا ہے مجاہد نے اور قتادہ نے پھر کلبی نے اور مقابل بن حیان نے اور مقاتل بن سلیمان نے صاحب بالجنب کے بارے میں یعنی اس سے رفیق سفر وحضر مراد ہے۔

۹۵۲۵:......اور ہم نے روایت کی علی سے اور عبداللہ سے پھر ابراہیم وغیرہ سے کہ صاحب بالجنب سے مراد عورت مراد ہے۔

۹۵۲۶:......اور سعید بن جبیر سے اسی طرح مراد ہے ایک روایت میں کہ اس سے مراد رفیق صالح مرد ہے۔

۹۵۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن سعید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن عتکی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابواویس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک نے یحییٰ بن سعید سے ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہمیشہ جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید یہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔

اور یزید کی سیدہ عائشہ سے ایک روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے حدیث ذکر کی۔ اور فرمایا سیورثہ۔ عنقریب اس کو وارث بنا دے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ بن مالک سے۔

۹۵۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عمرو بن محمد ناقد نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ

عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب یہ اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن محمد ناقد سے۔

۹۵۲۹:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن محمد بن عبداللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منہال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یزید بن زریع نے۔ ان کو عمر بن محمد بن یزید بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائمی طور پر جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کرلیا کہ بے شک وہ عنقریب اس کو وارث بنا دیں گے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن منہال سے اور مسلم نے قواریری سے اس نے یزید سے۔

۹۵۳۰:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے اس نے ابوسعید بن اعرابی سے اس نے سعدان بن نصر سے اس نے سفیان سے اس نے عمرو بن نافع بن جبیر بن مطعم سے اس نے ابوشریح خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ یا تو خیر کی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

۹۵۳۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ بن عربان قرشی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوشریح عدوی نے فرماتے ہیں اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور احسان اور اکرام کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا اکرام کس قدر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ آپ کے اوپر صدقہ بوجھ ہوگا اور وہ نہ ٹھہرے اس کے پاس اس وقت تک کہ وہ اس کو خود نکال دے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

پڑوسی کو ایذاء رسانی کی ممانعت

۹۵۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابومنصور رمادی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

۹۵۳۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن ابن قتیبہ نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے

ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی یونس نے ابن شہاب سے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حرملہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا حدیث معمر سے۔

۹۵۳۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرجی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوشریح کعبی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا تین بار فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا پڑوسی اس کی ہلاکتوں سے پرامن نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی ہلاکتیں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا شر بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے۔

۹۵۳۵:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسکو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ نہ ہو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۹۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن ابوبشر نے عبداللہ بن ابوالمساور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ ابن زبیر کو مالی عطیہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے وہ شخص مؤمن نہیں جو خود تو شکم سیر ہو مگر اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا رہے۔

اور دیگر نے کہا کہ ابواحمد عبداللہ بن مساور نام ہے۔

پڑوسی پر احسان کرنا

۹۵۳۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور وہ عباس بن فضل ہیں۔ ان کو منجاب بن حارث نے کہا ابن مسہر نے ان کو اعمش نے حکیم بن جبیر سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ داخل ہوئے ابن زبیر پر اور میں ان کے ساتھ تھا چنانچہ ابن زبیر نے کہا۔ آپ وہ ہیں جو مجھے عطیہ دیتے ہیں اور مجھ پر احسان فرماتے ہیں۔

ابن عباس نے فرمایا جی ہاں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمان وہ نہیں ہے جو خود تو شکم سیر ہو اور اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا رہے۔ اور بقیہ حدیث بھی ذکر فرمائی۔

۹۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی وراق حمدان نے ان کو سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو تم لوگ کوئی پڑوسن چھوٹے سے عطیے کو اپنے دوسری پڑوسن کے لئے حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کی جلی ہوئی کھری ہی سہی۔

(۹۵۳۶)......(۱) فی ن: (بشر)

پڑوسی کی خاطر شوربے میں پانی زیادہ کرنا

۹۵۳۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو ان کے دادا ابوعمرو نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ابومعمر نے ان کو ابوعبدالصمد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو الفضل بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ شوربا پکائیں تو ذرا اس کا پانی بڑھا دیا کریں اور اپنے پڑوسی کا خیال کیا کریں یہ الفاظ حدیث اسحاق کے ہیں۔ اور ابومعمر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب گوشت پکائیں تو شوربا زیادہ بنائیں اور اپنے پڑوسی کا خیال کریں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ تم جب شوربا پکاؤ تو اس کا پانی بڑھاؤ اس کے بعد دیکھو بعض پڑوس کے گھرانوں کو ان کو ہی اس میں سے کچھ دیا کرو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوادریس کی شعبہ سے روایت ہے۔

بہترین پڑوسی

۹۵۴۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے اور ابن لہیعہ نے ان کو شرحبیل بن شریک نے کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بہترین احباب اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے بہترین ہوں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہوں۔

۹۵۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے۔ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے شرحبیل بن شریک نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بہترین احباب اپنے احباب کے لئے بہترین ہوتے ہیں اور بہترین پڑوسی اپنے پڑوسیوں کے لئے بہترین ہوتے ہیں اس کو ابن صامت نے روایت کیا ہے حیوۃ بن شریح سے اور اس کو موقوف بیان کیا ہے۔

اور میں نے اس کو دیکھا ہے مستدرک میں جو ابن مبارک کی حدیث میں سے مرفوع نہیں پڑھی گئی۔

پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے، حقیقی مؤمن بن جاؤ گے

۹۵۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطائف نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کو مجھ سے کون لیتا ہے جو ان پر عمل کرے گا؟ یا یوں فرمایا کہ کون ان کو سکھائے گا اس کو جو ان پر عمل کرے؟ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۹۵۴۲)..... فی ن: (المقبری)

عرض کی کہ میں لیتا ہوں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور ان میں پانچ گرہ لگائیں یا پانچ حلقے بنائے۔ فرمایا حرام کردہ امور سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جاؤ گے۔ اور اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ اور اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے آپ حقیقی مؤمن بن جائیں گے۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کیجئے جو کچھ اپنے لئے آپ پسند کرتے ہیں آپ حقیقت میں مسلمان بن جائیں گے اور آپ ہنسنے کی کثرت نہ کیا کریں بے شک کثرت کے ساتھ ہنسنا دل مردہ کر دیتا ہے۔

۹۵۴۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمران نے ان کو طلحہ بن عبداللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں دونوں میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا جو تجھ سے زیادہ قریب ہے یعنی دروازے کے اعتبار سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح بن حجاج بن منہال سے اس نے شعبہ سے۔

پڑوسی کو تکلیف دینے والی خاتون

۹۵۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے ان کو ابویحییٰ مولیٰ جعدہ نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو روزہ رکھتی ہے اور اچھے کام کرتی ہے اور صدقہ کرتی ہے مگر زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے یہ جہنمی ہے۔

اور کہا گیا کہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور کبھی کبھی صدقہ کرتی ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورت اہل جنت میں سے ہے۔

۹۵۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن اسحاق عبادانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حرب نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے اور عطاردی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کیا اعمش سے اس نے ابویحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یارسول اللہ فلاں عورت دن میں روزے رکھتی ہے رات کو تہجد پڑھتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا کہ جہنمی ہے۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر یا چھاچھ وغیرہ کا صدقہ کرتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتی فرمایا کہ یہ جنتی ہے۔

پڑوسی کی تکلیف سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا طریقہ

۹۵۴۷:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ صبر کر۔ پھر دوبارہ آیا تو فرمایا کہ صبر کر۔ پھر تیسری بار شکایت کی تو فرمایا صبر کر پھر چوتھی مرتبہ اسنے جب شکایت کی تو فرمایا کہ اپنا سامان نکال کر بیچ راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرے وہی پوچھے کہ ایسا کیوں کیا وہ بتادے اس کو کہ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پڑوسی کی شکایت کی تھی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سامان راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرتا وہ اس کے پڑوسی کو لعنت کرتا اللہ اس کو لعنت فرما اللہ اس کو رسوا کر۔ چنانچہ وہ پڑوسی آ کر اس سے کہنے لگا میاں تم اپنے گھر میں آ جاؤ میں تجھے کبھی اذیت نہیں دوں گا۔ اس حدیث کے شواہد میں ابوعمر بجلی کی حدیث سے اس نے ابوجحیفہ سے۔

۹۵۴۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عثام بن حفص بن غیاث سے اس نے علی بن حکیم اودی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شریک نے ان کو ابوعمر نے ابوجحیفہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اپنا سامان راستے پر رکھ دو یا یوں فرمایا راستے میں رکھ دو لہٰذا لوگ گذرتے ہوئے اس کے پڑوسی کو لعنت کرنے لگے جب بھی گذرتے۔ چنانچہ وہ پڑوسی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ لوگ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ فرمایا کیا تکلیف دیتے ہیں؟ عرض کیا کہ لوگ مجھ کو لعنت دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے پہلے ہی لعنت کر چکا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے کہا کہ میں کبھی بھی دوبارہ تکلیف نہیں پہنچاؤں گا یارسول اللہ! لہٰذا جب شکایت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اب تو سامان راستے سے اٹھا لے اب تو محفوظ ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ مروی ہے علی بن حکیم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت سب لوگوں کی لعنت کے علاوہ ہے۔

اللہ تین آدمیوں سے محبت اور تین سے نفرت فرماتے ہیں

۹۵۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عثمان بن سعید دارمی نے ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو اسود بن شیبان سدوسی نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوذر سے کوئی نہ کوئی حدیث پہنچتی رہتی تھی اور میں ان سے ملاقات کرنے کی خواہش رکھتا تھا پھر ایک دن میری ان سے ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے کہا اے ابوذر مجھے آپ سے حدیث پہنچتی رہتی تھی اور آپ کی ملاقات کی خواہش رکھتا تھا۔ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے والد کو نیکی آپ کی ملاقات مجھ سے ہو ہی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حدیث بیان فرمائی تھی انہوں نے فرمایا کہ ہاں آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے محبت کرتے ہیں اور تین سے نفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے مہلت نہ دے کہ میں اپنے خلیل پر جھوٹ بولوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق ہی نہ دے کہ میں اپنے محبوب پر جھوٹ باندھوں اللہ تعالیٰ مجھے ہمت ہی نہ دے کہ میں اپنے دوست پر جھوٹ بولوں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے فرمایا کہ ایک تو وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے صبر کرنے والا۔ اجر وثواب کی امید کرنے والا پھر دشمن سے ٹکرائے قتال کرتے کرتے شہید ہو جائے تم لوگ اس بات کو کتاب اللہ میں بھی پاتے ہو اپنے پاس۔ جو اللہ نے تم پر اتاری ہے اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

میں نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ فرمایا وہ آدمی جس کا پڑوسی برا ہو اسے تکلیف دیتا ہو اور وہ اس پر صبر کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ اس کی طرف سے اس برے سے نمٹ لے خواہ اس کو زندہ رکھ کر یا اس کو موت دے کر۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور کون آدمی ہے؟ فرمایا کہ وہ آدمی جو کچھ لوگوں کے ساتھ سفر کر رہا ہو وہ رات بھر اندھیری رات میں سفر کرتے رہیں جب رات کا آخر ہو جائے ان پر نیند اور اونگھ غالب آ جائے اور وہ سو جائیں۔

پھر وہ کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے (نماز ادا کرے) اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اجر وثواب کی امید کرتے ہوئے جو اس کے پاس ہے۔ میں نے پوچھا۔ کہ وہ تین لوگ کون کون ہیں اللہ تعالیٰ جن سے نفرت کرتا ہے؟ فرمایا کہ مغرور و متکبر تم لوگ اس مسئلے کو قرآن میں بھی پاتے ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ لایحب کل مختال فخور.

بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اترانے والے فخر کرنے والے کو۔

اس نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بخیل آدمی جو احسان جتلانے والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ اور کون ہے۔ فرمایا کہ قسمیں کھانے والا تاجر۔ یا یوں فرمایا کہ قسمیں بیچنے والا۔

۹۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسحاق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے اس نے ابن منکدر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین شخص بہت برے ہیں برا پڑوسی شہر میں۔ بری بیوی ایسی کہ آپ جب اس کے پاس آئیں تو آپ کو اذیت دے اور اگر آپ اس کو چھوڑ کر چلے جائیں تو تمہیں اس پر اعتماد نہ ہو۔ اور بادشاہ کہ جس کے ساتھ آپ نیکی کر بیٹھے اور وہ تم سے اس کو قبول نہ کرے اور اگر آپ برائی کریں تو وہ تجھے نہ چھوڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت

۹۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے میں جس کو جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وضو کرتے تھے یا تھوکتے تھے تو مسلمان (وضو کے پانی کو اور) آپ کے تھوک و بلغم کو جلدی جلدی اپنے ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور اس کو اپنے چہروں پر اور وجود پر مل لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ان میں بھی برکت تلاش کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اس کو چاہئے کہ وہ سچی بات کرے۔ اور امانت میں خیانت نہ کرے۔ اور پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

۹۵۵۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوظبیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مقداد بن اسود سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنا دیگر دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔ اور پڑوسی کے گھر سے چوری کرنا دس گھروں سے چوری کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

۹۵۵۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر اور نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے محمد بن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دار المقامہ میں برے پڑوسی کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگیں۔ کیونکہ دیہات کا پڑوسی ہٹ جاتا ہے۔ اور محمد نے یوں کہا کہ وہ ہٹ جاتا ہے تم سے۔

تین پریشان کرنے والوں سے پناہ

۹۵۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو اشعث بن نزار ہجمی نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمارہ بن قیس مولی ابن زبیر نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو تین پریشان کرنے والے لوگوں سے۔ برے پڑوسی کے پڑوس سے کہ اگر وہ خیر اور اچھا دیکھے تو اس کو چھپادے اور عیب برائی دیکھے تو اس کو پھیلادے اور اللہ کی پناہ مانگو بری بیوی سے کہ اگر آپ اس کے پاس آئیں تو وہ تم سے زبان چلائے اور اس کو پیچھے چھوڑ کر جائیں تو تیری خیانت کرے۔ اور اللہ کی پناہ مانگو برے امام اور حاکم سے کہ اگر آپ اس پر احسان کریں تو اس کو وہ قبول نہ کرے اور اگر آپ غلطی کریں تو وہ معاف نہ کرے۔

۹۵۵۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عمران بن سلیمان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے پتھر بھی اٹھائے ہیں اور لوہا بھی اور بڑے بھاری بوجھ بھی مگر میں نے برے پڑوس سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ اے بیٹے میں نے ہر کڑوی چیز چکھی ہے مگر میں نے فقر محتاجی سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں چکھی۔

چار نیک بختی اور چار بدبختی کی چیزیں

۹۵۵۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو وائل نے ان کو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں نیک بختی میں سے ہیں اور چار چیزیں بدبختی میں سے۔ بہر حال بدنصیبی میں سے چار چیزیں یہ ہیں بری بیوی۔ برا پڑوسی۔ بری سواری۔ اور گھر کا تنگ ہونا۔

۹۵۵۷:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ابوبکر نے ان کو عمر بن علی نے ان کو محمد بن ابوحمید نے اس نے اسماعیل بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے سعد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل روایت کی ہے۔

۹۵۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد مہلبی البستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو جمیل بن مظفر مولیٰ نافع بن عبدالحارث نے نفع بن عبدالحارث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کی سعادت میں سے ہے گھر کا وسیع ہونا۔ پڑوسی کا نیک ہونا۔ سواری کا اچھا ہونا۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور البستی کی روایت میں مولیٰ نافع بن عبدالحارث نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ آدمی کی سعادت میں سے ہے یہ بات۔

۹۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن ہلال نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو وکیع نے ان کو حماد بن زید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہا مسلم بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کے ساتھ اس کی دنیا پر رشک نہیں کیا ہاں تین چیزوں پر مجھے رشک ہوتا ہے نیک بیوی۔ اور نیک پڑوسی اور وسیع مکان کے بارے میں رشک کرتا ہوں۔

(۹۵۵۸)......اخرجه الحاكم (۱۶۶/۴ و ۱۶۷) من طريق مؤمل بن إسماعيل عن سفيان. به.

اور وکیع کی حماد سے ایک روایت میں محمد بن واسع سے مسلم بن یسار سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کبھی کسی شئی پر کسی کے ساتھ رشک نہیں کیا دنیا میں سے مگر نیک پڑوسی۔ وسیع مکان اور نیک بیوی پر کیا ہے۔

پڑوسی کا حق

۹۵۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو احمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہا ابو قصی دمشقی نے وہ کہتے ہیں کہا سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو عثمان بن عطاء خراسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے اپنی عزت پر اور مال پر ڈر کی وجہ سے کوئی اپنے پڑوسی سے اپنا دروازہ بند کر کے رکھتا ہے۔ وہ مؤمن نہیں ہے (جس سے خوف ہے) اور وہ بھی مؤمن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تباہ کاریوں کی وجہ سے محفوظ نہ ہو۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہوتا ہے؟ جس وقت وہ آپ سے مدد مانگے آپ اس کی مدد کریں اور وہ جب آپ سے قرض مانگے آپ اس کو قرض بھی دیں۔ اور وہ جب فقیر و غریب ہو جائے تو آپ اس کو ضرور پوچھیں اور اس کا خیال کریں اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں اور اس کو جب اس کو کوئی خیر پہنچے آپ اس کو مبارک بادی دیں۔ اور اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو آپ اس کو صبر دلائیں اور افسوس کریں اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازے کے ساتھ جائیں اور اس کے سامنے اتنی اونچائی نہ بنائیں جس سے اس کی ہوا رک جائے ہاں مگر اس کی اجازت کی ساتھ۔ اور اس کو اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے ایذاء نہ دیں بلکہ اس میں سے اس کے لئے بھی کچھ حصہ نکالیں۔ اور اگر آپ کوئی پھل خرید کریں تو اس کو بھی ہدیہ دیں۔

اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو اس سے چھپا کر استعمال کریں۔ بلکہ تیرا بچہ اس کو لے کر باہر نہ نکلے شاید اس کو دیکھ کر اس کے بیٹے کا دل بھی اس کا تقاضا کرے۔

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے پڑوسی کا حق کوئی پورا نہیں کرتا مگر کم لوگ ان میں سے جن پر اللہ رحم کرتا ہے، ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے پڑوسی کے بارے میں حتیٰ کہ سب نے گمان کیا کہ عنقریب اس کو وراثت بنادیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جن کے تین تین حقوق ہوتے ہیں بعض وہ ہیں جن کے دو دو حقوق ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا ایک ہی حق ہوتا ہے۔ بہر حال جن کے تین حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہے جو مسلمان ہو، اور قرابت دار ہو اس کا ایک حق تو پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے۔ دوسرا حق اسلام کا اور تیسرا حق قرابت داری کا۔ اور جن کے دو حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہوتا ہے جو مسلمان ہو۔ اس کا ایک حق پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے اور دوسرا حق اسلام کا اور وہ۔ جس کا صرف ایک حق ہوتا ہے وہ کافر پڑوسی ہوتا ہے اس کے لئے صرف پڑوسی کا حق ہوتا ہے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم ان سب کو اپنی قربانیوں میں سے کھانے کو دیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی میں سے مشرکوں کو کچھ بھی کھانے کے لئے نہ دیں۔ سوید بن عبدالعزیز اور عثمان بن عطاء اور ان کا والد سب ضعیف ہیں ہاں مگر حدیث وضع کرنے کی تہمت ان پر نہیں ہے۔ اور اس روایت کے بعض الفاظ ایک دوسرے ضعیف طریقے سے بھی مروی ہیں۔

۹۵۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عتبہ حمصی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن عیاش نے ابوبکر ہزلی سے اس نے بہز بن حکیم سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو آپ اس کی عیادت کریں۔ اور اگر وہ مر جائے تو آپ اس کو دفن

کرنے کے لئے ساتھ جائیں۔اور اگر وہ آپ سے ادھار مانگے تو اس کو ادھار دیں اور اگر وہ کوئی عیب غلطی کرے تو آپ اس پر پردہ ڈالیں۔اور اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو اس کو مبارک بادی دیں اور اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کی تعزیت کریں اور اپنی عمارت کو اس کی عمارت سے اونچا نہ کریں کہ اس کی ہوا رک جائے اور اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اس کو ایذاء نہ دو کہ اس میں سے اس کو سالن ہی نہ دو۔

۹۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو بشر بن سلیمان　　ابو اسماعیل نے مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ان کا ایک یہودی پڑوسی تھا۔وہ جب بکری ذبح کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہمارے پڑوسی کا حصہ اس میں سے نکال کر دو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔جبرائیل بار بار مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ عنقریب وہ اس کو وارث بھی ٹھہرا دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہودی پڑوسی کے ساتھ رویہ

۹۵۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو جامع بن ابوحامد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آتے تھے وہ ہمیں گرم گرم دودھ پلاتے تھے حسب عادت ایک روز ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں ٹھنڈا دودھ پلایا۔لہٰذا ہم نے ان سے کہا کہ ہمیشہ آپ ہمیں گرم دودھ پلاتے تھے کیا ہوا آپ نے ہمیں اب ٹھنڈا دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بکریوں میں حفاظتی کتا رکھا ہوا تھا میں ان سے ایک طرف ہو جاتا تھا ان کا ایک غلام تھا جو کہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا جب کھال اتار کر فارغ ہو جاؤ تو ہمارے یہودی پڑوسی کو کوئی گوشت پہلے دینا اس کے بعد انہوں نے تھوڑی سی بات کی یا کہا مختصر سی بات کی۔اس کے بعد پھر انہوں نے کہا کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے ہمارے یہودی پڑوسی کو پہلے گوشت دو ہم لوگوں نے پوچھا کہ آپ یہودی کا کتنا تذکرہ کریں گے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنا دیں گے۔

۹۵۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حنبل بن اسحٰق نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو بشر بن مہاجر نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا لڑکا بکری کی کھال اتار رہا تھا انہوں نے لڑکے سے کہا اے لڑکے جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے پہلے ہمارے یہودی پڑوسی سے گوشت دینے کی ابتدا کرنا یہاں تک کہ انہوں نے یہ بات تین بار کہی لہٰذا لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ آپ کی اصلاح فرمائے آپ کتنا یہودی کو یاد کریں گے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ وہ پڑوسی کے بارے میں وصیت فرماتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اور ہم نے دیکھا کہ وہ عنقریب اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

اسی طرح کہا بشر بن مہاجر نے مگر وہ بشر بن سلیمان سے الگ ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔افراد میں ابونعیم سے اور انہوں نے کہا بشر بن سلیمان۔

۹۵۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح وراق نے ان کو احمد بن محمد بن نصیر نے ان کو ابونعیم نے ان کو بشر بن سلیمان نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل روایت کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان بن عمرو محمد بن اسحاق بشر بن سلیمان سے۔

۹۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد صیدلانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو بشر بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن ابوالمجاہد نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل اور تحقیق کہا گیا ہے اس اسناد میں کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے حضرت عائشہ سے۔اور یوں بھی کہا گیا ہے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے اور یہ امالی میں بائیس نمبر پر ہے۔

محسن وہ ہے جس کے بارے میں اس کے پڑوسی گواہی دیں

۹۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس القاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو الحسن بن واقد نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس کا عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا کہ آپ محسن بن جاؤ انہوں نے پوچھا کہ میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ آپ اپنے پڑوسیوں سے پوچھیں۔اگر وہ آپ کو محسن کہیں تو بجا طور پر آپ محسن ہیں یعنی نیکوکار ہیں اور اگر وہ آپ کو کہیں کہ آپ خطا کار ہیں تو سمجھئے کہ واقعی آپ خطا کار ہیں۔

۹۵۶۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے اور تمیم بن احمد نے ان دونوں کو محمد بن اسلم عابد نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مر جائے اور اس کے پڑوس کے چار لوگ گواہی دے دیں کہ ہم اس کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کا قول قبول کر لیا ہے یا فرمایا تھا کہ تم لوگوں کی شہادت قبول کر لی ہے اور اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔یعنی صرف میں ہی جانتا تھا۔

فصل:......حق رفاقت کی رعایت کرنا

۹۵۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم عبدالرحمٰن بن ہانی نخعی نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت کا مستحق کون ہے؟ میرا وہ ساتھی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آئے اور میرے پاس بیٹھے۔اگر میرا بس چلے تو میں اس کے چہرے پر مکھی کو بھی نہ بیٹھنے دوں۔

۹۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن ثمالی نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو میری طرف سے اللہ تعالیٰ ان کے احسان کا بدلہ دے گا ایک تو وہ شخص جو میرے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر مجالس کو چیرتا ہوا آ کر میرے پاس بیٹھتا ہے تیسرا وہ آدمی جو رات کے وقت اپنی حاجت کو یاد کرتا ہے اور پھر اس حاجت کو پورا کرنے کا مجھے اہل سمجھتا ہے اور وہ اپنی حاجت لے کر میرے پاس آتا ہے آپ کو بھی میری طرف سے رب العالمین احسان کا بدلہ عطا کرے گا۔

۹۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکر نے بغداد میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو خبر دی ان کے والد نے بشر بن مفضل بن لاحق سے اس کو ایوب سختیانی نے کہ ایک آدمی مکے کا سفر کرتے ہوئے ان کا ہم سفر بنا دوران سفر وہ شخص

بیمار ہوگیا۔ ایوب سختیانی نے رک کر اس کی تیمارداری کی اور وہ ٹھیک ہوگیا۔ اور کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں حج کو چھوڑ دوں اور اس کو عمرہ سے بدل لوں۔

۹۵۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو نعمان بن شیبہ جندی نے کہ حضرت طاؤس اپنے رفیق کی تیمار داری اور دیکھ بھال میں لگ گئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہوگیا اور رہ گیا۔

۹۵۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہ طاؤس اپنے اس دوست کی تیمارداری کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہوگیا تھا۔

حق صحبت

۹۵۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو عبداللہ بن ابوداؤد صاحب جوالیق نے انہوں نے سنا بکر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی آدمی سے دوستی کریں پھر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور آپ وہ درست نہ کر کے دیں تو آپ اس کے دوست نہیں ہیں، اور وہ جب پیشاب کرنے بیٹھے اور آپ پردے کے لئے اس کے پاس نہ کھڑے ہوں تو آپ نے حق صحبت ادا نہیں کیا۔

مروت کی قسمیں

۹۵۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن سامی نے ان کو خالد بن احمد امیر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا حسن بن عبدالصمد ابن مسعود نے اہل نیساپور میں سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن حنبل نے ان کو جند بن والق نہروی نے ان کو مندل بن علی نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے فرمایا کہ مروت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک مروت سفر کی دوسری حضر کی بہرحال حضر میں مروت یہ ہے۔ قرآن مجید کی قرأت کرنا۔ دینی کتب کا مطالعہ کرنا۔ مساجد میں پہنچنا اور اہل خیر کی صحبت اختیار کرنا۔ اور سفر کی مروت ہے سامان سفر کسی پر خرچ کرنا۔

اور اپنے ہم سفر کے ساتھ اختلاف نہ کرنا۔ اور مذاق ایسی کرنا جس سے اللہ ناراض نہ ہو اور آپ جب اس سے علیحدہ ہوں تو خوبصورت طریقے پر ہوں۔

حقیقی رفاقت و دوستی

۹۵۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابومعاویہ اسود نے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک رفیق دوسرے رفیق سے کہے میرا پیالہ کہاں ہے تو وہ رفیق نہیں ہے (یعنی اپنی چیز کی نسبت صرف اپنی ذات کی طرف نہ کرے بلکہ مشترکہ نسبت کرے۔)

۹۵۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کے ساتھ سفر مکہ کے دوران رفاقت کی تھی اور میں سواری پر کجاوے میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور میرے پاس ایک ہنڈیا تھی اس میں

ان کے لئے پانی رکھا ہوا تھا جب وہ جدا ہوئے تو میں اپنے راستے پر الگ ہو گیا چند فرلانگ کے برابر چلے میرا منہ مشرق کی طرف تھا اچانک میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ میری طرف تھا اور وہ میرے سامنے کھڑا تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ یہاں پر؟ جب بھی میرے اور آپ کے درمیان کوئی درخت یا کوئی چیز حائل ہوتی تھی میں بھاگ بھاگ کر ہر کسی سے پوچھتا تھا کہ کیا تم لوگوں نے میرے رفیق کو دیکھا ہے۔

اور میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھیں اور تیرا دوست تیرا انتظار نہ کرے تو وہ تیرا رفیق نہیں ہے۔

۹۵۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن عمرو مستملی سے میں نے سنا ابوبکر اسحٰق بن محمد بن علی حمیدی سے وہ شعر کہتے تھے جس کا مطلب یہ ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جوان وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ غمخواری کرتا ہے۔ ہر مرد پر ایک دن اس کی موت ضرور آئے گی خواہ وہ موت کو ناپسند کرے یا اس سے محبت کرے۔

انا نراک من المحسنین کی تفسیر

۹۵۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد ہبۃ اللہ صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن مہران اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی خلف بن خلیفہ نے ان کو سلمہ بن عبیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کے پاس خراسان میں تھا۔ اس کے پاس ایک آدمی آیا اس نے ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا۔

انا نراک من المحسنین.

کہ ہم آپ کو احسان کرنے اور نیکی کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں۔

(قید کے ساتھیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا) سائل نے سوال کیا کہ ان کا احسان اور نیکی کیا تھی۔ ضحاک نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب کوئی انسان بیمار ہو جاتا تو وہ اس کی تیمارداری کی ذمہ داری سنبھال لیتے۔ اور جب کسی قیدی کی جیل میں جگہ تنگ ہوتی تو وہ اس کے لئے جگہ میں وسعت کرتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت پڑتی اس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔

ناپسندیدہ بات

۹۵۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے۔ یا مسلسل اس کو گھورے جب وہ کھڑا ہو یا اس سے یوں سوال کرے کہ تو کہاں سے آیا ہے؟ تو کہاں جائے گا؟

۹۵۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا تھا کہ یہ نسا ہے مراد ان کی تھی کہ نساج ہے کپڑے بننے والا یعنی جولاہا ہے۔ پھر واپس پلٹے اور کہنے لگے کہ اگر میں جانتا ہوتا کہ اس جگہ وہ شخص بھی ہے جس کو اس سے کوئی تعلق ہے یا قرابت ہے تو میں ایسا لفظ نہ کہتا۔

ایمان کا اڑسٹھواں شعبہ

مہمان کا اکرام کرنا

۹۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے اور جعفر بن محمد بن حسین اور احمد بن سلمہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمارے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کرے ورنہ پھر وہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابوحصین کی حدیث سے اس نے ابوصالح سے۔

۹۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ہناد بن سری نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالاحوص نے ان کو حصین نے ان کو ابوصالح نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔

۹۵۸۴:......اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمرو نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ضیافت و مہمانی تین دن ہوتی ہے

۹۵۸۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی لیث نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید ثقفی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوشریح عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا تھا اور میری آنکھوں نے دیکھا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کیا تھا اور فرمایا تھا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور لطف واحسان کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ لطف واحسان کب تک ہوگا؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہوگی۔ اس کے بعد جو کچھ کرے وہ اس پر صدقہ ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ وہ چپ رہے یہ الفاظ قتیبہ کی حدیث کے ہیں اور ابن بکیر نے اس حدیث کے اول میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اس کے بعد باقی کو انہوں نے نہ کوئی مثل ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن یوسف سے اور اس نے لیث سے۔

۹۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے اس کو محمد بن لیث نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید مقبری نے اس نے سنا ابوشریح سے وہ کہتے تھے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام فرمایا فرمارہے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کے ساتھ احسان کرنے کے لئے لوگوں نے کہا کہ کس قدر اس پر احسان اور عنایت ہونی چاہیے فرمایا کہ ایک دن رات اور ضیافت کل تین دن ہوتی ہے اس کے بعد جو آپ اس کو کھلائیں گے وہ اس پر صدقہ ہوگا۔ تم میں سے کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اس قدر رکے کہ اس کو گناہگار کردے۔ پوچھا کہ کیا چیز اس کو گناہگار کرے گی فرمایا کہ وہ اس کے پاس ٹھہرے مگر اس کے پاس اس کو کھلانے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔

اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ وہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن مثنی سے۔

۹۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن انس نے سعید بن ابوسعید مقبری سے انہوں نے ابوشریح کعبی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام ایک دن رات بطور انعام واحسان کے اور مہمانی تین دن رات ہوتی ہے اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اس کے پاس اتنی دیر ٹھہرے کہ وہ اس کو نکال دے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے اور ابوسلیمان خطابی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ **جائزة له یوم ولیلة** کا مطلب یہ ہے کہ صاحب خانہ ایک رات دن اس کی مہمان داری کا خاص اہتمام کرے اور تکلف اور کوشش سے کھانا کھلائے جب مہمان آئے عام دنوں کے مقابلے میں اس کے ساتھ نیکی کرنے میں مبالغہ کرے اور آخری دو دنوں میں وہ چیز اس کو پیش کرے جو اس کو میسر ہو یا موجود ہو جب تین دن اسی طرح گذر جائیں تو اس کا حق پورا ہو چکا اگر اس پر بھی زیادہ کرے گا تو اس کے ساتھ صدقہ کرنے کا اجر واجب ہوتا رہے گا۔

بدترین لوگ

۹۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے محمد بن قریش سے اس نے حسن بن سفیان سے اس نے محمد بن رمح سے اس نے ابن لہیعہ سے اس نے یزید بن ابوحبیب سے یہ کہ ابوالخیر نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو ضیافت نہ کرے اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہوتے ہیں جو مہمان کو اپنے ہاں نہیں لاتے تھے۔ اسی طرح۔

اس کو روایت کیا ہے ابن لہیعہ نے اور اس اسناد کے ساتھ اگلی روایت ہے۔

مہمانی کا حق

۹۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے اس کو لیث نے یزید بن ابوحبیب سے اس نے ابوالخیر سے اس نے عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں، ہم ایسے لوگوں کے پاس

بھی مہمان بنتے ہیں جو ہمیں کھانا نہیں کھلاتے پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ کسی قوم کے پاس مہمان بنو اور وہ لوگ تمہارا اس طرح خیال کریں جس طرح مہمان کا خیال کیا جاتا ہے تو تم لوگ بھی قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے حق ضیافت لے لو جوان کے ذمے لازم ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے قتیبہ سے۔

۹۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو سفیان نے منصور سے "ح" ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو شعبی نے ان کو ابوکریمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کی رات کی مہمانی حق ہوتا ہے مسلمان پر اگر بغیر ضیافت کے صبح کرلے تو وہ اس پر قرض ہو جاتا ہے اگر چاہے تو وہ اس کا تقاضا و مطالبہ کردے اگر چاہے تو معاف کردے۔

یہ الفاظ　ابن بشران کی روایت کے ہیں　اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چاہئے تو اپنے حق کا وہ شخص تقاضا کرلے۔ یعنی اپنا حق وصول کرلے اگر چاہے تو معاف کردے۔

۹۵۹۱:......اور کہا ہے کہ حضرت مقداد سے مروی ہے کہ ابونعیم ابوکریمہ شامی نے کہا پھر ان کو پیچھے لایا یعقوب بن سفیان نے ساتھ روایت شیبان کے اور شعبہ نے منصور سے اس نے شعبی سے اس نے مقدام ابوکریمہ سے وہ کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ مہمانی

۹۵۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو یزید بن ابوعبید نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہر آدمی اپنے گروپ کو ساتھ لے کر جائے لہٰذا ایک آدمی دو دو آدمیوں کو یا تین تین کو لے جاتا اور باقی جو رہتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے جاتے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور باقی رہ جانے والوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔

۹۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عیزار بن حدیث نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ دیہاتی لوگ آئے ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور جب کہ مہاجرین میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کسی شئی پر نہیں ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کو کھانا کھلائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۵۹۴:......اور روایت کیا ہے اس کو ابراہیم بن اسحاق ضبی نے ان کو حبیب بن خبیر نے ان کو ابواسحٰق نے انہی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ علاوہ ازیں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے بطور مرفوع روایت کے اس کو ذکر کیا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ سوسی نے اور ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم

(۹۵۹۴)......(۱) فی أ: (جنب)　　　(۱)......کذا بالأصل

نے ان کو جعفر بن محمد بن ہشام احمدی نے ان کو ابراہیم نے پھر انہوں نے بھی اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۵۹۵:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو روح نے ان کو حبیب بن شہاب نے بن مدلج عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا میں بھی اور میرا ایک دوست بھی انہوں نے حدیث ذکر کی۔ یہاں تک کہ کہا کہ ہم نے حضرت ابن عباس سے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی آدمی لوگوں میں سے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر چل پڑتا ہے اور وہ جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے اور لوگوں کے شرور سے اجتناب کرتا ہے اور اس آدمی کی مثال جو اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں چلا جاتا ہے وہ اپنے مہمان کو کھانا کھلاتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا واقعی حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا؟ واقعی انہوں نے یہ کہا تھا کیا واقعی انہوں نے یہ کہا تھا؟ انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ جی ہاں کہا تھا۔ لہٰذا میں نے سن کر اللہ کی بڑائی بیان کی اور اس کی تعریف کی یعنی اللہ اکبر۔ الحمد للہ کہا۔ اور وہ یہ سن کر خاموش رہے۔

۹۵۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن ابوطاہر دقاق نے ان کو علی بن محمد خرقی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن شہاب عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا تھا۔ قریب ہے کہ سب لوگوں سے بہتر وہی آدمی ہوگا جو اپنے گھوڑے کی رسی پکڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکل جائے اور لوگوں کے شرور سے دور ہو جائے اور دوسرا وہ آدمی جو اپنے مویشیوں کو لے کر جنگل میں نکل جائے۔ ان کا حق ادا کرے اور مہمان کی مہمانی کرے۔

ایک عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت فرمانا

۹۵۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے ہاں سے گذرے۔ جس کے پاس ساٹھ یا ستر یا نوے یا سو کے قریب اونٹ گائے بیل اور بکریاں تھیں۔ مگر اس نے نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور نہ ہی آپ کی ضیافت کی۔ اور پھر ان کا ایک ایسی عورت کے ہاں سے گذر ہوا جس کے پاس چند ایک بکریاں تھیں اس نے حضور کو اپنے پاس ٹھہرایا اور ان کے لئے بکری ذبح کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹوں، گائے، بیل اور بکریوں کے ریوڑ ہیں ہم اس کے پاس گئے تو اس نے نہ ہمیں ٹھہرایا نہ ہی ہماری ضیافت کی اور اس عورت کو بھی دیکھو اس کے پاس تو چند ایک بکریاں ہیں اس نے ہمیں ٹھہرایا اور ہمارے لئے بکری ذبح کی حقیقت ہے کہ یہ اچھے اخلاق اللہ کے اختیار میں ہیں جو شخص چاہتا ہے اللہ اس کو اچھے اخلاق عطا کرے وہ اسی کو عطاء کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو آپ ممبر کے اوپر تشریف فرما تھے۔
اور فرما رہے تھے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اچھے سے احسن اخلاق کی طرف اسی کو راہ نمائی ملتی ہے جو اس کا طالب ہوتا وہی برے اخلاق سے بچتا بھی ہے۔

ضیافت میں تکلف نہ کیا جائے

۹۵۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی علی بن عبداللہ حلیمی عطار نے بغداد میں ان کو عباس بن محمد دوری نے

ان کو حسین بن محمد مروزی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن زیاد نے، ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو سلیمان بن قدم نے اعمش سے اس نے شقیق سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک دوست حضرت سلیمان کے پاس گئے انہوں نے کھانے کے لئے ہمارے لئے روٹی اور نمک پیش کیا اور فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف کرنے سے منع فرمایا تھا تو ہم تمہارے لئے تکلف کرتے (مگر جو کچھ موجود تھا ہم نے حاضر کر دیا ہے) چنانچہ میرے دوست نے کہا اگر ہم پودینے میں نمک ملا لیتے تو اچھا ہوتا لہٰذا حضرت سلمان نے مہمان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے پانی بھرنے والا لوٹا سبزی فروش کے پاس بھیج کر رہن رکھوا دیا اور پودینہ منگوا دیا اس میں نمک ملا کر ہم نے کھایا۔ جب فارغ ہو چکے تو میرے دوست نے۔ الحمدللہ الذی قنعنا ما رزقنا. اللہ کا شکر ہے جس نے اس رزق پر ہمیں قناعت کرنے کی توفیق دی جو کچھ اس نے ہمیں رزق دیا تھا۔

حضرت سلمان نے سنا تو فرمایا کہ اگر آپ اسی رزق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا رہن رکھا ہوا نہ ہوتا۔

۹۵۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج رزاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مسعود سے اور سلیمان بن ریاح سے اور زکریا سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت سلیمان سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا تھا؛ کوئی شخص مہمان کے لئے تکلف نہ کرے اس قدر کہ جس پر اس کو قدرت نہ ہو۔

۹۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو دوری نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو حسین بن ریاش نے ان کو عبدالرحمٰن بن مسعود عبدی نے انہوں نے سنا سلمان فارسی سے وہ فرماتے تھے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے لئے تکلف بازی کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۹۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن ریاشی نے سنا عبدالرحمٰن بن مسعود سے اس نے سنا سلمان سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم لوگ مہمان کی ضیافت کرنے کے لئے اس قدر تکلف بازی نہ کریں جو چیز ہمارے پاس موجود ہی نہ ہو بلکہ فرمایا کہ ہم ماحضر پیش کر دیں۔ محمد بن یحییٰ نے بھی اس کو فرمایا ہے۔ یا کہا ہے کہ محمد ابویحییٰ صحیح کرنے والے ہیں۔

۹۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا اسماعیل بن ابوکثیر ابوہاشم سے اس نے عاصم بن لقیط ابن صبرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس اترنے کے لئے کہا یعنی مہمان بنا کر ٹھہرایا۔ اور بکری ذبح کی۔ اور کہا کہ یہ خیال نہ کرنا۔ اور کہا کہ آپ یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے یہ اسی لئے کیا کہ (ہم نے مہمان ٹھہرائے ہیں) بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہماری ایک سو بکریاں ہیں جب ایک سو سے ایک بکری اوپر ہو جاتی ہے تو ہم ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ دلیل ہے لوگوں کے ساتھ ترک تصنع کی اور ان کے ساتھ ضیافت وغیرہ میں استعمال صدق کی بخلاف اس کے جو بعض لوگوں میں تصنع ہے جھوٹ کے ساتھ۔ اور اس کو منجملہ دس چیزوں میں سے شمار کرتے ہیں ہر توفیق اور حفاظت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کا کھانا

۹۶۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابوالاحوص محمد ہثیم قاضی نے ان کو ابن عفیر نے ان کو سلیمان یعنی ابن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اس نے حمید سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہاں ولیمے کا کھانا کھایا تھا۔نہ تو اس میں روٹی تھی اور نہ ہی گوشت تھا۔پھر میں نے کہا پھر وہ کیا چیز تھی اے ابوحمزہ؟ فرمایا کہ کھجوریں تھیں اور ستو تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابواویس سے اس نے اپنے بھائی سے اس نے سلیمان بن بلال سے۔

تین چیزوں میں انتظار نہیں

۹۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عمرو بن محمد عنقری نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے تین چیزیں جن میں انتظار نہیں ہے، جنازہ جب اس کو اٹھانے والے مل جائیں اور عورت بغیر نکاح والی جب اس کے لئے ہم سر رشتہ مل جائے اور مہمان جب آجائے تو اس کے لئے بھی تکلف کا انتظار نہ کیا جائے۔

۹۶۰۵:......فرمایا۔اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو ابوالجنید ضریر نے ان کو سالم بن عتاب ضبعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے ہیں کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آجائے تو آپ اس چیز کا انتظار نہ کریں جو چیز تیرے پاس موجود نہیں ہے۔اور آپ جب کہ مہمان سے وہ چیز روک کر بیٹھیں جو آپ کے پاس موجود ہے۔جو چیز موجود ہو اس کو آگے پیش کر دیں۔اس کے بعد پھر اس چیز کا انتظار کریں جس کے ساتھ مزید اس کا آپ انتظار کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا طرز ضیافت

۹۶۰۶:......کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابوعمرو ضریر نے ان کو فضالہ شحام نے وہ کہتے ہیں کہ جناب حسن ایسے تھے کہ جب ان کے بھائی ان کے پاس آتے تو ان کے پاس وہ چیز پیش کر دیتے جو ان کے پاس موجود ہوتی۔ کہتے کہ وہ آنے والے بعض لوگوں سے کہتے ہیں کہ چارپائی کے نیچے سے ٹوکری نکالیں ہم لوگ نکال کر دیتے تو ہم کیا دیکھتے کہ اس میں تازہ کھجوریں ہوتی تھیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ تمہارے لئے جمع کر رکھی تھیں۔

روٹی اور سرکہ کے ساتھ ضیافت

۹۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن نضر نے ان کو ابوخالد یزید بن عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو عبدالواحد بن ایمن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں کچھ مہمان آئے انہوں نے ان کو گندم کی روٹی اور سرکہ پیش کیا اور کہا کہ کھایئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔سرکہ اچھا سالن ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اس کھانے کو حقیر سمجھیں جو ان کو پیش کیا جائے اور اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنے احباب کے لئے اس کو حقیر سمجھے جو کچھ اس کے گھر میں موجود ہو۔

۹۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن واقد نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے ان کو رجاء بن ابوسلمہ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ اکثر ہم لوگ حضرت حسن کے پاس جاتے تھے وہ ہمارے آگے شوربا پیش کرتے تھے جس میں گوشت نہیں ہوتا تھا۔

حسب استطاعت ضیافت کرنا

۹۶۰۹:...... ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو اصمعی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو اصمعی نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے کھمس عابد پر انہوں نے گیارہ عدد سرخ ہمیانیاں ہمیں پیش کیں اور کہا کہ یہ سعی کی گئی تمہاری بھائی کی ہے اللہ تعالیٰ مستعان ہے۔

۹۶۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابوالملیح نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے کہا کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آجائے تو اس کے لئے اتنا تکلف نہ کر جو تیرے اختیار میں نہ ہو بلکہ اس کو اپنے گھر والوں کے کھانے میں سے کھلائیے اور اس کے ساتھ چمکتے اور خوش خوش چہرے کے ساتھ پیش آیئے کیونکہ آپ اگر اس کے لئے تکلف کریں گے جس کی آپ کو استطاعت نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ آپ اس کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ پیش نہ آسکیں بلکہ کسی قدر چہرے پر ناگواری آجائے۔

۹۶۱۱:...... ہمیں شعر سنائے ابونصر بن قتادہ نے ان کو شعر سنائے شیخ ابوبکر قفال شاسی نے میرے پاس جو بھی مہمان بن کر آئے میں اس کے لئے اپنا سامان کھول دیتا ہوں میرا سامان سفر یا میری پونجی ہر اس شخص کے لئے کو کھانا چاہے جائز ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے ہم پیش کر دیتے ہیں اگر چہ روٹی اور سرکے کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ بہر حال شریف انسان تو اسی کو پسند کر لیتا اور اسی پر راضی اور خوش ہو جاتا ہے اور باقی رہا کمینہ انسان تو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

۹۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن احمد قاضی بیہقی نے ان کو محمد بن یحییٰ صولی نے ان کو مغیرہ بن محمد مھلبی نے ان کو محمد بن عباد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی عورت کے ہاں کوئی مہمان آگیا اس عورت نے سوکھی روٹی اور کھٹا دودھ اس کے آگے رکھ دیا اس بے چاری کے پاس اس کے سوا اور کچھ تھا بھی نہیں۔ مہمان نے اس کو ملامت کی۔ تو اس عورت نے شعر کہے جس کا مطلب یہ تھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انسان اپنی گذر بسر کی تنگی کی وجہ سے نیکی اور اچھائی کے کرنے پر بھی شرم و عار دلایا جاتا ہے حالانکہ وہ مجبور ہوتا ہے۔

درحقیقت نہ تو یہ ملامت ملامت ہے اور نہ ہی یہ کوئی اعتراض کی اور ذلت کی بات ہے بلکہ جیسے جیسے زمانہ اس کے لئے طویل ہوتا جاتا ہے وہ مشہور ہوتا جاتا ہے۔

فصل:......قدرت اور استطاعت کے وقت مہمان کے لئے مہمانی نوازی کرنے میں تکلف کرنا

۹۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن ثابت بنانی نے یہ کہ محمد بن منکدر نے اس کو حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ سے اس نے عمرہ بنت حزم سے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے موقع پر گھر میں کھجور کی جھاڑ و لگائی۔ پھر اس کو دھویا۔ اور پانی کو چھڑکا اور اس کو معطر و صاف ستھرا کیا۔ اس کے بعد آپ کے لئے بکری ذبح کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا اس کے بعد آپ نے وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد دوبارہ گوشت آپ کو پیش کیا گیا آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی مگر دوبارہ وضو نہیں کیا۔

۹۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ اس میں دوسری چیز ثابت ہو تو فقہ میں سے یہ کہ انسان کو رخصت ہے مہمان کے لئے تکلف کرنے کے بارے میں اور گھر میں صفائی کرنا مہمان کے لئے اور پانی چھڑکنا اور خوشبودار و معطر کرنا۔ اور مہمان کے لئے جانور ذبح کرنا اور مہمان کا گھر میں وضو کرنا۔ اور ایک ہی دن میں دو بار گوشت کھانا۔ اور مہمان کا فرض نماز اسی گھر میں ادا کرنا۔ اور عورت کا جانور ذبح کرنا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی حدیث میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرنا بھی سنت ہے۔

۹۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ پہلا شخص جس نے مہمان کو ضیافت دی وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۹۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبداللہ بن علی خسروگردی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابوجعفر حضرمی نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیوں بنایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانا کھلانے کی وجہ سے۔

۹۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعبداللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ان کے والد نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ابوضیفان (مہمانوں والا) پڑ گیا تھا اور ان کے گھر کے چار دروازے تھے (مہمانوں کے آنے جانے کے لئے۔)

۹۶۱۸:......ابواسامہ نے کہا مجھے یعلیٰ بن خالد نے سفیان سے اس نے اپنے والد سے اس نے عکرمہ سے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا تھ (چار دروازے اس لئے تھے) تاکہ کوئی بھی ان [illegible] نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کھانا وہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ ہوں

۹۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے جب وہ صبح ناشتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے ایسا بندہ تلاش کرتے تھے جو ان کے ساتھ ناشتہ کرے وہ مہمان تلاش کرنے کے لئے میلوں دور چلے جاتے تھے...... حضرت عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہوتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ استعمال ہوں کھانے کے لئے۔ یہی محفوظ ہے جو عطاء پر موقوف ہے۔

۹۶۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو صالح بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا وہی ہے جس کو کھانے کے لئے اس پر زیادہ ہاتھ پڑیں۔

۹۶۲۱:......اور اسی کو ابن لہیعہ نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۹۶۲۲:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فیروز نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو ابن

(۹۶۱۸)......(۱) فی ن : (علی)

ابورواد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو ابویعلیٰ موصلی نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو عبدالمجید بن ابورواد نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ استعمال ہوں۔

اس کے ساتھ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد کا ابن جریج سے تفرد ہے۔

۹۶۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابوہانی نے یہ کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بستر آدمی کے لئے ہوتا ہے اور دوسرا بستر عورت کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے (یعنی جب گھر میں اور کوئی فرد نہ ہو جس کے لئے بستر کی ضرورت ہو۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے جیسے باب لباس میں گذری ہے۔

خیر تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے جس میں مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہو

۹۶۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو عبداللہ بن صالح کاتب لیث نے ان کو کثیر بن سلیمان نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر بڑی تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے اس چھری سے بھی تیز جو اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلتی ہے۔ اس روایت کے ساتھ کثیر بن مسلم کا تفرد ہے۔

حضرت انس سے اور اسی کے مفہوم میں دوسری اسناد کے ساتھ روایت ہے حضرت جابر سے جو کہ ضعیف ہے۔

۹۶۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن احمد وراق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو ابواسحٰق طلقائی نے ان کو حماد بن موسیٰ مسرور کے بھائی نے مسرور ابن موسیٰ فراء ہیں ان کو ایک شیخ نے جسے ابوسعید کہا جاتا تھا اس نے سنا اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ خیر اس گھر کی طرف اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلنے والی چھری سے بھی زیادہ تیز چلتی آتی جس گھر میں عشاء کا کھانا کھلایا جاتا ہے۔

جب تک دستر خوان بچھا رہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

۹۶۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبداللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق بن راہویہ نے ان کو خبر دی ملائی یعنی ابونعیم نے ان کو مندل نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو عائشہ بنت طلحہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک فرشتے ہمیشہ تم میں سے اس آدمی کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دستر خوان (مہمانوں کے لئے) بچھا رہے۔

اس روایت کے ساتھ بندار بن علی کا تفرد ہے۔

۹۶۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے اس کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے حمزہ بن حسان سے اس نے عبدالحمید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ گھر میں انسان کے گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ اس میں مہمان داری کے لئے جگہ مخصوص کردے۔

(۹۶۲۲)......(۱) فی ن : (محمد بن إبراهيم بن نيروز)   (۲)...... فی ن : (داود)

۹۶۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا حجاج بن فرافصہ سے اس نے ابو العلاء سے اس نے بدیل سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اگر میں اللہ کے دین کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک درہم صدقہ کروں۔ اور البتہ اگر میں اللہ کے دین کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو ایک درہم صدقہ کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی اور کو دس دراہم صدقہ دوں۔ اور اگر میں اللہ کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو دس درہم صدقہ کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک غلام آزاد کروں۔ اور اسی مفہوم میں شعبی سے بھی مروی ہے

۹۶۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہیں محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو السری بن خزیمہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ابن ابی بحر سے انہوں نے شعبی سے کہا: یہ کہ میں دو درہم اپنے نائب کو دوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں پانچ درہم صدقہ کروں۔

۹۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو آدم بن ابو ایاس خراسانی نے ان کو ایک آدمی نے ابراہیم بن راشد بصری سے ان کو اس آدمی نے جو سرحدوں کا پہرے دار تھا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا ہدیہ کیا گیا تھا ایک آدمی نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: تجھے کس نے کہا تھا اس کام کے لئے کھانے کے آگے دروازہ بند نہ کرو۔

اللہ کے نام پر سوال کرنا

۹۶۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عمرو بن میمون بن مہران نے یہ کہ عبداللہ بن عامر جب بیمار ہوئے جس مرض میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضور ﷺ کے صحابہ ان کے پاس گئے ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبداللہ نے پوچھا کہ آپ لوگ میرے حال کے بارے میں کیا سمجھتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم لوگوں کو آپ کی نجات کے بارے میں تو کوئی شک نہیں ہے آپ مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور مختبط کو دیتے ہیں۔

ابو عبید نے کہا کہ مختبط وہ ہوتا ہے جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے بغیر کسی معرفت کے جو دونوں کے درمیان ہو اور بغیر کسی احسان کے جو اس کی طرف سے پہلے اس کی طرف ہو اور بغیر کسی قرابت کے۔

۹۶۳۲:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے کہا تھا کہ ایک آدمی اپنی روٹیاں صاف کرتا تھا میرے دل میں اس کی بڑی عزت بیٹھ گئی تھی۔ پھر کچھ عرصے بعد مجھے خبر پہنچی کہ وہ پانچ چھ سے مانگتا ہے لہٰذا وہ میرے دل سے اتر گیا۔

مہمان اکیلا کھانے سے شرماتا ہے

۹۶۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عباس بن خلیل نے بن جابر حمصی سے ان کو ابو علقمہ نصر بن خزیمہ بن علقمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نصر بن علقمہ نے ان کو ان کے بھائی محفوظ بن علقمہ نے ان کو ابن عائذ نے ان کو ثوبان نے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ سے فرمایا اپنے مہمان کو کھلایئے (یعنی ساتھ کھلایئے) بے شک مہمان اکیلے کھانے سے شرماتا ہے۔

یہ خبر اگر صحیح ہے تو یہ واقعہ حجاب اور پردے کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہوگا۔ جب کہ اس کی اسناد میں نقص ہے۔

قوم کا ساقی

۹۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرحمٰن بیاع ھروی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں کھاتے تھے۔ ابوعبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ عباس کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن بیاع ھروی سے یہ حدیث کہی تو انہوں نے کہا کہ بغداد میں تھے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت مرسل ہے اور اسی مفہوم میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ قوم کا ساقی پینے والا آخری ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ ضیافت

۹۶۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حامد بزاز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابواحمد کے ساتھ تھا یعنی محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ میں نے اس سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

هل اتاک حديث ضيف ابراهيم المكرمين

کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے محترم مہمانوں کی خبر پہنچی ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں اللہ کی قسم۔ علی بن عثام نے مجھے ایک دن اپنے گھر پر بلایا اور انہوں نے بذات خود پانی میرے ہاتھوں پر انڈیل کر میرے ہاتھ دھلوائے اور اپنی جلالت وہیبت کے باوجود وہ میری خدمت کرتے رہے میں نے کہا اے ابوالحسن آپ بذات خود یہ کام کر رہے ہیں۔

تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے شبل سے اس نے ابن ابونجیح سے اس نے مجاہد سے کہ:

هل اتاک حديث ضيف ابراهيم المكرمين

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بذات خود مہمانوں کی خدمت کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔

۹۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعبداللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شبل نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے کہ حدیث ضیف ابراهیم المکرمین سے مراد ہے کہ وہ بذات خود ان کی خدمت کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طرزِ مہمانی

۹۶۳۷:......کہا کہ ان کو خبر دی ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے خثیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنے احباب کو بلاتے تھے؟ ان کی خدمت کے لئے خود کھڑے ہو جاتے تھے۔ پھر اعمش نے کہا کہ تم لوگ قراء کے ساتھ یہی کچھ کیا کرو۔

۹۶۳۸:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اعمش سے اس نے خثیمہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کھانا تیار کرتے تھے تو قراء کو بلاتے تھے پھر ان کی خدمت پر خود کھڑے ہو جاتے تھے کہ اسی

(۹۶۳۶)......(۱) فی ن : (أبو الحسن الجوزی)

طرح کیا کروقراء کے ساتھ۔

۹۶۳۹:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابونعیم نے ان کو مسعر نے انہوں نے کہا خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے لئے ٹوکری رکھی ہے کھجور کی جب قراء آتے تھے تو وہ اپنے احباب سے کہتے کہ وہ ان کے لئے نکال لاؤ۔

۹۶۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد کے پاس اور وہ دونوں ہمیشہ کھڑے رہے اپنے دوقدموں پر یہاں تک کہ میرے لئے بستر بھی بچھایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے بستر کو جھاڑ رہے تھے۔ سلیمان نے کہا کہ یہ انہوں نے ابن عون کے تعظیم واکرام کے لئے کیا تھا۔

مروت کے خلاف ہے کہ مہمان خدمت کرے

۹۶۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالحسین حسن بن علی نجاشی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ غضائری نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حکم بن موسیٰ نے ان کو حمزہ نے عبدالعزیز بن ابوالخطاب سے اور علوی کی ایک روایت میں ابن الخطاب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مجھے رجاء بن حیوۃ نے کہا تھا کہ میں نے تیرے والد سے زیادہ کامل عقل والا بندہ کوئی نہیں دیکھا۔ میں ایک رات ان کے ساتھ عشاء کے بعد باتیں کرتا رہا تو انہوں نے دیا بجھا دیا اور مجھ سے کہا اے رجاء بے شک دیا بجھ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے برابر میں ایک مہمان بھی سو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں مہمان کو جگادوں؟ انہوں نے کہا کہ وہ سو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ اچھا پھر میں اٹھ کر دیئے کو درست کر دیتا ہوں۔ فرمایا یہ بات ایک انسان کی مروت کے خلاف ہے کہ اس کا مہمان اس کی خدمت کرے۔ اور بغدادی کی ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ اس کے مہمان کا اس کی خدمت کرنا (مروت کے خلاف ہے) کہتے ہیں کہ اتنے میں وہ اٹھے انہوں نے (اونی کپڑا اتار کر رکھا) اور چراغ کے پاس آئے اور اس کی جلنے والی تار نکالی اور تیل کا برتن اٹھایا اور اس میں سے چراغ میں تیل ڈالا۔ پھر واپس لوٹ آئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں اٹھ کر گیا تھا تو عمر بن عبدالعزیز تھا اور میں جب واپس لوٹ کر آیا ہوں تو اب بھی وہی ہوں (گویا کہ میری کوئی شان کم نہیں ہوگئی اس خدمت کرنے سے۔)

اپنے آپ پر دوسروں کو فضیلت دینا

۹۶۴۲:......ہمیں خبر دی ابومنصور نخعی نے ان کو ابوالقاسم علی بن محمد بن عبید عامری نے ان کو احمد بن محمد بن سعید نے ان کو احمد بن اسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعیب نے ان کو عمر بن عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ اسماء بن خارجہ عبدالملک بن مروان کے پاس گئے جب ان کے پاس داخل ہوئے تو ان سے کہا کہ کس چیز کے ساتھ آپ نے لوگوں کو روکا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے ماسوا ہے وہ احسن ہے مجھ سے۔ انہوں نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور خبر دیں گے۔ فرمایا جو بھی کوئی میرا ساتھی آیا اور اس نے مجھ سے میری سواری کا سوال کیا۔ یا کسی نے مجھ سے اپنی کوئی حاجت مانگی تو میں نے اس کو اپنی ذات سے افضل سمجھا۔ اور میں نے جب کسی کو کھانے کی دعوت دی تو بھی میں نے اس کو اپنے آپ سے افضل سمجھا۔

(۹۶۴۱)......(۱) فی ن : (أبو الحسين ثنا الحسن)　　(۲)......غير واضح فى الأصل

(۹۶۴۲)......(۱) فی ن : (أحمد بن عبيد بن إسحاق نا أبي نا سعيد بن عمر عن عمر عن).

۹۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارس نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن علی ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا کہ مہمان کا احترام مسکرا کر چمکتے چہرے کے ساتھ اس کے ساتھ پیش آنا ہے۔

۹۶۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے انکو علی بن مسلم نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لئے گیا سخت گرمی کا دن تھا انہوں نے میرے چہرے پر تھکن اور مشقت کے آثار دیکھے تو فرمایا کہ اے جاریہ اے لڑکی تم اس مہمان کے لئے یعنی حبیب کے لئے ناشتہ لے کر آ دیہ لادوہ لادحتیٰ کہ بار بار یہی کہا تو میں نے کہا جناب میرا کھانے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر بھی انہوں نے کہا کہ لائیے۔ جب لڑکی ناشتہ لائی تو میں نے پھر کہا کہ میری تو خواہش نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھلے آپ ایک لقمہ ہی کیوں نہ کھائیے مگر کھائیں ضرور۔ جب میں نے ایک لقمہ کھایا تو مجھے ایسا مزہ آیا کہ میں پورا ہی کھا گیا۔

مہمان کی سواری

۹۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو حدیث بیان کی میرے ماموں نے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن معروف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنظلی کو دیکھا وہ رجاء بن سندی کے پاس پہنچے تو کہا کہ اے ابومحمد، خچر کا کیا حال ہے؟ رجاء نے کہا کہ میں مہمان سے پہلے اس کی سواری کا اکرام کرتا ہوں میں مہمان کے گھوڑے کی عزت نہ کروں تو میں مہمان کی عزت بھی نہیں کرسکوں گا۔

پھر شعر کہا　جس کا مطلب یہ تھا کہ مہمان کی سواری کا میرے نزدیک اسی کے برابر ہے اگر میں گھوڑے کا اکرام نہ کرسکوں تو میں اس کے سوار کا اکرام بھی نہیں کروں گا۔

جو شخص بغیر دعوت آیا وہ چور اور لٹیرا بن کر داخل ہوا

۹۶۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو ابومسعود نے انصار کے ایک آدمی سے۔ جس کی کنیت ابوشعیب تھی وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے میں اپنے غلام کے پاس آیا جو کہ قصاب تھا میں نے اس سے کہا کہ جلدی سے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ اس کے بعد میں نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دے دی مگر پانچواں آدمی بھی آ گیا وہ اس طرح کہ ایک آدمی ان کے پیچھے پیچھے آ گیا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب دروازے پر پہنچے تو رک کر فرمایا کہ یہ آدمی بھی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر آپ چاہو تو اس کو اجازت دے دو ورنہ یہ واپس چلا جاتا ہے۔ انہوں نے اس شخص کو اجازت دے دی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی انصار میں سے آ گیا تھا۔

۹۶۴۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر دنے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو معاویہ بن طارق نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے نہ مانی اس نے اللہ کی اور ان کے رسول کی

نافرمانی کی اور جو شخص دعوت کے بغیر گھس گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ مار کرنے والا بن کر نکلا اسی طرح کہا۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ وہ ابان بن طارق ہیں۔

اس کو جماعت نے روایت کیا ہے درست بن زیاد سے اس نے ابان بن طارق سے وہ اس سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۹۶۴۸:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن سفاح نے ان کو عباس بن یزید نحرانی نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو ابان بن طارق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جانا

۹۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو مسلم بن سالم نے ان کو ابن جریج نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سنت میں سے ہے کہ مہمان کو گھر کے دروازے تک رخصت کرنے کے لئے جایا جائے۔

اس کی اسناد میں ضعف ہے اور ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے مگر ابوہریرہ سے مرفوع ہے۔

ایمان کا انہترواں شعبہ

عیب و گناہ پر پردہ ڈالنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ.

جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان میں عیب بے حیائی پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

۹۶۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کا لقب حمدان ہے۔ ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہے اور نہ ہی اس کو بے یارو مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی مشکل و پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز کی پریشانی دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

بخاری و مسلم نے صحیح میں حدیث لیث سے اس کو نقل کیا ہے۔

۹۶۵۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن نشیط نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو ابو الہیثم نے ان کو عقبہ بن عامر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس شخص نے کسی مؤمن کی عیب پوشی کی گویا کہ اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کیا۔

۹۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دنیا میں جب کسی بندے کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

۹۶۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ عدل نے ان کو عبدالرحمٰن بن مخلد بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ولید بن مسلم نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبدالواحد بن قیس نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مؤمن کی غلطی مٹاتا ہے تو وہ شخص اس شخص سے بہتر ہوتا ہے جو زندہ دفن کی ہوئی کو زندہ کردے۔

اور اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کے عیب و گناہ پر پردہ ڈالتا ہے گویا کہ وہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کرتا ہے۔

۹۶۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابومعشر نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے عیب پر پردہ پوشی کرے گویا کہ اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کیا۔

۹۶۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید

(۹۶۵۳)......(۱) فی ن : من أخفا عن مؤمن سبا

نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یزید بن نعیم نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ پردہ پوشی کرتے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ اور میرے دادا نے کہا۔ کہ وہ وہی ہے جس کی وجہ سے رجم کی گئی تھی۔ یعنی ان کی مراد اس سے ہزال تھا۔ وہ وہی تھے جنہوں نے ماعز اسلمی کو (زنا کے) اقرار کا اشارہ کیا تھا۔

۹۶۵۶:......اور اس کو روایت کیا ہے زید بن اسلم نے یزید بن نعیم سے اس نے اپنے والد سے کہ ماعز اسلمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار اپنے گناہ کا اقرار کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور ہزال سے کہا اگر تو اس کو اپنے کپڑے سے چھپالیتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سفیان نے پھر اس نے بھی اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۶۵۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو عازم ابوالنعمان سدوسی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ہضاض نے ان کو ابوہریرہ نے۔ کہ ماعز بن مالک ایک آدمی کے پاس آیا اسے ہزال کہا جاتا تھا۔

ماعز نے اس کو بتادیا کہ بے شک اس نے زنا کیا ہے ہزال نے اس سے کہا کہ جایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو خبر دے دیجئے اس سے قبل کے تیرے بارے میں قرآن نازل ہو جائے۔ ماعز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کو اس نے خبر دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اس سے منہ پھیر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایا اس نے ایک درخت کی طرف پناہ لینے کی کوشش کی مگر وہ مار دیا گیا۔ ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ شخص کتے کی طرح مار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرے ہوئے گدھے پر جو کہ پھول چکا تھا گذرے حضور نے فرمایا کہ تم دونوں اس مردار کا گوشت منہ کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ گے۔ وہ بولے کہ ہم مردار اور پھولے ہوگئے گدھے کو تو نہیں کھا سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بات جو آپ دونوں نے اپنے بھائی کے بارے میں کہی اور غیبت کی ہے وہ اس گدھے سے زیادہ بدبودار ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک ماعز تو جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا برا ہوا ہزال کیا تو اس پر رحم نہیں کر سکتا تھا؟ کیا تو اس پر ترس نہیں کھا سکتا تھا؟ کیا تو اس پر شفقت نہیں کر سکتا تھا۔

۹۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبداللہ بن میمون نے ان کو موسیٰ بن مسکین نے ان کو ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے خلاف کسی عیب کی شہرت پھیلائے جس کے ساتھ وہ اس کو ناحق داغ دار کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو سچ مچ اور حق کے ساتھ داغ دار کرے گا۔

ابوعبید نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ اشاد اس کا مطلب ہے کہ اس کے عیب کو اسی نے بلند آواز سے ذکر کیا اور اس کو عیب دار بتایا اور اس کی بری شہرت پھیلائی۔

۹۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ثور سے اس نے راشد بن سعد سے اس نے معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک آپ اگر لوگوں کے عیبوں کے پیچھے پڑیں گے تو آپ ان کو بگاڑ دیں گے یا یوں فرمایا تھا کہ قریب ہے کہ آپ ان کو بگاڑ دیں۔

(۹۶۵۷)......(۱) فی ن : (لیتمشی)　(۹۶۵۸)......(۱) فی ن : (ابن عبید)　(۹۶۵۹)......(۱) فی ن : (سعید)

کہتے ہیں کہ ابودرداء نے ایک کلمہ کہا تھا جس کو معاویہ نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے اس کو اس کے ساتھ فائدہ دیا۔

۹۶۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن علی خزار نے ان کو محمد بن جنید حجام نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے بلند آواز کے ساتھ خطاب فرمایا یہاں تک کہ آپ نے اپنی آواز دور پہنچا کر پردہ نشین خواتین تک کو سنوا دیا آپ نے فرمایا کہ اے ان لوگوں کا گروہ جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہو مگر تا حال ایمان ان کے دلوں میں راسخ نہیں ہوا آپ لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو بے شک جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر گرفت کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیبوں پر گرفت کرے گا اس کو اس کے اپنے بیچ گھر کے رسوا کر دے گا۔

۹۶۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو ابوجعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وھب نے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود آئے اور ان سے کہا گیا کہ آپ فلاں کے بارے میں کچھ فرمائیں گے ان کی داڑھی شراب سے ٹپک رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبردستی کسی کی جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر کوئی چیز ہمارے سامنے ظاہر ہوگئی تو ہم اس کو پکڑ لیں گے۔

۹۶۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عوج نے ان کو زکریا نے ان کو عامر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے امیر المؤمنین میں نے ایک بچہ پایا ہے اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے جس کے اندر ایک سو دینار ہیں میں نے اسے لے لیا ہے اور میں نے اس کے لئے اجرت پر ایک دودھ پلانے والی عورت رکھ لی ہے۔ بے شک چار عورتیں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کو پیار کرتی ہیں مگر مجھے نہیں معلوم کہ کون سی ان میں سے اس کی ماں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب وہ عورتیں تیرے پاس آئیں تو مجھے بتانا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے ان میں سے ایک عورت سے کہا تم میں سے کون سی اس بچے کی ماں ہے؟ وہ بولی اللہ کی قسم آپ نے اچھا نہیں کیا اور نہ کوئی اچھا کام کیا۔ اے عمر آپ ایک عورت کا عیب ظاہر کرانا چاہتے ہیں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ آپ اس کی پردہ دری کر دیں۔ حضرت عمر نے کہا تم سچ کہتی ہو اس کے بعد اس عورت سے کہا جب وہ عورتیں تیرے پاس آئیں تو ان سے کچھ نہ پوچھنا اور ان کے بچے کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔

۹۶۶۳:...... ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن نے جب تک لوگ دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالتے رہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کا پردہ فاش نہیں کرتے کسی برائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کا پردہ فاش کرتا ہے جو اپنے ساتھ خود برائی کرتا ہے (یا دوسرے کا پردہ فاش کرتا ہے) جب لوگوں کا تذکرہ ہو تو ان کے محاسن ذکر کیا کرو۔ اور جو عیب تمہارے اندر خود موجود ہو اس کے ساتھ اور کوئی عیب نہ لگاؤ۔

۹۶۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوالربیع بن نافع نے ان کو وارد بن جراح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوسعد نے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاتون اوڑھنی اتار پھینکے اس کی تو کوئی غیبت نہیں ہے۔ (یعنی اس کا عیب ذکر کرنا)

یہ روایت اگر صحیح ہے تو پھر یہ اس فاسق کے بارے میں ہے جو فاسق معلن ہو یعنی جو علانیہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔ اور اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

فاسق وفاجر آدمی کی کوئی غیبت نہیں

۹۶۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر احمد بن اسحق نے ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو جعدیہ بن یحییٰ نے ان کو علاء بن بشر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاسق آدمی کی کوئی غیبت نہیں (یعنی اس کے فسق کو ذکر کرنا۔)

کہا ابوعبداللہ نے یہ حدیث غیر صحیح ہے اس پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔

۹۶۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوشجاع احمد بن مخلد صیدلانی نے ان کو جارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر آدمی کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو فسق وفجور ہے اس کو ذکر کیا کرو تا کہ لوگ اس کو پہچان کر اس سے بچیں۔ یہ ایسی حدیث ہے جو جارود کے افراد میں شمار ہوتی ہے بہز سے اور یہ اس کے ماسوا سے بھی مروی ہے۔ مگر وہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو اس سے مراد فاسق معلن ہے جس کا فجور علانیہ ہو۔ یا وہ فاجر جو شہادت دیتا ہے۔ یا اس پر امانت میں اعتماد کیا جاتا ہے اور اس لئے اس کی حالت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تا کہ اس پر اعتماد کر کے کوئی (دھوکہ نہ کھائے) وباللہ التوفیق۔

۹۶۶۷:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابوبکر بن اسماعیل نے ان کو ابوالقاسم حماد بن احمد بن حماد مروزی قاضی جرجان نے ان کو ابوعبدالرحمٰن احمد بن مصعب مروزی نے ان کو جارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو خرابی ہو اس کو ذکر کرو تا کہ لوگ اس کو پہچانیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جارود سے کہا آپ کے سوا کسی نے بھی اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت حسن کا قول جان لیا ہے میں نے کہا کہ حسن کا قول کیا ہے؟

۹۶۶۸:...... وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی روح بن مسافر نے یونس نے اس نے حسن سے کہ ان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی اس کی کچھ برائی کی۔ لہذا ان سے کہا گیا اے ابوسعید ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بے وقوف آدمی کیا میں نے اس کو کوئی عیب لگایا ہے کہ وہ غیبت ہو جائے گی۔ جو شخص گناہوں کو اعلانیہ کرے اور ان کو نہ چھپائے تم لوگوں کا اس کو برائی سمیت ذکر کرنا عبادت ہے جو تمہارے لئے لکھی جائے گی جو شخص گناہ کا عمل کرے اور لوگوں سے اس کو چھپائے تمہارا اس کا تذکرہ کرنا غیبت ہے۔

۹۶۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر خواص نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو ابراہیم بن سعد نے اور سفیان بن وکیع نے ان کو مندل بن علی نے موسیٰ بن عبیدہ سے اس نے سلیمان بن مسلم سے، اس نے کہا کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں ہے۔ وہ فاسق آدمی جو ظاہر اور اعلانیہ فسق اور گناہ کرے۔ اور وہ حکمران جو ظالم ہو اور وہ بدعتی آدمی جو ظاہر اور اعلانیہ کا ارتکاب کرتا ہو۔

۹۶۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبید نے کہا حدیث میں کے بارے میں کہ انہوں نے آخر زمانے کا اور فتنوں کا ذکر فرمایا تو کہنے لگے کہ اس زمانے کے بہتر لوگ نیند والے ہوں گے۔

(۹۶۷۰)......(۱) فی ن: (کلہ)

فرمایا:

خیر اهل ذالک الزمان کله نوم اولئک مصابیح الهدیٰ لیس با لمسابیح و لا المذاییع البذر

کہ اس دور کے بہترین لوگ نیند میں ہوں گے (یعنی لوگوں کے بارے میں بے خبر ہوں گے) وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ زمین پر لوگوں کے عیب ذکر کرتے پھرتے ہوں گے۔ نہ کسی کے عیب و گناہ کو دیکھ کر افشا کرنے والے ہوں گے۔ نہ جگہ جگہ عیبوں کے تذکرے کرنے والے ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تشریح

یہ مروی ہے عوف بن ابو جمیلہ سے وہ کہتے ہیں کہ:

قوله نوم. یعنی خامل الذکر الغامض فی الناس

لوگوں کا تذکرہ نہ کرنے والے گمنام غیر مشہور لوگ لوگوں سے چشم پوشی کرنے والے جو نہ شر کو جانیں نہ شر والوں کو جانیں۔

قوله. مذاییع

اس کا واحد مذیاع ہے۔ مذیاع وہ ہوتا ہے جو کسی کے بارے میں بے حیائی وعیب کی بات سن لے وہ یا خود دیکھ لی اس کو ظاہر کر دے اور پھیلا دے۔

قوله المسابیح

وہ لوگ جو نہ شر اور چغل خوری کرتے ہیں اور لوگوں کے مابین فساد کراتے پھریں۔

قوله البذر

یہ بھی اسی کی مثل ہوتا ہے یہ بذر سے ماخوذ ہے محاورے میں کہا جاتا ہے۔

بذرت الحب

میں نے دانے زمین میں ڈالے یا بیج بوئے جب کوئی بیج زمین میں کاشت کرتا ہے۔

اسی طرح ہے وہ شخص جو کلام کو غیبت و چغل خوری اور فساد کے ساتھ اس کا بیج بوئے اور اس کا واحد بذور ہے۔

ہدایت کے چراغ

۹۶۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشر نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے متعدد لوگوں نے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا مبارک باد ہے اس بندے کے لئے جو لوگوں کو پہچانے مگر لوگ اس کو نہ پہچانیں۔ اللہ اس کو اپنی رضامندی کے ساتھ پہچانے۔ وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ وہ عیبوں کو پھیلانے اور ظاہر کرنے والے ہوں گے اور نہ برائی کا بیج بونے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے کے غبار و تاریکی سے نجات عطا کرے گا۔

۹۶۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوعمرو اور محمد بن عبداللہ بن احمد ادیب نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو احمد بن عباس نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو زبید یامی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا خیر کی بات کہو اور اسی خبر کے ساتھ پہچانے جاؤ اور خیر کے ساتھ عمل کرو اور اہل خیر بن جاؤ اور جلد باز برائی کو سن کر یا دیکھ کر پھیلانے والے اور برائی کا بیج بونے والے نہ بنو۔

فصل:......اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنا

۹۶۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل بن خلف قاضی نے ان کو محمد بن سعد عوفی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن اخی ابن شہاب نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سالم سے کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے۔ میری پوری امت چھٹکارا پائے گی سوائے مجاہرین کے بے شک اجہار یہ ہے کہ کوئی آدمی رات کوئی برائی کرے جب صبح ہو تو یہ دیکھے کہ اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ مگر وہ شخص خود لوگوں سے یوں کہے کہ اے فلانے میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں برائی کا کام کیا ہے۔ حالانکہ اس نے جب رات گذاری تھی تو اس کے رب نے اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا تھا اس نے رات رب کے ڈالے ہوئے پردے تلے گذاری تھی۔ مگر صبح کرتا ہے تو خود اس عیب وگناہ کو ظاہر کر دیتا ہے تو گویا وہ اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو خود کھول دیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں محمد بن حاتم اور زہیر بن حرب سے کہ بے شک اجہار میں سے یہ بات ہے کہ اگر یہ الفاظ محفوظ ہیں تو شاید یہ ہجر سے ماخوذ ہے اور اس کا مطلب ہے فحش۔ اور افجار کا مطلب ہے افحاش فی الکلام۔ (برائی کا کام کرنا۔ برائی کی بات کرنا۔)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اس سے اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے ابن اخی ابن شہاب سے اور اس نے کہا کہ بے شک مجانت میں سے۔

۹۶۷۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ زید بن اسلم سے کہ ایک آدمی نے اپنے خلاف عہد رسول میں زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ پھر راوی نے حدیث ذکر کی اس کے سنگسار کرنے کے بارے میں۔

پھر فرمایا اے لوگو کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ آپ لوگ اللہ کی حدود سے باز آجاؤ۔ پس جو شخص اس گندگی اور نجاست کے ساتھ کسی قدر آلودہ ہو جائے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کے (ستار عیوب ہونے والے) پردے میں چھپ جائے (اس لئے کہ) بے شک وہ شخص جس کا کچا چٹھا ہمارے سامنے کھل کر سامنے آ گیا اس پر کتاب اللہ سزا مسلط کر دے گی۔

۹۶۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے وہ کہا کرتے تھے کہ اہل بدعت کی غیبت نہیں ہے۔ (یعنی اس کی بدعت کو ذکر کرنا غیبت شمار نہ ہوگا۔)

۹۶۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا استاذ ابوولید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو احمد بن محمد جیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل کے پاس تھا اور ان کے پاس شقیقی بیٹھے تھے وہ ان کے ساتھ عبداللہ بن مبارک کے آداب کا مذاکرہ کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا کہہ رہے تھے جو شخص اللہ کے پردے کو حقیر سمجھتا ہے وہ اپنے عیبوں کے ساتھ زبان کھول دیتا ہے۔ وہ اپنے شر سے لوگوں کو کفایت کرتا ہے (یعنی لوگوں کو اس کی برائی کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی برائی کر کے پھیلا دیتا ہے) کہتے ہیں کہ احمد اپنی جگہ سے اٹھ کر چل دیئے وہ کہہ رہے تھے سبحان اللہ۔ اور ہم لوگ اللہ کے پردے کی

(۹۶۷۳)......(۱) فی أ: (المهاجرين)　　(۲)...... فی ن: (الهجار)

(۹۶۷۴)......(۱) فی الأصل فران.

توہین کرتے ہیں۔

۹۶۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب سے شیبانی سے اس نے سنا ابراہیم بن عبداللہ سعدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا اصمعی سے سفلہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو شخص یہ پردہ نہیں کرتا کہ اس نے کس کے بارے میں کیا کہہ دیا ہے اس کو یہ بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔

۹۶۷۸:...... میں نے سنا ابوعبداللہ شیبانی سے اس نے سنا والد سے اس نے ابواسحاق قرشی سے ان سے پوچھا گیا تھا کمینے کے بارے میں تو فرمایا کہ اس کی مثال اس جیسی ہے کہ وہ پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔

۹۶۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو معلّٰی بن فضل نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن ازدی نے ان کو انس نے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا اے بیٹے کیا تم جانتے ہو کہ سفلہ اور کمینہ کون ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا۔

ایمان کا سترواں شعبہ

مصائب کے برخلاف صبر کرنا اور نفس جن لذات وشہوات کی طرف کھینچتا ہے ان سے رکنا اور صبر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ:

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الاعلی الخٰشعین.

صبر ونماز کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ بیشک نماز بڑی (مشکل ہے) سوائے عاجزی کرنے والوں کے اوپر۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہاں صبر سے روزہ مراد ہے۔

۹۶۸۰:......اور ہم نے یہ روایت مجاہد سے روایت کیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ روزے میں کھانے پینے سے صبر کرنا ہوتا ہے، دن میں جن کی باقاعدہ انسان کو عادت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی طرف طبیعت سخت مائل ہوتی ہے اور نفس کو ان دونوں چیزوں کی شدید خواہش ہوتی ہے (پھر بھی انسان صبر کرتا ہے۔)

اسی لئے حدیث میں رمضان کو صبر کا مہینہ کہا گیا ہے۔ اور اس بارے میں یہ حدیث پہلے باب الصیام میں گذر چکی ہے۔ (آیت مذکورہ میں صبر سے مراد روزہ ہے یہ قول امام احمد کا ہے۔)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ صبر سے مراد وہ کیفیت ہے جو مسلمانوں کو درپیش آتی ہے جب ان کے دشمن مشرکین انہیں قتل کرتے ہیں۔ (اس صدمے میں صبر کرنا مراد ہے۔)

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

وانھا لکبیرۃ الاعلی الخٰشعین.

نماز بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے۔

اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ انھا کی ضمیر صرف نماز کی طرف راجع ہے یعنی اس سے مراد صرف نماز ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دونوں میں سے ہر ایک کی طرف راجع ہے یعنی پھر اس کا مرجع خصلت اور اطاعت مقدر ہوگا یا فعلۃ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک البتہ بڑی یعنی بڑی شان اور مشکل ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اسی وقت وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ روزے کی حالت میں اللہ کی طرف لوٹائے جائیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللّٰہ مع الصابرین.

اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم لوگ صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ مدد پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس آیت میں صبر سے مراد سختی اور مصیبت پر صبر کرنا مراد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پیچھے صبر کرنے والوں کی مدح فرمائی ہے۔

اگلی آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا:

ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیآء ولکن لا تشعرون. ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔

ارشاد فرمایا کہ جولوگ اللہ کی راہ میں قتل کردیئے جاتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے البتہ ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کسی نہ کسی شے کے ساتھ خوف سے یا بھوک سے یا مالوں کی کمی سے جانوں کی کمی سے اور پھلوں کی کمی سے۔ اور آپ صبر کرنے والوں کوخوشخبری دے دیجئے وہ لوگ ہیں جن کو جس وقت کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن پران کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمتیں ہیں اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں۔

اس آیت کے مفہوم میں تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔

صبر وصلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کی جائے

۹۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے ان کو خالد بن صفوان نے ان کو زید بن علی بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کے خاندان کے بعض افراد کی موت کی خبر ان کے پاس آئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے لہٰذا انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر کہنے لگے ہمارا کام تو بس وہی ہے جس کا ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے:

واستعینو بالصبر والصلوٰۃ

صبر وصلوۃ کے ساتھ مدد طلب کرو۔

۹۶۸۲:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت ابن عباس کو ان کے بھائی قثم بن عباس کی وفات کی خبر دی گئی حالانکہ وہ اس وقت سفر میں تھے۔ انہوں نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر راستے سے الگ ہو کر انہوں نے دو رکعت پڑھی ان میں لمبی دیر تک بیٹھے رہے اس کے بعد وہ اٹھ کر اپنی سواری کی طرف چلے گئے اور وہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے:

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الاعلی الخشعین۔

۹۶۸۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد سعید بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبادہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو فرمایا کہ میرا بستر صحن میں نکال دو۔ یعنی حویلی میں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے غلاموں کو میرے خادموں کو میرے پڑوسیوں کو اور ملنے جلنے والوں سب کو میرے پاس جمع کرو۔ گھر والوں نے سب کو جمع کر لیا انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ دنیا میں رہنے کا آخری دن ہے میں سمجھتا ہوں اور آج کی رات آخرت کی پہلی رات ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ شاید مجھ سے تمہارے حق میں کوئی زیادتی ہوگئی ہو میرے ہاتھ سے یا میری زبان سے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن مجھے اس کا بدلہ دینا ہوگا لہٰذا جس کسی کے دل میں کوئی بات ہو وہ میری جان نکلنے سے پہلے پہلے مجھ سے اپنا بدلہ لے لے۔ کہتے ہیں کہ سب لوگوں نے کہا کہ بلکہ آپ تو سب کے لئے والد کی جگہ تھے اور آپ تو سب کو آداب تمیز سکھاتے تھے۔ ان کے پوتے کہتے ہیں جو کہ راوی تھے انہوں نے جو کبھی اپنے کسی خادم کو کبھی برا نہیں کہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے مجھے معاف کر دیا ہے جو کچھ بھی اس میں سے ہو؟ سب نے کہا کہ جی ہاں معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ تو

گواہ ہو جا۔

پھر فرمایا کہ اے اللہ۔ آپ لوگ میری وصیت یاد رکھو میں تم میں سے ہر آدمی سے درخواست کرتا ہوں کہ روئے نہیں جب میری روح نکل جائے تو وضو کرنا اور احسن طریقے سے وضو کرنا تم میں سے ہر انسان مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے اور عبادہ کے لئے اور اپنی ذات کے لئے دعا مانگے بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **واستعینوا بالصبر و الصلوۃ.** صبر وصلوٰۃ کے ساتھ مدد پکڑو اس کے بعد مجھے جلدی میری قبر پر پہنچانا اور میرے پیچھے نہ تو آگ لے جانا اور نہ ہی میرے نیچے رکھنا۔ میں امید کرتا ہوں (یعنی اللہ سے نجات کی امید کررہا ہوں) یا ارغوان اور سرخ رنگ سے منع کیا ہے۔

۹۶۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ نے اور وہ پہلی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں انہوں نے اس آیت کے بارے میں بتایا۔ **واستعینوا بالصبر و الصلوٰۃ.** فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عوف پر شدید غشی طاری ہوگئی تھی یہاں تک کہ سب نے یہ گمان کرلیا کہ ان کا انتقال ہو جائے گا یا روح نکل جائے گی۔ چنانچہ ان کی بیوی ام کلثوم نے مسجد میں جا کر صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگی جس کا حکم ہے لہٰذا وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے تو پوچھا کہ کیا مجھ پر ابھی ابھی غشی طاری ہوئی تھی؟ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو، میرے پاس دو فرشتے آئے تھے انہوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ چل ہم عزیز الامین کے آگے تجھے پیش کریں گے دوسرے فرشتے نے کہا کہ نہیں تم اس کو واپس کردو یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لئے میں نے سعادت لکھی تھی۔ حالانکہ اس وقت یہ اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھا اس کے ساتھ اس کے بچے فائدہ اٹھالیں اللہ جب تک چاہے۔ پھر اس کے بعد وہ ایک ماہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

۹۶۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے اور ابومحمد کعبی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے مقاتل ابن حیان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں **واستعینوا بالصبر و الصلوٰۃ.** کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے استعانت مانگو طلب آخرت پر فرائض پر صبر کرنے کے ساتھ اور نماز کے ساتھ لہٰذا ان کی حفاظت کرو ان کے اوقات پر اور ان میں تلاوت قرآن اور رکوع سجود اور تکبیر اور ان میں تشہد کے ساتھ اور نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجنے کے ساتھ اور طہارت کو کامل کرنے کے ساتھ یہی نماز کو قائم کرنا ہے اور اس کو کامل کرنا ہے۔ اور رہا یہ قول کہ **وانھا لکبیرۃ الاعلی الخشعین.** کہ یہ بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا بیت المقدس سے کعبہ کی طرف متوجہ ہونا یہ یہود اور منافقین پر بھاری ہوگا مگر خاشعین پر یعنی متواضع لوگوں پر۔

شہید کو مردہ نہ کہو

۹۶۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے عسقلان میں ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع نے ان کو ابوالعالیہ نے اس قول الٰہی کے بارے میں:

ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیآء

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوگئے ہیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

(۹۶۸۳)......(۱) فی ن : (اللھم لی)

ربیع کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہیں سبز پرندوں کی صورتوں میں۔ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں جہاں بھی چاہتے ہیں اور کھاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جو ہے ولنبلونکم کہ ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے۔ فرمایا کہ اللہ نے ان کو اس سب کچھ کے ساتھ تو آزمالیا ہے اور عنقریب اس آزمائش کے ساتھ ان کو آزمائیں گے جو اس سے زیادہ سخت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وبشر الصابرین ۔تا۔ اولئک علیهم صلوٰۃ من ربهم و رحمة ۔ صلوٰت اور رحمت ہے ان لوگوں پر جو صبر کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت اناللہ پڑھتے ہیں۔

دنیا دارالامتحان ہے

۹۶۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔ ولنبلونکم بشئی من الخوف و الجوع ۔ البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی نہ کسی چیز کے ساتھ خوف سے اور بھوک سے (اور اس کی مثل) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ دنیا دارالامتحان ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں آزمائے گا۔ اور پھر ان کو اس نے آزمائش میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کو بشارت دی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا وبشر الصابرین ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ اس نے اپنے انبیاء کے ساتھ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اس نے ایسے ہی کیا تھا اور ان لوگوں نے اس آزمائش کو بطیب خاطر برداشت کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہو مستهم البأسآء و الضراء وزلزلوا ۔ کہ ان کو فقر اور بیماری لگ گئی تھی اور وہ اچھی طرح جھنجھوڑے گئے تھے۔

دو بہترین بدلے اور عظمتیں

بہر حال البأسآء۔ سے مراد فقر ہے اور والضراء سے مراد بیماری ہے اور وزلزلوا جھنجھوڑے گئے یعنی فتنوں کے ساتھ اور ایذاء کے ساتھ جو لوگوں نے ان کو دی تھی۔

۹۶۸۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا دو بہترین بدلے ہیں اور بہترین عظمتیں ہیں ارشاد باری ہے:

اولئک علیهم صلوات من ربهم و رحمة. و اولئک هم المهتدون

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمت ہے وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خیر کی تین خصلتیں

۹۶۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

اذا اصابتهم مصيبة قالوا انالله و انا اليه راجعون

جب ان کو کوئی مصیبت آن پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں اناللہ الخ۔

فرمایا کہ مؤمن جس وقت اللہ کے حکم کے لئے تابع فرمان ہو جاتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور اناللہ کہتا ہے مصیبت کے وقت۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے خیر کی تین خصلتیں لکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت۔ اور راہ ہدایت کا پکا ہونا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت انا للہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کی تلافی کر دیتا ہے اور اس کی عاقبت احسن کر دیتا ہے اور اس کے لئے ایسی نیک اور صالح قائمقام عطا کرتا ہے جو اس کو خوش کر دیتی ہے۔

۹۶۹۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو جو یبر نے ضحاک سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ۔

الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا اناللّٰه و انا الیه راجعون.

صبر کرنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب ان کو مصیبت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں

اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

ضحاک نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تقویٰ حاصل کرتے ہیں اور فرائض کو ادا کرتے ہیں۔

۹۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابن مرزوق نے ان کو ابو عامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو صفوان عصفری نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں تمام امتوں میں سے کسی امت کو استرجاع (یعنی انا للہ پڑھنے کی نعمت) عطا نہیں کی گئی تھی کیا آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا (جو انہوں نے یوسف کے فراق والی مصیبت کے وقت کہا تھا):

یااسفٰی علٰی یوسف

افسوس یوسف کے فراق پر۔

بعض ضعیف راویوں نے اس کو مرفوع کیا ہے ابن عباس کی طرف پھر ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

(اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو انا للہ کی تعلیم ملتی تو وہ یا اسفی نہ کہتے بلکہ اس کی جگہ انا للہ کہتے۔)

چار عمدہ صفات

۹۶۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حمزہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں کہ چار صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائیں گے جس شخص کا تحفظ اور بچاؤ **لاالٰـه الااللّـه** ہو (یا جس کا آخری کلام یہ ہو) اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے **انـاللّٰـه و انـا الیـه راجعون.** اور وہ شخص جب اس کو کوئی شئی عطا ہو تو وہ کہے **الحمدللّٰه**۔ اور جب کوئی گناہ کرے تو کہے **استغفر اللّٰه.**

۹۶۹۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ہشیم بن بشیر نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ انا للہ کہے کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے حفص بن غیاث وغیرہ نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبیداللہ سے۔

۹۶۹۴:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر چل رہے تھے کہ یکایک ان کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے[2] انا للہ

(۹۶۹۳)......(۱) فی ن : (بشر) (۲)......سقط من (ن)

پڑھا۔لہٰذا ان کے احباب نے ان سے کہا آپ کو کیا ہوا اے امیر المؤمنین؟ فرمایا کہ میرے جوتے کا تسمیہ ٹوٹ گیا ہے۔ مجھے یہ بات بری لگی ہے اور ہر وہ چیز جو آپ کو بری لگے وہ مصیبت ہے۔

۹۶۹۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو مفضل بن عمرو نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلام حجمی نے ان کو ہشام بن مقدام نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے وہ اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور اس کو جب وہ یاد کرے تو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر مقرر کردیں گے اس کی مثل جس دن اس کو مصیبت پہنچی ہے۔اس روایت کے ساتھ ہشام متفرد ہے مگر اس سے روایت کرنے والی آگے جماعت ہے۔

۹۶۹۶:......اس کو روایت کیا ہے سعید بن ابو ایوب نے ان کو ابراہیم بن محمد ثقفی نے ان کو ہشام بن ابو ہشام نے اس نے سیدہ عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں کہا گیا ہے کہ مروی ہے محمد بن ابراہیم ثقفی سے اس نے ہشام بن ابو ہشام سے اس نے سیدہ عائشہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل اور بخاری نے کہا کہ ہشام وہ ابن مقدام ہے اس کی حدیث صحیح نہیں ہے۔

مصیبت پر اجر

۹۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن نمیر نے ان کو سعد بن سعید نے ان کو خبر دی عمرو بن کثیر بن افلح نے ان کو ابو سفینہ مولی ام سلمہ نے اس نے ام سلمہ زوجہ رسول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور یہ کہے اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے پیچھے اس سے بہتر عطا فرما۔تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت پر اس کو اجر عطا فرمائے گا اور اس کے بعد اس سے بہتر ان کو عطا کرے گا۔

ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے سوچ لیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے وہ تو صحابی رسول بھی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے پختہ یقین عطا کیا میں نے یہی دعا کی کہ:

اللھم اجرنی عن مصیبتی و اخلف لی خیراً منھا

اے اللہ میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور اس مصیبت کے بعد اس نقصان سے بہتر نعمت عطا فرما۔

فرماتی ہے کہ اس کے کچھ دنوں بعد میرا بیاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گیا۔

۹۶۹۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الولید نے ان کو حسن بن سفیان سے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

بیت الحمد

۹۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو سنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا جب کہ ابو طلحہ خولانی اس کی قبر کے دہانے پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ضحاک بن عبدالرحمٰن نے ابو موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بیٹے کو وفات دیتے ہیں تو اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے اس مصیبت میں کیا کہا تھا؟ وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی تھی اور انا للہ کہا تھا۔

(۹۶۹۷)......(۱) فی ن : (سعید بن سعید)

اللہ فرماتے ہیں اسکے لئے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھدو اور ابواسامہ نے اسی کے موافق حدیث بیان کی ہے۔

۹۷۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب کسی انسان کا بیٹا لے لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں بندے نے کیا کہا ہے مگر وہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے فلاں کا بیٹا چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں اے ہمارے رب۔ پھر پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ تیری حمد کی ہے اس نے۔ اور اناللہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے اس کے دل کا گوشہ توڑ لیا ہے۔ پھر اس نے میری حمد کی ہے اور اناللہ پڑھا ہے۔ اس کی بدلے میں اس کے لئے جنت میں مکان بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھدو۔

صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

۹۷۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصبر عند اول الصدمة

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

۹۷۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے بعض اہل خانہ سے کہہ رہے تھے۔ التعرفین فلانة کیا تم فلاں عورت کو پہچانتی ہو بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گذرے جب کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا مائی اللہ سے ڈرا اور صبر کیجئے۔ وہ بولی کہ آپ اپنا کام کریں میری مصیبت کا آپ کو ذرہ بھی احساس نہیں ہے۔

بعد میں اس عورت کو بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (آپ نے ان کو کیا کہہ دیا؟) بس یہ سنتے ہی وہ ایسی ہوگئی جیسے اس کو موت نے دبوچ لیا ہو۔ بس فوراً وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی دروازے پر کوئی دربان نہیں تھا وہ اندر چلی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئی اور جا کر بولی یا رسول اللہ مجھے معاف کر دیجئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ الصبر عند اول صدمة. کہ صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے اور کہا غندر نے شعبہ سے کہ:

الصبر عندالصدمة الاولیٰ

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولاتستعجل لهم.

(اے محمد) صبر کیجئے جیسے رسولوں میں سے بڑے مضبوط ارادے والوں نے صبر کیا اور آپ ان کے عذاب کے لئے جلدی نہ کیجئے۔

(۹۷۰۰)......(۱) فی أ: (سال)

مطلب یہ ہوا کہ لوگوں کی طرف سے حضور کو جو تکلیف پہنچتی تھی اس پر ان کو صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔
اور ارشاد ہے:

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين
اگر تم لوگ کسی کو سزا دو تو اس قدر دو جتنی تکلیف تمہیں دی گئی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو تو یہ بات صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہوگی۔
اور ارشاد ہے۔

واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون.
آپ (اے **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم) صبر کیجئے آپ کا صبر کرنا اللہ کی توفیق دینے کے بغیر نہیں ہوسکتا اور آپ لوگوں پر غمگین نہ ہوئیے اور ان کی بری بری تدبیروں سے تنگ دل نہ ہوئیے۔

ان آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا ہے کہ آپ اپنی قوم کی ایذا رسانی پر صبر کریں جیسے آپ کے بھائیوں نے صبر کیا تھا جو انبیاء علیہم السلام میں سے تھے اور حضور سے پہلے گذرے ہیں۔ جو اللہ کے معاملے میں بڑے صاحب ہمت تھے۔ اور دل کو مطمئن کرنے میں بڑے باہمت تھے اس کیفیت پر جو ان کی قوم سے ان کو درپیش آنے والی تھی۔ اور ان آیات میں اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرمایا ہے کہ آپ ان کے لئے اس سزا سے مانگنے یا سزا ملنے کی جلدی نہ کریں جو ان کے کفر اور حق کی مخالفت کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا رسانی کرنے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے مقرر ہے۔

دشمن کو اتنی ہی سزا دو جتنی اس نے تکلیف دی ہے

۹۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ہشیم بن جمیل نے ان کو صالح مری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کی شہادت کے بعد ان کی لاش کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایسا منظر دیکھا جو آپ نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایسا منظر تھا جو آپ کے دل کو سب سے زیادہ درد دینے والا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے جب ان کی لاش کو دیکھا تو ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کٹے ہوئے تھے ظالموں نے لاش کا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تیرے اوپر اللہ کی رحمت ہو میں تو تمہیں اس طرح جانتا ہوں کہ تم بہت زیادہ خیر کے کام کرتے تھے اور بہت زیادہ صلہ رحمیاں کرتے تھے اگر تیرے بعد حزن وغم نہ ہوتا تو مجھے یہ بات اچھی لگتی کہ میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تو مختلف مونہوں اور بیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ خبر دار۔ اللہ کی قسم میں اس ظلم پر جو تیرے ساتھ کیا گیا ہے تیرے بدلے میں ستر افراد کے لاشوں کا حلیہ خراب کروں گا سب کے ناک کان کاٹوں گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہیں کھڑے ہی تھے کہ جبرائیل علیہ السلام سورۃ نحل کی آخری آیات لے کر نازل ہوئے۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين.
اگر تم لوگ سزا دو تو اسی قدر سزا دو جتنا دشمنان اسلام نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے
اور البتہ اگر آپ لوگ صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور ویسا نہیں کیا اور جو آپ نے قسم کھائی تھی اس کو توڑ دیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ جو کچھ ارادہ کیا تھا اس سے آپ رک گئے۔

۹۷۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ کندی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو علی نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے تھے۔ اور مہاجرین میں سے چھ افراد شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کفار نے مقتولین کی لاشوں کا حلیہ خراب کر رکھا تھا لہٰذا انصار نے کہا اگر زمانے میں کبھی بھی ہمیں موقع ملا تو ہم ان سے زیادہ بدلہ لیں گے پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے اعلان کیا کہ آج کے بعد قریش کو کوئی نہیں پہچانے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔

و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبر تم لهو خير للصابرين.

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رک جاؤ تم لوگ ان لوگوں سے ہاتھ روک لو۔

حافظ نے کہا ہے کہ عیسیٰ سے مراد ابومنیب عتکی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر

۹۷۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن احمد بن نصیر بن ابوحکمۃ نمار نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زید نے ان کو یوسف بن عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ کے گھر والوں پر مشکل پیش آتی تو وہ ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے (پھر عبداللہ بن سلام نے) یہ آیت پڑھی:

و امر اهلک بالصلوٰة و اصطبر عليها

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور آپ خود بھی اس پر قائم رہئے۔

۹۷۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فاصبر كما صبرا ولوا العزم من الرسل

حضور کو جو یہ حکم ہوا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے بڑے مضبوط ارادے والے رسولوں نے صبر کیا تھا۔

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ تین رسول تھے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں جو تھے ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ھود علیہ السلام اور محمد ان میں چوتھے تھے۔ تو حضور کو حکم ملا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے ان سب نے صبر کیا تھا۔

سوال کرنے سے بچا جائے

۹۷۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن احمد بن قرقوب تمہارے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عطا بن یزید لیثی نے ان کو ابوسعید خدری نے خبر دی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تھا۔ حضور نے ان کو عطا فرمایا یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہو گیا جب آپ ہر چیز اپنے ہاتھ سے خرچ کر بیٹھے تو فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ مال تھا میں خرچ کر چکا ہوں میں نے تم لوگوں سے کوئی چیز بچا کر جمع نہیں کر رکھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا۔

اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دیں گے تم لوگ صبر سے زیادہ وسیع کوئی خیر نہیں عطا کئے گئے ہو۔

۹۷۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عطا بن یزید لیثی سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگنے کے لئے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دے دیا جو بھی مانگتا آپ اس کو دے دیتے یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ پھر جب سب کچھ ختم ہو گیا جو ان کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ تھا ہم نے اس کو تمہارے اوپر خرچ کر دیا ہے تم لوگوں سے کچھ بچا کر جمع نہیں کر رکھا بے شک جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔ اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا۔ صبر سے زیادہ وسیع کوئی بہتر عطیہ تمہیں عطا نہیں کیا گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ صحیح میں ابوالیمان سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

ایمانی صبر وسماحت اور سخاوت کا نام ہے

۹۷۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو محمد بن عمر جرشی نے ان کو عبداللہ بن جرح نے ان کو عمران بن خالد خزاعی نے ان کو عمران قفیر نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ایمان صبر وساحۃ وسخاوت کا نام ہے۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے صبر کرنا یعنی رک جانا۔ اور اللہ کے فرائض کو ادا کرنا۔ یہ قول حسن کا ہے۔

۹۷۱۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حسین بن علی نے زائدہ سے اس نے ہشام سے اس نے حسن سے اس نے جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ الصبر والسماحۃ۔ صبر وفیاضت۔

۹۷۱۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعلی اور ذباری نے ان کو ابوبکر بن محمود عسکری نے ان کو ابواسامہ عبداللہ بن محمد حلبی نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے ان کو یوسف بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے کہ نبی کریم ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا ایمان صبر اور فیاض کا نام ہے۔

۹۷۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشر نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید ابوحاتم نے ان کو عبیداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا آپ کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صبر وسماحۃ۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ اسلام کون سا اسلام ہے؟

فرمایا (اس کا اسلام) جس کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں رہیں۔ اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہجرت کون سی افضل ہے؟

فرمایا کہ جو شخص برائی کو چھوڑ دے اس نے پوچھا کہ جہاد کون سا افضل ہے؟

فرمایا قتل ہو کر جس کا خون بہہ جائے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کٹ جائیں اس نے پوچھا یا رسول اللہ صدقہ کون سا افضل ہے؟

فرمایا کہ ناداری کے باوجود کوشش کر کے صدقہ کرنا اس نے پوچھا یا رسول اللہ نماز کون سی افضل ہے؟

(فرمایا جس میں لمبی قرأت ہو یا لمبی دعا ہو۔)

۹۷۱۳:......اور اسی طرح روایت کیا ابوبدر حلبی نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بطریق مرسل۔

۹۷۱۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمد بن خرزاد نے ان کو موسیٰ بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید حضرمی نے ان کو علی بن رباح نے ان کو جنادہ بن ابوامیہ نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا صبر وسخاوت۔ اس نے پوچھا کہ میں اس سے افضل پوچھتا ہوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قضا میں سے کسی چیز میں تہمت نہ لگاؤ۔

صبر نصف ایمان ہے

۹۷۱۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور ابن ابوقماش نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو علاء بن خالد قرشی نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان نصف نصف ہے آدھا صبر میں ہے اور آدھا شکر میں ہے۔

۹۷۱۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن حسن بن حسین بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سلیمان حلال نے ان کو یعقوب بن حمید نے ان کو محمد بن خالد مخزومی نے ان کو سفیان ثوری نے زید سے اس نے ابووائل سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر آدھا ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

اس روایت کے ساتھ یعقوب متفرد ہے مخزومی سے روایت کرنے میں اور محفوظ روایت ابن مسعود سے ہے۔

۹۷۱۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن نصر آبادی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے انکے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

پانچ صفات

۹۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم دیری نے ہمیں خبر دی دیری نے کہ اس کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا۔ پانچ صفات ہیں تم لوگ ان کی حفاظت کرنا اگر چہ تم اونٹ پر سوار ہو البتہ تم ان کو پالینے سے قبل کوئی آدمی تم میں سے نہ گذرے کوئی بندہ نہ ڈرے مگر اپنے گناہ سے۔ اور نہ امید رکھے مگر اپنے رب سے۔ اور جو نہیں جانتا وہ پوچھنے سے نہ شرمائے۔ اور جو جانتا ہے وہ اگر کسی بات کو نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم اللہ بہتر جانتا ہے کہنے سے عار نہ کرے۔ اور صبر کا مرتبہ ایمان کے اندر ایسے ہے جیسے وجود میں سر کا مقام ہے۔ کہ جب سر کو کاٹ دیا جائے تو باقی جسم سڑ کر بدبودار ہو جاتا ہے جس کا صبر نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کی روایت میں ہے کہ باقی جسم خراب ہو جاتا ہے۔

صبر سے متعلق روایات

۹۷۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن خطاب عنبری نے مغیرہ سے اس نے ابومحمد سے اس نے حسن سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے نفس کو دنیا کے فکروں میں داخل کر اور اس سے صبر کے ساتھ نکل جا۔ اور جو کچھ آپ اپنے بارے میں جانتے ہیں اس کو لوگوں سے چھپالو گے۔

۹۷۲۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو ہشیم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو صلح بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ صبر کی عادت بناؤ بے شک عین ممکن ہے کہ تمہارے اوپر کوئی آزمائش آجائے۔ حالانکہ کتنا ہی مشکل آجائے اس مشکل سے زیادہ سخت نہیں ہوگی جو ہمیں اس وقت پہنچی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۹۷۱۶)......(۱) فی ن : (زید) (۹۷۱۸)......(۱) فی ن : (لاخیرله)

۹۷۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت پڑھی تھی مالک بن انس کے سامنے قطن بن وہب سے اس نے عویمر بن اجدع سے اس نے یحنس مولیٰ آل زبیر سے۔اس نے اس کو خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔فتنہ کے دور میں ان کے پاس ان کی نوکرانی آئی اس نے ان کو سلام کیا۔وہ بولی میں تو خروج کا۔یا نکلنے کا ارادہ کر چکی ہوں اے ابوعبدالرحمٰن، ہمارے اوپر بڑا کھٹن وقت آ گیا ہے حضرت عبداللہ نے ان سے کہا (ارے بھیڑی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمار ہے تھے۔کہ نہیں صبر کرتا کوئی ایک بھی دنیا کی حکومت پر اور اس کی سختی پر مگر میں اس کا گواہ ہوں گا یا فرمایا تھا کہ میں اس کا سفارشی ہوں گا قیامت کے دن۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۹۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد زاہد نے ان کو عبید اللہ بن حسن غزال حافظ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے دوسرے مقام پر ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن سلام اور عبید غزال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن عمرو بجلی نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ہی اپنی ہر خواہش کی تکمیل کر لے یہ چیز قیامت میں اس کے اور اس کی خواہش کے درمیان آڑ اور پردہ ہوگی۔اور جو شخص مالداروں کی زینت کی طرف اپنی نگاہیں دراز کرے وہ آسمانوں کی حکومت کے سامنے بے عزت ہو جاتا ہے۔اور جو شخص سخت روزگار پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کو جنت فردوس میں ٹھکانہ دیں گے جہاں وہ خود چاہے گا۔اس روایت کے ساتھ اسماعیل بن عمرو بجلی متفرد ہے۔

۹۷۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلم جمحی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوگیا۔جو مسلمان ہوا مگر اس کا رزق بمشکل گذارا کرنے کا ہے اور وہ اسی پر صبر کرتا ہے۔

۹۷۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو ابوالحویرث نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قابل مبارک باد ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ رزق بقدر (قوت لایموت) بقدر گذارہ دیتا ہے اور وہ اس پر بھی صبر کرتا ہے۔

۹۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے ان کو موسیٰ بن سہل نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو ابوعلاء بن شخیر نے ان کو احمد بن سلیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا مگر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو کچھ دیتا ہے اس پر اس کو آزماتا ہے جو شخص اللہ کی اس تقسیم پر راضی ہو جاتا ہے جو اس کے لئے اس نے کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت اور وسعت عطا کرتا ہے۔اور جو شخص راضی نہیں ہوتا اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔

امام احمد نے فرمایا کہ ابوعبداللہ احمد حاکم کی کتاب میں دال کے ساتھ لکھا ہوا تھا مگر وہ اس کو غلط سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ یہ احمر ہے راء کے ساتھ۔اور میں اس کو احمد بن معاویہ بن سلیم سمجھتا ہوں راء کے ساتھ ابن مندہ نے اس کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۹۷۲۶:......اس کو روایت کیا ہے حماد بن زید نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ مروی ہے بنو سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے روایت ذکر کی ہے۔

(۹۷۲۴)......سقط هذا الحديث من (ن)

احتمال ہے کہ یہ بنو سلیم کے کسی دوسرے آدمی سے مروی ہو لہذا ہمارے شیخ احمد کی کتاب میں واقع ہوا ہے۔

۹۷۲۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ازرق بن قیس سے۔ اس نے مسعس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو موجود نہ پایا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ پھر وہ شخص آ گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے چاہا تھا کہ میں اس پہاڑ پر جا کر اس کے غار میں داخل ہو جاؤں اور عبادت کروں لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تمہارے کسی ایک آدمی کا ایک ساعت صبر کرنا اس کیفیت پر جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اسلام کے بعض مقامات پر بہتر ہے چالیس سال تک اس کے لئے عبادت کرنے سے۔

۹۷۲۸:.....اور اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ازرق بن قیس سے اس نے مسعس سے اس نے ابو حاضر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ ساٹھ سال تک۔

مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا خلوت کی ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے

۹۷۲۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن قماش نے ان کو مسعس بن سلامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جبل جبانہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابو حاضر اسدی تھے لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمارے لئے اس پہاڑ میں مکان ہو اس میں کھانے پینے کا انتظام بھی ہو اس قدر جو ہمیں زندگی بھر مرنے تک کافی ہو۔

ہمیں ایک آدمی نے خبر دی پس کہا ابو حاضر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احباب کو نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ وہ کسی میدان میں یا جنگل میں علیحدہ ہو گیا ہے وہاں عبادت کرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیج کر اس کو بلا لیا اور پوچھا کہ تم نے جو کچھ کیا اس بات پر تمہیں کس چیز نے ابھارا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ اور میرا اجل قریب آ چکا ہے میں نے یہ پسند کیا ہے کہ میں علیحدہ ہو کر رہوں رب کی عبادت کروں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ پکارا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب وہ لوگوں کو پتہ بتانے کا ارادہ کرتے تھے تو ہمارے اندر اس بات کو پکار کر کہتے تھے۔

خبردار بے شک مسلمانوں کے وطنوں میں سے ایک وطن یعنی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ رہنے کی جگہ میں ساتھ رہنا اکیلے رہ کر ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس کو پکار پکار کر فرمایا۔

۹۷۳۰:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عمارہ بن عبدالجبار نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا بے شک وہ مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی دی ہوئی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو نہ تو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے نہ ہی ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا

۹۷۳۱:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن اسحاق بن عبداللہ فقیہ نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابو الربیع زہرانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عقبہ نے ان کو ابو حکیم نے ان کو حدیث بیان کی عمرو بن ثابت لخمی نے ان کو خبر دی ابو امیہ

(۹۷۲۹) ...(۱)... فی ن : (الجبل)

شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس گیا میں نے کہا اے ابوثعلبہ آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں:

علیکم انفسکم لایضر کم من ضل اذا اهتدیتم

اپنے آپ کو لازم پکڑو تمہیں وہ شخص کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہوگیا جس وقت آپ خود ہدایت پا جاؤ۔

انہوں نے جواب دیا خبردار اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں یا جس شخص سے پوچھا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا بلکہ آپ لوگ معروف کا حکم کرو اور منکر سے روکو یہاں تک کہ آپ جب دیکھیں کہ تیزی نفس کی اطاعت ہورہی ہو۔ اور ہوائے نفسانی کی اتباع ہورہی ہو۔ اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور صاحب رائے اپنی رائے کو پسند کررہا ہے اور اس پر خوش ہے تو اس وقت اپنے آپ کو لازم پکڑنا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دینا۔ پس بے شک تمہارے پیچھے ایام صبر ہوں گے جن میں صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے کا اجر پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا جو اس کے عمل جیسے عمل کریں۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی اس کے ماسواء نے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا انہیں لوگوں میں سے پچاس افراد کے اجر کے برابر اجر ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ہوگا۔

صبر کی تلقین

۹۷۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے کہ ہم نے جو کچھ تجربہ کیا ہے کسی بھی چیز کا اس میں ہم نے اس سے زیادہ سخت کسی چیز کو نہیں پایا کہ برا آدمی نیک آدمی کے معاملات کا ذمہ دار بنا دیا جائے۔ اور پھر ہم نے اس مصیبت کا علاج کوئی نہیں دیکھا سوائے اس پر صبر کرنے کے۔ اور ہم نے نیکوں کی نیکی کی تباہی نہیں دیکھی مگر طمع ولالچ میں۔

۹۷۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسین یعنی ابن شقیق نے ان کو عبدالملک بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو زبیر بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس گئے ہم نے ان کی خدمت میں ان دنیاوی امور کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صبر کرو اور اپنے رب کے معاملے میں مخلص رہو۔ بے شک حال یہ ہے کہ تمہارے اوپر جو بھی وقت آئے گا جو اس کے بعد ہوگا وہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملوگے میں نے یہ سب تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن سفیان سے اس نے سفیان سے۔

۹۷۳۴:...... ہم نے کتاب السنن وغیرہ میں روایت کی ہے ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی معاملے میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ صبر کرے۔

۹۷۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حارث بن محمد تیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو اسید بن حضیر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لئے فرمایا تھا کہ بے شک تم لوگ میرے بعد دیکھو گے کہ (انصاف نہیں ہورہا ہے بلکہ) بعض لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جارہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کرتے رہنا یہاں تک کہ مجھے تم لوگ حوض کوثر پر پالینا۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ

(۹۷۳۱) ...... (۱) فی ن : (أبو الزبیر) (۲) ...... فی ن : (الشعبانی)

(۹۷۳۳) ...... (۱) فی ن : (مانلنا)

کی روایت سے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر.

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کئے کی وجہ سے ہوتی ہے (یعنی تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور وہ بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ لوگوں کو جب کسی ایسی نعمت کا زوال پہنچتا ہے جو ان کو حاصل تھی تو یقینی بات ہے کہ اس کا سبب کوئی حادثہ ہوتا ہے جو خود انہیں کی طرف سے پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور انہی کا واقع کردہ ہوتا ہے۔ (اور وہ سبب کیا ہوتا ہے؟ وہ دو طرح کا ہوتا ہے) یا تو ترک شکر ہوتا ہے یا ارتکاب معصیت ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ کلام اغلب اور اکثر ترک وارتکاب کی وجہ سے ہو (یعنی زیادہ ترک شکر یا زیادہ گناہوں کا ارتکاب جب یہ کیفیت ہو تو مصیبت سے واویلا نہ کرو جب واقع ہو جائے۔ بلکہ اس کی ملامت اپنے نفس کو کرو۔ یا مصائب کی طرف پہنچانے والے اسباب سے بچو۔ جو امور عادتاً ممکن ہیں کہ قائم رہ سکیں مثلاً صحت ہے دولت ہے۔ اچھی شہرت ہے۔ حکمت دانائی ہے اور ان کی مثل۔

اور فرمایا کہ:

ما اصاب من مصیبة فی الارض و لافی انفسکم الافی کتاب من قبل ان نبرأها

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے زمین میں ہو یا تمہارے اپنے نفسوں میں وہ پہلے سے ضبط تحریر میں ہے۔

کہتے ہیں کہ احتمال ہے واللہ اعلم بالصواب کہ جو کچھ مصیبت تمہیں پہنچتی ہے عام ہو یا خاص ہو اللہ نے اس کو واقع کرنے اور اتارنے سے قبل اللہ نے اس کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ اور اس کے بارے میں اس نے تمہیں باخبر کر دیا ہے اور تمہیں متنبہ کر دیا ہے کہ:

لکیلا تأسوا علی ما فاتکم

تاکہ تمہارا کچھ نقصان ہو جائے اس پر تم افسوس نہ کرو۔

اور تم باخبر رہو کہ عطیہ مقدر تھا اس وقت کے ساتھ جو تم سے گذر چکا ہے۔ اور جو شخص کوئی چیز وقت مقررہ تک دیا جائے جب اس وقت خاص کے بعد اس سے واپس لے لیا جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس پر افسردہ ہو۔

و لا تفرحوا بما اتاکم

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں۔

یعنی نہ تو ترجیحی سلوک کرو۔ نہ اتراؤ تکبر کرو اس کے مقابلے میں جس کو وہ نعمتیں میسر نہ ہوں تمہاری طرح اس لئے کہ تمہارے پاس بھی دائمی نہیں بلکہ عاریۃً دی گئی ہیں تم ان کے حقیقی اور مستقل مالک نہیں ہو۔ اس لئے ان کی حقیقی ملکیت اللہ کی ہے۔ عارضی اور ادھاری لینے والے کو مناسب نہیں ہے کہ وہ عارض اور ادھاری چیز پر اترائے۔ اس لئے کہ کچھ نہیں معلوم اور کوئی ضمانت نہیں ہے کسی وقت بھی مالک اس کو اس سے واپس لے سکتا ہے چنانچہ دنیا کی تمام تر نعمتوں کا یہی حال ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سلسلہ میں درج ذیل روایت وارد ہوئی ہے۔

(۹۷۳۵)......(۱) فی ن : (یدفعها)　(۲)......فی ن : (یتمتع)

میت پر آنسوؤں کا چھلک جانا

۹۷۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے بطور املاء کے اس کو ابو مسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے اور سلیمان بن حرب نے۔

۹۷۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی شعبہ نے عاصم احول سے ان کو ابو عثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا وہ ان کو خبر دے رہی تھیں کہ اس کا بیٹا فوت ہو چکا ہے آپ میرے پاس آ جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانے والے سے کہا۔ کہ یوں کہو کہ اللہ کا تھا جو اس نے لے لیا اور وہ بھی جو کچھ اس نے دیا۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا انداز مقرر ہے (اے بیٹی) تمہیں چاہئے کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ کہتے ہیں کہ حالانکہ اس نے تو یہ پیغام بھیجا تھا کہ آپ میرے پاس آ جائیں۔

وہ آدمی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ان کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ بھی تھے میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ اور ابی بن کعب بھی تھے کہتے ہیں کہ حضور تشریف لائے اور آ کر اس بچے کو آپ نے اپنی گود میں لے لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سعد نے عرض کی۔ یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شفقت و رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں بنائی ہے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مہربانی کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حجاج بن منہال سے اور حفص بن عمر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی وجوہ سے عاصم سے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بے مثال واقعہ

۹۷۳۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ کا بیٹا تھا بی بی ام سلیم سے اس کا انتقال ہو گیا تھا بی بی ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی موت کے بارے میں نہ بتانا۔ میں خود ہی ان کو بتاؤں گی۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ آئے تو اہلیہ نے رات کا کھانا اور پانی پیش کیا اس کے بعد خود بہتر طریقے پر تیار ہوئی جب وہ کھا پی کر فارغ ہو گئے اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ تو اس کے بعد بی بی ام سلیم اپنے شوہر سے کہنے لگی۔

اے ابو طلحہ ایک بات تو بتائیے اگر ایک گھر والے دوسرے گھر والوں کو کوئی چیز ادھاری دیں۔ پھر وہ اپنی چیز واپس ان سے مانگ لیں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ واپس دینے سے انکار کر دیں؟ ابو طلحہ نے فرمایا کہ نہیں۔ تو کہنے لگیں کہ پھر آپ اپنے بیٹے کو ثواب کی امید رکھ لیجئے۔ ابو طلحہ نے کہا اللہ کی بندی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا میں نے کھانا بھی کھا لیا، میں نے صحبت بھی کر لی۔ آپ میرے بیٹے کی فوت کی خبر پہلے مجھے دیتیں۔ وہ اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے۔ جا کر ان کو اپنے سارے معاملے کی خبر دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری گذشتہ رات کو مبارک بنائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات ان کی اہلیہ کو حمل ٹھہر گیا۔ پھر ایک وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ابو طلحہ اور ام سلیم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب مدینے کے قریب پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مدینہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس خاتون کو رات کو بچہ جننے کا درد شروع ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔اور ابوطلحہ نے اپنی بیوی کی دیکھ بھال کی۔تو ابوطلحہ نے دعا کی اے اللہ اے میرے رب بے شک آپ جانتے ہیں کہ یہ بات مجھے بہت پسند ہے کہ میں آپ کے نبی کے ساتھ چلوں جب وہ نکلیں اور میں اس کے ساتھ ہی داخل ہوں جب وہ داخل ہوں۔مگر میں اس وقت محبوس کر دیا گیا ہوں جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔کہتے ہیں کہ ام سلیم نے کہا اے ابوطلحہ مجھے جو تکلیف شروع ہوئی تھی اب وہ مجھے نہیں ہو رہی لہٰذا وہ چل پڑے اور رات رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔پھر اسے درد شروع ہوا اور اس نے بچہ جنم دیا۔لہٰذا ام سلیم نے ان سے کہا۔ اس بچہ کو پہلے کچھ نہ کھلائیے۔

بلکہ صبح صبح اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائیے بچہ رات کو روتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ شاید یہ ام سلیم نے بچہ جنم دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے میں بچے کو آپ کے آگے لے آیا اور آپ کی گود میں رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی عجوہ کھجور منگوائی اور اسے اپنے منہ میں چبایا یہاں تک کہ وہ گھل گئی پھر اسے اس کے منہ میں ڈالا لہٰذا بچہ اس کو چوسنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کے ساتھ انصار کی محبت کو ملاحظہ کرو اس کے بعد آپ نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۹۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی محمد بن سختویہ نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا بی بی ام سلیم سے ایک بیٹا تھا اس کا انتقال ہو گیا بی بی نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابوطلحہ کو بچے کی موت کا نہ بتانا۔اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی اس کو مسلم نے نقل کیا محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن اسد سے اس نے سلیمان سے۔اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اسحاق بن عبداللہ سے اس نے انس بن مالک سے۔

۹۷۴۰:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا بیٹا بیمار تھا وہ شام کو مسجد چلے گئے پیچھے سے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔

راوی نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کے مفہوم میں حدیث بیان کی ہے۔اور عاریۃ یعنی ادھاری چیز کے (حوالے سے) کہا ہے کہ جب رات کا آخر ہو گیا تو ان کی اہلیہ نے کہا اے ابوطلحہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آل فلاں نے کوئی چیز ادھاری مانگ کر لی تھی وہ اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے وہ چیز واپس مانگی گئی تو یہ بات ان کو بری لگ گئی۔ابوطلحہ نے کہا کہ ان لوگوں نے انصاف نہیں کیا ام سلیم بولی کہ بے شک میرا بیٹا تھا جو کہ اللہ کی طرف سے ہمیں ادھار یعنی عارضی ملا تھا اللہ نے اس کو واپس لے لیا ہے۔ابوطلحہ نے اناللّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۴۱:......اس قصے کو عبایہ بن رفاعہ نے اور اس نے اس کے آخر میں کہا ہے (کہ پھر ابوطلحہ کا جو بیٹا پیدا ہوا تھا) میں نے اس کے سات بیٹے دیکھے تھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جہنم کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی

۹۷۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کے سامنے (یہ روایت) پڑھی تھی انہوں نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جس انسان کے تین بیٹے مر جاتے ہیں اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔(یعنی اللہ نے جو قسم کھائی تھی کہ ہر شخص کو جہنم کے اوپر سے گذرنا ہوگا۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن ابواویس سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۹۷۴۳:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اصفہانی نے ان کو ابوصالح ذکوان نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد تو آپ کی حدیث آپ کی بات سن کر استفادہ کر لیتے ہیں، آپ ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے کوئی ایک دن مقرر کر دیں جس دن ہم لوگ (خواتین) آپ کے پاس حاضر ہوا کریں۔ جس میں آپ ہمیں تعلیم دیا کریں وہ تعلیم جو اللہ نے آپ کو دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ فلاں دن فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں (وہ وقت مقرر پر جمع ہو گئیں تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو اس علم میں سے تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو علم دیا تھا۔ ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی عورت بھی جس کے تین بچے اس کے آگے چلے جائیں (یعنی فوت ہو جائیں) وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا یارسول اللہ اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو۔ دو۔ دو بھی یعنی اسی جواب کو آپ نے بار بار دہرایا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے ابوکامل سے اس نے ابوعوانہ سے یہ اجر اس شرط پر ہے کہ جو شخص اس میں سے اس مصیبت سے دوچار ہو جائے پھر وہ لوگ اس پر صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔

۹۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو یا تین بیٹے ہلاک ہو جائیں جو ابھی تک بلوغت کو نہ پہنچے ہوں اور وہ ان کے گذر جانے پر ثواب کی نیت کرے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بنیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دراوردی کی حدیث سے اس نے سہیل سے۔

۹۷۴۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث نے ان کو محمد بن لبید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ اگر دو بیٹے فوت ہو جائیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ہو تب بھی۔ محمود نے کہا جابر بن عبداللہ سے اللہ کی قسم البتہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر تم لوگ ایک کا بھی کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے بارے میں بھی یہی بات فرماتے۔ جابر نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۹۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طلق بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ ذکر کرتے تھے حضرت ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی کہنے لگی آپ ہمارے لئے دعا کریں میں نے تین بیٹے دفن کئے ہیں (جن کا انتقال ہو چکا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق آپ نے سخت حصار اور دیوار بنالی ہے جہنم کے آگے۔

(۹۷۴۵)......الکنز (۶۸۶۷)

(۹۷۴۶)......أخرجه مسلم (۲۰۳۰/۴) من طريق طلق بن معاوية عن ابي زرعة. به

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے حفص بن عیاث سے۔

۹۷۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو حسن بن حسن حربی نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی مسلمان جن کے تین بیٹے فوت ہو جائیں جو نابالغ ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے والدین کو محض اپنے فضل اور اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔

فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ نہیں اس وقت تک ہم نہیں داخل ہوں گے جب تک ہمارے ماں باپ نہ آ جائیں۔ فرمایا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تم بھی اور تمہارے والدین بھی اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۹۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے دونوں نے کہا ان کو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام نے یعنی ابن حسان نے ان کو حسن نے صعصعہ بن مطرویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا وہ اپنے سواری کے جانور کو آگے پکڑ کر چلا رہے تھے اور ان کے گلے میں مشک لٹکی ہوئی تھی میں نے کہا ابوذر کیا ہوا آپ کو؟ انہوں نے کہا میرا کام میرے لئے ہے۔ میں نے کہا اے ابوذر آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے تین بار کہا کہ میرے لئے میرا عمل ہے کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بتائیں گے؟ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دے گا۔

۹۷۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسحاق ازرق نے ان کو العوام نے ان کو ابومحمد مولی عمر بن خطاب نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے تین بچے آگے پہنچ جائیں جو بلوغت تک نہ پہنچے ہوں وہ اس کے لئے جہنم سے مضبوط حصار اور قلعہ ثابت ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب ابوالمنذر رسید القراء ہیں انہوں نے کہا کہ دو آگے چلے جائیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں اگر دو بھی آگے چلے جائیں ابوذر نے کہا کہ میں نے کہا اگر ایک ہو؟ انہوں نے فرمایا اگر چہ ایک بھی ہو۔ (لیکن یہ بات پہلے صدمے کے وقت ہوگی۔)

جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں وہ جنت میں اپنے والدین کا استقبال کریں گے

۹۷۵۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن ہارون واسطی نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابومحمد مولیٰ عمر بن خطاب نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کوئی بھی دو مسلمان والدین جن کے تین بچے وفات پا جائیں جو کہ ابھی نابالغ ہی ہوں وہ بچے ان کے لئے جہنم سے حفاظت کا محفوظ قلعہ ثابت ہوں گے۔

(۹۷۴۷)......أخرجه النسائی فی الجنائز باب (۲۵) من طریق إسحاق الأزرق عن عوف بن أبی جمیلة الأعرابی. به

(۹۷۴۸)......أخرجه النسائی فی الجنائز باب (۲۵) من طریق یونس عن الحبسن. به

(۹۷۴۹)......عزاه فی الکنز (۸۶۸۰) إلی أبی یعلی و ابن عساکر

حضرت ابوذر نے فرمایا ہمارے دو بچے گذر گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو بچے بھی اسی طرح ہیں۔ ابی بن کعب ابوالمنذر رسید القراء نے کہا یارسول اللہ میرا ایک بیٹا گذر گیا ہے۔ یارسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایک بیٹا بھی اور یہ بات صدمہ اولیٰ کے وقت ہوتی ہے۔ الفاظ حدیث مقری کے ہیں۔

۹۷۵۱:.....ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن علی دقاق نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبدربہ بن بارق حنفی نے ان کو سماک بن ولید حنفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اے عائشہ جس شخص کے دو بچے آگے جا کر ذخیرہ بن چکے ہوں میری امت کے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بدلے میں جنت میں داخل کرے گا۔ سیدہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی جس کا صرف ایک بیٹا آگے جا چکا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جس کا ایک بیٹا فوت ہو چکا ہو اے توفیق یافتہ۔ عرض کیا اے اللہ کے نبی جس کا ایک بھی بیٹا آگے نہ گیا ہو۔ فرمایا کہ جس کا آگے کوئی ذریعہ نہ ہو میں اس کے لئے آگے کا ذریعہ ہوں۔ میری مثل ذریعہ نہ پائیں گے۔

یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کے متابع بیان کی ہے۔ اور نضر بن علی وغیرہ نے روایت کی عبدربہ بن بارق سے۔

۹۷۵۲:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبیداللہ بن معاذ عنبری نے اور عبدالوحد بن غیاث نے دونوں نے کہا ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا۔ ان کو ابوالسلیل نے ان کو ابوحسان نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے کہا کہ میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کریں گے جس کے ساتھ ہمارے دل خوش ہو جائیں ہمارے مرنے والوں کے بعد کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جی ہاں ان کے چھوٹے بچے اہل جنت تالابوں کے مینڈک میں (ان کے ذخیرے ہیں۔) ان بچوں میں سے ایک اپنے والد سے ملے گا۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اپنے والدین سے ملے گا۔ اور اس کا کپڑا پکڑ لے گا یا یوں فرمایا تھا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا جیسے میں نے آپ کے کپڑے کا کونہ پکڑ لیا ہے بس پھر وہ نہیں رکے گا یہاں تک کہ اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس بچے کو بھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سوید سے اور محمد بن عبدالاعلیٰ سے اس نے معتمر سے۔

۹۷۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج نے یعنی ابن محمد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن قرہ سے ان کو ابوایاس نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ساتھ ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا اللہ آپ سے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اس کو نہ دیکھا تو پوچھ لیا کہ بچہ کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ وہ فوت ہو گیا ہے یارسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ جب بھی جنت کے کسی دروازے پر جائیں اور دروازہ کھلوانے کی کوشش کریں تو وہ بیٹا بھاگ کر دروازے کھولے۔ اس شخص نے پوچھا کہ کیا یہ صرف میرے لئے ہے یا ہم سب کے لئے ایسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تم سب کے لئے ہوگا۔

۹۷۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو خالد بن میسرہ نے ان کو ابوحاتم بصری نے اور وہ مکے میں آیا کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے تو صحابہ کرام آپ کے گرد حلقہ بنا لیتے تھے ان میں ایک آدمی تھا جس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا تھا جو اس

(۹۷۵۱).....(۱) فی ا: (یحیی) وھو خطأ وعیسی بن ابراھیم وھو الشعیری البرکی (تقریب)

(۹۷۵۲).....اخرجه مسلم (۲۰۲۹/۴)

کے پیچھے آ جاتا تھا۔ وہ بچہ فوت ہو گیا اور وہ آدمی حلقہ رسول سے غیر حاضر رہنے لگا۔ اور اپنے بیٹے کی یاد میں غمگین رہنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر حاضر پایا تو پوچھا کیا بات ہے وہ آج کل نظر کیوں نہیں آتا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے اسی کو یاد کرتا رہتا ہے اسی کے غم کی وجہ سے نہیں آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جا کر اس سے ملے اور اس کی تعزیت کی۔ اور فرمایا اے فلانے دو باتوں میں سے کوئی بات آپ کو زیادہ پسند ہے یہ کہ تو عمر بھر اس کے ساتھ فائدہ اٹھائے۔ یا یہ بات کہ کل آپ جب جنت کے دروازے پر آئیں تو جس دروازے پر جائیں آپ دیکھیں کہ وہ آپ سے پہلے وہاں موجود ہو اور آپ کے لئے وہ دروازہ کھولے۔ اس نے کہا کہ بلکہ یہی پسند ہے کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی بات ہے تیرے لئے چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی کیا یہ بات صرف اسی شخص کے لئے ہے یا سب کے لئے مسلمانوں میں سے جس کے بھی بچے فوت ہو جائیں۔ فرمایا کہ یہ اس کے لئے تو ہے ہی۔ اور مسلمانوں میں سے ہر وہ شخص جس کے بچے ہلاک ہو جائیں۔ اس کے لئے بھی ہے۔

پانچ وزنی چیزیں

۹۷۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی بن اسماعیل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن علاء نے اور ابن جابر نے دونوں نے کہا ان کو ابو سلام نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو علی حسن بن یحییٰ کرمانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن علاء نے ان کو ابو سلام اسود نے ان کو ابو سلمٰی نے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چرواہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے رک رک (مراد ہے توجہ سے سن) پانچ چیزیں ہیں کس قدر ہی وہ ترازو میں بھاری ہیں۔

(۱) لاالٰہ الااللّٰہ. (۲) سبحان اللّٰہ (۳) الحمدللّٰہ. (۴) اللّٰہ اکبر.

اور نیک صالح بیٹا کسی مسلمان مرد کا جو وفات پا جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے۔ کہ کس نے ان کو ترازوں میں اس قدر بھاری بنا دیا ہے۔

مراد ہے کہ خوب وزنی ہیں ترازوئے اعمال میں۔

۹۷۵۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے حارث بن سوید سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے تیں رقوب کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ رقوب وہ ہے جس کے بچے نہ ہوتے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں رقوب وہ ہے جس کے بچے آگے نہ گئے ہوں بالکل۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابو معاویہ سے۔

۹۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ قصار کوفی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ان کو انصار کی ایک عورت کے بیٹے کی وفات کی خبر پہنچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر جب دیکھا تو وہ (بری طرح رو رہی تھی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۹۷۵۶)......اخرجہ مسلم (۲۰۱۴/۴) (۹۷۵۷)......کنز العمال (۸۶۷۵)

فرمایا کہ یہ کیسا واویلا اور بے صبری ہے وہ بولی یارسول اللہ میں کیسے بے صبری نہ کروں حالانکہ میں رقوب ہوں میرے بچے مرجاتے ہیں زندہ نہیں رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ رقوب تو وہ ہیں جن کے بچے زندہ رہتے ہیں۔ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتیں کہ آپ اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھو کہ وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اور بلا رہا ہو آپ کو کہ ہمارے پاس آجاؤ؟ عورت نے کہا جی ہاں! یہ تو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک وہ اسی طرح ہے۔

نامکمل بچہ پر آخرت میں اجر

۹۷۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جب کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا تھا یارسول اللہ میرے بیٹے میں سے (یا اولاد میں سے) میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان میں سے کیا کچھ آپ نے آگے بھیجا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرے بعد میرے پیچھے کیا رہے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے ان میں سے وہ کچھ ہے جو مضر کے لئے اس کی اولاد میں سے ہے۔

۹۷۵۹:..... ابوعبید نے کہا کہ ہمیں ابن علیہ نے خبر دی لیث بن ابوسلیم سے اس نے سعید سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اور حمید نے کہا کہ البتہ اگر میں ایک نامکمل بچہ آگے بھیجوں (یعنی کچا حمل ساقط ہوجائے تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے ایک سو (صحیح سالم بچنے والوں سے) زرہ پوشوں سے اور ابوعبید نے یہ بھی کہا کہ لک منھم ما لمضر من ولدہ۔ کہ تیرے لئے ان میں سے وہی کچھ ہے جو مسٹر کے لئے ہے ان کی اولاد میں سے یا بیٹوں میں سے۔ کہتے ہیں کہ بے شک مضر نہیں اجر دیئے جاتے ان میں جو مرچکے ان کے بیٹوں میں سے۔ اور حمید کا یہ قول کہ:

مائة مستلیم

یعنی بے شک شان یہ ہے کہ تحقیق اس نے اپنی زرہ پہنی ہے (یعنی زرہ)۔

جنت کے درجات اور اس کے دروازے

۹۷۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ہشام بن ملاس نمیری نے ان کو خبر دی مروان بن معاویہ خزاری نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں حارثہ شہید ہوگئے تھے چنانچہ ان کی والدہ آئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرے دل میں حارثہ کی کتنی محبت ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کر لیتی ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سمجھتی ہو کہ جنت ایک ہی ہے نہیں بلکہ جنتیں بہت ساری ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔

۹۷۶۱:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو عبداللہ بن وہب نے اس کے ثواب کے بارے میں ابن مسعود سے انہوں نے اس سے جس نے ان کو حدیث بیان کی تھی انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہوگیا تھا چنانچہ اس کا غم ان پر بہت شدید ہوگیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھر میں مسجد مقرر کر لی اور اسی میں عبادت کرنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ یا ہمارے اوپر رہبانیت فرض نہیں کی۔

(۹۷۶۰)..... محمد بن هشام بن ملاس الدمشقي أبو جعفر صدوق (الجرح والتعديل ۸/۱۱۶)

بلکہ میری امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے اے عثمان بن مظعون بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جب کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرے گی؟ کہ آپ جنت کے جس دروازے پر آئیں آپ وہاں ہی اپنے اس بیٹے کو پالیں کہ وہ آپ کے پہلو میں آ کھڑا ہوا اور اپنی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہو اور آپ کے لئے آپ کے رب سے سفارش کر رہا ہو۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ۔ کیا ہمارے لئے بھی وہی اجر ہے ہمارے مرنے والے بیٹوں میں جو عثمان کے لئے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہے اس کے لئے جو تم میں سے صبر کرے اور طلب ثواب کی نیت کرے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے عثمان بن مظعون جو شخص فجر کی نماز با جماعت ادا کرے اس کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اس کے لئے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے دونوں درجوں کے درمیان مسافت اتنی طویل ہوگی جس کو طے کرنے کے لئے خالص اور مشاق گھوڑا ستر سال دوڑتا رہے۔ اور جو شخص ظہر کی نماز با جماعت ادا کرے۔ اس کے لئے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے جن کے دو درجوں کے درمیانی مسافت اتنی ہوگی جس کے طے کرنے کے لئے اسماٹ خالص گھوڑا پچاس سال تک دوڑتا رہے۔

اور جو شخص عصر کی نماز با جماعت ادا کرے اس کا اجر ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کو آزاد کر دے جن میں ہر ایک نے بیت اللہ آباد کیا ہو۔

اور جس نے مغرب کی نماز با جماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی نے حج مقبول اور عمرہ مقبول کیا ہو۔ اور جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے لیلۃ القدر کی عبادت کر لی ہو۔

۹۷۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن ہشام نے ان کو عبداللہ بن جراح قہستانی نے ان کو عبدالخالق بن ابراہیم بن طہمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن خنیس نے ضرار بن عمرو سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا وہ اس پر شدید غمگین تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی ایک جگہ ٹھہرالی تھی جہاں وہ عبادت کرلیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمائندہ بھیجا کہ اس کو میرے پاس بلالاؤ اور اس کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ عثمان بن مظعون جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے عثمان بن مظعون کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں؟ کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں آپ جنت کے جس دروازے پر جائیں گے وہاں آپ یہ پائیں گے کہ آپ کا بیٹا وہاں کھڑا ہوگا جو آپ کی کمر میں بانہیں ڈالتے ہوئے تیرے لئے تیرے رب کے آگے شفاعت کرے گا؟ عثمان نے کہا کہ کیوں نہیں میں تو خواہش کرتا ہوں یارسول اللہ۔ چنانچہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی یارسول اللہ کیا ہمارے لئے بھی ہمارے مرحوم بیٹوں میں یہی اجر ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو ثواب کی نیت کرے گا میری امت میں سے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان کیا تم جانتے ہو کہ اسلام میں رہبانیت کیا ہے؟ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

اے عثمان جو شخص جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرے اس کے بعد اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کو ایک حج مقبول اور عمرہ مقبول کا اجر ملے گا۔ اور جس نے ظہر کی نماز با جماعت ادا کی اس کے لئے پچیس نمازوں کا اجر ہوگا۔ ہر ایک ان میں سے اس کی مثال ستر درجے ہوں گے جنت الفردوس میں۔

اور جس نے عصر کی نماز با جماعت ادا کی اس کے بعد وہ ذکر اللہ کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۹۷۶۱)...... کنز العمال (۸۶۷۳)

(۹۷۶۲)...... (۱) فی الأصل: (یاأبا) وانظر الکنز (۸۶۷۴)

اس کے لئے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ آدمیوں کو آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا۔ایسے آٹھ افراد جن کی دیت اور خون بہا بارہ ہزار ہو اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اس کو پچیس نمازوں کا ثواب ہوگا اور ستر درجے جنت عدن میں ہوں گے اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے شب قدر کی عبادت کے برابر ثواب ہوگا۔

۹۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو اسحق بن منصور سلولی نے ان کو مندل نے ان کو حسن بن حکم نے ان کو اسماء بنت عابس بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساقط ہو جانے والا کل قیامت کے دن اپنے رب کے ساتھ حجت کرے گا کہ اس کے والد کو جہنم میں داخل نہ کرے۔اس سے کہا جائے گا اے ساقط ہو جانے والے اپنے رب کے ساتھ۔جھگڑنے والے بے شک میں نے تیرے والدین کو جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے لہٰذا وہ ان دونوں کو دامن سے کھینچ کر لے جائے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

آپ کا یہ قول کرنا کہ۔ یراغم ربہ فیغاضبہ. اور اسی مفہوم میں وہ روایت جس کو ابوعبید نے بطور مرسل روایت ساقط ہونے والے حمل کی بابت روایت کیا ہے۔وہ جنت کے دروازے پر سب کو روک دینے والا ثابت ہوگا۔ناراض ہو کر سب کو تاخیر کرائے گا اور جنت میں نہیں جانے دے گا۔اور کہا گیا ہے محبنطئی سے مراد ہے اس لڑکے کی مثل ہے جو اپنے والدین کے دامن سے لپٹ جاتا ہے۔

۹۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے راشد سے اس نے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضع حمل کرنے والیوں کو قیامت کے دن ان کا بچہ ان کے دامن سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔

۹۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تھا۔انہوں نے اس پر بہت زیادہ بے صبری کا مظاہر کیا اور پریشان ہوئے ان سے کہا گیا کہ تیرے نزدیک کیا چیز اس کا بدلہ یا اس کے برابر ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا وہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ محبوب تھے کہ میرے پاس ساری روئے زمین سونے سے بھر دی جائے۔فرمایا کہ ان سے کہا گیا۔ہم اس صدمے پر تجھے اسی طرح روئے زمین بھر سونے کے دینے کے برابر اجر عطا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اسی کے مطابق۔

میدان محشر میں بچے اپنے والدین کو پانی پلائیں گے

۹۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو عمرو بن طارق نے ان کو سری نے ان کو ابن شوذب نے کہ ایک آدمی کا بیٹا تھا وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔اس نے اپنی قوم کو بلایا اور کہنے لگا کہ مجھے آپ سب لوگوں سے ایک ضروری کام ہے اگر آپ لوگ کر دو گے تو بہت ہی مہربانی ہوگی۔لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم کریں گے۔اس شخص نے کہا میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس کو قبض کر لے یعنی اس کو موت دے دے اور اپنے پاس بلا لے اور آپ سب لوگ میری اس دعا پر آمین کہنا۔لہٰذا لوگوں نے اس شخص سے پوچھا کہ وہ کیوں ایسے کر رہا ہے؟ اس نے ان کو بتلایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور لوگ میدان محشر میں جمع ہیں اور سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔اچانک میں نے دیکھا کہ کچھ بچے جنت میں سے باہر آرہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں پانی کے کوزے

(۹۷۶۳)......أخرجه ابن ماجه الجنائز باب (۵۸) من طريق مالک بن إسماعيل أبي غسان عن مندل بن علي. به

(۹۷۶۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۷۸)

بھرے ہوئے ہیں میں نے دیکھا کہ ان میں ایک میرے بھائی کا بیٹا بھی ہے میں نے اس کو آواز دی اے فلانے مجھے بھی پانی پلا دے۔ وہ کہتا ہے اے چچا جان ہم لوگ اپنے اپنے والد کے سوا کسی کو نہیں پلاتے۔ اس آدمی نے کہا کہ جب سے مجھے اشتیاق ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس بیٹے کو بھی میرے لئے آخرت کے لئے آگے کا سامان بنا کر بھیج دے انہوں نے دعا کی اور سب لوگوں نے آمین کہی لہٰذا وہ لڑکا تھوڑی دیر ہی زندہ رہا پھر اس کا انتقال ہو گیا۔

بچوں کی وفات پر اجر

۹۷۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق نے کوفے میں ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو خبر دی کثیر بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ سامنے آ گیا۔ تو وہ کہنے لگے بیشک میں اس کے بہتر حالات کو جانتا ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ فوت ہو جائے اور میں اس پر اجر و ثواب کی توقع کروں۔

۹۷۶۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو حمید اعرج نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا بیٹا سامنے آ گیا سعید نے کہا بے شک میں اس کے بارے میں بہترین دوستی جانتا ہوں وہ یہ کہ یہ مر جائے اور میں اس پر ثواب ملنے کی امید کروں۔

۹۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو محمد بن داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کو جب بھی ملنے گیا سب سے پہلی بات انہوں نے مجھ سے یہی کہی کہ کسی صاحب عیال کی پرواہ نہ کر میں نے کسی عیالدار کو نہیں دیکھا مگر پریشان تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کا ایک چھوٹا بیٹا تھا کھیلتا رہتا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ اے ابوعمرو کاش کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبض کر لے (یعنی یہ فوت ہو جائے۔)

اور مجھے آرام مل جائے۔ میں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو باپ بنایا ہے (کیا مطلب ہے آپ اس کے خرچے سے پریشان ہیں کیا؟) کیا آپ نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ آپ کے پاس دوسو دینار ہیں اور بسا اوقات اس میں منافع بھی ہوتا رہتا ہے۔ کہنے لگے میں جہاد سے واپس آیا تھا تو پہلی چیز جس کے ساتھ میری ابتدا ہوئی تھی یہ تھی کہ میرا حبیب فوت ہو گیا تھا لہٰذا مجھے آرام مل گیا۔

۹۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن ابراہیم عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے منصور بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں حسن بصری کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ آپ ان سے اس فرمان الٰہی کے بارے میں پوچھیں:

ما اصاب من مصيبة في الارض ولا في انفسكم الا في كتاب من قبل ان نبرأها

نہیں پہنچتی کوئی مصیبت نہ زمین میں اور نہ ہی خود تمہارے نفسوں میں مگر وہ اصل کتاب (لوح محفوظ میں درج ہے)

اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں۔

چنانچہ میں نے اس آیت کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ سبحان اللہ اس میں کون شک کرے گا ہر وہ مصیبت جو زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ سب ضبط تحریر میں ہے اس سے قبل کہ ہم اس کو پیدا کرتے یعنی روح کو۔

(۹۷۷۰)......فی ن : (نبرأ)

۹۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لاتأسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم

جو چیز تم سے رہ جائے (یعنی حاصل نہ ہو سکے) اس پر رنج و غم نہ کرو اور جو چیز تمہیں عطا کرے اس پر نہ اتراؤ۔

فرمایا کہ ہر شخص یا تو نہ ملنے پر رنج و غم کرتا ہے یا ملنے پر اتراتا ہے لیکن جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کرے اور اس کو جو چیز پہنچے تو اس پر شکر کرے۔

فصل:......سب سے زیادہ آزمائش اور مصیبت میں کون؟

۹۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی اور ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ ان کے اوپر رکھا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو تو شدید بخار ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنا شدید بخار ہوتا ہے جیسے تم لوگوں میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ اس لئے ہے کہ آپ کا اجر بھی تو دہرا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہی بات ہے۔ جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ پہنچے یا اس کے ماسوا کوئی اور تکلیف تو اس کے بدلے میں اس کے گناہ اللہ تعالیٰ جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۹۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد اور اسی مفہوم کے ساتھ۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے ابومعاویہ سے۔

اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش سے کئی وجوہ سے۔

۹۷۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق اور ابوبکر قاضی نے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق خولانی نے ان کو خبر دی ابن وہیب نے ان کو خبر دی ہشام بن سعید نے زید بن اسلم سے اس نے عطا بن یسار سے یہ کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار تھا آپ نے کوئی کپڑا اوڑھ رکھا تھا۔ ابوسعید نے اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیا لہٰذا اس نے بخار کی تپش کپڑے کے اوپر محسوس کی تو ابوسعید خدری نے عرض کی یا رسول اللہ کتنا شدید بخار ہے آپ کو آپ کے بخار کی گرمی کتنی شدید ہے۔ ہم لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ہمارے اوپر تکلیف اور آزمائش سخت کر دی جاتی ہے۔ اور ہمارے لئے اجر بھی دہرا کر دیا جاتا ہے۔ ابوسعید نے پوچھا یا رسول اللہ سب سے زیادہ لوگوں میں مصیبت کس کی زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی ہے انہوں نے پوچھا کہ ان کے بعد پھر کس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی۔ البتہ ہوتا تھا

(۹۷۷۲)......متفق علیه

اخرجه البخاری فی المرضی باب (۲) ومسلم فی الأدب باب (۱۴) من طریق الأعمش. به

ایک شیخ ان میں سے فقر میں مبتلا کیا جاتا اور فقر کے ساتھ آزمایا جاتا یہاں تک کہ نہ پاتا سوائے ایک قمیص کے اس کو ڈھونڈتا اور پہن لیتا۔ اور آزمایا جاتا۔ چچڑوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس کو مار دیتیں اور البتہ ایک انسان ان میں سے آزمائش کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا جتنا کہ تم میں سے کوئی آدمی انعام کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔

۹۷۷۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور ہشام اور حماد بن سلمہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور حماد بن زید نے اور ابان عطار نے ان سب نے عاصم بن بہدلہ سے اس نے مصعب بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آزمائش سب سے زیادہ سخت کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جس کو انبیاء کے ساتھ زیادہ عملی مناسبت ہو۔ یہاں تک کہ آدمی آزمایا جاتا ہے۔

اپنے دین کے اندازے کے مطابق اگر وہ دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ دین کے اعتبار سے ذرا نرم ہو تو وہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ یا اس انداز کے مطابق فرمایا تھا۔ آزمائش بندے سے جدا نہیں ہوتی یا نہیں ٹلتی یہاں تک کہ وہ دھرتی پر چل پھر رہا ہوتا ہے (اور اس پر اس آزمائش کی وجہ سے) کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ یہ ابن فورک کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت کے مطابق بندہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے ہمیشہ آزمائش بندے کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس طرح کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا ہے مگر اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنی پھوپھی فاطمہ سے کہ وہ فرماتی ہیں ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے عورتوں کی ایک جماعت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ ہم نے دیکھا کہ بخار کی شدت کی وجہ سے جو آپ کو تکلیف ہو رہی تھی اس کو کم کرنے کے لئے پانی کی مشک سے آپ کے اوپر پانی کے قطرے گرائے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ تکلیف آپ سے دور کر دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزمائش کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے اس کے بعد ان لوگوں کی جو (دین کے لحاظ سے) ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی جو ان لوگوں کے قریب تر ہوتے ہیں۔

۹۷۷۷۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے حصین بن ابی عبیدہ بن حذیفہ سے ان کو پھوپھی نے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ کو بخار آ چکا تھا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ درخت پر پانی کی مشک لٹکا دی جائے پھر آپ اس کے نیچے لیٹ گئے اور مشک سے آپ کے دل کے مقام پر قطرے گرنے لگے۔ میں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر لیتے تاکہ آپ کی تکلیف دور کر دیتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

مؤمن ومنافق کی مثال

۹۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے

(۹۷۷۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۲۱۵) ومن طريق الحاكم (۱/۴۱)

ان کو زہری نے ابن مسیّب سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی مثال کھیتی جیسی ہے۔ ہوا ہمیشہ اس کو ہلاتی اور اس کی حفاظت کرتی رہتی ہے۔ اور مؤمن کو ہمیشہ آزمائش پہنچتی رہتی ہے۔ اور منافق کی مثال چاول کے پودے کی مثل ہے کہ حرکت دیا جاتا ہے تو کٹ جاتا ہے۔

۹۷۷۹:......ہمیں خبر دی حسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز کے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن یوسف ازرق نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے کعب بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کی مثال کھیتی کے نرم تنے جیسی ہے کہ ہوائیں اس کو حرکت دیتی ہیں اور ایک بار اس کو گراتی ہیں اور دوسری بار اس کو سیدھا کھڑا کرتی ہیں۔ اور کافر کی مثال کٹے ہوئے چاولوں کے پودے جیسی ہے کہ اس کی جڑ کو کوئی چیز نہیں اکھاڑتی بلکہ اس کا ٹوٹنا کٹنا ایک بار ہی ہوتا ہے۔

اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث زکریا بن زائدہ سے اور ان کے علاوہ دیگر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ دوسری بار ہوا اس کو سیدھا کھڑا کرتی ہے یہاں تک کہ سیدھا ہو جاتا ہے اور متحرک ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں

۹۷۸۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھی محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ سے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن یسار ابوالحباب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی چاہتے ہیں اس کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو مصائب میں مبتلا کرتے ہیں اور آزماتے ہیں تا کہ اس پر اس کو اجر و ثواب عطا کریں۔ اسی طرح کہا ہے صاحب الغریبین نے۔

۹۷۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوقلابہ نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن شیبہ خازن بیت اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس کو سیدہ عائشہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک رات میں درد ہونے لگا آپ تکلیف محسوس کرتے رہے اور بستر پر لوٹتے رہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا۔ اگر ہم میں سے کوئی بھی ایسے کرتا تو آپ اس پر ناراض ہوتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں پر سختی کی جاتی ہے اور بے شک حقیقت یہ ہے کہ جس کسی بھی مؤمن کو کوئی کانٹا چبھتا ہے اور درد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندنے سے اس کے بدلے میں ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۹۷۸۲:......ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد ابراہیم نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ابن لھیعہ نے اور عمرو بن حارث نے اور لیث نے یزید بن ابوحبیب سے اس نے سنان بن سعد

(۹۷۷۸)......أخرجه مسلم (۲۱۶۳/۴) (۹۷۷۹)......متفق علیه

أخرجه البخاری (۱۴۹/۷) ومسلم (۲۱۶۳/۴) من طریق سعد بن إبراهیم. به

(۹۷۸۰)......أخرجه البخاری (۱۴۹/۷)

سے اس نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔

بے شک بڑی جزاء بڑی آزمائش کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور (حقیقی) صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ لوگوں سے محبت کرنا چاہتا ہے ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص آزمائش پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی رضا ہوتی ہے اور جو شخص ناخوش ہوتا ہے اس کے لئے ناراضگی ہوتی ہے۔

۹۷۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسنین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ابولہیعہ کہا کرتے تھے کہ سنان بن سعد نے روایت کی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس احمد بن محمد شاذیاخی نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے ابن الهاد سے اس نے عمر سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ان کو محمود بن لبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص صبر کرتا ہے بس اس کے لئے صبر کی جزا ہوتی ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اس کے لئے بے صبری کی پاداش ہوتی ہے۔

ابن ابوزناد نے عمرو بن ابوعمرو سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۸۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو سہی نے ان کو سنان حضرمی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔

۹۷۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو حماد بن ابووائل نے ان کو ابن مسعود نے یا اس کے ماسوائے اصحاب رسول میں سے۔ ہشام کو شک ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزماتا ہے تو اسی کی محبت کی وجہ سے اس کو مصیبت اور آزمائش لگتی ہے یہاں تک کہ وہ بندہ پھر اللہ کو پکارتا ہے اور وہ اس کی دعا سن لیتا ہے (یعنی قبول کرتا ہے۔)

۹۷۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور حفص نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابووائل نے ان کو کردوس بن عمرو نے اور وہ کتاب پڑھتا رہتا تھا ہم نے جو کتاب پڑھی ہیں ہم نے ان میں نہیں پایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ بندے کو آزماتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے تاکہ اس کی عاجزی کو وہ سن لے۔ یہ زیادہ صحیح ہے حماد کی روایت میں سے۔

۹۷۸۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۹۷۸۲)...... أخرجه الترمذی بعضه فی الزهد باب (۵۷) من طریق اللیث. به وقال حسن غریب.

وانظر ابن ماجه الفتن باب (۲۳) والأوائل لابن أبی عاصم (۱۴۶)

(۹۷۸۸)...... تفرد المصنف بهذا الحدیث کما فی الکنز.

نے فرمایا بے شک اللہ جس وقت کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کو آزماتا ہے تا کہ اس کی پکار کو سنے۔

۹۷۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے سنی تھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے ان کو آزماتا ہے۔

۹۷۹۰:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن زیاد نے نہشل قرشی سے اس نے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں۔ تو اس کو آزمائش لگا دیتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ اس کو برگزیدہ بنا دیں۔

اور ایک روایت میں جعفر نے سعید سے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب وہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتا ہے۔

۹۷۹۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابومعین حسین بن حسن رازی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبدالملک حزامی نے ان کو ابوقتادہ بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ثعلبہ بن ابومعیر نے ابن اخی زہری سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مؤمن کسی بل اور سوراخ میں بھی چھپا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں بھی اس پر کسی ایسے کو مسلط کر دے گا جو اس کو ایذاء پہنچائے گا۔

۹۷۹۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو خالد بن زید (طیب نے) ان کو ابوقیس نے حسن سے انہوں نے کہا کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے مگر اس کے لئے ایک منافق پڑوسی ہوتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش

۹۷۹۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابوہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام سات سال تک آزمائے گئے وہ بیت المقدس کے کناسہ اور کوڑے کرکٹ کی جگہ پر ڈال

(۹۷۸۹)..... هذا الحديث مرسل وفى إسناده مجهول وتفرد المصنف بهذا الحديث كما فى الكنز.

(۹۷۹۰)..... (۱) فى أ (أحسن)

(۹۷۹۱)..... (۱) سقط من الأصل واثبتناه من مجمع الزوائد (۲)..... فى الأصل (ابن)

أخرجه البزار (۳۳۵۹. كشف الأستار) من طريق أبى قتادة العدوى عن ابى أخى الزهرى. به.

وقال البزار لانعلم رواه إلا أبوقتاده عن ابى أخى الزهرى.

وقال الهيثمى (۷/۲۸۶) رواه البزار والطبرانى فى الأوسط وفيه أبوقتادة بن يعقوب بن عبدالله العذرى ولم أعرفه وبقية رجال الطبرانى ثقات. م ص۔

وأخرجه الديلمى وقال : تفرد به أبومعين الحسين بن الحسن الرازى (الكنز ۷۸۱)

(۹۷۹۲)..... (۱) فى ن : (الطيب)

دیئے گئے تھے۔

۹۷۹۴:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو یوسف بن مہران نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے ان سے کہا اللہ کی قسم مجھ پر بڑی مشقت اور بھوک اور فاقہ آن پڑا ہے اس قدر کہ اگر میں اپنی زلفیں بیچوں ایک روٹی کے بدلے میں تو میں آپ کو کھانا کھلا سکتی ہوں پس اللہ سے دعا کرو کہ وہ آپ کو شفا دے انہوں نے کہا افسوس ہے تم پر ہم لوگ سات برس تک نعمتوں اور آسائشوں میں تھے۔ اب ہم سات برس سے آزمائش میں ہیں۔

جنت کو خواہشات ولذات کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہے

۹۷۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابو مسلم اور محمد بن یحییٰ بن منذر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور حمید نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

کہ جنت مشکلات کی باڑ لگادی گئی ہے (یعنی جنت والے سارے کام مشکل ومحنت طلب ہیں) اور جہنم لذات وخواہشات کی باڑ لگادی گئی ہے۔ (یعنی سب مرغوب و من پسند ہیں) مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قعنبی سے اس نے حماد سے۔

۹۷۹۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابی مسرہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو نوح بن جعونہ نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے سہارا لگائے ہوئے اور وہ فرما رہے تھے۔

تم لوگوں میں سے کون ہے جس کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی بھاپ سے بچالے۔ اس کے بعد فرمایا خبردار بے شک جنت کا عمل سخت اونچی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ خبردار جہنم کا عمل۔ یا یہ فرمایا تھا کہ دنیا آسان ہے گھرا ہوا لذت وشہوت کے ساتھ (تین بار فرمایا) اور نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا اور جو شخص فتنوں میں مبتلیٰ کیا گیا اور اس نے صبر کیا پس بڑا خوش قسمت ہے وہ پھر بڑا خوش نصیب ہے وہ۔

۹۷۹۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ھروی نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث دراوردی سے علاء سے۔

اس امت کا عذاب

۹۷۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو شجاع بن مخلد اور اسماعیل بن سالم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زیاد کے پاس تھا۔ اتنے میں

(۹۷۹۵)......أخرجه مسلم (۲۱۷۴/۴)

(۹۷۹۶)......أخرجه أحمد (۳۲۷/۱) عن أبی عبدالرحمن المقری. به.
وانظر الترغیب للأصبهانی (۱۴۱۷) بتحقیقی

(۹۷۹۷)......أخرجه مسلم (۲۲۷۲/۴)

خارجیوں کے سردار لائے جانے لگے (یا قتل کے بعد سر لائے گئے۔)

جب بھی کوئی سردار (یاسر) لایا جاتا تو میں یہ کہتا کہ یہ بھی جہنم میں گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن یزید انصاری نے مجھ سے کہا اے میرے بھتیجے کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک اس امت کا عذاب (یعنی سزا) اس کی دنیا میں ہی مقرر کر دیا گیا ہے۔ حسن بن حکم نخعی نے ابو بردہ سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۹۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد ایادی نے بغداد میں ان کو ابو جعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو اسماعیل نے ان کو ابن اسحٰق قاضی نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو معاذ بن معاذ مسعودی نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت پر خصوصی رحم کیا گیا ہے (مرحومہ ہے) اس پر آخرت میں سزا نہیں ہے یقینی بات ہے کہ اس کا عذاب وسزا زلزلے کا آنا۔ قتل ہونا اور آزمائشیں اور مصائب ہیں۔

۹۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن فرتج اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابوالولید بن حماد نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن فضل۔ بن عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان بن نعمان انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالفضل نے اپنے والد عاصم سے اس نے اپنے والد عمر سے اس نے اپنے والد قتادہ بن نعمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو احسن صورت میں نازل کیا جس احسن صورتوں میں وہ آتے تھے۔ انہوں نے آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر سلام کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے کہتے ہیں بے شک میں نے دنیا کی طرف پیغام دیا ہے کہ میرے دوستوں کے ساتھ تادیب وسزا والا معاملہ کریں۔ اور ان کی زندگی مکدر و تلخ کردو۔ اور تنگی کردو اور ان پر تشدد اور سختی کردیا سخت ہو جاؤ۔ تاکہ وہ (دنیا سے بے رغبت اور متنفر ہو کر) میری ملاقات کو محبوب رکھیں۔ میں نے دنیا کو اپنے اولیاء کے لئے قید خانہ بنایا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔

یہ حدیث بس اسی اسناد کے ساتھ ہی نقل ہوئی ہے جب کہ اس میں کئی راوی مجہول ہیں۔

مصائب پر صبر

۹۸۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبداللہ حافظ نے ہمدان نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو عفیر بن معدان نے سلیم بن عامر سے اس نے ابو امامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے جاؤ میرے بندے کے پاس اس پر مصائب انڈیل دو وہ اس پر عمل کرتے ہیں مگر وہ ان مصائب پر صبر کرتا ہے وہ واپس آکر کہتے ہیں کہ ہم نے تو اس پر مصائب اونڈیل دیئے جیسے آپ نے ہمیں حکم دیا تھا (مگر وہ تو صبر کر رہا ہے اے رب تو اس پر رحم کردے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ واپس ہٹ جاؤ میں تو پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی آواز سنتا رہوں (یعنی وہ مجھے پکارتا رہے اور میں سنتا رہوں۔)

۹۸۰۲:......اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابو امامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ کسی ایسے امر کو دیکھو جس کو

(۹۷۹۸)......(۱) فی ن : (مسلم)

أخرجه الحاكم (۴/۴۵۴) من طريق أبي بكر بن عياش. به

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۹۸۰۰)......أخرجه الطبراني (۱۹/۷) عن الوليد بن حماد الرملي. به.

(۹۸۰۱)......وأخرجه الطبراني (۱۹۵/۸ رقم ۷۶۹۷) من طريق أبي اليمان. به

وقال الهيثمي في المجمع (۲۹۱/۲) فيه عفير بن معدان ضعيف.

بدل دینے کی تم لوگ استطاعت نہیں رکھتے ہوتو اس پر صبر کیا کرو یہاں تک صبر کرو کہ خود اللہ تعالیٰ اس کو بدل دے۔

فاسق اہل جہنم ہیں

۹۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل نے وہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی تھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک فاسق اہل جہنم ہیں۔ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ فاسق کون ہیں؟فرمایا کہ عورتیں ہیں؟اس آدمی نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا وہ ہماری مائیں بہنوں اور بیٹیاں اور ہم لوگوں کی بیویاں نہیں ہیں؟آپ نے فرمایا ہاں ہاں کیوں نہیں مگر وہ جب عطا کی جاتی ہیں تو شکر نہیں کرتیں اور جب دیر سے دی جائیں تو صبر نہیں کرتیں۔

فصل:......اس بات کا ذکر ہے کہ درد والم ہو یا امراض اور مصائب وہ سب کے سب گناہوں کے کفارے ہیں

۹۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی سفیان نے عمرو بن محیص سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

من یعمل سوء یجزبه

جو شخص برا عمل کرے گا اس کی سزا دیا جائے گا۔

تو مسلمانوں پر مشکل اور سخت گذری۔لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اور ایک روایت میں قتیبہ سے مروی ہے۔وہ مسلمانوں پہ مشکل گذری۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میانہ روی اختیار کرو۔کردار وگفتار کی سچائی و درستگی کے ساتھ سلامتی والی روش اختیار کرو لہٰذا ہر اس کیفیت میں جس میں مسلمان تکلیف ومصیبت پہنچایا جائے وہ کفارہ ہوتی ہے(یعنی گناہوں کو مٹاتی ہے)یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چبھایا جاتا ہے۔یا کوئی رنج وتکلیف جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۹۸۰۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی نے ان کو ابوبکر صدیق نے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس روایت کے بعد خیر وبھلائی کہاں ہے۔

من یعمل سوء یجزبه

جو شخص برا عمل کرے گا اس کی جزا سزا دیا جائے گا۔

(۹۸۰۲)......أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۹۲/۸ رقم ۷۶۸۵) وقال الهیثمی (۲۷۵/۷) فیه عفیر بن معدان وهو ضعیف.

(۹۸۰۳)......أخرجه الحاکم (۱۹۰/۲ و ۱۹۱) من طریق یحیی بن أبی کثیر. به ولیس فی أبی راشد. وصححه الحاکم ووافقه الذهبی. وأخرجه أحمد (۴۲۸/۳) من طریق یحیی بن أبی نمیر عن أبی راشد الحبرانی. به.

(۹۸۰۴)......أخرجه مسلم (۱۹۹۳/۴)

تو اس کا تو مطلب ہوا کہ ہر غلط عمل کی سزا ملے گی۔

اور سفیان کی ایک روایت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس آیت کے بعد خیر کہاں ہے؟ (یعنی پھر خیر نہیں ہے)

من یعمل سوء یجز به

مطلب یہ ہوا کہ ہم جو بھی برا یا غلط عمل کریں اس کی سزا ملے گی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے معاف فرمائے اے ابو بکر تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر فرمایا کہ کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنجیدہ اور دکھی نہیں ہوتے؟ کیا آپ تکلیف اور تھکن کا شکار نہیں ہوتے؟ کیا تجھ پر آزمائش اور مصیبت نہیں آتی؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں! آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جزا ہے جو تمہیں دی جاتی ہے۔ اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے بھی کہا کہ کیوں نہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ سزا ہے جو تمہیں دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے۔

۹۸۰۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی:

من یعمل سوء یجز به

تو کہا کہ اگر ہمیں اپنے ہر عمل کی اور اپنے کہے کی سزا ملنے لگی تو ہم تو ہلاک ہو جائیں گے اس وقت۔

لہٰذا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: جی ہاں بالکل مؤمن کو اس کی مصیبت کی سزا دنیا میں دی جاتی ہے جو بھی مصیبت ہو خواہ اس کی جان میں ہو یا اس کے مال میں۔ اور اس میں بھی جو اس کو تکلیف پہنچے۔

۹۸۰۷:..... اور ہمیں خبر دی ابو الحسن مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبید اللہ بن وہب نے۔ اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ بے شک بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن ابو یزید نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبید بن عمیر سے مگر اس نے یہ قول ذکر نہیں کیا کہ اس کے مال میں (قولہ و مالہ)۔

بروز قیامت اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

۹۸۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے دونوں نے کہا ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ہیثم بن ربیع نے ان کو سماک بن عطیہ نے ان کو ایوب نے ابو قلابہ سے اس نے انس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک یہ آیت نازل ہوئی۔

فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره. و من یعمل مثقال ذرة شراً یره.

جو شخص ذرے کے برابر خیر کا عمل کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ذرے کے برابر شر کا عمل کرے گا اس کو بھی دیکھ لے گا۔

تو حضرت ابو بکر صدیق نے اپنا ہاتھ اوپر کو اٹھا لیا اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں نے ذرے کے برابر بھی اگر غلطی کی ہو گی تو وہ بھی سامنے آ جائے گی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

تجھے کیا پرواہ ہے اے ابو بکر! کیا آپ نے نہیں دیکھا ہے آپ جو دنیا میں دیکھتے ہیں اس قبیل سے جو نا گوار ناپسند کیفیت دیکھتے ہیں وہ برائی

(۹۸۰۵)..... أخرجه أحمد (۱/۱۱) من طریق سفیان. به. (۹۸۰۸)..... (۱) فی أ (القاضی).

کے ذرے میں۔ تیرے لئے اللہ تعالیٰ خیر کے ذرے جمع کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آپ کو وہ پورے پورے عطا کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو تنبیہ

۹۸۰۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو امیہ بنت عبداللہ نے وہ کہتی ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں **من یعمل سوء یجزبه** تو سیدہ نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو مجھ سے کسی ایک نے نہیں پوچھی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے بندے کو سرزنش اور جھڑکی ہے یا عتاب ہے اور انتباہ ہے اس قبیل سے ہے جز اجیسے بخار ہو جاتا ہے۔ یا انسان رنجیدہ خاطر ہوتا ہے۔ یا کوئی تنگی اور تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کوئی معمولی سی پونجی جس کو انسان جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گم ہوگئی ہے اور اس پر پریشان ہوتا ہے اس کے لئے پھر اس کو وہ اپنی جیب میں پالیتا ہے (اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سونا بھٹی میں سے نکلتا ہے۔

۹۸۱۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابوعامر خزاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بے شک میں جانتی ہوں سخت ترین آیت قرآن میں وہ اللہ کا یہ فرمانا ہے **من یعمل سوء یجزبه** (جو شخص برائی کا عمل کرتا ہے اس کے بارے میں سزا اس کو دی جائے گی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک مسلمان دنیا میں اپنے بدتر اعمال کی سزا دے دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مرض کا ذکر کیا اور کچھ دیگر اشیاء کا یہاں تک کہ اس کے آخر میں رنج اور سختی کو ذکر کیا......اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے پوچھا......اور اس روایت کو ابن جریج نے روایت کیا ہے ابن ابوملیکہ سے مگر اس نے اس کو مختصر کیا ہے۔

۹۸۱۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے اس نے ابن ابوملیکہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

۹۸۱۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو حسن نے اللہ کے اس قول کے بارے میں من یعمل سوء یجزبه۔ تو حسن نے فرمایا کہ یہ چیز وہ ہے اللہ نے جس کے ساتھ اس عمل کرنے والے کی ذلت و رسوائی کا ارادہ کیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ جس کی عزت و اکرام کا ارادہ کرتا ہے اس کی غلطیوں اور گناہوں سے وہ درگذر کرتا ہے۔ یہ وہ سچا وعدہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

بندہ کو مصیبت اس کے اعمال ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے

۹۸۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو فضیل بن عبدالوہاب نے ان کو ہشیم نے ان کو منصور نے حسن سے یہ کہ عمران بن حصین نے اپنے وجود کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ نہیں دیکھا اس کو میں نے مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہی تکلیف

(۹۸۰۹)......اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۵۸۴)　　(۹۸۱۱)......اخرجه احمد (۶/۵۳)

پہنچتی ہے اور اس میں سے بھی جو اللہ معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور بہت ساری ان غلطیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۸۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن اسلم نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن زیاد بن ربیع نے وہ کہتے ہیں میں نے ابی بن کعب سے کہا اے ابوالمنذر! کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جس نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سی آیت ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ومن یعمل سوء یجزبه. ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تو تمہیں فقیہ (سمجھدار) سمجھتا تھا۔ (بات یہ ہے کہ) مؤمن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے خواہ پیر میں تکلیف ہو یا کسی رگ کا پھڑکنا ہو اور خواہ وہ لکڑی کی خراش ہو۔ وہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان میں سے بھی اللہ تعالیٰ زیادہ تر سے درگذر کرتا ہے۔

۹۸۱۵:...... اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر۔ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور بہت سارے گناہ تو وہ معاف کر دیتا ہے حضرت قتادہ نے کہا نہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

نہیں پہنچتی کسی آدمی کو کوئی خراش لکڑی وغیرہ سے نہ ہی پیر کا پھسلنا اور نہ ہی کوئی رگ کا پھڑکنا مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور ان میں سے زیادہ تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے پھر اس نے اس کو بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائیں

۹۸۱۶:...... اور اس کو حسن نے بھی روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے اور وہ سعید بن منصور کی تفسیر میں ہے۔

۹۸۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ بن مغفل نے کہ ایک عورت جاہلیت میں (طوائف تھی) اس کے پاس ایک آدمی گذرتا تھا یا وہ اس کے پاس سے گذرتی تو آدمی اس کی طرف دست درازی کرتا تھا۔ تو وہ کہتی کہ میں تیرے لئے ہوں پھر جب اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا۔

اور اسلام لے آیا تو اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ اس طرف سے اس کا گذر ہوا اس نے چلتے چلتے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اچانک جو مڑا تو اس کا چہرا ایک دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے آپ کے ساتھ خیر و بھلائی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ شر اور برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کا گناہ اس پر قائم رکھتے ہیں روک کر رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ لیا جائے گا۔

(۹۸۱۷)...... أخرجه أحمد (۸۷/۴) والطبرانی فی الکبیر کما فی مجمع الزوائد (۱۹۱/۱۰) والحاکم (۳۴۹/۱ و ۳۷۶/۴) وابن حبان (۲۴۵۵ الموارد) والمصنف فی الأسماء والصفات (ص ۱۵۳، ۱۵۴) من طریق حماد بن سلمة. به

9818:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اللہ تعالیٰ گرفت کرنے لگے بسبب اس کے جو انہوں نے گناہ کیا ہے یعنی دونوں ہاتھوں نے تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا......اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ابن عساکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہے اکیلا ہے۔

اس امت کو سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے

9819:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ابوبردہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عبداللہ بن یزید بھی اس کے پاس تھے تو اس وقت ان کے پاس (مقتول) خارجیوں کے سر لائے جانے لگے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ کسی بندے کے پاس گذرتے تو میں یہ کہتا کہ جا تو بھی جہنم کی طرف۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے کہ اے بھتیجے ایسے نہ کہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اس امت کا عذاب وسزا اس کی دنیا میں ہی ہوگا۔

9820:......ہمیں خبر دی ابوجعفر کامل بن احمد مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحٰق بن ایوب ضبعی نے اپنی کتاب سے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابراہیم بن منذر رحزامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد مؤذن مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن عبیدہ دئلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عبادت گذار بندے نہ ہوتے اور شیر خوار بچے نہ ہوتے چرنے والے بے زبان مویشی نہ ہوتے تو تمہارے اوپر عذاب انڈیل دیتا اس کے بعد وہ راضی ہوتا عبیدہ دئلی کے دادا مسافع تھے۔

عذاب ادنیٰ

9821:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوزید ہروی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عزرہ نے حسن عرنی سے اس نے یحییٰ بن جزار سے اس نے ابن ابولیلیٰ سے اس نے ابی بن کعب سے۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنىٰ دون العذاب الاكبر

اور البتہ ضرور ہم ان کو چکھائیں گے چھوٹا یا قریب کا عذاب ماسوائے بڑے عذاب کے۔

ابی بن کعب نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیا میں آنے والی یا ملنے والی مصیبت ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے کہا کہ عزرہ نامی شخص وہی ابن یحییٰ ہے۔

9822:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے کہ۔

(9819)......سبق برقم (9798)

(9820)......الحديث في الإصابة (6/86) في ترجمة مسافع الدئلي

وانظر الجرح (8/213)

(9821)......أخرجه أحمد (5/128) من طريق شعبة. به

ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر.

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ عذاب ادنیٰ سے مراد مصائب دنیا مراد ہیں۔

لعلهم يرجعون تاکہ وہ رجوع کریں۔فرمایا اس کا مطلب ہے تاکہ توبہ کریں۔

تکالیف پر گناہوں کا مٹنا

۹۸۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوجعفر آدمی نے ان کو ابوالیمان نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے عطیہ بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بیمار ہو گئے تھے اہل دمشق کی ایک جماعت عیادت کرنے آئی انہوں نے پوچھا اے ابواسحق آپ کیسے ہیں؟ بولے خیریت سے ہوں۔جسم ہے جو اپنے گناہ کی وجہ سے گرفت میں ہے اگر اس کا رب چاہے اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس پر رحم کرے۔اور اگر نئی تخلیق اٹھائے گا تو اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۹۸۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر قاضی نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یونس نے۔''ح'' اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ مکائیلی نے ان کو عبدان اھوازی نے ان کو احمد بن عمرو بن السرح نے ان کو ابن وھب نے ان کو مالک بن انس نے اور یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کوئی بھی مصیبت جو مسلمان کو پہنچائی جائے اس کے ذریعے اس شخص کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ کانٹا بھی اگر اس کو چھبتا ہے (تو اس پر اس کو اجر ملتا ہے۔)

اور بحر کی ایک روایت میں ہے کہ مؤمن۔(یعنی مسلم کی جگہ مؤمن کا لفظ ہے۔)

۹۸۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مصیبت بھی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹادیتے ہیں حتیٰ کہ کانٹا جو اس کو چبھ جائے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۹۸۲۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن جناح بن یزید قاضی نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس مسلمان کو بھی کوئی کانٹا چھبتا ہے یا اس سے کوئی بڑی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی نہ کوئی غلطی مٹادیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے ایک درجہ بلند کردیتے ہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۹۸۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد ابن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ قریش کے کچھ نوجوان ان کے پاس آئے اور وہ لوگ منیٰ میں تھے حالانکہ وہ ہنس رہے تھے سیدہ نے پوچھا کہ تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو بولے فلاں آدمی خیمے کی طناب پر سے گر گیا قریب تھا کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاتی وہ کہنے

(۹۸۲۳)......(۱) فی ن : (أبو النعمان)

(۹۸۲۴)......أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۲)

(۹۸۲۶)......أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۱ و ۱۹۹۲)

(۹۸۲۷)......أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۱)

لگیں مت ہنسو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو مسلمان بھی کانٹا چھبایا جائے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف اس کو پہنچے اس کے بدلے میں اس کے لئے درجہ لکھ دیتا ہے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اس سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابن قسیط نے اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن منکدر سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی کوئی تکلیف کسی مسلمان پر یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چھبتا ہے یا کوئی رنج ومصیبت جو اس کو غمگین کرتی ہے۔ یا غصے کو دبانے کی شدت اور تکلیف اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۲۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحٰق نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری نے اور ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی (تکلیف) پہنچتی ہے خواہ کوئی تھکان ہو یا بیماری ہو یا کوئی حزن وغم ہو یا کوئی ایذا ہو حتیٰ کہ کانٹا جو اس کو چھبتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۳۰:......اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسحٰق بن ابراہیم نے اپنی مسند میں اور انہوں نے کہا ہے اس کی اسناد میں محمد بن عمرو بن حلحلہ اس نے عطاء بن یسار سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن محمد سے اس نے ابو عامر عقدی سے۔

۹۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی اسامہ بن زید لیثی نے ان کو محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے بنی عامر بن لوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

ناگوار جو چیز بھی مؤمن بندے کو پہنچتی ہے کوئی تھکان ہو یا بیماری یا حزن وغم ہو حتیٰ کہ کوئی تفکر جو اس کو فکر مند کرتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی غلطیاں مٹا دیتا ہے۔

۹۸۳۲:......اس کو روایت کیا ہے ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید اور ابو ہریرہ نے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اگر بیمار ہو تو بھی۔

۹۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو حدیث بیان کی ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ نے کہ ان دونوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

نہیں پہنچتی مؤمن کو کوئی تھکان نہ بیماری اور مرض نہ کوئی پریشانی نہ ہی کوئی غم نہ ہی کوئی فکر جو اس کو فکر مند کرتی ہے مگر مٹا دیتا ہے اس سے اس کے گناہ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر سے اس نے ابو اسامہ سے۔

(۹۸۳۱)......(۱) فی ن : (عمر) (۲)......فی ن : (الغم)

مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے

۹۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ولید قرشی نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو خالد نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی آدمی کی مزاج پرسی کرنے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا انشاء اللہ صحیح ہے۔ دیہاتی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو جوش مارتا ہے۔ بڑے بوڑھے کو تاکہ قبریں اس کی مشتاق ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس وقت ایسے ہی ہوگا۔

۹۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ زاہد اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن مختار نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۹۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو یحییٰ بن منصور ہروی نے ان کو ابوسعد نے ان کو عبداللہ بن جعفر برکی نے ان کو معن نے مالک سے اس نے ربیعہ سے اس نے ابوالحباب سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مؤمن کے ساتھ ہمیشہ آزمائش قائم رہتی ہے اس کی اولاد میں اور خود اسی کی ذات میں حتیٰ کہ وہ اللہ کو مل جاتا ہے۔ اور اس کے مال میں اس کی غلطی کی وجہ سے۔

۹۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے یعنی ابن علقمہ سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کے ساتھ ہمیشہ آزمائش لگی رہتی ہے اس کے نفس میں اور اس کی اولاد میں یہاں تک کہ وہ اللہ کو مل جاتا ہے اور اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۸۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابومریم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے اور ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو میرے دادا سعید بن ابومریم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی نافع بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن سائب نے یہ کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کی مثال جب اس کو بخار آتا ہے لوہے جیسی ہے جو آگ میں ڈالا جاتا ہے پھر اس کا میل اور زنگ دور ہو جاتا ہے اور وہ صاف ہو کر رہ جاتا ہے۔

۹۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ بن عمر خشمی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوزبیر ام سائب۔ یا ام مسیب کے پاس پہنچے تو وہ بخار سے کانپ رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا کانپ رہی ہو؟ بولی بخار ہو گیا ہے اللہ اس کو برباد کرے گا۔

(۹۸۳۶)......أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۵۳۵) بتحقيقي من طريق سعيد بن يسار أبو الحباب.　(۱)......في ن (وحاجته)

(۹۸۳۷)......أخرجه الأصبهاني في (۵۳۶)

(۹۸۳۸)......(۱) في ن : (عبدالله) وهو خطأ　(۲)...... في ن : (والحمى)

(۹۸۳۹)　أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۳) وانظر الترغيب للأصبهاني بتحقيقي (۵۲۶)

انہوں نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو بے شک وہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ قواریری سے۔

۹۸۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فاطمہ خزاعیہ نے۔ انہوں نے عام اصحاب رسول کو پالیا تھا۔ وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کی عیادت کی تھی اس کو تکلیف تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتی ہو؟ وہ کہنے لگی کہ خیریت سے ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر شام سے ام ملدم میرے ساتھ ہے اس سے اس کی مراد بخار سے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم صبر کرو بے شک وہ انسان کے میل کو دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔

مؤمن مریض کی مثال

۹۸۴۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو ولید بن محمد موقری نے ان کو زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سوائے اس کے نہیں کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جائے اپنے مرض سے آسمان سے گرنے والی برف جیسی ہے رنگ اور صاف ہونے کے اعتبار سے۔

شیخ احمد نے کہا یہ روایت معروف ہے موقری سے اور وہ ضعیف ہے۔

۹۸۴۲:......ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے جو کہ بیہقی کے رہنے والے تھے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن مودود نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے زبیدی سے اس نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور ٹھیک ہو جاتا ہے مثل برف کے ہے جو آسمان سے گرتی ہے اپنی صفائی اور حسن اور رنگ کے اعتبار سے۔

بخار جہنم کی بھٹی سے ہے

۹۸۴۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یزید بن ہارون نے اور علی بن عیاش حمصی نے۔

(۹۸۴۱)......أخرجه البزار (۲۷۶۲. کشف الأستار) من طریق الولید بن محمد. به

وقال البزار: الولید لین الحدیث یقال له الموقری حدث عن الزهری بأحادیث لم یتابع علیها

وقال الهیثمی (۳۰۳/۲) رواه البزار والطبرانی فی الأوسط وفیه الولید بن محمد الموقری وهو ضعیف.

قلت: هذا الحدیث رواه الترمذی (۲۰۸۶) ط / الحلبی من طریق الموقری. به

فلا أدری کیف ورد فی کشف الأستار وفی مجمع الزوائد

مع العلم أن هذا الحدیث سقط من تحفة الأشراف أیضاً

وفی أمالی الشجری (۲۸۷/۲) (المورقی) بدلاً من (الموقری) وهو خطأ (والبراء) بدلاً من (أنس) وهو خطأ أیضاً

(۹۸۴۲)......أنظر اللآلی (۳۹۹/۲) والکامل لابن عدی (۱۲۴۳/۳)

(۹۸۴۳)......أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۵۳۰) بتحقیقی من طریق أبی غسان. به

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابوالحصین نے ابوصالح اسعدی سے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹی ہے اس میں سے مؤمن کو جو کچھ پہنچے وہ اس شخص کا جہنم میں سے حصہ تھا۔

دونوں کے الفاظ برابر ہیں علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ علی بن عیاش نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی محمد بن مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوحصین نے۔ اور کہا ہے یزید نے ابوالحصین سے اور وہ ابوالحصین مروان بن روبہ ہے۔

۹۸۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ نے ان کو ابوصالح اشعری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی جس کو بخار تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوہریرہ بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوش ہو جا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندہ مؤمن پر اپنی آگ مسلط کرتا ہوں دنیا کے اندر تا کہ یہ اس کے آخرت کی آگ کے حصے کے قائمقام ہو جائے۔

۹۸۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوہشام یحیٰی بن یمان نے ان کو عثمان نے ان کو مجاہد نے فرمایا کہ بخار ہر مؤمن کا حصہ ہے جہنم کا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (بطور استدلال) وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیاً تم میں سے ہر شخص نے جہنم میں جانا ہے یہ تیرے رب کا طے شدہ فیصلہ ہے۔ (وارد ہونا آنا یا داخل ہونا ہے) دنیا کا ورود وہی آخرت کا ورود ہے۔

۹۸۴۶:...... ہمیں خبر دی قاضی ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد بن یوسف مہلبی البستی نے جو کہ ہمارے پاس نیشاپور میں آئے تھے۔ ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عصمہ بن سالم ھنائی نے اور وہ سچے آدمی تھے ان کو اشعث بن جابر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ابوریحانہ انصاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی تپش کی بھٹی ہے اور یہ مؤمن کا جہنم کا حصہ ہے۔

۹۸۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے ابوسیف سے وہ بشار ہیں۔ انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن سے وہ اہل شام کے فقہاء میں سے تھے۔

اس نے عیاض بن عطیف سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدۃ بن جراح کے پاس گیا ان کی بیماری کے ایام میں اور ان کی عورت ان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دیوار کی طرف منہ کئے ہوئے تھی۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ابوعبیدہ آپ نے آج رات کیسی گذاری؟ خاتون نے جواب دیا اللہ کی قسم اجر وثواب کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ آپ خود ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے آج رات کسی اجر وثواب کے ساتھ نہیں گذاری کہتے ہیں۔

ہمارے ساتھ جو لوگ تھے ان کو یہ بات بری لگی انہوں نے خود اور فرمایا کہ یا آپ لوگ مجھ سے نہیں پوچھو گے اس کے بارے میں جو کچھ میں نے کہا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ آپ نے جو کہا تھا ہمیں وہ بات کچھ اچھی نہ لگی تھی اور کیسے آپ سے پوچھتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش میں مبتلا کریں وہ اس کا حصہ ہی

(۹۸۴۵)......(۱) سقط من (ن) (۹۸۴۷)......(۱) فی ن : (ابن عیینة)

ہوا کرتا ہے۔

اورابودرداء سے مروی ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرف گئے ہیں۔

۹۸۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابومعمر نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا بے شک درد و بیماری کے ساتھ اجر نہیں لکھا جاتا یقینی بات ہے کہ اجر عمل میں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۴۹:......شیخ احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے حدیث منصور میں ابراہیم سے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کانٹے والی حدیث میں کہ مگر اس کے لئے اس کے بدلے میں درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ اس کی خطا مٹا دی جاتی ہے۔

۹۸۵۰:......اور اعمش کی روایت میں ہے ابراہیم سے اس حدیث میں کہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں یا اس کے ذریعے اس کا گناہ مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۵۱:......اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابووائل نے سیدہ عائشہ سے اس مفہوم کے ساتھ شاید کہ وہ اس کا حصہ ہو اگر گناہ تھا یا درجہ کا اضافہ اگر یہ اس کے مطابق ہو۔ اور احادیث میں جمیع گناہوں کے مٹنے کی بات ہے۔

عیادت اور بشارت

۹۸۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو حسین بن علی بن مہران دقاق سلمہ بن شبیب کے بھانجے نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوالملیح رقی نے ان کو محمد بن خالد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو محمد بن خالد سلمی نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا سے اور ان کے دادا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔ وہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو ملنے کے لئے نکلے انہیں پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ بیمار ہیں۔ لہٰذا وہ گئے اور جا کر کہا کہ میں آپ کو ملنے آیا ہوں اور عیادت کرنے آیا ہوں اور بشارت دینے بھی آیا ہوں۔ اس دوست نے پوچھا آپ نے یہ ساری چیزیں کیسے جمع کر لیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نکلا تو تھا ملنے کے لئے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ بیمار ہیں۔ پھر عیادت کی نیت بھی کر لی۔ اور میں آپ کو ایک چیز کی بشارت دیتا ہوں میں نے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا:

جب کسی بندے کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو جائے جس مقام تک وہ اپنے عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی اس کی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں یا اس کی اولاد کی آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے حتیٰ کہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے لئے اللہ کی طرف سے طے تھا۔

مصائب پر صبر کے ذریعہ اعلیٰ مقام پر فائز ہونا

۹۸۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابومنصور محمد بن احمد صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمش مزکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا ایک آدمی پر ایک مرتبہ گذر ہوا اس

(۹۸۵۲)......(۱) فی ن : (عیادتک)

کے عبادت خانے میں۔ پھر کچھ عرصے بعد اس کے پاس سے گذر ہوا تو کیا دیکھا کہ اس کو درندوں نے پھاڑ دیا ہے سر کہیں پڑا ہے تو ران کہیں پڑی ہے اور جگر کہیں پڑا ہے تو گوشت کہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب یہ تیرا بندہ تیری اطاعت کرتا تھا۔ آپ نے اس کو اس حالت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو وحی کی اے موسیٰ اس نے مجھ سے ایک ایسا مقام مانگا تھا جس مقام تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لہٰذا میں نے اس کو اس مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے تا کہ میں اس کو اس کے بدلے میں اس مقام تک پہنچا دوں۔

۹۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابوتمیلہ نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس نے خبر دی ہے جس نے بریدہ اسلمی سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ نہیں پہنچتی مسلمانوں میں سے کسی آدمی کو کوئی تنگ دستی یا اس سے بڑی تکلیف یہاں تک کہ اس نے کانٹے کا بھی ذکر کیا مگر دو میں سے کسی ایک صفت کے لئے۔ تا کہ اس کے گناہوں میں سے کسی گناہ کو معاف کر دے کہ جس گناہ کو وہ معاف کرنے والا نہیں تھا مگر اسی کیفیت کے ساتھ یا کسی مرتبے کو اس کو پہنچانا ہوتا ہے جس تک وہ اس کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہوتا۔

۹۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو یحییٰ بن ایوب بجلی نے ان کو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک آدمی کا اللہ کے نزدیک ایک خاص مقام ہوتا ہے، اپنے عمل سے وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی ناگوار کیفیت کے ساتھ ہمیشہ آزماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۹۸۵۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو محمد بن ابوحمید نے یہ کہ ابوعقیل ذرقی نے اس کو خبر دی ہے ابن ابوفاطمہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

تم میں سے کون ہے؟ جو یہ پسند کرے کہ صحت میں ہو پھر کبھی بیمار نہ ہو تم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تم بھٹکے ہوئے گدھے کی طرح ہو جاؤ۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے؟ کہ تم لوگ اصحاب کفارات بن جاؤ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک بندے کا جنت میں ایک مقام طے ہوتا ہے جس مقام تک وہ اپنے کسی عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کسی آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ تا کہ وہ اس کے ذریعے جنت کے اس مقام کو پہنچ جائے جس مقام تک وہ اپنے کسی عمل سے نہیں پہنچ سکتا۔

۹۸۵۷:......بخاری نے اپنی تاریخ میں مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین ابوعقیل کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ ابن ابواویس نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے بھائی نے حماد بن ابوحمید سے اس نے مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابوایاس ابن ابوفاطمہ ضمری کے پاس گیا۔ اس نے کہا اے ابوعقیل مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی ہے میرے دادا سے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

(۹۸۵۳)......(۱) فی ن : (الترکی) (۲)......فی ن : (بھذہ)

(۹۸۵۵)......(۱) فی أ: (عن) وھو خطأ (۹۸۵۶)......(۱) فی ن : (بن)

أخرجه الأصبهانی (۵۲۸) بتحقیقی من طریق عبداللہ بن أبی أیاس بن أبی فاطمة عن أبیه عن جده.

(۹۸۵۷)......أنظر تاریخ البخاری الکبیر (۲۶۶/۷)

شیخ احمد نے فرمایا وہ ان میں تھا جن کو اجازت دی ابوعبداللہ نے اس کی روایت کرنے کی احمد بن محمد بن واصل بیاندی سے اس نے اپنے والد بخاری سے۔

۹۸۵۸:......اور اس کو روایت کیا ہے ابو عامر عقدی نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو مسلم بن عقیل نے ان کو عبداللہ بن ابوایاس بن ابوفاطمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے کہ ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔ مگر انہوں نے کہا مثل صیالہ گدھوں کے ہو۔ لہٰذا میں نے اس بارے میں بعض اہل ادب سے پوچھا کہ تو انہوں نے بتایا کہ اس سے ان کی مراد ہیں حمار وحشی جو حملہ کرے وہ حیوانات میں سے سب سے زیادہ تندرست جسم والا ہوتا ہے۔ (یہاں پر) یا واؤ کے قائمقام کردی گئی ہے۔ (کیونکہ صیالہ اصل صوالہ تھا صول سے مشتق ہے۔)

۹۸۵۹:......شیخ احمد نے کہا اور ذکر کیا ابواحمد عسکری نے بھی اپنی کتاب میں کہ وہ لفظ کا اخمیر الصلاۃ ہے بے نقطہ صاد کے ساتھ لفظ ہو تو حمار وحشی کو کہتے ہیں (جو تیز آواز کو کھنکھناتی آواز دار ہوتا ہے۔)

۹۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو عمران بن زید ثعلبی نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کی کوئی رگ نہیں کاٹی جاتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا کوئی گناہ مٹا دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے درجہ بلند کردیتے ہیں۔

اپنے قریبی اور پیارے کی موت پر صبر

۹۸۶۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو سعید مقبری نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے اس بندے کے لئے کوئی جزا نہیں ہے میں جس کے پیارے کو موت دے دوں دنیا میں جس پر وہ ثواب کا طالب ہو سوائے جنت کے۔

۹۸۶۲:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہران نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مقبری نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی جب میں اس کے کسی پسندیدہ انسان کو دنیا سے قبض کرلوں اور وہ صبر کرے اور ثواب طلب کرے۔

بیماری گناہوں کو پتوں کی مثل جھاڑ دیتی ہے

۹۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے وہاں پر ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو احمد بن عبدالرحمٰن ابن وہب نے اس کو حدیث بیان کی اس نے جس نے خبر دی عبدالرحمٰن بن سلمان کو اس نے عمرو بن ابوعمرو سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا بندہ بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے

(۹۸۵۸)......عزاه ابن حجر في المطالب (۲۴۲۲) إلى (إسحاق بن راهوية) وقال الهيثمي في المجمع (۲/۲۹۳) رواه الطبراني وفيه محمد بن أبي حميد وهو ضعيف إلا أن ابن عدى قال وهو مع ضعفه يكتب حديثه.

یہاں تک کہ اس کا ہر گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

۹۸۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو جابر نے ان کو زیاد عنبری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس آئے اور اس کو ہلایا اور اس کے پتے جھڑنے لگے جس قدر کہ اللہ نے چاہا کہ گریں۔ اس کے بعد فرمایا کہ بیماریاں اور مصیبتیں اولاد آدم کو اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ گراتے ہیں اس سے جو میں نے پتے گرائے ہیں اس درخت سے۔

صاحب بخار کے لئے اجر

۹۸۶۵:.....ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص عمر بن محمد جمعی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن یعقوب طلقانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمر بن مغیرہ نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے کہ بے شک ایک رات کے بخار سے بندے کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۹۸۶۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ طالقانی نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں کہ مروی ہے حسن سے اس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن سے اس کے سارے گناہ مٹا دیتا ہے ایک رات کے بخار کے ساتھ۔

ابن مبارک نے کہا کہ یہ حدیث جید ہے۔

۹۸۶۷:.....اور ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ اہل علم ایک رات کے بخار میں گذشتہ سارے گناہوں کا کفارہ بن جانے کی امید کرتے تھے۔

۹۸۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی المثنیٰ بن عبدالکریم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابوسفیان نے ان کو سالم نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا کیا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

۹۸۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا کہ رات بھر کا بخار سال بھر کا کفارہ ہوتا ہے۔

بخار موت کا پیش خیمہ اور مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے

۹۸۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل اور یوسف بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو جریر نے ان کو ابن شبرمہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار موت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور وہ دھرتی پر مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے۔

۹۸۷۱:.....اور کہا کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یونس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

(۹۸۶۴).....عزاه ابن حجر فی المطالب العالية (۲۴۱۸) إلى أبي يعلى

(۹۸۷۰).....ابن شبرمة هو عبدالله

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔ شیخ نے فرمایا یہ لفظ زیادہ کیا کہ (یحبس عندہ) وہ اپنے بندے کو روک لیتا ہے اگر چاہتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑ دیتا ہے اگر چاہتا ہے۔ انہوں نے اس کو حاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

۹۸۷۲:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو شجاع بن مخلد نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو سعید بن جبیر نے۔ انہوں نے کہا کہ بخار موت کی ڈاک اور پیغام ہے۔

مؤمن کے لئے ہر ایذا پہنچنے پر اجر ہے

۹۸۷۳:......انہوں نے کہا۔ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو ایاس بن ابوتیمیہ نے ان کو عطاء بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ کوئی مرض نہیں جو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک بخار سے بے شک وہ ہر جوڑ میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جوڑ کو اس کے حصے کا اجر ضرور دیں گے۔

۹۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو طلحہ بن یحییٰ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی چیز مؤمن کو اس کے جسم میں بطور تکلیف کے پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو خبر دی زید بن واقد نے ان کو قاسم نے ان کو ابوسعید حذری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ مؤمن کا دردِ سر یا کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا کوئی شئی جو اس کو ایذا پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں اس کا درجہ بلند کریں گے اور اس کے لئے اس کے گناہ معاف کر دیں گے۔

۹۸۷۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ نے ان کو زید بن واقد نے ان کو قاسم بن مخیمرہ نے ان کو ابوحمید نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جس مؤمن کے سر میں کوئی درد یا تکلیف پہنچتی ہے یا کانٹا جس کے ساتھ وہ تکلیف برداشت کرتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی ایذا۔ مگر اللہ اس کے درجے بلند کرتا ہے اور اس کے ذریعے غلطی معاف کرتا ہے۔

۹۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حدیث بیان کی ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ اور جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے۔ اور جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے اور زچگی میں مرنے والی شہید ہے۔

۹۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ نے ان کو مالک نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ طرح کے ہیں۔ پیٹ کی بیماری سے جو مرے۔ ڈوب کر جو مرے۔ وزن یا دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر جو مرے۔ اور شہید فی سبیل اللہ۔

(۹۸۷۱)......فی ن : (یحسن عبدہ إذا) (۹۸۷۳)......(۱) زیادۃ من (ن)

(۹۸۷۸)......متفق علیه. أخرجه البخاری فی الجهاد باب (۳۰) ومسلم (۱۵۲۱/۳) من طریق مالک. به.

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۹۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابومحمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مصبح سے سنا یا یوں کہا تھا کہ ابومصبح سے سنا تھا اس نے شرحبیل بن سمط سے اس نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی تھی اور فرمایا تھا: تم لوگ میری امت کا شہید کس کس کو شمار کرتے ہو؟

لوگوں نے کہا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ قتل شہادت ہے پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ طاعون اور وباء سے مرنا شہادت ہے وہ عورت جس کو اس کا بچہ زچگی کے وقت مرنے کا سبب بن جائے وہ شہادت ہے۔

۹۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے۔ اور ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابونصر مروزی نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر سے اس نے عتیک بن حارث بن عتیک سے وہ دادا ہیں عبداللہ بن عبداللہ ابو امامہ کے اس نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی حضور نے اس کو دیکھا کہ وہ تکلیف سے کراہ رہا ہے اور چیخ و پکار کر رہا ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بھی نہ دیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ پڑھا اور فرمایا: ہم تمہارے اوپر غالب آ گئے ہیں اے ابوالربیع چنانچہ عورتیں چیخنے اور رونے لگیں اور ابن عتیک ان کو چپ کروانے لگے رسول اللہ نے فرمایا چھوڑ یئے ان کو واجب ہوگئی تو کوئی رونے والی نہ روئے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ واجب ہونا کیا ہے؟ فرمایا کہ جب مر جائے گا۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے کہا اللہ کی قسم میں امید کرتی تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ اور بے شک آپ تو اپنا جہاد بھی پورا کر کے آ گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اس کا اجر اس کی نیت کے مطابق واقع کر دیا گیا ہے آپ لوگ شہادت کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی شہادت سات قسم کی ہوتی ہے۔ طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ غرق ہونے والا شہید ہے پسلیوں کے درد المونیا سے مرنے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور جو نیچے وزن کے دب کر مر جائے شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مر جائے وہ شہید ہے۔

نمونیا میں مرنے والا شہید

۹۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو زرعہ دمشقی نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو مالک بن ثعلبہ بن مالک نے ان کو عمر بن حکم بن ثوبان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے اندر شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا کہ جو اللہ کی راہ میں میں قتل ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ مقتول فی سبیل اللہ شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنی سواری سے گر کر مرنے والا شہید ہے اللہ کی راہ میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ ذات الجنب سے یعنی (نمونیا) سے مرنے والا شہید ہے۔

(۹۸۸۱)......عزاه السيوطي في أبواب السعادة (۵۸) إلى المصنف فقط

جو طاعون سے مرتے ہیں وہ شہید ہیں

۹۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے اور ابوعتبہ حسن بن علی سکونی نے اور ولید بن عقبہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یحییٰ بن سعید ابو خالد بن معدان نے ان کو ابو بلال نے ان کو عرباض بن ساریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور اپنے بستروں پر مرنے والے رب کے آگے ان لوگوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو طاعون سے مرتے ہیں۔ شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ایسے مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے۔ اور وہ لوگ کہیں گے جو اپنے بستروں پر رہ کر وفات پاتے ہیں کہ وہ لوگ بھی ہماری طرح وفات پاتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا رب حکم دے گا کہ ان کے زخموں کا ملاحظہ کرو اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کی طرح ہوں تو وہ ان میں سے ہیں اور انہیں کے ساتھ ہوں گے جب دیکھیں گے تو ان کے زخم ان کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن نے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ لوگ انہیں کے ساتھ لاحق کر دیئے جائیں گے۔

جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ شہید ہے

۹۸۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو شعبہ نے ان کو جامع بن شداد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم سلیمان بن مرد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن عرفطہ کے ساتھ ان لوگوں نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا تھا۔ تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تھا کہ جس کو اس کا پیٹ قتل کر دے اس کو اس کی قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں کہا تھا۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۹۸۸۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو احمد بن حجاج خراسانی نے ان کو یحییٰ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔ (یا موت مؤمن کا تحفہ ہے۔)

موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے

۹۸۸۵:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی بن محمد بن ابومنصور دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوبکر محمد بن صالح بن شعیب تمار نے بصرہ میں بطور املاء کے ان کو نصر بن علی نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تعزیت کرنے کے لئے اس لئے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہم نے ان سے کہا اے ابوحمزہ ہم اس کے لئے امید کرتے ہیں نعمتوں کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے زیادہ تر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے موت کفارۃ لکل مؤمن۔ موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے۔

(۹۸۸۲)......(۱) فی ن: (بحر)　　(۲) فی ن (ابی بلال)

(۹۸۸۳)......(۱) سقط من (ن)

۹۸۸۶:......ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابوالحسن محمد بن یعقوب طاہرانی نے طاہران میں ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن مفید نے ان کو احمد بن عبدالرحمٰن ابوالعباس سقطی نے ان کو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اس نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

سفر میں انتقال کرنے والے کے لئے بشارت

۹۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے میں ایک آدمی کی وفات ہوگئی اور وہ مدینے ہی میں پیدا بھی ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ پر انتقال کرتا۔ ایک آدمی نے پوچھا کیوں یارسول اللہ؟ فرمایا آدمی جب اپنی جائے پیدائش سے دور کہیں وفات پاجاتا ہے یعنی مسافر ہوکر تو اس کی جائے پیدائش سے وہاں تک جہاں تک وہ چل کر گیا مسافت برابر جنت میں ناپی جاتی ہے (یعنی اتنی ہی ان کو جنت کے قریب کردیا جاتا ہے۔)

۹۸۸۸:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو شریح بن عبید حضرمی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک (ابداء) (یعنی اسلام نے ابتداء کی تھی کہ مسافر تھا اور عنقریب پھر مسافر ہوجائے گا پس مبارک بادی ہے مسافروں کے لئے خبردار اس آدمی پر کوئی مسافرت نہیں ہے جو ارض مسافرت میں انتقال کر جائے جس زمین پر اس کو رونے والے ہی نہ ہوں مگر اس پر زمین وآسمان روتے ہیں۔

میں نے اس کو اسی طرح مرسل ہی پایا ہے۔

موت متعینہ جگہ پر آتی ہے

۹۸۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو قاسم بن زکریا مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عمرو بن علی مقدمی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کی اجل (موت) کسی خاص جگہ پر طے ہوتی ہے تو اس کو وہاں کوئی ضرورت پیش آجاتی ہے جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچ جاتا ہے اس کو وفات دے دیتا ہے پس قیامت کے دن وہ زمین کہے گی اے میرے رب یہ ہے وہ امانت جو آپ نے میرے پاس امانت رکھوائی تھی۔

اس کو ہشیم نے اور محمد بن خالد وہبی نے اسماعیل سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے کئی بار۔ ان کو خبر دی حسین بن نہار عسکری نے ان کو زید بن حریش اہوازی نے ان کو عمران بن عیینہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو شعبی نے ان کو عروہ بن مطرس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی خاص جگہ پر وفات دینا چاہتے ہیں اس کے لئے وہاں پر کوئی کام اور ضرورت پیدا کردیتے ہیں (جس کے لئے وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔)

(۹۸۸۸)......(۱) هكذا في (أ) وسقط هذا الحديث من (ن)

(۹۸۹۰)......(۱) في الأصل (نبهان) وما اثبته من المستدرک أخرجه الحاكم (۱/۳۶۷ و ۳۶۸) بنفس الإسناد.

مسافر کی موت شہادت ہے

۹۸۹۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے اور احمد بن محمد عنبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو انیس بن ابویحییٰ مولیٰ اسلمیین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس ایک جنازے کے پاس سے گذرے۔ تو پوچھا کہ یہ کس شخص کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں حبشی کی قبر ہے یا رسول اللہ! رسول اللہ نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اپنی زمین سے اور اپنے آسمان سے چلایا گیا ہے اس سرزمین کی طرف جس سے وہ پیدا کیا جائے گا۔

۹۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبداللہ بن ایوب مخرمی نے ان کو ابراہیم بن بکر نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ہذیل بن حکم اردنی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو ہذیل بن ابن الحکم ابو المنذر نے ان کو عبدالعزیز ابورواد نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مسافر کی موت شہادت ہے۔

۹۸۹۳:......شیخ احمد نے فرمایا کہ بخاری نے ہذیل بن حکم کے اس روایت کے ساتھ تفرد کا اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۹۸۹۴:......اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابراہیم بن بکر کوفی سے اس نے ابورواد سے اور ابن عدی نے گمان کیا ہے کہ اس نے اسے ہذیل سے چرایا ہے۔ واللہ اعلم اور اس سے بھی زیادہ ضعیف طریق سے مروی ہے۔

۹۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مروی ہے ابراہیم بن محمد سے اس نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

جو شخص مسافر ہو کر مرا وہ شہید ہو کر مرا اور وہ قبر کی آزمائشوں سے یا قبر سے (سوال جواب کرنے والوں سے) بچ گیا اور صبح وشام جنت سے اس کا رزق اس کے پاس آتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ابویحییٰ اسلمی کا تفرد ہے۔

جہاد کے لئے گھوڑا باندھنے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو دعلج بن احمد نے ان کو علی آبار نے ان کو ابن ابوسکینہ حلبی نے اس نے سنا ابراہیم بن ابویحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا میرے اور مالک بن انس کے درمیان انہوں نے مجھے قدری کا نام دیا ہے۔ بہرحال ابن جریج میں ان کی حدیث نقل کرتا ہوں کہ جو شخص جہاد کے سفر میں گھوڑا باندھے ہوئے انتقال کر جائے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔ انہوں نے میری نسبت میرے دادا کی طرف کی ہے میرے والد کی طرف سے۔ ابراہیم بن عطاء نے کہا ہے کہ میں نے کہا ہے اسی طرح کہا ہے ابن جریج نے بعض روایات میں اس سے ابراہیم بن عطاء نے۔

(۹۸۹۲)......أخرجه ابن عدی (۷/۲۵۸۴)

(۹۸۹۳)......التاریخ الصغیر للبخاری (۲/۱۵۲) بلفظ موت الغربة شهادة.

(۹۸۹۴)......أخرجه ابن عدی (۱/۲۵۶)

(۹۸۹۶)......(۱) فی ن: (فانه)

بیماری میں وفات پانے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو محمد بن عمرو نے عطاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار ہو کر مرتا ہے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔اور قبر کی آزمائش اور فتنوں اور سوال وجواب سے محفوظ رہتا ہے اور صبح وشام اس کے پاس جنت کا رزق آتا رہتا ہے۔

چار چیزوں کو ناپسند نہ کیا جائے

۹۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد عدی حافظ نے ان کو علی ابن ابراہیم بن ہیثم نے ان کو احمد بن علی بن افطح مقری نے اور یحییٰ بن زہدم نے یعنی ابن الحارث نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو ناپسند نہ کرو وہ چار امور کے لئے ہوتی ہیں۔ایک ہے آنکھوں کا دکھتے رہنا یہ اندھے پن کی رگوں کو کاٹتا ہے۔اور زکام کو بھی ناپسند نہ کرو بے شک وہ جزام کی رگوں کو کاٹتا ہے اور کھانسی کو ناپسند نہ کرو یہ فالج کی رگوں کو کاٹتا ہے اور پھوڑوں کو ناپسند نہ کرو وہ برص کی رگوں کو کاٹتے ہیں۔شیخ نے کہا ہے یہ اسناد غیر قوی ہے۔

بخار اور دردِ سر والے کے لئے بشارت

۹۸۹۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو جعفر بن عون نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابوجعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جس کو دردسر ہوا پھر اس نے اس پر ثواب کی امید رکھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بخش دے گا اس کے قبل جتنے گناہ تھے۔اور زہری کی روایت میں ہے کہ جو شخص دردسر میں مبتلا کیا گیا دردسر میں مبتلا ہونا۔

۹۹۰۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو قاسم بن ہاشم نے ان کو علی بن عیاش حمصی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب وغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دردسر اور بخار ہمیشہ رہتے ہیں آدمی کے ساتھ یہاں تک کہ اس کو مثل سنگ مرمر کے صاف کر کے چھوڑتے ہیں۔

۹۹۰۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبد اللہ نے انکو ابوبکر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سہل بن انس جھنی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء کے پاس گیا ان کی بیماری کے ایام میں۔میں نے پوچھا کہ اے ابودرداء کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ صحت یاب ہو جائیں اور آپ بیمار نہ ہوں۔حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا: بے شک دردسر اور بخار لگے رہتے ہیں مؤمن

(۹۸۹۸)......أخرجه ابن عدی (۲۶۹۷/۷)

(۹۸۹۹)......(۱) فی ن : (عوف) (۲)...... سقط من (أ)

أخرجه ابن أبی شيبة فی مصنفه (۳۲۹/۵) والخطيب (۱۰۰/۱۲) من طريق عبدالرحمن بن زياد بن انعم. به

(۹۹۰۱)......(۱) فی ن : (صالح بن صفوان) وهو خطأ

کے ساتھ اگر چہ ان کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ نہیں چھوڑتے وہ اس پر کوئی گناہ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی۔

۹۹۰۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بخار اور تھکان ہمیشہ رہتے ہیں مؤمن کے ساتھ اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتے۔

۹۹۰۳:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوحاتم محمد بن سارویہ کندی نے ان کو خلف بن سلیمان نسفی نے ان کو ھانی بن متوکل اسکندرانی نے ان کو ضمام بن اسماعیل نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ دردسر اور بخار جو انسان کو پہنچتا ہے نہیں جدا ہوتا بخار اور دردسر اس سے یہاں تک کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن کے برابر بھی اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

۹۹۰۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو محمد بن خلاد اسکندرانی نے ان کو حدیث بیان کی ضمام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہتا ہے دردسر اور بخار آدمی کے ساتھ یا عورت کے ساتھ حتیٰ کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہ رائی کے دانے کے برابر اگر چہ اس پر گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں۔

جن کو مرض لاحق نہ ہوا ہو ان کے متعلق روایات

۹۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سرین نے ان کو ابوالزیات قشیری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابودرداء کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ ہمارے پاس ایک دیہاتی بھی آ گیا۔ اس نے آ کر پوچھا کہ کیا ہوا تمہارے امیر کو اور اس وقت حضرت ابودرداء امیر تھے ہم نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ یا کہا کہ مجھے تو کبھی دردسر بھی نہیں ہوا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو میرے ہاں سے نکال دو۔ تا کہ یہ اپنے گناہوں کو ساتھ لے کر مرے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے ہر بیماری کے بدلے میں اس کا بدلہ سرخ اونٹ ہوں بے شک مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۹۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء کے سامنے بیماریوں کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ میں تو کبھی بیمار ہی نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اس کو میرے پاس سے نکال دو۔ تیرے گناہ تیرے اوپر مسلط رہیں گے جیسے یہ موجود ہیں کچھ بھی ان میں سے تم سے نہیں مٹے گا۔

۹۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے مرو میں۔ ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو فرمایا تھا کیا تمہیں کبھی بخار بھی آیا ہے؟ اس نے پوچھا کہ بخار کیا ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت اور چمڑے کے مابین حرارت وگرمی ہوتی ہے اس نے کہا کہ میں

(۹۹۰۴)......(۱) فی ن : (محمد) وھو خطأ

نے یہ کبھی نہیں پایا (یعنی مجھے کبھی بخار نہیں ہوا) آپ نے پوچھا کہ تمہیں کبھی سر میں درد ہوا ہے؟ اس نے پوچھا کہ درد سر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رگ ہوتی ہے سر میں جو ٹپتی ہے اس کے سر میں۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ بھی کبھی نہیں پایا۔ وہ جب واپس چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ وہ کسی جہنمی انسان کو دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اسے دیکھے۔

۹۹۰۸:...... شیخ احمد نے فرمایا: اس مذکورہ حدیث کا شاہد دوسری حدیث موجود ابن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ سے اور حدیث معمر سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

۹۹۰۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو سہمی نے ان کو سنان نے حضرمی سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آکر کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی ہے اور وہ ایسی ایسی ہے اس نے اس کے حسن اور جمال ذکر کیا اور کہنے لگی کہ میں اس کے رشتے میں آپ کو سب پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کو قبول کرلیا ہے۔ پھر بھی وہ اس کی تعریف کرتی رہی۔ کرتے کرتے اس نے کہا کہ وہ ایسی صحت مند ہے کہ اس کو کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوا اور کوئی بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ تیری بیٹی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص

۹۹۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نے یہ کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وجیہ) آل فلاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کبھی تمہارے مال یا اولاد میں کوئی نقصان پہنچا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص (عفریت نفریت) ہوتا ہے۔ جس کو نہ کبھی اس کے مال میں گھاٹا ہو نہ اولاد میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیعت تو کیا مگر انگلیوں کے کناروں اور پوروں کے ساتھ۔ یہ روایت مرسل طریقہ پر آئی ہے۔

۹۹۱۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر حلوانی نے ان کو عمرو بن حکام نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عاصم احول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی بیعت لیتے تھے ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ راوی نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۹۹۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو براء بن یزید نے ان کو عبداللہ بن شقیق عقیلی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ ہر سخت خو جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوتا۔

بیماری کے ذریعہ مؤمن وکافر کی آزمائش

۹۹۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے حکم سے ان کو ربیع بن عمیلہ نے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ نے ان سے سنا تھا۔ اس نے مجھے حدیث بیان

(۹۹۰۹)... أخرجه أحمد (۱۵۵/۳) من طریق سفیان بن ربیعة. به.

(۹۹۱۰)... (۱) غیر واضح فی (أ) وفی (ن) وجیهان أورحیمان أودحیمان.

(۹۹۱۲)... أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۵۱)

کی ہلال بن یساف سے۔یا ہمارے بعض اصحاب نے ان سے۔انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عمار بن یاسر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر لوگوں نے تکلیفوں اور دردوں کا ذکر کیا۔تو وہاں موجود کسی دیہاتی نے کہہ دیا کہ میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔لہٰذا حضرت عمار نے فرمایا کہ تو ہم میں سے نہیں ہے۔بے شک مسلمان آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس سے اس کے گناہ اس سے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔اگرچہ کافر ہی ہو یا کہا تھا اگرچہ فاجر ہی ہو۔شعبہ کو شک ہے۔آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جسے چھوڑ دیا گیا مگر اس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کو کیوں چھوڑا گیا ہے۔اور پیروں میں رسی ڈال دیا جاتا ہے مگر اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کیوں اس کو باندھا گیا ہے۔

۹۹۱۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے اعمش سے اس نے عمارہ سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں سلیمان کے ساتھ داخل ہوا اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دے تو اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور آئندہ کے لئے انتباہ ہوتا ہے۔اور گنہگار آدمی کو جب کوئی آزمائش پہنچتی ہے۔پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے مالک رسی سے باندھ دیتے ہیں۔پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کیوں باندھا تھا اور اب کیوں چھوڑ دیا ہے۔

اسی طرح کہا ہے شعبہ نے اعمش سے اس نے عمارہ بن عمیر سے اس نے سعید بن وہب سے۔

۹۹۱۵:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوالجواب نے ان کو عمارہ بن زریق نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور سلیمان بنو کندہ کے ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔تو سلیمان نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مستقبل کے لئے تنبیہ ہوتی ہے اور کافر آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی مثل ہوتا ہے جس کو اس کے مالکوں نے بے کار چھوڑ دیا ہو۔اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کس وجہ سے اس کو باندھا گیا تھا۔اور پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ نہیں جانتا کہ اس کو کیوں کھول دیا گیا ہے۔

۹۹۱۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو محمد بن سلمہ بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے ابومنظور شامی سے اس نے اپنے چچا سے اس نے عامر سے۔جو خضر کے بھائی تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ کی سرزمین پر تھے اچانک دیکھا تو بڑے چھوٹے جھنڈے نظر آئے میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں بھی آکر ان کی صحبت میں بیٹھ گیا آپ درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے آپ کے لئے چادر بچھائی گئی تھی آپ اس کے اوپر بیٹھے اور آپ کے اردگرد آپ کے اصحاب تھے۔چنانچہ وہاں لوگوں نے بیماریوں کا تذکرہ کیا۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس سے عافیت دے دیتا ہے۔یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔اور یہ اس کے مستقبل اور بقیہ زندگی کے لئے انتباہ اور نصیحت ہوتی ہے۔اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے گھر والے باندھ دیتے ہیں پھر اس کو چھوڑ بھی دیتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ کس وجہ سے اس کو انہوں نے باندھا تھا اور کس وجہ سے

(۹۹۱۳)......(۱) فی ن : (حنبل) وهو خطأ　　(۲)...... فی ن : (أسمعه)

(۹۹۱۵)......(۱) فی ن : (سعد) وهو خطأ

اس کو چھوڑا ہے۔

وہاں پر ایک آدمی نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ بیماریاں کیسے ہوتی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ ہماری مجلس سے اٹھ جائیے آپ ہم میں سے نہیں ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو طلاق دینا

۹۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران اخنس نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے مجھے حدیث بیان کی قیس بن ابوحازم نے۔ کہا کہ خالد بن ولید نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ اس کے بعد اس کی خوب تعریف کی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوسلیمان آپ نے کس وجہ سے اس کو طلاق دے دی تھی؟ فرمایا کہ میں نے اس کو اس لئے طلاق نہیں دی تھی کہ کوئی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے مجھے اس سے کوئی شکایت تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بات مجھے بری لگی تھی بلکہ میرے نزدیک اس کو کوئی بیماری اور آزمائش نہیں پہنچی تھی۔

۹۹۱۸:......وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو ابوسلمہ خزاعی نے ان کو شبیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ان میں سے تھا۔ یا کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے تھا جب ان پر سال گذر جاتا مگر ان کو کوئی صدمہ یا تکلیف نہ پہنچتی نہ اس کے مال میں نہ ہی نفس میں تو وہ کہتے کہ کیا ہوا ہمیں اللہ تعالیٰ ہم سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔

بیماری و تکلیف کے بعد عذاب نہیں

۹۹۱۹:......کہتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد نے ان کو ثابت البنانی نے عبید بن عمیر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی اور فرمایا کہ اس کی ہر ہر رگ درد کر رہی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس کے پاس رب کی طرف سے آنے والا فرشتہ آیا ہے اور اس نے اس کو بشارت دی ہے کہ اس تکلیف کے بعد اس کے لئے کوئی عذاب نہیں ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک آدمی کے پاس گئے جو کہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جس انسان میں یہ دونوں کیفیات جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔ جس کی وہ امید کرتا ہے اور اس چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔

تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کی جائے

۹۹۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی کسی تکلیف کی وجہ سے جو اس کو پہنچی ہو موت کی تمنا نہ کرے اور اگر تم لوگ لامحالہ ایسا کرتے ہی ہو تو پھر یوں کہنا چاہئے۔

(۹۹۱۸)...... (۱) فی ن : (هاشم) وهو خطأ

اللھم احینا ما کانت الحیاۃ خیراً لنا و توفنا اذا کانت الوفات خیراً لنا.

اے اللہ ہمیں اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا ہمارے حق میں اچھا ہو اور جب ہمارے حق میں وفات بہتر ہو تو پھر ہمیں وفات دے دے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے عبدالعزیز سے۔

اہل آزمائش کی فضیلت

۹۹۲۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان، کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوالدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن معن دوسی نے ان کو اعمش نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیریت و عافیت والے قیامت کے دن یہ پسند کریں گے کہ ان کے چمڑے قینچیوں سے کاش کہ دنیا میں کاٹے جاتے بوجہ اس کے جو وہ اہل آزمائش کا ثواب دیکھیں گے۔

مرض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ کو پاک فرماتے ہیں

۹۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو مسہر عبدالاعلیٰ بن شہر غسانی نے ان کو خالد بن یزید بن صبیح نے ان کو حدیث بیان کی سالم بن عبداللہ محاربی نے ان کو سلیمان بن حبیب نے ان کو ابوامامہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ کسی مرض کی وجہ سے گر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو پاک بھیجے گا۔

۹۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر نے میں گمان کرتا ہوں محمد بن سہل تمیمی نے ان کو حکم بن نافع نے ان کو عفیر نے ان کو سلیم یعنی ابن عامر نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ جب بیمار ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف حکم بھیجتا ہے اے میرے فرشتو　جب میرا بندہ میری تکلیفوں میں سے کسی تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تو اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو بخش دیتا ہوں اور اگر میں اس کو تندرستی دے دوں تو وہ ایک بخشا بخشایا وجود ہوتا ہے۔

۹۹۲۴:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ آپ لوگوں میں سے کسی کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جیسے تم میں سے کوئی انسان سونے کو آگ میں ڈال کر آزماتا ہے۔ تو بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خالص سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی وہ لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ جن کو نجات دیتا ہے گناہوں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو اس سے کم تر سونے کی طرح نکلتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جو سیاہ سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی لوگ وہ ہوتے ہیں جو فتنے میں واقع کیے جاتے ہیں۔

بیماری اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہے

۹۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق طیبی نے ان کو حسن بن ابوعلی نجار نے ان کو حسین بن علی حلوانی

(۹۹۲۰)......متفق علیہ

أخرجه البخاری فی الدعوات باب (۳۰) ومسلم فی الذکر والدعاء (۴)

نے۔اور ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی حسین بن حلوان سے اس نے ہثیم بن اشعث سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی فضالہ بن جبیر غدانی نے بشیر بن عبداللہ بن ابوایوب انصاری سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ایک آدمی کی عیادت کی اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوندھے گر گئے (یعنی لیٹے ہوئے کو گلے لگانے کے لئے) اس نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتیں گذر چکی ہیں سویا نہیں ہوں اور نہ ہی میرے متعلقین کی آنکھ لگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بھائی آپ صبر کیجئے اے بھائی صبر کیجئے یہاں تک کہ آپ گناہوں سے ایسے نکل جائیں جیسے آپ گناہوں میں داخل ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن بشران کی ایک روایت میں ہے۔

اے بھائی صبر کر تین بار کہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ گناہوں سے نکل جائیں جیسے آپ داخل ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کی ساعات گناہوں کی ساعات کو لے جاتی ہیں۔

۹۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوجعفر احمد بن سعدان نے ان کو قران بن تمتام نے ان کو ابوبشر حلبی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہیں۔

۹۹۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش اور عبدالرحمٰن محاربی سے ان کو لیث بن حکم بن عتیبہ نے اس نے روایت کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پاس ایسے اعمال نہ ہوں جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی ہم وحزن میں مبتلاء کر دیتا ہے جس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

تحقیق بعض اسی مفہوم میں ایک حدیث موصول مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۹۹۲۷:...... (مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن علی موازی نے ان کو معمر بن سہل نے ان کو ابوسمرہ احمد بن سالم بن خالد بن جابر بن سمرہ نے ان کو ہثیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ آزماتا ہے اپنے بندے کو ہم وحزن کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اس کو صاف چاند کی طرح کر کے چھوڑتا ہے۔

بیمار اور مسافر کے لئے اجر لکھا جاتا ہے

۹۹۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو حدیث بیان کی ابواسماعیل بن ابراہیم سکسکی نے کہ انہوں نے سنا ابوبردہ ابوموسیٰ سے کہ وہ اور یزید بن ابوکبشہ ایک سفر میں ساتھی بن گئے تھے یزید روزہ رکھتے تھے۔ لہٰذا ابوبردہ نے اس سے کہا میں نے ابوموسیٰ سے بار بار سنا تھا وہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہو جائے یا سفر کرے اس کے لئے اجر لکھا جاتا ہے اس کی مثل جو وہ بحالت مقیم عمل کرتا اور

(۹۹۲۵)...... قال ابن عدی : فضال بن جبیر أبو المهند الغدانی صاحب أبی أمامة أحادیثه غیر محفوظة (المیزان ۳/۳۴۷)

(۹۹۲۷)...... (۱) فی ن : (عتبة)

(۹۲۲۷)...... مکرر. أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۱۷۴) وعن ابن عدی (هیثم) بدلاً من (هشیم)

تندرست بحالت تندرستی عمل کرتا۔

شیخ احمد نے کہا کہ دونوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے ان کے کہ حارث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم ابواسماعیل نے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مطر بن فضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۹۹۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے قاسم بن مخیمرہ سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی ایک بھی مسلمانوں میں سے جس کے جسم میں کوئی آزمائش (بیماری) واقع ہو مگر اللہ تعالیٰ ان محافظوں کو حکم دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ تم لوگ میرے اس بندے کے لئے ہر رات اور ہر دن اسی طرح عمل لکھو جیسے وہ خیر کے عمل تندرستی میں کرتا تھا جب تک وہ میری اس قید میں مقید رہے۔

یہ الفاظ حدیث حسین کے ہیں۔اور حدیث قبیصہ اسی کی مثل ہے۔اس کا متابع بیان کیا ہے ابوالحسین نے قاسم بن مخیمرہ سے۔

۹۹۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو عون بن عبداللہ بن عقبہ نے اور ہم لوگ انہیں کے پاس گئے ہوئے تھے جب محمد بن منکدر نے ان کو تکلیف میں دیکھا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں یہاں تک کہ ان کے آنسو بہنے لگے چنانچہ عون نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! کیا ہوا آپ کو؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی تکلیف کو دیکھا ہے اس لئے پریشان ہوں۔اس نے کہا کہ میرا رب مجھے کافی ہے وہی مجھے کافی ہے میری مصیبت میں اور وہی میرا ساتھی ہے ہر سختی کے وقت میں اور وہی میرا دوست ہے ہر نعمت میں۔اے ابوعبداللہ کیا میں تجھ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے ابومسعود سے سنی تھی وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ مسکرائے۔اس کے بعد راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

مؤمن بندہ کی قبر پر فرشتوں کا تسبیح وتہلیل کرنا

۹۹۳۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی محمد بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن مطر شیبانی نے ان کو ثابت نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کے ساتھ دو ایسے فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس کے عمل کو لکھتے ہیں پھر جس وقت اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ فرشتے جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور کئے گئے تھے کہتے ہیں کہ اے اللہ اس کا تو انتقال ہو گیا ہے آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آسمانوں پر چلے جائیں لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے آسمان تو پہلے ہی فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔

چنانچہ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا ہم زمین پر قیام کریں؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری زمین بھی ایسی مخلوقات سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ پھر ہم کہاں جائیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ اسی مرنے والے میرے بندے کی قبر پر رہ جاؤ وہاں پر میری تسبیح تحمید تکبیر اور تہلیل کہتے رہو اور اس کو قیامت تک میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

شیخ نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ عثمان بن مطر متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

۹۹۳۲:...... روایت کی گئی ہے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی سے اس نے مؤمل بن اسماعیل سے اس نے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور وہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھ کو خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان زاہد نے۔ ان کو ابوالعباس محمد بن شاذان نیساپوری نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے انہوں نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اور یہ روایت اس اسناد کے ساتھ غریب ہے واللہ اعلم۔

اور روایت کی گئی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے گذشتہ روایت کی طرح۔

بیماری میں اس کے لئے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت صحت کیا کرتا تھا

۹۹۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسنین نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے وہ کہتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر اس کے جسم میں کوئی تکلیف وآزمائش واقع کرتے ہیں تو فرشتوں کو کہتے ہیں کہ اس کے نیک اعمال لکھو جو وہ بحالت صحت عمل کرتا رہتا تھا۔ اگر وہ اس کو شفا دے دیتا ہے تو اسکو دھو کر پاک کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو وفات دے دیتے ہیں؟ تو اس کی مذمت کر دیتے ہیں اور اس پر رحمت کرتے ہیں۔ اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں کہ میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔

۹۹۳۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق سہمی نے ان کو سنان بن ربیعہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبید بن عمیر نے کہ حضرت ابن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہر صالح عمل لکھتا ہے مرض کے اندر جسے وہ صحت میں عمل کرتا رہتا تھا۔

شیخ نے کہا کہ سنان بن ربیعہ وہی ابوربیعہ ہے۔ اس روایت میں دلالت ہے اس پر کہ انہوں نے اس کو انس بن مالک سے نہیں سنا۔ واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید

۹۹۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن خالد مطوعی نے بخارا میں اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابوعلی حسن بن حسین بن بزار بخاری نے ان کو عبیداللہ بن واصل بخاری نے ان کو احمد بن جنید بخاری نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ گنجار بخاری نے مخلد بن عمر قاضی سے بخارا میں اسحاق بن وہب سے وہ بھی بخاری ہے اس نے حجاج طائی سے اس نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت ابن مسعود پر، ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کس چیز کی آپ کو شکایت ہے؟ کہا کہ میرے گناہوں کی۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کس کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہا کہ مغفرت کی میں خواہش کرتا ہوں۔ ہم نے اس کو کہا کہ کیا ہم آپ کے پاس کسی طبیب کو نہ لے آئیں؟ انہوں نے کہا کہ طبیب میرے پاس اتر چکا ہے تم لوگ دیکھ نہیں رہے۔ کہتے ہیں کہ پھر عبداللہ رو پڑے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری گرفت میں ہے اور میری قید میں ہے۔ اگر اس کو مرض اس حالت میں لگا ہوتا ہے کہ وہ اس کی مشقت میں ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قدر وہ مشقت میں رہے اس کے لئے اجر لکھتے جاؤ۔ اور اگر مرض وقفے سے ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقفہ میں بھی اس کا اجر لکھو۔ میں رو رہا ہوں کہ میرے ساتھ مرض وقفہ کے ساتھ اتر رہے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کاش کہ وہ مسلسل مشقت کے ساتھ مجھے ہوتا۔

(۹۹۳۵)......(۱) فی ن: (أنزلن) (۲)...... فی أ: (ولرجوت)

بیماری سے گھبرانا پسندیدہ نہیں

۹۹۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود بیمار ہو گئے تھے میں نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مرض سے گھبرائے ہوں اس قدر جتنی اس مرض سے آپ پریشان ہوئے ہیں فرمایا کہ اسی نے مجھے پکڑ لیا ہے اور اس نے غفلت و بے ہوشی کو میرے قریب کر دیا ہے۔

۹۹۳۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو عون بن عبداللہ بن عقبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ تو ہم نے پوچھا کہ آپ مسکراتے ہیں؟ فرمایا مجھے حیرانی ہوتی ہے مؤمن سے اور بیماری سے اس کے گھبرانے سے۔ حالانکہ اگر وہ یہ جان لیتا ہے کہ بیماری میں کس قدر خوبی ہے تو وہ یہ پسند کرتا کہ بیمار ہی رہے حتیٰ کہ اللہ سے مل جائے (یعنی موت تک بیمار رہے۔)

بیمار شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں

۹۹۳۸:..... اور اسی کی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی پھر نیچے کر لی ہم نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے حیرانی ہوئی ہے دو فرشتوں پر جو زمین پر اترے ہیں اور وہ ایک نمازی بندے کو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر تلاش کر رہے ہیں مگر اس کو اپنی جگہ پر نہیں پایا ہے اس لئے وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے ہیں اپنے رب کی طرف اور جا کر کہا ہے اے ہمارے رب ہم رات دن تیرے مؤمن بندے کے نیک اعمال لکھتے رہتے تھے فلاں فلاں اعمال اب ہم نے اس کو موجود نہیں پایا اس لئے کہ آپ نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے لہٰذا ہم اس کے لئے کچھ بھی نہیں لکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتو تم میرے بندے کے لئے اس کے عمل لکھتے رہو دن رات اس میں کمی نہ کرو اس کے آخری عمل تک جب میں نے اس کو قبض کیا تھا۔ اور اس کے لئے اس کے عمل کا جو وہ کرتے تھے پورا پورا اجر ہے۔

۹۹۳۹:..... اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۹۴۰:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوعقیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابوبکر کو دیکھا محمد بن عمرو بن حزم علی بن عبداللہ بن عبیداللہ کے پاس آئے اور آ کر کہا کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں اللہ محمود بخیر ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق عطا کرے میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے

(۹۹۳۷)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۴۷)

تنبيه : في مسند الطيالسي (محمد بن حبيب) بدلاً من (محمد بن أبي حميد) وهو خطأ

(۹۹۳۸)مسند الطيالسي (۳۴۸)

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بیمار ہوتا کوئی مؤمن ہرگز مگر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے دو فرشتے اس پر مقرر فرماتا ہے اور وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جاتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں دو میں سے کسی ایک نیکی کے ساتھ فیصلہ کردے یا تو موت دے دے یا پھر زندہ رکھے۔ پس جس وقت عیادت کرنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ محمود بہ خیر ہے؟ تو فرشتے اس کو کہتے ہیں۔ آپ خوش ہو جائیے خون کے ساتھ جو بہتر ہے تیرے خون سے۔ اور اس صحت کے ساتھ جو تیری صحت سے بہتر ہے اور جب عیادت کرنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ اور وہ کہتا ہے میں بہت مصیبت ومشقت میں ہوں بہت ہی کرب میں اور تکلیف میں گرفتار ہوں۔ تو فرشتے اس سے کہتے ہیں آپ اس خون کے ساتھ خوش ہو جائیں جو تیرے خون سے بدتر ہے اور مصیبت کے ساتھ جو تیری اس آزمائش سے زیادہ طویل ہے۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔

عیادت کرنے والوں سے بیماری کا شکوہ کرنا پسندیدہ نہیں

۹۹۴۱: ..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطا بن یسار سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو ستوں کو بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو کہ یہ اپنے عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے جب وہ آتے ہیں اگر وہ اللہ کی حمد وثنا کرتا ہے تو اس حمد وثنا کو وہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں حالانکہ وہ اس کو خوب جانتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے مجھ پر ذمہ داری ہے کہ اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اس کو شفا دے دی تو اس کو میں ایسا گوشت بدل دوں گا جو اس کے موجودہ گوشت سے بہتر ہوگا اور ایسا خون جو اس کے موجودہ خون سے بہتر ہوگا۔ اور میں اس کی برائیاں مٹا دوں گا۔ اور ان سے موصول روایت بھی مروی ہے۔

۹۹۴۲: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو ابوصالح حرانی نے ان کو ابوعیاش نے ان کو حدیث بیان کی سلیمان بن سلیم نے اور عباد بن کثیر نے زید بن اسلم سے اس نے عطا بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی آزمائش کے ساتھ آزماتے ہیں تو اس پر دو فرشتوں کو مقرر کرتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ دیکھو کہ میرا بندہ اپنی عیادت کرنے والوں کو کیا کیا کہتا ہے وہ اس کی جب عیادت کرنے آتے ہیں اگر وہ بندہ اچھی بات کرتا ہے اور ان کے آگے شکایت نہیں کرتا اس آزمائش کی جس میں وہ مبتلا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں۔ اس بندے کے گوشت کو اس سے بہتر گوشت بدل دو اور اس کا خون اس خون سے بہتر بدل دو اور اس کو خبر دے دو کہ اگر میں نے اس کو وفات دے دی تو میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا اور اگر میں نے اس کو اس کی قید سے آزاد کر دیا تو اس کو چاہئے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے۔ اور دوسرے طریق سے مروی ہے صحیح اسناد کے ساتھ بطور مرسل روایت کے۔

۹۹۴۳: ..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی بکیر بن محمد صوفی نے مکہ میں ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابوبکر حنیق نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے

(۹۹۴۱) ..... أخرجه المصنف من طریق مالک (۲/۹۴۰)

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے بندہ [illegible] اپنے [illegible] بادت کرنے والوں سے کوئی شکایت نہیں کرتا تو میں اسکو تمام قیدوں سے چھٹکارا دے دوں گا پھر میں اس کا گوشت پہلے سے بہتر [illegible] دوں گا [illegible] ون پہلے خون سے بہتر بدل دوں گا پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے گا۔

۹۹۴۴:...... شیخ نے فرمایا کہ بعض حفاظ نے گمان کیا ہے کہ مسلم بن حجاج نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں قواریری سے نقل کیا ہے اس نے ابوبکر حنفی سے۔ پھر ان پر انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث یقینی طور پر مروی ہے عاصم سے اس نے عبداللہ بن سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا قرہ بن عیسیٰ نے عاصم سے۔

۹۹۴۵:...... اور اس کو روایت کیا ہے معاذ بن معاذ سے اس نے عاصم بن محمد سے اس نے عبداللہ بن سعید سے اس نے اپنے والد سے یا دادا سے اس نے ابوہریرہ سے اور عبداللہ بن سعید شدید ضعیف ہے۔ میں نے مسلم رحمہ اللہ کی کتاب میں نظر ماری تو میں نے یہ حدیث اس میں نہیں پائی اور اس کو ابومسعود دمشقی نے بھی تعلیق الصحیح میں ذکر نہیں کیا۔

بیماری میں مبتلا شخص کے لئے خوبصورت عمل لکھے جاتے ہیں

۹۹۴۶:...... اس کو روایت کیا ہے ابوصخر حمید بن زیاد نے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے بطور موقوف روایت کے۔

۹۹۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عروہ بن رویم سے وہ ذکر کرتے ہیں قاسم سے اس نے معاذ سے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بندے کو جب بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو بائیں طرف والے فرشتے سے کہتے ہیں تم لکھنے سے قلم کو روک لو اور دائیں ہاتھ والے سے کہتے ہیں کہ تم میرے بندے کے لئے خوبصورت عمل لکھو۔

۹۹۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مسلم بیمار ہو جاتا ہے تو دائیں طرف والے فرشتے کو حکم ملتا ہے کہ میرے بندے کے لئے وہ بہترین خوبصورت عمل لکھو جو وہ کیا کرتا ہے۔ اور بائیں طرف والے سے کہا جاتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری قید و بندش میں واقع ہے اس کے بارے کچھ لکھنے سے رک جاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا کاش کہ میں ہمیشہ بیمار ہو کر صاحب فراش رہتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بندے نے گناہوں کو ناپسند کیا ہے۔

مؤمن کے لئے خیر ہی خیر ہے

۹۹۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو بن خالد نے کہا سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بندہ مؤمن کے لئے اللہ کی قضا اور فیصلے پر بڑا حیران اور خوش ہوں کہ ہر چیز اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اگر اس کو خوشی ملے اور وہ اس پر صبر کرلے تو اس کے لئے دھرا اجر ہے اور اگر اس کو تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرلے تو اس کے لئے ایک اجر ہے ہر فیصلہ اللہ کا مسلمان کے لئے بہتر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ھد بہ بن خالد سے۔

(۹۹۴۳)......(۱) فی ن: (یزید) (۹۹۴۵)......(۱) فی ن: (عن جدہ)

(۹۹۴۷)......(۱) فی ن: (سعید) وھو خطأ (۹۹۴۹)......(۱) فی أ: (لو عجبت)

۹۹۵۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیذار بن حریث سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں مسلمان سے خوش ہوں کہ اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو وہ ثواب کی امید رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی تو اللہ کی حمد اور شکر کرتا ہے بے شک مسلمان کو تو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمے کے بارے میں بھی جس کو وہ اپنے منہ میں لینے کے لئے اٹھاتا ہے۔

۹۹۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت انس نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ہنس دیئے اور فرمایا کہ تعجب ہے مؤمن پر کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ خیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔

امت محمدیہ کی خصوصیات

۹۹۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو محمد بن سابق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی منہال بن حلفہ ابوقدامہ نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں ہم کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس بات پر خوش ہوئے ہیں کہ مؤمن کو راستہ بتلانے پر بھی اجر ملتا ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینے پر بھی اجر ملتا ہے اور عجمی زبان سے عربی میں بتانے پر اجر ملتا ہے۔ اور اپنے اہل میں اس کے آنے پر بھی اجر ملتا ہے (یا حق زوجیت ادا کرنے پر بھی اجر ملتا ہے) اور اس معمولی چیز پر بھی اجر ملتا ہے جو مسلمان کے کپڑے کے کنارے یا دامن سے لگی رہ جائے اور وہ اس کو جھٹک دے پھر اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا اور وہ جا کر وہ چیز بھی واپس کر کے آئے۔

۹۹۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن عتکی نے ان کو بشر بن سہل لباد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے ان کو ابوحلیس یزید بن میسرہ نے کہ اس نے سنا ام درداء سے آپ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم سے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیرے بعد ایک امت پیدا کرنے والا ہوں وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب ان کو ایسی کیفیت پہنچے گی جس کو وہ پسند کریں گے تو وہ اس وقت اللہ کی حمد کریں گے اور اگر وہ کیفیت پہنچے گی جس کو وہ ناپسند کریں گے تو وہ اس پر اجر وثواب طلب کریں گے اور صبر کریں گے اور نہ ہی حلم ہوگا نہ علم۔ انہوں نے عرض کی اے میرے رب یہ ان کے لئے کیونکر ممکن ہوگا کہ نہ حلم ہو نہ علم؟

اللہ نے فرمایا کہ میں اپنے حلم اور اپنے علم میں سے ان کو عطا کروں گا۔

۹۹۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابوالحسین محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابومحمد عبداللہ بن

(۹۹۵۰)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۱۱)

(۹۹۵۳)......(۱) سقط من (ن) (۲)......فی ن : (حمدوا)

محمد بن اسحٰق فاکہی نے مکہ میں ان کو ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن ابو میسرہ نے ان کو یحییٰ بن محمد حارثی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عباد بن کثیر نے اور طارق نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عنایت امداد حسب محنت ومشقت اتارتا ہے اور صبر کو مصیبت کے وقت اتارتا ہے۔

طارق بن عمار اور عباد اس روایت کے ساتھ متفرد ہیں۔ اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے طارق سے اور زیادہ صحیح ہے کہ طارق اسی حدیث سے پہچانا گیا ہے۔

اللہ کی طرف سے مدد تکلیف اور صبر کے بقدر آتی ہے

۹۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن احمد بن بطہ اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن نائلہ اصفہانی نے ان کو احمد بن ابو الجوازی نے ان کو عبدالعزیز بن عمر نے وہ کہتے ہیں اللہ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے داؤد جب کسی کو میرا طالب پاؤ تو تم اس کے خادم بن جاؤ اے داؤد تکلیف ومشقت پر صبر کیجئے تیرے پاس اعانت ومدد خود بخود پہنچے گی۔

۹۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عمار بن نصر ابو یاسر نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابو بکر قعنبی نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک اللہ کی مدد اللہ کی طرف سے بندے کے لئے تکلیف ومشقت کے بقدر آتی ہے۔ اور بے شک صبر اللہ کی طرف سے بقدر مصیبت آتا ہے۔

۹۹۵۷:......اور اس کو بھی راویت کیا ہے عمر بن طلحہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے پہلی حدیث کی مثل۔

صبر کا بدلہ جنت ہے

۹۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو خبر دی ان کے والد نے اور ہمیں خبر دی ہے شعیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ابن ہاد نے ان کو عمر بن ابو عمرو نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس وقت میں اپنے بندے کو اس کی محبوب ترین چیز کے ساتھ آزماتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں اور شیخ احمد نے فرمایا کہ پہلی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے عوض جنت دوں گا کا مطلب ہے کہ اس سے مراد جنت کے دو چشمے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث بن سعد سے بخاری کہتے ہیں کہ اس کے متابع بیان کیا اشعث بن جابر نے اور ابو طلال نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۹۹۵۴)......أخرجه العقيلي (۲/۲۲۷) من طريق يحيى بن محمد الحارثي. به.

وأخرجه ابن عدى في الكامل (۵/۱۷۰۴) من طريق طارق بن عمار وعباد بن كثير عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة وأخرجه من طريق عمر بن طلحة عن محمد بن عمرو. به.

(۹۹۵۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۴/۱۴۳۵) (۹۹۵۷)......أخرجه ابن عدى (۵/۱۷۰۴)

(۹۹۵۸)......(۱) زيادة من (ن) ☆أخرجه البخاري في المرضى باب (۷)

انسانی اعضاء کے ضائع ہونے کا اجر جنت ہے

۹۹۵۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ابوظلال نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا کب آپ کی آنکھیں ضائع ہوئی تھیں میں نے بتلایا کہ اس وقت جب میں چھوٹا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جب کہ ان کے پاس ابن ام مکتوم بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ کی بینائی کب چلی گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ جب میں چھوٹا تھا۔ جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میں اپنے بندہ کا کوئی شریف عضو ضائع کرتا ہوں تو اس کی جزا اس کے لئے جنت ہی ہے۔

۹۹۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابواسامہ حلبی نے ان کو ام محمد بنت اخی اشرس ابوشیبان ہذلی نے ان کو اشرس نے ابوظلال سے اس نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مجھے بیان کیا جبرائیل علیہ السلام نے رب العالمین سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں جس کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کا بدلہ جنت میں ہمیشہ رہنا اور میرا دیدار ہے

۹۹۶۱:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو نوح بن قیس نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو جابر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جس شخص کا کوئی شریف عضو آنکھ ضائع کر دوں اور وہ اس پر صبر کرلے اور اجر و ثواب کا طالب ہو جائے میں اس کے لئے جنت کے سوا کسی اور جزا کے لئے راضی نہیں ہوں گا۔

۹۹۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسنین قزاز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کو اور کہا ہے کہ ہمیں خبر دی اشعث بن جابر حدانی نے۔

۹۹۶۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم نے ان کو مروان نے ان کو ہلال بن سوید نے کہ انہوں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ابن ام مکتوم گذرے اور انہوں نے سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں حدیث نہ بیان کروں جو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حدیث بیان کی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ پر لازم ہے کہ جس بندے کا کوئی شریف عضو میں لے لوں کہ اس کی جزاء اور بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

۹۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے اور ابومحمد بن یوسف نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حرب بن میمون نے ان کو نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔ جب میں کسی بندے کی بینائی لے لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میرے نزدیک اس کا معاوضہ جنت ہے۔

اس روایت کے ساتھ حرب بن میمون نضر سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۹۹۶۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو [illegible] نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو عباس بن فضل نے "ح"۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن فضل اسفاطی بصری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کی دونوں محبوب ترین چیزیں (یعنی آنکھیں) ضائع

ہو جاتی ہیں پھر وہ اس پر صبر کر لیتا ہے اور ثواب کی امید کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔
شیخ احمد نے کہا کہ اس طرح اس کو میں نے بھی لکھا ہے۔دو محبوب ترین چیزیں۔

مرگی کا دورہ پڑنے والے کے لئے اجر

۹۹۶۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم عبداللہ بن حسن بن سلیمان مقری نے بغداد میں ان کو حامد بن شعیب نے ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمران بن سلیم نے ان کو حدیث بیان کی عطا بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا ابن عباس نے کیا میں تجھے اہل جنت کی ایک عورت دکھاؤں میں نے کہا کہ ضرور دکھائیں انہوں نے کہا کہ وہ یہ کالی عورت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں ممکن ہے کہ میرا کپڑا اتر جائے آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو صبر کر لیں اور تیرے لئے جنت ہو گی اور اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کروں اور وہ آپ کو عافیت عطا کر دے۔اس عورت نے کہا ہے کہ میں اسی حالت پر صبر کر لیتی ہوں مگر میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ میرا کپڑا اتر جائے اور میں ننگی ہو جاؤں آپ میرے لئے دعا کر دیں کہ میں ننگی نہ ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قواریری سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے یحییٰ سے۔

بخار گناہوں سے پاکیزگی کا سبب ہے

۹۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو اسحق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آ گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ام ملدم ہوں آپ نے اسے فرمایا کہ تم اہل قبا کی طرف جاؤ گی بولی جی ہاں۔ کہتے ہیں ان کے پاس چلا گیا۔
چنانچہ وہ سب بخار والے ہو گئے اور ان کو بہت ''تکلیف'' ہوئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی پھر کہا کہ یا رسول اللہ ہم بخار میں مبتلا ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا۔اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے گناہوں کو پاک کرنے والا بن جائے۔ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے گناہوں کو پاک کر دے۔

۹۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے کہ اہل قباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر بولے کہ بخار ہمارے اوپر شدت اختیار کر گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو کہ اس کو تم لوگوں سے اٹھا لیا جائے تو اٹھا لیا جائے گا اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے پاک کرنے والا بن جائے (یعنی تمہیں گناہوں سے پاک کر دے) انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے لئے طہور بن جائے (یعنی ہمیں گناہوں سے پاک کر دے۔)

۹۹۶۹:......ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے وہاں پر۔ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو علی قرہ بن حبیب نے صاحب قشیری نے ان کو ایاس بن ابو تمیم ابو مخلد نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ بخار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ آپ مجھے جہاں چاہیں بھیج دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انصار کی طرف بھیج دیا وہ مسلسل سات دن رات ان میں رہا یہاں تک کہ ان پر یہ سخت گذرا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ پھر حضور

(۹۹۶۶)......أخرجه البخاري في المرضى (٦) ومسلم في الأدب (۱۴)

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گھروں میں آنے لگے وہ باری باری ایک ایک گھر میں آتے اور ان کے لئے دعا کرتے عافیت کی جب آپ واپس چلے گئے تو ایک عورت ان میں سے پیچھے سے پہنچی اور کہنے لگی یارسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری ماں بھی انصاری ہے اور میرا باپ بھی انصاری ہے میرے لئے آپ دعا فرمائیں جیسے آپ نے میرے ساتھیوں کے لئے دعا کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جو چاہیں۔ اگر چاہتی ہو تو میں تیرے لئے دعا کر دیتا ہوں اللہ سے وہ آپ کو عافیت عطا کر دے گا اور اگر چاہو تو تم صبر کر لو تین دن تک اور اس پر تیرے لئے جنت ہوگی۔ وہ بولی یارسول اللہ بلکہ میں تو صرف تین دن نہیں بلکہ تین دن اور تین دن اور تین دن یعنی نو دن صبر کروں گی جنت کے حصول کے لئے تو میرے لئے کوئی ڈرنے کی بات ہی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ بخار سے زیادہ محبوب میرے لئے کوئی مرض نہیں ہے اس لئے کہ وہ میرے ہر ہر عضو میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کے لئے اجر کا علیحدہ حصہ عطا کریں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیماری پر صبر کرنے سے متعلق روایات

۹۹۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ اور ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو حدیث بیان کی سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے زینب بنت کعب سے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مصیبت بھی مؤمن کو پہنچتی ہے اس کے جسم میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں ابی بن کعب نے کہا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ بخار ہمیشہ ابی بن کعب کے جسم کو کمزور کرتا رہے یہاں تک کہ وہ تجھ سے مل جائے اور وہ بخار ایسا ہو جو نہ تو اس کو نماز سے روکے نہ ہی روزے سے اور نہ ہی حج سے نہ عمرے سے نہ جہاد فی سبیل اللہ سے۔

پس بخار اس پر سوار ہو گیا جو اس سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا اور وہ اسی بخار کے ساتھ نماز میں بھی حاضر ہوتے تھے روزہ بھی رکھتے تھے حج عمرہ اور جہاد بھی کرتے رہے۔

۹۹۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمیر جشمی نے اور ابوخیثمہ وغیرہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے ان کو زینب بنت کعب نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ یہ امراض جو ہم لوگوں کو لگتے ہیں ہمارے لئے ان میں کیا فائدہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کفارے ہیں۔

حضرت ابی بن کعب نے عرض کی یارسول اللہ آپ کیا فرمائیں گے؟ کہ کانٹا یا اس سے بڑھ کر ہم کو تکلیف جو پہنچے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے اپنے خلاف دعا کی اس کو بخار ہمیشہ لگا رہے یہاں تک کہ اسی میں اس کا انتقال ہو جائے لیکن اس صورت کے ساتھ کہ بخار اس کو نہ حج سے روکے نہ عمرے سے نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ سے نہ فرض نماز با جماعت سے کہتے ہیں کہ کبھی بھی کسی نے اگر ان کو ہاتھ لگایا تو ان کو بخار میں پایا حتیٰ کہ اسی حال میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۹۹۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقبری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حصر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ عمران بن حصین نے تینتیس سال تک پیٹ کی تکلیف

(۹۹۶۹)......أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۳/۳۶۴)

جھیلی ان کے دوستوں نے ان سے کہا آپ کی لمبی تکلیف نے ہمیں آپ کے پاس آنے سے روک دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو اگر اللہ نے اس کو میرے لئے پسند کیا ہے؟ تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔

۹۹۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے پاس ان کی تکلیف کے دوران گئے انہیں شدید درد تھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابونجید اللہ کی قسم میں آپ کی تکلیف کو دیکھتا ہوں تو آپ سے مایوس ہو جاتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اللہ نے اگر اس کو میرے لئے پسند کیا ہے تو میں بھی اس پر راضی ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مااصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر

جو بھی تکلیف تم لوگوں کو پہنچی ہے تو بس وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور بہت ساری باتوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۹۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن یحییٰ نے ان کو میسّب بن رافع نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چل پھر رہا ہوتا ہے حالانکہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔ پوچھا گیا کہ ایسا کس وجہ سے ہوتا ہے اے ابوبکر؟ آپ نے فرمایا کہ ان مصائب و مشکلات و تکالیف کی وجہ سے کانٹے چبھنے، جوتے کے تسمے ٹوٹنے وغیرہ پریشانیوں کی وجہ سے۔

دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں

۹۹۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن یعنی ابن عبداللہ مسعودی نے ان کو علی بن بذیمہ نے قیس بن جبر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے تھے دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں کتنی اچھی ہیں ایک موت اور دوسری فقر وغربت قسم بخدا وہ چیز غنی اور فقر ہے میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ دونوں میں سے کس چیز کے ساتھ میں مبتلا کیا جاؤں اس لئے کہ دونوں میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہے اگر غنی ہو تو اس میں عطف و توجہ ہے اور اگر فقر ہو تو اس میں صبر ہے۔

مااصاب من مصیبة الا باذن اللہ کی تفسیر

۹۹۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی سے وکیع نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت علقمہ بن قیس کے پاس مصاحف کی تعریض و تصحیح کرواتے تھے میں جب اس آیت سے گذرا۔

مااصاب من مصیبة الا باذن اللہ و من یؤمن باللہ یھدقلبه.

جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان لائے وہ اس کی دل کو رہنمائی کرتا ہے۔ ہم نے ان سے اس آیت کے مفہوم کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کی

(۹۹۷۵)......(۱) سقط من (أ)

طرف سے ہے اور وہ اس پر راضی ہو جاتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے۔ اور یہ ابن مسعود سے بھی مروی ہے۔

تین ہدایت کی علامات

۹۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے۔ تین چیزیں ہدایت کی علامات میں سے ہیں۔ مصیبت کے وقت انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہنا (یعنی اللہ کی طرف رجوع ہونا) حصول نعمت عاجزی۔ اور کسی کو دے کر احسان نہ جتلانا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا صبر

۹۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو یوسف عبدی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ یعنی عروہ ولید بن عبدالملک کے پاس گئے یہاں تک کہ جب وادی قریٰ میں پہنچے تو انہوں نے اپنے پیر میں کوئی چیز محسوس کی پھر اس جگہ ایک زخم ظاہر ہو گیا وہ لوگ غالب آئے اور اسے سوار کر لیا اور انہوں نے ان کی اونٹنی پر پالان پر کجاوہ رکھا وہ اس پر سوار ہوئے جب کہ اس سے پہلے وہ کجاوے پر سوار نہیں ہوئے تھے جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

مایفتح اللّٰہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا.

اللہ تعالیٰ اپنی جس رحمت کو لوگوں کے لئے کھول دیتے ہیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

یہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ البتہ تحقیق اللہ نے اس امت پر ان کجاووں میں بھی نعمت رکھی ہے جس کا لوگ شکر نہیں کرتے ان کا درد پیر سے اوپر ٹانگ میں چڑھ گیا وہ جب ولید کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھ کر کہا اے ابوعبداللہ آپ اس پیر کو کٹوا دیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ اور زیادہ اوپر کو نہ چڑھ جائے وہ بولے جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں چنانچہ ولید نے طبیب کو بلایا طبیب نے کہا کہ آپ نیند کی اور نشہ آور دوائی لیں وہ کہنے لگے کہ میں کبھی بھی نشہ آور چیز نہیں پیوؤں گا۔ چنانچہ اس کے پیر کو کاٹنا طے ہو گیا معالج نے متاثر جگہ سے اوپر نشان مارا اور کچھ حصہ بغیر زخم کا یعنی زندہ گوشت کا بھی احتیاطاً لے لیا کہ کہیں اس کے جراثیم آگے تک بھی موجود ہوں یا باقی نہ رہ جائیں۔ اور طبیب نے آری لی اور اس کو آگ میں گرم کیا اور عروہ کو نصف پنڈلی میں داغ دیا اور داغ دے کر اس کو کاٹ دیا مگر ان کی برداشت کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف یہی کہتے رہے اچھا ہے، اچھا ہے۔ ولید نے کہا کہ میں نے کسی بھی بوڑھے آدمی کو اس قدر صبر کرنے والا نہیں دیکھا۔ نیز اسی سفر میں ان کو یہ تکلیف بھی پہنچی کہ ان کا بیٹا محمد چوپایوں کے اصطبل میں داخل ہوا پیشاب کرنے کے لئے رات کا وقت تھا خچر نے اسکولات ماری جس سے وہ مر گیا اور وہ عروہ کا سب سے پیارا بیٹا تھا۔ چنانچہ کسی نے اس صدمہ میں ان سے انا اللہ کے سوا کوئی ایک لفظ بھی نہ سنا جب وہ وادی قریٰ میں تھے تو صرف یہی کہا کہ لقد لقینا من سفرنا ھذا نصباً اس سفر نے ہمیں تھکا دیا ہے۔ اے اللہ میرے سات بیٹے تھے ان میں سے ایک آپ نے لے لیا ہے اور مجھے باقی چھوڑ دیئے ہیں اور میرے ہاتھ پیر چار تھے ان میں سے ایک آپ نے لیا ہے اور تین میرے لئے باقی چھوڑ دیئے ہیں۔ تیری ذات کی قسم ہے اگر آپ نے مجھے آزمایا ہے تو مجھے عافیت بھی دی ہے اور اگر میرا کچھ لیا ہے تو باقی بھی آپ نے رکھا ہے۔ جب وہ مدینے میں آئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کو عطا ابن ابوذئیب کہتے تھے۔ اس نے کہا اے ابوعبداللہ کی قسم ہم لوگوں کو تیرے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کر۔ نے کی

(۹۹۷۸)......(۱) غیر واضح فی الأصل

و انظر الترغیب للأصبھانی (۵۵۳) بتحقیقی

ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی ہم لوگوں کو آپ کے ساتھ کشتی لڑنا تھی ہاں ہمیں آپ کی رائے مشورے اور ہدایت کی ضرورت تھی اور آپ کے ساتھ انسیت کی ضرورت تھی۔ بہر حال جو آپ کا نقصان ہوا وہ تو ایک ایسا امر ہے اللہ نے جس کو آپ کے لئے ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اور بہر حال ہم جو چاہتے تھے کہ ہمارے لئے آپ کے ہاں سے باقی رہے الحمدللہ وہ باقی ہے ہمارے لئے۔

۹۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حکم بن رزیق نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن نافع بن ذویب نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبدالملک کے پاس پہنچے اور ان کو ایک گوشت خور زخم ہو گیا تھا پیر میں ولید نے ان کے علاج معالجہ کے لئے ان کے پاس کئی طبیب بھیجے انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر ان کا پیر نہیں کاٹا گیا تو یہ زخم ان کو ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ انہوں نے اس کو آری کے ساتھ کاٹ دیا مگر انہوں نے اپنا کوئی عضو بھی نہیں ہلنے دیا صبر کر کے بیٹھے رہے جب انہوں نے اپنا پیر ان کے ہاتھوں میں دیکھا تو اس کو اپنے پاس منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اسکے بعد فرمانے لگے خبر دار قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو تیرے اوپر سوار کیا تھا بے شک وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں　　اس کے ساتھ کبھی کسی حرام فعل کی طرف چل کر نہیں گیا تھا یا معصیت کا لفظ کہا تھا ولید نے کہا تھا کہ عبداللہ بن نافع بن ذویب نے کہا۔ یا کسی اور نے اہل دمشق میں سے اس نے اپنے والد سے کہ وہ اس وقت حضرت عروہ کے پاس موجود تھے جب ان کا پیر کاٹا گیا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ نے یہی بات کہنے کے بعد ان لوگوں سے کہا اور اس پیر کو غسل دیا گیا اور خوشبو لگائی گئی اور قبطی کپڑے میں لپیٹا گیا پھر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کے لئے بھیج دیا۔

قاضی شریح رحمہ اللہ کا صبر

۹۹۸۰:......ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو غلابی نے ان کو عباس بن بکار نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو شعبی نے یہ کہ قاضی شریح نے کہا میں جب کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہوں تو چار بار اس پر اللہ کا شکر کرتا ہوں ایک تو اس بات پر کہ اللہ نے اس سے کسی بڑی مصیبت سے ہمیں بچایا دوسرے اس بات پر کہ اللہ نے مجھے اس پر صبر کی توفیق بخشی۔ تیسرے اس پر کہ اللہ نے مجھے اس پر انا اللہ کہہ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے اور اس پر ثواب کی امید کرنے کی توفیق دی اور چوتھے اس بات پر کہ اللہ نے یہ مصیبت میرے دین میں مجھے نہیں پہنچائی۔

جب مکروہ امر کو دیکھیں تو محروم کو یاد کریں

۹۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے ان کو ابوالحسن کارزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یونس مقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن احید بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب بلخی سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی مکروہ ناپسندیدہ امر کو دیکھیں تو مدفوع ومحروم کو یاد کریں۔

۹۹۸۱:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبداللہ بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصالح سے یعنی حمدون قصار سے کہتے تھے میں نے سنا ابوالنصر سے وہ کہتے تھے۔ کہ حضرت ابوبکر بن عیاش کے پاس ان کے مرض کے ایام میں ایک عیسائی طبیب بھیجا گیا تو انہوں نے اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا جب وہ نکل کر چلا گیا تو اس کو پیچھے سے دیکھتے رہے

(۹۹۸۰)......(۱) فی ن : (الذهلی) وهو خطأ
وأبوبكر الهذلی متروک كما فی التقريب.

اور فرمایا۔ جب تم مجھ سے ہٹ کر چلے گئے ہو تو اب تم میرے ساتھ جو چاہو کرو۔

جس کا دین بچ جائے اس کا کوئی نقصان نہیں

۹۹۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن مسیّب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن ظریف کہتے تھے۔ شعر جس کا مفہوم یہ ہے۔

جب کسی شخص کا دین اس کی دنیا سے بچ جائے تو دنیا کا نقصان کتنا بھی ہو جائے وہ اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔

مشکلات ومصائب سے متعلق روایات

۹۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ہشیم نے وہ کہتے ہیں عوام نے گمان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم تیمی ہمارے پاس آئے تو فرمایا کہ ان کو جب جیل کے دروازے تک لے جایا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کی کوئی خواہش ہے جو آپ امیر کے پاس پہنچانا چاہتے ہوں؟ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے ان سے کہا۔ میں اپنا تذکرہ اس رب اور مالک سے کروں گا جو صاحب یوسف کے رب سے بہتر ہے (یعنی اللہ سے کرنا جو عزیز مصر سے اور تیرے مالک سے بہتر ہے) کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے خیال کیا ہے کہ وہ جب جیل میں داخل ہوئے وہ خود مغموم تھے مگر لوگوں کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور فرمار ہے تھے کہ بے شک خلاصی قریب ہے۔ کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ اگر ہمارے لئے جیل کا دروازہ کھل جائے تو ہم ان کو جیل میں نہیں رہنے دیں گے (یعنی نکال کر باہر لے جائیں گے۔)

۹۹۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوبکر کے پاس گئے یا یوں کہا تھا کہ لوگ ابوبکر کے پاس داخل ہوئے۔ تو انہوں نے کہا اے بھائیو۔ میں نے رات ایسی گذاری ہے کہ میں پسند نہیں کروں گا کہ ویسی رات دوبارہ میرے اوپر آئے۔ مجھے ایسی ایسی بڑی بڑی تکلیف پہنچی۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ جب ہوگئی ہے تو یہ کہوں کہ اب نہ ہو۔

۹۹۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوکریب نے ان کو خبر دی محاربی نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم پر فالج پڑ گیا تھا۔ ان کے منہ سے ان کی داڑھی پر پانی بہنے لگا اور انہوں نے اس کو صاف کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو وہ نہ اٹھ سکا چنانچہ بکر بن ماغر جو پاس بیٹھے تھے اٹھ کر اس کو صاف کر دیا۔ لہٰذا ربیع نے بکر کو دیکھا پھر کہا کہ اے بکر اللہ کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ یہ کیفیت جو میرے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے دور کر دے (یعنی اس پر تو ان کو اجر ملے گا۔)

۹۹۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن ماغر نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کے چہرے پر فالج کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے ان کے منہ سے رال بہتی رہتی تھی۔

انہوں نے اپنے چہرے کی قباحت دیکھی تو فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ یہ تکلیف جو میرے ساتھ ہے اللہ پر مشکل ہو یا اس نے بلاوجہ دی ہو۔

اور کہتے ہیں کہ ہمیں یہی خبر سفیان نے دی ہے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو جب فالج ہو گیا تھا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے علاج کیا ہے؟

(۹۹۸۲)......(۱) فی ن : (حبیب) وھو خطأ

انہوں نے کہا کہ میں نے علاج کا ارادہ کیا تھا پھر میں نے قوم عاد اور ثمود کو یاد کیا اور اصحاب زمین کو اور ان کے درمیان بہت سی بستیوں کو کہ ان میں بڑے بڑے دکھ درد موجود تھے بڑے بڑے روگ تھے اور ان میں بڑے بڑے طبیب بھی تھے مگر ان کے لئے نہ کوئی علاج بچا تھا نہ ہی کوئی علاج کرنے والا باقی رہا تھا سب کچھ فنا ہو گیا تھا۔

۹۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحمید احمد بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس سلیطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسلم سے وہ شعر پڑھتے تھے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

بے شک طبیب اپنی دوا اور اپنے علاج سمیت تقدیر دفاع کی اور بچنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ جب آ جاتی ہے کیا حالت ہوتی ہے طبیب کی نہ وہ خود اسی بیماری کے ساتھ مر جاتا ہے ماضی میں جس کا وہ خود علاج کر کے اس کے مریض کو تندرست کر چکا ہوتا ہے کہ دوا بھی اور معالج دوا رہنے والا بھی اور دوا لا کر دینے والا بھی اور اس کو بیچنے والا اور خریدنے والا بھی اس کے لئے ہلاک ہو چکا ہوتا ہے۔

۹۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یوسف صفار نے کہا کہ اس نے یحییٰ اموی سے سنا تھا اس نے اعمش سے سنا تھا اس نے حیان بن ابحر سے سنا وہ کہتے تھے۔ جب تک جسم تکلیف کو برداشت کر سکتا ہو علاج نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ سے شفاء کے معاملے میں حیاء کرنا

۹۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے اسحاق بن موسیٰ الخطمی سے اس نے محمد بن زائدہ ابوہشام کوفی سے۔ اس نے رقبہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم تیمی سے کہا گیا تھا وہ دیماس میں تھے کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو اس تکلیف سے خلاصی اور چھٹکارا دے دے کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے یہ دعا مانگوں کہ میری اس تکلیف دور کر دے جس میں میرے لئے اجر و ثواب ہے۔

۹۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن محمد ہانی نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو حدیث بیان کی حبیب ابومحمد ہزانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے میری ایک بیماری کے ایام میں میری بیمار پرسی کی اور کہا کہ اے حبیب اگر آپ کو بیمار ہو جانے کی صورت میں اجر نہ ملتا تو ہمارا اجر بھی کم ہو جاتا (یعنی عیادت کے ثواب سے ہم بھی محروم رہتے) بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے بندے کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے پھر وہ اسی پر اس کو اجر عظیم عطا کرتا ہے۔

۹۹۹۱:......فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علی بن اشکاب عامری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے وجہ و مقصد کا ذکر کیا تو فرمایا خبردار اللہ کی قسم کہ مسلمان کے وہ ایام جو اس کے لئے خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں وہ ایام ہیں جن میں اس کے لئے اللہ کے قرب کا سامان ہو اور ان میں وہ اس چیز کو یاد کر لے جو کچھ وہ اپنی آخرت کے سلسلے میں بھول چکا تھا اور ان کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ بندے کو جسم میں آزماتا ہے

۹۹۹۲:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن ساسویہ نے ان کو ان کے چچا حاتم بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عطا خراسانی بیمار ہو گئے تھے پس ان پر محمد بن داسع داخل ہوئے بیمار پرسی کرنے کے لئے تو فرمایا میں نے سنا ہے حسن سے

وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے مال میں آزماتا ہے پس وہ صبر کرتا ہے مگر وہ اس کے ذریعے بلند درجات تک نہیں پہنچتا پھر اس کو اس کے جسم میں آزمایا جاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے لہٰذا وہ اس کے ذریعے بلند مقامات تک پہنچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ایسے تھے کہ ان کو کئی امراض پہنچ چکے تھے۔

مصائب نہ ہوتے تو بندہ اللہ تعالیٰ پر جری ہو جاتا ہے

۹۹۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مولا سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابراہیم مقری پر کیونکہ ان کو ان کے خچر نے لات ماری تھی جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ اگر دنیا کے مصائب نہ ہوتے تو ہم لوگ اللہ تعالیٰ پر دلیر اور جری ہو جاتے۔ انتہائی جری ہونا۔

۹۹۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو محمد بن ابوالحسن مصری نے ان کو ابوالعباس معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر مولیٰ جعین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں نقصان دیتی تجھ کو وہ چیز جو تجھے عزت دے جب جزا اور بدلہ دے تجھ کو اس جیز کا جو چیز تمہیں خوش کردے البتہ تحقیق عزت دے گی تجھ کو وہ چیز جو خوش کرے تجھ کو جب وہ تجھے جزا اور بدلہ اس چیز کا دے جو تمہیں بری لگے یا نقصان پہنچائے۔

۹۹۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور پر صبر کرتا ہے وہ ان امور کو اور چیزوں کو بھی ضرور دیکھتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

صبر ہر خیر کی چابی ہے

۹۹۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ لہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن احمد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جعفر خدری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ صبر ہر خیر کی چابی ہے۔

۹۹۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن احمد صیدلانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ منبر رسول پر خطبہ دے رہے تھے۔ صبر کا ذکر کر رہے تھے اور ان انعامات کا جو اللہ نے اس میں فضیلت رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دنیا میں جو چیز عطا کرتے ہیں پھر وہ چیز اس سے واپس لے لیتے ہیں تو اس کے پیچھے وہ صبر کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے کہیں بہتر عطا کرتے ہیں جو اس سے لیا گیا تھا۔

صبر کیا ہے؟

۹۹۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن حامد بن منوبہ بلخی نے نیساپور میں ان کو محمد بن ابراہیم بن سیس عامری نے ان کو یحییٰ بن معاذ رازی نے ان کو عثمان بن عمار نے ان کو ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسکندریہ میں داخل ہوا اور وہاں ایک شیخ سے میری ملاقات ہوئی جسے اسلم بن زید جہنی کہا جاتا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا اہل خراسان سے۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں دنیا کے خلاف خروج اور بغاوت پر کس چیز نے ابھارا۔ میں نے جواب دیا کہ وہ زہد ہے

(۹۹۹۲)......(۱) غیر واضح فی الأصلین

اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید ہے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کو صبر پر نہ ابھارے۔ چنانچہ ان کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا کہ صبر کون سی چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ نفوس کی مشکلات کو برداشت کرنے پر اپنے نفس کو راضی کر لے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ صبر نہیں ہے تصمر ہے اور بہ تکلف صبر کرنا ہے۔ لہٰذا وہ گھبرا گئے اور میری بات نے ان کو ڈرا دیا۔ اور وہ کہنے لگے اے لڑکے یہ بات جو تم نے کہی ہے یہ کہاں سے تم نے سیکھی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہے۔

چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے سچ کہا کہ زبردستی صبر کرنا صبر نہیں ہے اے لڑکے مجھ کو محفوظ کرا اور اس کو یاد رکھ اور برداشت کرا اور سمجھ حاصل کرا اور تو جان لے کہ زاہدین کی سب سے ادنیٰ منزل دنیا میں مشکلات نفس کو برداشت کرنا ہے۔ جب بندہ مشکلات و مکارہ کو برداشت کرنے والا بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور پیدا فرما دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نور کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک چراغ ہوتا ہے جو اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔

بروز قیامت غنی، مریض اور غلام سے سوال

۹۹۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو لیث نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخصوں کو قیامت میں لایا جائے گا غنی کو۔ مریض کو اور مملوک غلام کو۔ غنی سے سوال ہوگا کہ آپ کو میری عبادت سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ آپ نے مجھے کثرت کے ساتھ ملا دیا تھا لہٰذا میں سرکش ہو گیا تھا۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام کو اپنی حکومت سمیت لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا آپ اس سلیمان سے بھی زیادہ مصروف تھے؟ وہ غنی کہے گا کہ نہیں بلکہ یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کو تو اس کی مصروفیت نے میری عبادت سے نہیں روکا تھا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مریض کو بلایا جائے گا۔ اس سے سوال ہوگا کہ آپ کو کس چیز نے میری عبادت سے روکا تھا۔ وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے میرے جسم میں رکاوٹ پیدا کر دی تھی کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی بیماری سمیت لایا جائے گا پھر اس سے سوال ہوگا کہ کیا تیری بیماری ان سے بھی زیادہ سخت تھی؟ وہ بندہ کہے گا کہ نہیں بلکہ ان کی بیماری زیادہ سخت تھی۔ اللہ فرمائیں گے کہ اسکی بیماری تو اس کی عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اتنے میں غلام مملوک کو لایا جائے گا۔ سوال ہوگا کہ ان کو میری عبادت کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا وہ میرے رب آپ نے میرے اوپر کئی مالک بنا رکھے تھے وہ میرے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ پھر یوسف علیہ السلام کو اس کی عبدیت سمیت لایا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آپ کی غلامی زیادہ سخت تھی یا اس کی غلامی؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ اس کی غلامی زیادہ سخت تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی غلامی اس کے لئے میری عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔

صبر خیر کثیر ہے

۱۰۰۰۰:...... ہمیں ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمر بن عبداللہ مولیٰ عفرہ نے عبداللہ بن عباس سے اسی طرح کہا کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ کو یاد کرو وہ آپ کی حفاظت کرے گا اللہ کو یاد رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے آپ نرم حالات میں اللہ کو پہچانیں اللہ آپ کو شدت وسختی کے حالات میں پہچانے گا۔ جب آپ سوال کریں یعنی مانگیں تو بس اللہ سے مانگئے اور آپ جب مدد و استعانت طلب

کریں تو اللہ سے مدد مانگئے۔ تحقیق (قضاوقدر لکھنے والا) قلم سوکھ چکا (اس چیز کو لکھ کر) جو کچھ ہونے والا ہے اگر ساری مخلوق اس بات پر اکٹھی ہوجائے کہ وہ تجھے نفع پہنچائیں جو چیز اللہ نے لوح محفوظ میں تیرے لئے نہیں لکھی تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہوجائیں جو چیز اللہ نے تیرے لئے نہیں لکھی لوح محفوظ میں تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ رضا اور یقین کے ساتھ اللہ کے لئے عمل کرو تو ایسا ضرور کیجئے اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر جو چیز تم ناپسند کرتے ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے اور یقین جانئے کہ نصرت اور مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک کشادگی وخلاصی کرب و تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہوتی ہے۔

نصرت ومدد صبر کے ساتھ ہے

۱۰۰۰۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوعلی بن نحویہ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابوشہاب خیاط نے ان کو محمد بن عیسیٰ قرشی نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ میں لڑکا تھا کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا: اے لڑکے اللہ کو یاد کرنا اللہ تیری حفاظت کرے گا اور اللہ کو یاد رکھنا آپ اس کو اپنے آگے پائیں گے راحت میں تم اللہ کو پہچانتے رہنا وہ تمہیں سختی میں پہچان کے رکھے گا اور جان لیجئے گا کہ جو چیز تمہیں نہ پہنچے وہ تمہیں ملنے والی نہیں تھی۔ اور جو چیز تجھے پہنچے وہ تم سے خطا کرنے والی نہیں تھی۔ اور یقین رکھنا کہ اگر تمام مخلوقات مل کر تجھے کوئی چیز دینا چاہیں مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تجھے دینے کا نہ ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہوسکیں گے۔ یا ساری مخلوقات مل کر تم سے کوئی چیز روکنے کا ارادہ کریں حالانکہ اللہ نے وہ تجھے دینے کا ارادہ کر رکھا ہو تو روکنے پر قادر نہیں ہوسکیں گے۔ اور یقین جانئے کہ قلم تحقیق خشک ہوچکا ہے (اس سب کچھ کو لکھ کر) جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ جب تم کچھ مانگو تو اللہ سے مانگنا اور جب تم کسی کو تھامنا چاہو تو اللہ کو تھامنا۔ اور یقین کرنا مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور فراخی تنگی و تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔

۱۰۰۰۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوہشام نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ابو نصر نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص آسودہ حالی میں کثرت سے دعا مانگتا ہے اس کے لئے مصیبت کے وقت قبولیت ہوتی ہے اور جو شخص کثرت کے ساتھ دروازہ کھٹکاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔

فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ عبادت ہے

۱۰۰۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن بابک نے میرا خیال ہے اس نے اپنے والد سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن شبیب نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسلم بن بابک نے اس نے اپنے والد سے اس نے سنا علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا ہے کہ ابن بشران کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے اور جو شخص قلیل زرق کے ساتھ راضی ہوجائے اللہ اس سے راضی ہوجاتا ہے قلیل عمل کے ساتھ بھی۔

۱۰۰۰۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن ابومقاتل اور ابن مکرم نے دونوں نے کہا ہے کہ ان کو ابن وارہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو حکیم بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل عبادت کشادگی وفراخی کی توقع کرنا ہے۔

۱۰۰۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو نعم بن حماد نے ان کو بقیہ نے مالک بن انس سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۰۰۰۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو باغندی نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے مالک سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ سلیمان بن سلمہ خبائری نے اس کو مسند کیا ہے اور پہلی جو ہے وہ مرسل ہی اولیٰ ہے۔

۱۰۰۰۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن عبدوس بن کامل نے ان کو محمد بن عبداللہ رقی نے ان کو حماد بن واقد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسرائیل بن یونس سے اس نے ابواسحاق ہمدانی سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

شیخ نے کہا ہے اس روایت کے ساتھ حماد بن واقد متفرد ہے جو کہ غیر قوی ہے۔

۱۰۰۰۸:......ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن محمد بن بندی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب آپ نے دیکھا ہے کہ آپ نے ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو کون کون سی چیز عطا کی تھی۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے کسی شئی کو میرے برابر نہ کیا بلکہ مجھے ہر چیز پر ترجیح دی اور یہ اسحاق علیہ السلام نے اپنے نفس کو میرے لئے سعی کی اور اپنے ماسوا پر زیادہ خوب تر تھے۔

اور بہر حال یعقوب علیہ السلام تو میں نے جب بھی اس کو کسی مصیبت میں آزمایا اس کا حسن ظن میرے ساتھ اور زیادہ ہوتا گیا۔

ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی

۱۰۰۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو ابوہلال راسبی نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کو ستاروں کے ساتھ آزمایا اور اس کو صبر کرنے والا پایا اور اس پر اس کی تعریف فرمائی کہ اس نے ان کو پورا کر دکھایا۔ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں ان کی تعلیم دی اس کو۔

(۱۰۰۰۵)......أخرجه القضاعی فی مسند الشهاب (۱۲۸۳) من طریق بقیة. به

وقال القضاعی لم یروه عن مالک متصلاً إلا بقیة. وانظر: کشف الأستار (۳۱۳۸)

(۱۰۰۰۶)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۱۴۱/۳)

(۱۰۰۰۸)......(۱) هکذا فی الأصل

۱۰۰۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان برذعی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو عبداللہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سلیم سے یہ کہ ابوعبیدہ حاضر ہوئے اس کی طرف عمر نے لکھا فرماتے تھے کہ جب کسی آدمی کے ساتھ شدت وسختی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کے لئے فراخی وخلاصی پیدا کرتے ہیں اور بے شک ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اصبروا وصابروا و رابطواا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون.

صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تنگی کے ساتھ آسانی ہے

۱۰۰۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو معاویہ بن قرہ نے اس شخص سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ اگر عسر اور تنگی کسی بل اور سوراخ میں گھس جائے تو یسر اور آسانی اس کا تعاقب کرتے ہوئے وہ بھی اسی سراخ میں داخل ہو جائے گا اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً

بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے (تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔)

یہ روایت ایک اور طریق سے مرفوع طریقے سے مروی ہے مگر وہ ضعیف ہے۔

۱۰۰۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمود مروزی نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو حمید بن حماد ابوالجہم نے ان کو عائذ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے۔ اور آپ کے قریب ایک سوراخ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا اگر عسر آ کر اس سوراخ میں گھس جائے تو یسر ضرور آئے گا اور وہ بھی اس میں داخل ہو جائے گا اور اس کو نکال لائے گا۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان مع العسر یسراان مع العسریسراً

بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس روایت کے ساتھ حمید متفرد ہے۔

۱۰۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے حسن سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں:

ان مع العسر یسراً

تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ انتہائی مسرور اور خوش تھے اور ہنس رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ایک دن عسر دو یسروں پر ہرگز غالب نہیں آئے گا:

ان مع العسر یسراً ان مع العسریسراً.

۱۰۰۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد تیمی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ باسانی نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے محمد بن عامر بلخی نے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

اے غم کو نوح علیہ السلام سے کھول دینے والے مچھلی والے یونس علیہ السلام کی قید ہٹانے والے ہر مصیبت زدہ کے آقا و مولی۔ اے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے دریا کو پھاڑنے والے اور یعقوب علیہ السلام کا حزن دور کرنے والے۔ اے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کرنے والے اور ایوب علیہ السلام کے اعضاء سے بیماری اٹھا دینے والے بے شک طبیب کوئی فائدہ نہیں دے سکتے موت سے مگر وہ ایسا طبیب ہے جو عاجز نہیں آسکتا۔

۱۰۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تھے احمد بن یحییٰ نے اپنے کلام سے کشادگی کے دروازے کی کنجی صبر ہے اور ہر عسر کے ساتھ یسر ہوتا ہے۔ اور زمانہ ایک جیسی حالت پر ہمیشہ نہیں رہتا اور ایک امر کے بعد دوسرا امر آتا رہتا ہے۔ اور مکروہ اور ناپسندیدہ امور اتیں فنا کر دیتی ہیں جن پر خیر و شر فنا ہوتے ہیں اور ایک حالت کیسے باقی رہ سکتی ہے جب کہ زمانے میں ماہ وایام تیز رفتاری کے ساتھ گذر رہے ہیں۔

۱۰۰۱۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن حسین نے اور مجھے قاسم بن محمد بن جعفر اکثر کہتے رہتے تھے۔ (اشعار جن کا مفہوم یوں ہے۔) وہ چیز قریب ہے جس کو آپ دیکھیں گے وہ یہ ہے کہ یہ کیفیت ہمیشہ قائم نہیں رہے گی اور یہ کہ آپ اس کے لئے کھل جانا اور کشادگی بھی ملاحظہ کریں گے ان امور سے جن کے ساتھ زمانے نے اصرار کیا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی کو لے آئے گا بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہر دن اس کی مخلوق میں کوئی نہ کوئی امر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی عسر چمکتا ہے وہ یسر کو کھولنے والا ہوتا ہے بے شک بات یہ ہے کہ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ بے شک عسر کے پیچھے یسر آتا ہے (تنگی کے بعد آسانی آتی ہے۔)

مایوسی کفر ہے

۱۰۰۱۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین انصاری نے ان کو ابراہیم بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے کے تاجروں میں سے ایک آدمی تھا وہ جعفر بن محمد کے پاس آتا جاتا تھا اس سے میل جول رکھتا تھا اور ان کو اچھے حالات کے ساتھ پہچانتا تھا یکایک اس کا حال بدل گیا لہٰذا وہ اس بات کا شکوہ جعفر بن محمد سے کرنے لگا لہٰذا جعفر نے کہا۔ شعر جن کا یہ مفہوم ہے مت گھبرا اگر تو ایک دن تنگی میں مبتلا ہو جائے اس لئے کہ آپ طویل زمانے تک آسانی میں بھی تو رہے ہو اور مایوس نہ ہونا اس لئے کہ مایوسی کفر ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ قلیل سے بھی غنی بنا دے اور آپ اپنے رب کے ساتھ برا گمان نہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت گمان کے لئے زیادہ اولیٰ ہے۔

کہتے ہیں کہ میں ان کے ہاں سے نکلا تو میں سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو چکا تھا۔

صبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوعرفان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کو یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوعمرو بن علاء نے کہا کہ ہم لوگ حجاج بن یوسف کے دور میں صنعاء میں فرار ہو گئے تھے میں نے ایک شعر کہنے والے سے سنا جو کہ شعر کہہ رہا تھا۔ (جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔)

کس وجہ سے دل ایک خاص امر کو ناپسند کرتے ہیں ان کے لئے تو خلاصی ہے جیسے اونٹ کے پیروں کی رسی کھل گئی ہے۔

(۱۰۰۱۴)......(۱) سقط من (ن)

ابوعمرو کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر میں لفظ فرجۃ پر غور شروع کیا، کہ اس میں شاید میری مصیبت کے ختم ہو جانے کی طرف اشارہ ہے، چنانچہ اچانک میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ حجاج مر چکا ہے (لہٰذا میری خوشی کی انتہا نہ رہی) اب میں نہیں سمجھ رہا تھا کہ میں دو باتوں میں سے کس بات کے ساتھ زیادہ خوشی کروں حجاج کی موت کی خبر کے ساتھ یا اس شعر کے ساتھ۔

۱۰۰۱۹:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مجنون اور دیوانے کو دیکھا جس کو لڑکوں نے تنگ کر کے ایک مسجد میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا تھا چنانچہ وہ جا کر مسجد کے ایک کونے میں جا بیٹھا لہٰذا لڑکے اس سے منتشر ہو گئے پھر وہ وہاں سے اٹھا اور وہ یہ شعر کہہ رہا تھا۔

جب کوئی امر مجھے تنگ کر دیتا ہے تو میں خلاصی کا انتظار کرتا ہوں۔ پس مشکل ترین امر خلاصی کے قریب تر ہوتا ہے۔

۱۰۰۲۰:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حسین بن عبدالرحمٰن نے کہ بادشاہ نے اپنے وزیر کو نکال دیا تھا کسی ناراضگی کی وجہ سے کیونکہ وہ اس پر ناراض ہو گیا تھا وزیر اس بات پر سخت مغموم ہوا وہ ایک رات سفر کر رہا تھا کہ یکایک اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھ کوئی آدمی ہے جو یہ شعر کہہ رہا ہے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) رب کے ساتھ خوبصورت گمان کر وہ اس کا عوض اور بدلہ تجھے خوبصورت عطا کرے گا اور وہی تیری کمی و کمزوری درست کرے گا۔ بے شک رب ہی ہے جو تجھے کفایت کرتا ہے۔

جس نے کل تیری ضرورت پوری کی تھی وہ آئندہ کل صبح بھی تیری ضرورت پوری کرے گا۔

وزیر اس شعر کو سن کر خوش ہوا اور اس نے اس آدمی کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دے دیا۔

۱۰۰۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے کہا ابوبکر بن ابوالدنیا نے قریش کے ایک آدمی نے مجھے شعر سنائے۔ (جن کا خلاصہ یہ ہے) کیا تو دیکھتا نہیں کہ تیرے رب کے نئے اور پرانے احسانات اتنے ہیں جو شمار نہیں کئے جا سکتے ہموم و غموم سے تسلی رکھ کیونکہ جیسے کوئی بھی شئی دائمی نہیں ہے اسی طرح تیرے غم بھی دائمی اور ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد تیری طرف اپنی طرف سے کوئی نظر رحمت اور نظر کرم فرما لے۔

۱۱۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوالحسن علی بن بکران واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے علی بن مہدی نے اپنے بعض احباب سے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) وہ کرب جس کے اندر آپ نے شام غم گذاری ہے ممکن ہے کہ راحت وخلاصی اس کے پیچھے قریب ہو۔

جس سے ڈرنے والے کو امن نصیب ہو جائے اور مشقت زدہ رہائی وخلاصی پا جائے اور دور دراز کا مسافر اپنے گھر لوٹ آئے۔ اے کاش کہ ہماری ضرورتوں اور حوائج کے لئے مسخر ہوائیں جلدی کریں یا آئیں جائیں۔ پس وہ ہوائیں جب ہمارے پاس آئیں گی تو ہمارے گھر والوں کی ہمارے بارے میں جنوبی ہوائیں اور ہمیں شمالی ہوائیں خبریں دیں گی۔ پس اگر اس یوم کا اول حصہ میرے لئے ہوا تو آنے والی کل بھی اس کا انتظار کرنے والے کے لئے قریب ہے۔

۱۰۰۲۳:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے محمد بن عباس عصمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے خلادی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے سمری نے اور ذکر کیا کہ یہ شعر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہے۔ کتنا فاصلہ ہے تیرے لئے مصائب کے درمیان میں تو ان میں مقام یاس و ناامیدی سے ہی چھٹکارے اور خلاصی کا راستہ دیکھتا ہوں۔

۱۰۰۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے وہ کہتے

(۱۰۰۲۳) ...(۱) في ن: (أثناء)

ہیں کہ میں نے سنا وزیر بن محمد غسانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا بہت سے مقامات میں بعض مکانات پر لکھا ہوا تھا یہ شعر جس کا مفہوم ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی حاجت کو آسان کرنے کا ارادہ کرتا ہے آپ دیکھتے ہیں اس کے لئے مقام یاس سے بھی راستہ نکال دیتا ہے

۱۰۰۲۵:...... کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے شعر سنایا جس کا مطلب ہے۔

کتنی حاجتیں ہیں جو قریب ہے کہ مشکل ترین ہو جائیں اور وہ دوسری حاجات پہلی قسم کی ناامیدی سے خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰۲۶:...... کہتے ہیں سالم بن حسین نے مجھے شعر سنائے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔

دنیا کے حزن وغم سے جو بھی بندہ فکر میں مبتلا ہوتا ہے۔ بس یہی چیز اس کے لئے کشادگی اور خلاصی کی کنجی ثابت ہوتی ہے۔

اگر کوئی دار حزن وغم میں اوندھا زمین پر پڑا ہوا متفکر ہو کہ وہ جس بلا میں واقع ہے وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تو عین ممکن ہے کہ شاید وہ اپنے رب کی عنایت سے دیکھے کہ اس پر ایسی صبح بھی آ جائے کہ جس میں وہ دیکھے کہ وہ اس سے نکل چکا ہے۔

۱۰۰۲۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر محمد بن حاتم الکشی(۱) سے یہ کہ عبد بن حمید نے ایک آدمی سے کہا جو اپنے معاملات میں عسرہ وتنگی کی اس کے آگے شکایت کر رہا تھا۔

الا ایها المرء الذی فی عسره اصبح. اذا اشتدبک الامر فلا تنس الم نشرح.

اے وہ شخص جو اپنی عسر وتکلیف میں واقع ہو چکا ہے جب معاملہ سنگین ہو جائے تیرے ساتھ تو تم الم نشرح کو نہ بھولنا۔

(یعنی جب عسر آیا ہے تو اس کے بعد یسر اور آسانی بھی آئے گی۔)

مریض کی دعا مقبول ہے

۱۰۰۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو سہل(۱) بن عمار نے ان کو عبدالرحمٰن بن قیس نے ان کو ہلال بن عبدالرحمٰن نے ان کو عطاء بن ابومیمون نے ان کو ابو معاذ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کیا کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ اللہ سے تمہارے لئے دعا کریں اس لئے کہ مریض کی دعا قبول ہوتی اور اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

۱۰۰۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی دعا و پکار رد نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ آغاز کردے۔

۱۰۰۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن محمد سعدی نے ذراع نے ان کو عمر بن ابو خلیفہ عبدی نے ان کو عبیداللہ بن ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس میرے پاس آئے جب کہ میں مریض تھا میں نے اس سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے خود دعا کریں کہ بے شک وہ مضطر اور پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جیسا وہ اس کو پکارتا ہے۔

بعض آدمی کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے

۱۰۰۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے منصور

(۱۰۰۲۷)......(۱) فی ن : (یمشی)　　　　(۱۰۰۲۸)......(۱) فی ن : (سهیل) وهو خطأ

سے اس نے ابووائل سے اس نے کردوس تغلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں دیکھا تھا جب میں اس کو پڑھ رہا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی ایسا امر پہنچا تا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو محبوب رکھتا ہوتا ہے اس لئے کہ دیکھے کہ وہ اس کی بارگاہ میں کیسے عاجزی کرتا ہے۔

۱۰۰۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے ان کو ابوالروح نے وہ اہل مرو کے ایک آدمی تھے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں محمد بن علی محمد بن منکدر کے پاس گئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا آپ کو میں آپ کو غمگین محسوس کر رہا ہوں۔ ابو حازم کہتے کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے جس نے اس کو پریشان کر رکھا ہے۔ محمد بن علی نے کہا کہ میں اس کے لئے دعا کروں۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں تو انہوں نے کہا البتہ بندے کے لئے اس کی حاجت میں برکت دی جاتی ہے جس کے لئے وہ کثرت سے دعا کرتا ہے اپنے رب سے خواہ وہ کیسی بھی حاجت ہو۔

۱۰۰۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو ابوبکر نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابوروح نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے کہا بندے کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اس کے پسندیدہ امر سے اس لئے کہ جو اس کو ناپسندیدہ در پیش آتی ہے وہ اس کو اللہ سے دعا کرنے کے لئے ابھارتی ہے اور جو پسندیدہ چیز پیش آتی وہ اس کو غافل کرتی ہے اور ڈھیل دیتی ہے سست کرتی ہے۔

کافر ومؤمن کی دعا

۱۰۰۳۳:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ابونصر عمار سے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد نے کہا کہ سبحان اللّٰہ سخت آزمائش میں دعا نکالتا ہے۔ سبحان اللہ نرمی میں شکر نکالتا ہے۔

۱۰۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو کئی حاجات سپرد کر رکھی ہیں۔ یا یوں فرمایا کہ لوگوں کی حوائج پر مقرر کر رکھا ہے پس جس وقت مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت کو روک لو اس لئے کہ میں اس کی دعا کو محبوب رکھتا ہوں۔ اور جب کافر دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت پوری کر دو کیونکہ میں اس کی دعا کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔ یہی مروی محفوظ ہے اور یہ بطور مسند روایت بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۱۰۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن نصیر نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب اللہ کا بندہ مؤمن اس کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت روک لیجئے بے شک میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی اور جب اس کو اس کا بندہ کافر پکارتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت پوری کر دیجئے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۰۰۳۱)......(۱) فی ن: (ابن وهو خطأ

(۱۰۰۳۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في الفرج بعد الشدة (۱۹)

(۱)...... كذا بالأصل وفي الفرج بعد الشدة في الدعاء ص ۲۲

(۱۰۰۳۳)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في الفرج (۲۱)

حضرت صفوان بن محرز کی مقبول دعا

۱۰۰۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابو حامد مقری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز کے بھتیجے کو گرفتار کر کے قید میں بند کر دیا تھا صفوان نے ہر طریقہ آزمالیا مگر اپنے بھتیجے کے چھٹکارے والی حاجات کے لئے اسے کوئی کامیابی کی صورت نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے ساری رات مصلے پر دعا مانگتے گذار دی۔ لہٰذا اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے صفوان اٹھ جایئے اپنی حاجت طلب کیجئے۔ وہ گھبرا کر اٹھے وضو کیا پھر نماز پڑھی پھر کس نے دعا کی۔

اچانک دیکھتا ہے کہ وہ قید سے چھوٹ کر آ گیا اور دروازہ کھٹکا رہا ہے۔ جا کر پوچھا کہ کون ہو۔ اس نے بتایا کہ میں ہوں یہ بولے کہ اس وقت کیسے؟ بتایا کہ آدھی رات کے وقت امیر بیدار ہو گئے تھے اور انہوں نے روشنی منگوائی اور پولیس والے کو بلا کر حکم دیا لہٰذا جیل کے دروازے کھول دیئے گئے اور آواز لگائی گئی کہ کہاں ہے صفوان بن محرز کا بھتیجا اس کو جیل سے باہر نکال دو میں رات بھر نہیں سویا۔

یحییٰ بن معاذ رازی کی دعا

۱۰۰۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد بن صالح حافظ سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمود سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میرا صبر پورا ہو چکا ہے، اور میرا سینہ تنگ ہو چکا ہے، اور میری بھوک تیری مغفرت کے لئے شدید ہو چکی ہے اور تیری رحمت کے لئے میری امید بہت بڑی ہو چکی ہے میں دعا کے لئے عاجزی اور اصرار کر رہا ہوں بطور مجبور ہونے کے اور آپ میری اجابت اس وقت کریں گے جب آپ چاہیں گے بطور اختیار کے۔ کیا آپ مجھ پر رحم نہیں کریں گے بایں طور کہ میں محتاج ہوں آپ کی طرف۔ اور بایں وجہ کہ میں اپنی حاجت میں تیری طرف ہی اعتماد کرتا ہوں میرے لئے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (جو میری مغفرت کرے دعا قبول کرے مجھ پر رحم کرے) میں جس کی بارگاہ میں التجا کروں اور تیرا کوئی شریک بھی نہیں ہیں جس پر میں اعتماد کروں۔ تیری ذات کے جلال کے نور کے ساتھ میں سوال کرتا ہوں کہ جلدی میرا چھٹکارا فرما دے اے ارحم الراحمین.

صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے

۱۰۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی انعام کرتا ہے پھر اس سے اس کو چھین لیتا ہے پھر وہ بندہ اس کے عوض میں صبر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے صبر کے بدلے میں اس نعمت سے بڑھ کر نعمت عطا کرتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے۔

۱۰۰۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حسینی نے مرو میں ان کو خبر دی محمد بن عبدالوہاب جریری نے ان کو خبر دی فیض بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے پوچھا گیا تھا کہ اس فرمان الٰہی کا مطلب کیا ہے سلام علیکم بما صبر تم. تم پر سلامتی ہو

(۱۰۰۳۶)...... (۱) فی ن : (أبی)

تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے۔ تو فرمایا کہ یہ اس وجہ سے کہ تم نے دکھ برداشت کیا دنیا کی لذتوں سے دنیا میں صبر کیا۔

۱۰۰۴۰:...... میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن سہل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں افضل صبر مخالف حالات پر صبر کرنا ہے۔

۱۰۰۴۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن حسین صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عبدالحمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے بڑا صابر وہ ہے جو حق پر صبر کرے۔

تین چیزیں

۱۰۰۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو خبر دی ہمس نے ان کو عون بن عبداللہ نے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا۔ تین چیزیں تیرے معاملے کا خلاصہ اور اصل ہیں اے ابن آدم کہ تو اپنی مصیبت کا شکوہ نہ کر اور اپنے دکھ درد کو بیان نہ کر۔ اور اپنی زبان سے اپنی ذات کو پاک نہ گردان۔

تورات کی چار سطروں کا خلاصہ

۱۰۰۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو محمد بن عمر جرشی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو اسماعیل بن عبدالکریم نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے اس نے سنا وہب بن منبہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے تورات میں چار مسلسل سطریں پڑھی تھیں۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ جو شخص اپنی مصیبت کا شکوہ کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ اور جو شخص دولت مند کے آگے جھکتا ہے اور عاجزی کرتا ہے اس کے دین کی دو تہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جو شخص اس نعمت پر غم کرتا ہے جو دوسرے کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے رب کے فیصلے سے ناخوش ہے۔ اور جو شخص قرآن تو پڑھتا ہے مگر اس کا گمان یہ ہوتا ہے کہ اس کی بخشش نہ ہوگی وہ آیات الٰہی کے ساتھ استہزاء کرنے والوں میں سے ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ حدیث ایک اور طریق سے بھی مروی ہے بطور مسند روایت کے مگر وہ قوی نہیں ہے۔

مصائب پر شکوہ پسندیدہ نہیں

۱۰۰۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن شعیب کسائی نے ان کو علی بن معبد نے ان کو وہب بن راشد نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے غم میں واقع ہو جاتا ہے وہ درحقیقت اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ساتھ واقع ہونے والی مصیبت کا شکوہ کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتا ہے اور جو دولت مند کے آگے جھکتا ہے تاکہ اس کی دنیا حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دو تہائی اعمال ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جس کو قرآن عطا کیا جائے اور پھر بھی وہ جہنم میں چلا جائے اللہ تعالیٰ اس کو لعنت کر دیتے ہیں۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کے ساتھ وھب بن راشد کا تفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور یہ روایت دوسری ضعیف اسناد سے

(۱۰۰۴۲)...... (۱) فی ن: (الکاری) وھو خطأ

ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۰۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ رزجاہی ادیب نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقاق نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بلخی نے ان کو محمد بن یوسف بن ثابت بن آدم ربعی نے اپنی کتاب سے جس کو اس نے لکھوایا تھا ہم لوگوں پر محمد بن قاسم بن جعفر سے اس نے شقیق بن ابراہیم سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے طلحہ بن مصرف سے اسی نے شمر بن عطیہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے لئے غمگین ہوتا ہے درحقیقت وہ اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔اور جو شخص اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کی شکایت کرتا ہے جو شخص دنیادار کے پاس جا کر عاجزی کرتا ہے اس کا دوتہائی دین ضائع ہو جاتا ہے اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے پھر بھی جہنمی بن جاتا ہے۔درحقیقت وہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جو آیات الٰہی کا مذاق اڑاتا ہے۔

۱۰۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فرقد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا تھا۔جو شخص دنیا کا غم لے کر صبح کرتا ہے وہ گویا اپنے رب کے ساتھ ناراض اور ناخوش ہو کر صبح کرتا ہے۔اور جو شخص دولت مند کے پاس ہم نشینی کرتا ہے اور اس کے لئے عاجری کرتا ہے اس کے دین کی دوتہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔اور جس شخص کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ لوگوں کے آگے اس کی شکایت کرتا ہے گویا کہ وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔

مصائب اور بیماری کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے

۱۰۰۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو خلف بن تمیم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصائب کو اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے اور ذکر کیا کہ جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق عطار نے سند عالی کے ساتھ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوموسیٰ ہروی نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن ابی رواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصائب کو اور امراض کو اور صدقہ کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن سقا نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد وفا نے نیشاپور میں ان کو محمد بن صالح اشج نے عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے والد نے نافع سے ان کو ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماریوں کو چھپانا نیکیوں کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۵۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن طبیب نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو عبدالوہاب خفاف نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صدقہ چھپا کر دینا اور مصائب کو چھپانا اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۵۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں۔صدقہ کو مخفی رکھنا۔مصیبت کو چھپانا،بیماری کو چھپانا۔

مصائب اور تکلیف کو چھپانے پر اجر

۱۰۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعفر بن نے ان کو ابوصالح

(۱۰۰۴۵)......(۱) فی ن : (محمد) (۱۰۰۵۰)......أخرجه المصنف من طريق بن عدی (۱۰۸۸/۳)

نے ان کو حدیث بیان کی لیث بن سعد نے اس شخص سے جوراضی تھا حسن بصری سے اس نے کہا کہ جو شخص کسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور اس کو تین دن تک چھپائے رکھے کسی کے سامنے اس کا شکوہ نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کے ساتھ اجر عطا کریں گے۔ تحقیق اسی کا مفہوم بطور مرفوع روایت کے مروی ہے مگر اسناد ضعیف کے ساتھ۔

۱۰۰۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو جعفر بن محمویہ فارسی نے ان کو ابوخطاب زیاد بن یحییٰ نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ابورجاء جذری نے ان کو فرات بن سلیمان نے ان کو میمون بن مہران نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں صبر کرتے کسی گھرانے والے تین دن کسی مصیبت پر، یا ناپسندیدہ امر پر مگر اللہ تعالیٰ ان کو رزق عطا کرتا ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے اور یہ حدیث ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۰۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد دقاق نے ان کو محمد بن حمدون بن خالد نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن رجاء نے ان کو موسیٰ بن اعین نے اعمش سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھوکا ہو جائے یا محتاج ہو جائے اور وہ اس کو لوگوں سے چھپائے رکھے اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اس کو سال بھر کا حلال رزق عطا کردے۔ اس روایت کے ساتھ اسماعیل بن رجاء کا تفرد ہے موسیٰ بن اعین سے۔

۱۰۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو عمر بن ذر نے یعقوب بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ عطاء مسجد کا ارادہ کرتے تھے کپڑے پہنتے اور وہ خیال کرتے کہ ان کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کی　　حالت یہ ہو چکی تھی کہ وہ ایک جانب سے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا ابا جان شاید آپ کی اس آنکھ میں کوئی تکلیف ہوگئی ہے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس بات کو بھانپ لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: جی ہاں! تو فرمایا کہ میں تو چالیس سال سے اس سے نہیں دیکھ سکتا لیکن میں نے یہ بات تیری والدہ کو بھی نہیں بتائی۔

۱۰۰۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں یعنی ابوعوانہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن فرج نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جریر نے مغیرہ سے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس کے بھتیجے کے داڑھ میں درد ہو گیا تھا۔ تو احنف نے ان سے کہا گذشتہ تیس سال سے میری آنکھ ضائع ہوگئی ہے مگر میں نے اس کا کسی سے ذکر تک نہیں کیا ہے۔ (اور تم ہو کہ واویلا کررہے ہو۔)

۱۰۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض اپنے بیٹے علی کے پاس گئے۔ کیونکہ وہ بیمار تھا اور رو رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم رو رہے ہو؟ (تمہیں دیکھ کر تمہاری ماں بھی روئے گی) چنانچہ اس کے بعد وہ نہ روئے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

۱۰۰۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد بن زیاد　　احمد بن ابراہیم نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے انہوں نے کہا کہ فضیل بن عیاض اپنے بیٹے کو ملنے گئے وہ بیمار تھا اور رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ بیٹے اللہ تعالیٰ نے بیمار کیا ہے آپ کو لہٰذا آپ نہ روئیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ایک چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ حضرت

(۱۰۰۵۷)......(۱) غیر واضح فی (أ) وھذا الحدیث سقط من ن

(۱۰۰۵۸)......(۱) فی ن : (تمام) وھو خطأ

فضیل نے کہا میرے بیٹے میرے بیٹے۔ کہتے ہیں کہ وہ بالکل نہ روئے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

جو شخص یہ کہے کہ میں بیمار ہوں وہ ناشکرا ہے

۱۰۰۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو محمد بن احمد مقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابوحفص کے ساتھ ایک بیمار کے پاس۔ بیمار کہہ رہا تھا اوہ! ابوحفص نے کہا وہ کون؟ وہ کون؟ چنانچہ بیمار زبردستی صبر کرتے ہوئے خاموش ہو گا۔ ابوحفص نے کہا کس کے ساتھ ہے؟

۱۰۰۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حدیث بیان کی منجاب نے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ آپ کیسے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں تو یہ شخص اللہ کا شکر کرنے والا نہیں ہے۔ (ناشکرا ہے۔)

۱۰۰۶۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی فضل بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالنضر نے محمد بن طلحہ سے اس نے خلف بن حوشب سے اس نے حسن بصری سے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے:

ان الانسان لربه لکنود

بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

(حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) کہ وہ اس طرح ہے کہ مصائب کو تو یاد رکھتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

۱۰۰۶۲:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو علی بن قادم نے ان کو سفیان نے بعض فقہاء سے وہ کہتے ہیں کہ صبر میں سے ہے یہ بات کہ آپ اپنی مصیبت اور دکھ درد کو بیان نہ کریں اور نہ ہی اپنے نفس کو پاک قرار دیں۔

۱۰۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو مثنیٰ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین جب بیمار ہوتے تھے۔ تو وہ کسی کو اس کی شکایت نہیں کرتے تھے۔ بسا اوقات تو کہیں سے کوئی بات معلوم ہو جاتی تھی۔

۱۰۰۶۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو مثنی بن معاذ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ربیعہ بن کلثوم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حسن (بصری) کے پاس گئے تو وہ داڑھ کے درد میں مبتلا تھے اور وہ یہ پڑھ رہے تھے:

رب انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین

اے میرے رب مجھے تکلیف لگ گئی ہے اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن جنید نے ان کو نضر بن عیسیٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے ابوعبداللہ ساجی سے کہا جب کہ میں سن رہا تھا۔

اے ابوعبداللہ! اللہ کی قضا پر راضی شخص سوال کرتا ہے؟ فرمایا کہ عرض کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسے عرض کرتا ہے؟ فرمایا کہ اس قول کی مثل جیسے ایوب علیہ السلام نے عرض کیا:

مسنی الضر وانت ارحم الراحمین

مجھے تکلیف لگ گئی ہے اور تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا بارگاہ الٰہی میں عرض پیش کرنا

۱۰۰۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا دعائیں کرنا عرض پیش کرنا ہے۔ مثلاً:

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر

اے میرے رب میں اس چیز کا محتاج ہوں۔ آپ نے جو میری طرف اتاری ہے۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔ اور نوح علیہ السلام نے بایں الفاظ عرض کی تھی۔

الا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین

اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے اور مجھ پر رحم نہیں کریں گے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

اور حضرت یونس علیہ السلام نے اس طرح عرض کی تھی:

لا اله الاانت سبحانک انی کنت من الظّٰلمین

(اے میرے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

صبر کرنے والے کے لئے مبارکباد

۱۰۰۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری اسفرائنی نے ان کو ابوسعید عمر بن محمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن طلحہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے بے شک انہوں نے کہا مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو بھوک کی حالت میں صبح کرتا ہے اور بھوک کی حالت میں شام کرتا ہے (یعنی بھوکا سوتا ہے اور بھوکا اٹھتا ہے) مگر وہ اللہ سے راضی رہتا ہے۔

۱۰۰۶۸:...... میں نے سنا ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں اس شخص پر کوئی حیرانی نہیں جو آزمایا جائے اور وہ آزمائش پر صبر کرے۔ بلکہ درحقیقت حیرانی اس پر ہے جو آزمایا جائے اور آزمائش پر راضی اور خوش ہو جائے۔

۱۰۰۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحامد احمد بن یوسف اشقر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حمدون قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابوحفص کبیر سے کہ مرید کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو شخص سرزنش اور عتبہ نہ اٹھائے اس کو مرید نام نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ وہ عتبہ کیا چیز ہے؟ فرمایا جو منع کرنے میں عطا کرنے کا مزہ پائے اور عطا کرنے میں دوری کا خوف کرے۔ اور مخلوق کی ناراضگی میں اللہ کو یاد کرے اور محنت میں سرور کی لذت پائے۔

۱۰۰۷۰:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ نے انہوں نے فرمایا کہ زہد اور دنیا سے بے رغبتی (یعنی ترک دنیا) صرف حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا کر ترک

(۱۰۰۶۹)......(۱) فی ن : (القبة) (۲)...... فی ن : (العبد)

کرنے اور مال کو ضائع نہ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زاہد اور تارک الدنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر تیرا یقین اس سے بھی زیادہ پکا ہو جو کچھ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور مصیبت کی حالت میں تیری حالت ویسی ہو جیسے بغیر مصیبت کی حالت میں ہوتی ہے دونوں حالتیں برابر ہوں۔ اور یہ کہ تیری برائی کرنے والا اور تیری مدح کرنے والا حق کے بارے میں برابر ہوں۔

۱۰۰۷۱:......شیخ نے فرمایا کہ تحقیق یہی مروی ہے عمرو بن واقد سے اس نے یونس بن میسرہ سے اس نے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو حالت مصیبت میں ثواب کی امید اور رغبت اس سے بھی زیادہ ہو کہ اگر وہ ثواب مصیبت باقی رکھ دیا جاتا۔

ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو خبر دی ابو طاہر محمد بن احمد بن طاہر صوفی نے ان کو ابونعیم عبدالملک بن محمد بن عدی نے ان کو یزید بن عبدالصمد نے ان کو محمد بن مبارک صواری نے ان کو عمرو نے پھر اس نے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

بعض بعض کے لئے آزمائش ہیں

۱۰۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو ابورجاء نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

وجعلنا بعضكم لبعض فتنة اتصبرون وكان ربك بصيرا.

ہم نے تمہارے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنایا کیا تم لوگ صبر کرو گے اور تیرا رب دیکھنے والا ہے۔

فرمایا کہ یوں کہے کہ اگر اللہ چاہتا تو مجھے بھی غنی کر دیتا مثل فلاں غنی کے اور بیماریوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے صحت مند کر دیتا مثل فلاں صحت مند کے اور اندھا یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے بھی آنکھوں والا بنا دیتا فلاں کی مثل۔

مؤمن کا ایمان اور منافق کا نفاق کی طرف رجوع کرنا

۱۰۰۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبداللہ بن بکر مزنی نے حسن سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بے شک یہ حق لوگوں کی جهد وسعی کا نام ہے ان کے اور ان کی خواہشات کے مابین حائل ہے۔ یقینی بات ہے کہ اس حق پر وہی شخص صبر کرتا ہے جو اس کی فضیلت پہچانتا ہے اور آخرت کے لئے اس کی امید قائم کرتا ہے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اس کی سنت وطریقہ نہیں جانتے۔ بے شک سب لوگوں سے اس قرآن کے ساتھ زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو اپنے عمل کے ساتھ اس کی اتباع کرے اگرچہ وہ لوگ قران کو نہ بھی پڑھتے ہوں۔ بے شک آپ لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ عافیت میں نہیں ہیں۔ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو لوگ اپنے حقائق اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں مؤمن اپنے ایمان کی طرف اور منافق اپنے نفاق کی طرف۔

مصائب کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرنا

۱۰۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاتم اصم سے سنا تھا وہ کہتے ہیں کہ شقیق بلخی نے کہا تھا جو شخص اپنے اوپر اترنے والی مصیبت کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرے وہ اپنے دل میں اللہ کی اطاعت کی حلاوت اور مٹھاس کبھی نہیں پائے گا۔

۱۰۰۷۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو امام ابوسہل محمد بن سلیمان نے ان کو ابوبکر انباری نے ان کو ابوعیسیٰ ختلی نے ان کو اصمعی نے۔ انہوں نے کہا کہ فضیل بن عیاض نے ایک آدمی کو دیکھا جو شکایت کررہا تھا تو انہوں نے فرمایا اے فلانے آپ اس کی شکایت کررہے ہیں۔ جو آپ کے اوپر رحم کرتا ہے اس کے آگے جو آپ کے اوپر رحم نہیں کرسکتا۔

۱۰۰۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث وہ کہتے ہیں کہ صبر جمیل وہ ہوتا ہے جس میں لوگوں کے آگے شکوہ نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے فرماتے ہیں جو شخص غم اور ایذاء برداشت نہیں کرتا وہ اللہ کے محبوب لوگوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عظمت دینا پسند کرتا ہے تو اس پر کسی ایسے شخص کو مسلط کرتا ہے جو اس کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ سفیان نے کہا تھا کہ اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو نہ ستایا جائے۔

۱۰۰۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر آدمی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العیناء نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں ایوب علیہ السلام کی طرف سے ابلیس کو سوائے رونے کے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد سفیان نے کہا کہ جو شخص آزمائش کو نعمت اور راحت کو مصیبت شمار نہ کرے وہ ہمارے نزدیک سمجھدار اور فقیہ نہیں ہے۔

صبر ترک شکوہ کا نام ہے

۱۰۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فاتک سے وہ کہتے ہیں کہ رویم نے کہا کہ صبر ترک شکوہ کا نام ہے۔ کہتے ہیں کہ رویم نے کہا کہ رضا مصیبت میں لذت پانے کا نام ہے۔

۱۰۰۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں پر شکر کرے اور شکور وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں صبر کرے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں پر شکر کرتا ہے اور شکور وہ ہوتا ہے جو آزمائش سے لذت حاصل کرتا ہے۔

۱۰۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن عبداللہ عطار نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن نجید نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن سری سقطی سے وہ کہتے ہیں ابوالخیر واعظ بیمار پڑ گئے تھے ان کے پیٹ میں کوئی زخم ہوگیا تھا انہوں نے میرے والد سری سقطی کے نام سلام بھیجا تو میرے والد نے فرمایا کہ جاکر ان کو میرا بھی سلام کہہ دیں اور ان سے کہیں کہ پیپ بہاتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے برابر ثرید کھا کر شکر کرنا نہیں ہوسکتا۔ احمد نے کہا کہ آزمائش میں لذت حاصل کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ اس سے آخرت میں راحت حاصل ہوگی۔

رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا

۱۰۰۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس نے ان کو عبداللہ مبارک نے ان کو معمر نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے کہ اس نے سنا انس بن مالک سے وہ فرماتے ہیں کہ حرام

(۱۰۰۷۸)...... (۱) فی أ (ابو الحسین) (۲)...... فی ن : (مالک) وھو خطأ

(۱۰۰۸۱)...... أخرجه البخاری فی المغازی باب (۲۹)

بن ملحان یوم بیر معونہ میں نیزے لگنے سے زخمی ہوگئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے وہ خون اپنے منہ اور سر پر مل لیا تھا پھر فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں حیان بن موسیٰ سے اس نے ابن مبارک سے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی پسندیدگی

١٠٠٨٢:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر عدل نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ایک شیخ نے ابو درداء سے انہوں نے فرمایا کہ میں فقر و غربت کو اپنے رب کے آگے عاجزی کرنے کے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور موت کو اپنے رب سے ملاقات کے اشتیاق کے لئے پسند کرتا ہوں اور بیماری کو اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا صبر

١٠٠٨٣:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عثمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت معاذ بن جبل اس لشکر میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے جس پر وہ مقرر تھے جب (عمراس کی) وباء واقع ہوچکی تھی تو انہوں نے یوں کہا لوگو یہ تمہارے رب کی رحمت ہے۔ اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے قبل نیک لوگوں کو کفایت کر چکی ہے۔

اس کے بعد حضرت معاذ بن جبل نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ آل معاذ کو اس رحمت سے پورا پورا حصہ عطا فرمایا۔ ابھی وہ اسی جگہ پر تھے کہ خبر دینے والے نے آ کر خبر دی کہ معاذ آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن کو نیزہ لگنے سے زخم ہوگیا ہے۔ جب اس نے اپنے والد حضرت معاذ کو دیکھا تو کہا کہ اے ابا جان عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں آپ شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے کہا۔

ستجدنی ان شآء اللّٰه من الصابرین

اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

کہتے ہیں اس کے بعد کیا ہوا کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پوری آل معاذ فوت ہوگئی وہ خود ان میں فوت ہونے والے آخری فرد تھے۔

١٠٠٨٤:......ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن یحیی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عورہ بن زبیر نے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور ان کی آل و اہل عمواس کی وباء سے محفوظ رہ گئے تھے لہٰذا انہوں نے دعا کی تھی اے اللہ آل ابوعبیدہ کا حصہ عطا فرما۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ کی کوکھ میں ایک پھوڑا نکلا تو وہ اس کو بار بار دیکھنے لگے ان سے کہا گیا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے وہ فرمانے لگے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا وہ جب قلیل چیز میں برکت ڈالتا ہے تو وہ چیز کثیر ہو جاتی ہے۔

١٠٠٨٥:......ہم نے اس مفہوم کو دلائل النبوۃ میں معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے انہوں نے خبر دی اس میں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ جو میں نے سنا ہے وہ ذکر کرتے ہیں ان کے شام کے ملک میں آنے اور وہاں سے نکلنے کے بارے میں۔ پھر انہوں نے

(١٠٠٨٤)......(١) فی ن : (عیسی)

دعا کی۔اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے اس کو سنا ہے تو پھر معاذ کو اور آل معاذ کو اس میں سے کامل حصہ عطا کر۔ کہتے ہیں کہ لہٰذا ان کی شہادت کی انگلی پر زخم لگ گیا تو وہ اس کو دیکھے جاتے تھے اور دعا کرتے جا رہے تھے کہ اے اللہ تو اس زخم میں برکت عطا فرما بے شک آپ جب کسی چھوٹی سی میں برکت ڈالتے تو وہ بڑی بن جاتی ہے۔

طاعون کی وبا عذاب نہیں

۱۰۰۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھیل گئی تھی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت شام میں امیر و گورنر تھے وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس عذاب سے تم لوگ پہاڑوں اور دیہاتوں جنگلوں میں بکھر جاؤ۔ لہٰذا حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (عذاب نہ کہو) بلکہ تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے والے صالحین کی موت ہے۔ البتہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لے آئے ہو اور بے شک یہ بات ان کے گھر والوں کے گدھے سے زیادہ گمراہی ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے یہ فرمایا کہ اور میں نے سنا وہ یہی کہہ رہے تھے اے اللہ آل معاذ پر بھی ان کا حصہ اس آزمائش کا داخل فرما۔ کہتے ہیں کہ ان کی دو عورتوں کو نیزہ لگا جس سے وہ دونوں مر گئیں حتیٰ کہ ان کے ایک بیٹے کو زخم لگ گیا آپ اس کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے رب سے مل جا اور شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

انہوں نے کہا اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ فرمایا کہ پھر ان کا یہ بیٹا فوت ہو گیا انہوں نے اس کو دفن کیا۔ اس کے بعد حضرت معاذ کو تیر لگا جس سے ان پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ پھر جس وقت ہوش میں آئے تو کہا مجھے اپنی خیریت اور سلامتی سے خیریت عطا کر۔ تیری عزت کی قسم ہے۔ بے شک تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر انہوں نے یہی کہا۔

اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کو آزماتے ہیں

۱۰۰۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو عیسیٰ نے ان کو شعبی نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ ہو کہ نرمی اور رحمت کے بارے میں سوال کرتے رہتے ہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت و سختی کے بارے میں پوچھتا رہتا تھا مجھے کوئی دن اس دن سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا جس دن اہل ضرورت میرے آ گئے شکایت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کو آزماتا ہے۔

۱۰۰۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابوجعفر محمد بن علی زوزنی ادیب نے ان کو علی بن قاسم نحوی ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عزرہ ہروی سے اپنی اسناد کے ساتھ احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کلام رسول کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے کلام سے زیادہ خوبصورت کلام کسی کا نہیں سنا جہاں فرماتے تھے۔ بے شک رنج اور سختیوں کے لئے بھی انتہائیں ہوا کرتی ہیں لازمی ہے کسی ایک کے لئے کہ وہ جس وقت رنج اور مصیبت میں مبتلا ہو جائے کہ وہ اس کی انتہاء تک پہنچے لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ جب اس کو کوئی سختی اور مصیبت پہنچے اس سے وہ سو جائے (یعنی اس سے غافل ہو جائے) حتیٰ کہ اس کی مدت پوری ہو جائے کیونکہ اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے اس کو دفع کرنے کی کوشش کرنا اس کے مکروہ اور ناپسندیدہ پن کو زیادہ کر دیتا ہے۔ احنف شاعر نے کہا کہ اسی کی

(۱۰۰۸۸)......(۱) فی ن: (عروة)

مثل کیفیت کے بارے میں کسی کہنے والے نے کہا ہے (شعر کا مفہوم ہے) زمانہ کبھی کبھی اپنے قلادہ کو یعنی گلے کے بند کو زیادہ تنگ کر دیتا ہے لہٰذا اس پر صبر کیجئے اور بے صبری نہ کیجئے۔اور نہ ہی اچھلئے۔ یہاں تک کہ وہ اس کی پوری مدت کرنے کو خود بخود اس کو کھول دے وہ تو ہر مضطرب اور پریشان کو رولانا چاہتا ہے۔

مصائب سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۸۹:......علی بن قاسم نے ابو تمام شاعر کا شعر کہا (جس کا مفہوم یہ ہے۔)
جو شخص مصائب کے ساتھ صلح نہیں کرتا اس کی تمام تر عادات اس کے خلاف مصائب بن جاتی ہیں جمع ہو کر۔

۱۰۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں ان کو مبرد نے ان سے کہا حافظ نے کہ کیا آپ اسماعیل بن قاسم کے قول جیسا کسی کا کلام جانتے ہیں شعر کا مفہوم ہے۔اس شخص میں کوئی خیر کا پہلو نہیں ہے جو اپنے نفس کو گردشات زمانے کو سہنے کے لئے تیار نہیں کرتا جب وہ مصائب باری باری آتے ہیں۔
میں نے جواب دیا کہ کثیر شاعر کا قول ہے جس سے یہ شعر لیا گیا ہے۔(مفہوم)
میں نے (فلاں سے) کہا کہ ہر مصیبت کا مقابلہ کیجئے جب آپ اس پر سوار ہوں گے تو وہ کمزور اور عاجز ہو جائے گی ابو العباس مبرد نے کہا کہ روایت کی گئی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے جب اس کو سنا تو فرمایا اگر وہ شاعر یہ نظم جنگ کی صفت کے بارے میں کہتا تو وہ اس بارے میں سب سے بڑا شاعر بن جاتا۔(مراد ہے برداشت کرنا)۔

۱۰۰۹۱:......ہمیں شعر سنائے ابو سعد عبدالرحمٰن بن محمد بن دوست نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم) اپنے راز کو اپنے دل کے سوا کسی اور جگہ پر نہ رکھنا ورنہ وہ راز ضائع کرنے والے اور زید نے والے اور پھیلانے والے کے درمیان واقع ہو جائے گا۔اور اپنے صبر کو مصائب کے لئے ڈھال بنائے۔ کیونکہ انسان تو حوادث اور مصائب کے ساتھ گروی ہے۔اور اپنے مال کو حقوق پر خرچ کرنے میں سخاوت کیجئے کیونکہ بخیل اور کنجوس کا مال یا تو وارث لے جاتے ہیں یا کسان لے جاتے ہیں۔آپ اپنی ذات کے لئے خیر کی کھیتی کاشت کیجئے اس لئے کہ اچھائی کا کھیت وہی کاٹتا ہے جو اچھائی جوتا اور کاشت کرتا ہے حسن تدبیر ہو یا ہوشیاری اور عقلمندی یہ دونوں اس وقت تک کسی آدمی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے جب تک تیری چیز قضا اور تقدیر خداوندی اس کو تائید و غلبہ عطا نہ کرے۔

گردشات زمانہ

۱۰۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنائے ابو الصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے احمد بن یحییٰ نحوی ثعلب نے۔ کسی بھی امر اور معاملے کو ان کی انتہائیں آسان کر دیں گی تو کہہ دیجئے اے مشکل امر تو نہیں ٹھہرا مگر وہ رک گئیں (یعنی تیری انتہاء۔)
گردشات زمانہ کو قبول کر لیجئے (جو کہ زمانے کی فطرت میں شامل ہیں آئیں گی) اور انہیں کے ساتھ گذارہ کر لیجئے اگرچہ وہ نرم ہوں یا سخت ہوں۔بہت ساری لذتیں اپنے ایک ہی ساعت پاتی ہیں پھر جاتی ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے تھی ہی نہیں۔ جب بھی آپ چاہیں بے شک ان میں

(۱۰۰۹۰)......(۱) فی ن : (حتی ینوبا) (۲)...... فی ن : (إذ وطنت لها النفس ذلت)
(۱۰۰۹۱)......(۱) فی ن : (صبرک) (۲)...... فی ن : (رهن)
(۱۰۰۹۲)......(۱) فی ن : (صفحاتهن) (۲)...... فی الأصل : (حسن)

پرانا ہونا جاری ہوگا ان میں جن کی آپ حفاظت کریں اور ان میں جن کی آپ حفاظت نہ کریں۔

اگر آپ زمانے کے ایام کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں تو صرف ایک دن ایسا دکھا دو جو خیانت نہ کرے۔

صبر کے ساتھ دوستی

۱۰۰۹۳:..... ہمیں شعر بیان کئے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر بیان کئے حسن بن یحییٰ شافعی نے ہمیں شعر سنائے سکونی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے حسن بن علی بصری نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے عمر بن مدرک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے کلام سے (مفہوم) صبر کیجئے اول شب کے اندر مصیبت سے رنجیدہ خاطر ہونے پر صبح تک اور شام کے وقت سے سحر تک حاجات کے ساتھ۔ ان کا ڈھونڈھنا تلاش کرنا نہ تو آپ کو عاجز کرے اور نہ ہی تنبیہ کرے اس لئے کہ قوت عجز کے اور ڈانٹ کے درمیان ضائع ہو جاتی ہے میں نے دیکھا ہے بلکہ زمانے میں تجربہ ہے اس بات پر کہ صبر کا انجام انتہائی پیارا ہوتا ہے۔ پس آپ کہیئے کہ جو شخص کسی چیز کی طلب میں اچھی سعی کرتا ہے اور وہ صبر کے ساتھ دوستی کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

کوئی مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی

۱۰۰۹۴:..... ہمیں شعر بیان کئے ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کیے شیخ ابو بکر قفال شاشی نے پہلے دو شعر کہنے کے بعد پھر کہا (مفہوم) مصائب میں سب سے زیادہ خوبصورت چیز یہ ہے کہ وہ جب واقع ہوتی ہے یکے بعد دیگر آتی ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود وہ ہمیشہ نہیں رہتی (بلکہ کچھ عرصے کے لئے آتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے۔)

۱۰۰۹۵:..... اور مجھے یہی شعر بیان کیا ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور کہا کہ ہمیں شعر سنایا قفال شاسی نے پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کیا۔

۱۰۰۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسین علی بن محمد صوفی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابو الحسین علی بن محمد بیکندی نے۔ (مفہوم) اے میرے دوست آگاہ رہو اللہ کی قسم کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی آزاد انسان پر ہمیشہ رہے اگر چہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔

بہت سے شریف لوگ ہیں باری باری ان پر وہ مصیبتیں بکھرتی ہیں مگر وہ ان پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ گذر جاتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰۹۷:..... ہمیں شعر سنائے ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدان کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابو الفتح علی بن محمد کاتب نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم)

ہر انسان کے لئے دنیا میں خوشی اور غم لازمی ہے۔ (اور اسی طرح) کبھی راحت وسکون میں اور کبھی درد و الم میں ہمیشہ لوٹتے پلٹتے رہنا بھی۔ پس جس وقت آپ کسی راحت میں سکون پائیں تو نعمتوں کے عطا کرنے والی ذات کا شکر ادا کیجئے اور جب ناگوار تکلیف واقع ہو جائے تو صبر جمیل کی طرف رجوع کریں۔

قوت کے ساتھ آفات کا مقابلہ

۱۰۰۹۸:..... میں نے سنا شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی سے سنا انہوں نے ابو عبداللہ بن ابو ذھل سے سنا انہوں نے یحییٰ بن زید علوی کے بارے میں

(۱۰۰۹۳)..... (۱) فی ن : (الحسن) (۲)..... فی ن : (مدرک) (۳)..... غیر واضح بالأصل

(۱۰۰۹۶)..... (۱) فی ن : (إلا) (۱۰۰۹۸)..... (۱) فی أ : (مداده)

نقل کیا کہ وہ قید ہو کر بخاریٰ میں اٹھا کر لے جائے گئے اور ان کو ان کے والد کی موت کی خبر پہنچائی گئی۔ لہٰذا بعض شعراء ان کے پاس پہنچے ان کو جا کر ایک قصیدہ سنانے لگے انہوں نے کہا چھوڑیئے آپ جو کہہ رہے ہیں اور مجھ سے سنئے میں جو کچھ کہتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے یہ شعر کہے۔ (مفہوم)

اگرچہ زمانہ ایسا ہے کہ وہ مصیبت کے ساتھ تجھے پا چکا ہے ایسی مصیبت جس کی شدت تیرے اوپر عظیم ہوگئی اور بہت بڑی ہوگئی ہے۔ تو بھی ان کو پالے اور تو بھی قوت کے ساتھ سخت آفات کا مقابلہ کر ایسی آفات جن کے آگے نفس اداس ہو جاتے ہیں اور اکتا جاتے ہیں۔ اور صبر کر اور ان کے اپنی انتہاؤں کو پہنچنے کا انتظار کر کیونکہ مصیبتیں جب مسلسل آتی ہیں تو واپس بھی لوٹ جاتی ہیں۔

شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا ہے

۱۰۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن عمرو یہ مذکر نے مقام مرو میں ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ المعروف ابن البنۃ ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ذارع سے سناوہ کہتے تھے۔ کہ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ پھر میں نے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ سے سناوہ بھی یہی کہتے تھے کہ تین قطعی طلاقیں اس شخص کو لازم ہو جائیں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو بن علاء سے سناوہ کہتے تھے۔ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ اگر اہل عرب نے ان (مندرجہ ذیل) اشعار سے زیادہ عمدہ شعر کہے ہوں۔ (مفہوم)

مصائب کو صبر کے ساتھ متعلق اور لٹکا ہوا رکھ کیونکہ کم دن ایسے ہوں گے جن میں آپ کوئی ناپسند امر نہ دیکھیں۔ پس البتہ بسا اوقات کوئی آدمی شہرت یافتہ ہو جاتا ہے۔ اس قدر کہ لوگوں کی آنکھیں اس کو دیکھ کر رغبت اور رشک کرتی ہیں حالانکہ وہ غرق ہونے اور ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔ اور البتہ بسا اوقات شریف انسان اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور جواب سے گریز کرتا ہے حالانکہ وہ انتہائی حاضر جواب اور منہ پھٹ ہوتا ہے۔

اور البتہ بسا اوقات شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اندر سے اس کا دل اس کی ایذاء کی گرمی سے رو رہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ایک مرتبہ بڑا غم پہنچا جس نے میرا دل تنگ کر دیا چنانچہ میں تھک کر سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی کہنے والا مجھے کہہ رہا ہے۔ (مفہوم) مصائب کے لئے صبر کے ساتھ انتہاء واختتام کر دے۔

البتہ ایسے ایام کم ہی آپ دیکھیں گے جس میں کوئی ناخوشگوار بات آپ نہ دیکھیں۔

اور البتہ بسا اوقات ایذاؤں اور تکلیفوں کے بوجھ سے لدا ہوا اور بوجھل انسان مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اس کا ضمیر اس کی تپش سے رو رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ خواب میں میں نے یہ شعر حفظ کر لئے پھر میں بیدار ہو گیا حالانکہ اس وقت بھی میں ان کو دہرا رہا تھا بس زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ میں جس پریشانی میں مبتلا تھا اللہ نے وہ پریشانی دور کر دی۔

خوشی وغم ہمیشہ نہیں رہتا

۱۰۱۰۱:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو بیان کیا ابوالحسین حنظلی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا اور کہا عبدالملک بن ہشام دفاری نے کہ انہوں نے مقام ذمار میں ایک قبر کھودی تھی انہوں نے کھودائی کے دوران ایک ایسا پتھر پایا جس میں یہ اشعار لکھے

(۱۰۰۹۹)......(۱) فی ن : (الزارع).

(۱۰۱۰۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبی الدنيا فی الفرج (۹۴)

ہوئے تھے۔(مفہوم)

آپ صبر کیجئے زمانے کے لئے جو آپ کو اس سے تکلیف پہنچے کیونکہ اسی طرح وقت اور زمانے گذرتے ہیں۔کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غم پہنچتا ہے نہ ہمیشہ غم رہتا ہے اور نہ ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

آزمائش سے متعلق اشعار

۱۰۱۰۲:......ان میں جو میں نے پڑھا ابوعبدالرحمٰن سلمی پر۔وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے کہا کہ آزمائش جب دائمی ہو جاتی ہے تو آزمائش میں مبتلا شخص کو اس کے ساتھ انس ہو جاتا ہے۔

چنانچہ میں نے اسی مفہوم کو منظوم کیا۔(جس کا مفہوم یہ ہے)

بار بار تکلیف کے لگنے اور اس کے عادت لینے کی وجہ سے میں اس سے انس محبت کرنے لگا ہوں اور اس نے مجھے صبر کرنے سے صبر جمیل کرنے والا بنا دیا ہے۔لہٰذا لوگوں سے ناامیدی نے مجھے اللہ کے لطف وکرم کے جلد آنے کا امیدوار بنا دیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے معلوم بھی نہیں ہوتا۔

۱۰۱۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا موفق بن محمد ھروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے ابوزید سامی نے۔

(مفہوم اشعار) میں بار بار تکلیف سہنے کا عادی ہو چکا ہوں اس قدر کہ میں اس سے الفت ومحبت کرنے لگا ہوں اور گردش لیل ونہار نے مجھے صبر کرنے کا عادی بنا دیا ہے۔کبھی تو میں ایسا بھی تھا کہ میرا دل تنگ ہو جاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہے کہ میرا سینہ تکلیفوں اور ایذاؤں کی کثرت کے مطابق وسیع ہو چکا ہے ایذاء کے لئے۔اور لوگوں سے ناامیدی اور مایوسی نے مجھے اللہ کی صنعت اور کاریگری کے سرعت کے ساتھ آنے کا امیدوار بنا دیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے علم بھی نہیں ہوتا۔جس وقت میں زمانے کے حالات کو قبول نہ کروں اور ان سے انس نہ کروں تو جب بھی میں اس سے نفرت کروں گا زمانے کے خلاف میری تکلیف اور زیادہ ہو جائے گی۔(یعنی میں حالات اور تکلیفوں کے ساتھ کمپرومائز اور صلح کر لیتا ہوں جس سے زمانے کی ایذاؤں سے انس ہو جاتا ہے،جس کی وجہ سے اس کو سہنا آسان ہو جاتا ہے۔)

۱۰۱۰۴:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعمرو بن نجید نے (جن کا خلاصہ یہ ہے) بسا اوقات ہم کسی ایک امر سے بچتے ہیں جب کہ وہ بچنا کسی اور ایسے امر کو پیدا کر دیتا ہے جس سے ہم خوف زدہ ہوتے ہیں جو کہ پہلے سے زیادہ کریہ المنظر ہوتا ہے جب کہ کسی دوست کا بھی اس میں ہاتھ ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر آبادی سے وہ کہتے تھے جس شخص نے ہم سے مال مانگا ہم نے اس کو پورا پورا دیا۔اور اس کو اپنی خدمت میں مصروف رکھا۔اور جس نے ہم سے آزمائش اور تکلیف مانگی ہم نے اس پر انڈیل دی آزمانے کے لئے اور امتحان لینے کے لئے فرمایا کہ جس کسی نے بھی اس میں دعویٰ کیا اس پر آزمائش سخت ہوگئی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لایفتنون.

کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے صرف اس بات پر کہ انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم لوگ ایماندار ہیں اور کیا وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔

(۱۰۱۰۳)......(۱) فی ن : (الساھی) (۲)......فی فی أ : (کرہ)

یعنی کیا ہم ان کو صرف ہمارے نام کا دعویٰ کرنے پر چھوڑ دیں گے اور ہم ان سے اس کے حقائق کا مطالبہ نہیں کریں گے؟ یعنی ان سے ایسی جرأت کا تقاضا نہیں کریں گے؟ جو محض زبانی ادعاء سے بہت بڑی ہوا ایسا ادعاء جو فانی ہے ایسی جرأت سے جو دائمی ہے۔

چار خوبیاں

۱۰۱۰۶:......ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد حریر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ فرماتے تھے کہ امراض میں اور درد والم میں چار خوبیاں ہوتی ہیں۔ تطہیر۔ تکفیر۔ تذکیر۔ تقیید۔ تطہیر تو ہوتی ہے کبیرہ گناہوں سے اور کفارہ بنا ہوتا ہے صغیر گناہوں سے۔ تذکیر و یاددہانی ہوتی ہے رب کی، تقیید و رکاوٹ ہوتا ہے معاصی سے اور گناہوں سے۔

اصطبار کیا ہے؟

۱۰۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو خبر دی میرے ماموں یعنی ابوعوانہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن ابومریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے ان کو قرۃ النجات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیت المقدس کے ایک عبادت گذار سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صبر کو اور تصبر کو اور اصطبار کو لازم پکڑلیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ صبر کیا ہے؟ اور تصبر کیا ہے؟ اور اصطبار کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ صبر تو ہے تسلیم و رضا فضائل کے اترنے پر اور تکلیفوں کے آنے پر اور نفس کو ان پر مطمئن رکھنا ان کے حلول سے قبل بہر حال تصبر یہ ہے کہ مصائب کے نزول کے وقت ان کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (یعنی مصائب کے کڑوے گھونٹ پی کر ان کو برداشت کرنا) اور نفس کا مجاہدہ کرنا اور مشقت کرنا ان کے پیدا ہونے پر بھی اور ان کے سکون پکڑنے پر بھی۔

اور بہر حال رہا اصطبار وہ ہے مصائب اور تکالیف کا استقبال کرنا ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ اور ان میں سے ان مصائب کا انتظار کرنا جو تا حال نہیں آئیں۔ قیاس اور فکر کرنے کے لحاظ سے۔ جب بندہ اس طرح کا ہو جائے تو وہ مصطبر اور اصطبار کرنے والا ہوتا ہے وہ ان مصائب کی پرواہ نہیں کرتا جو ان میں پہلے آچکی ہیں۔

تین علامات تسلیم

۱۰۱۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے فرماتے تھے کہ تین چیز صبر کی نشانی ہیں۔ سختی کے وقت اپنے گروہ اور جماعت سے دور رہنا۔ اور سختی پر سکون رکھنا باوجود غصے کے گھونٹ بھرنے کے اور کثرت عیالداری کے باوجود غنی ہونے کا اظہار کرنا مخلوق سے دوری اختیار کرنا اور ان کو چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اور ان کے بارے میں حق بات کرنا باوجود جسمانی اور مالی خطرات کے احتمال کے اور دوسری جگہ فرمایا کہ غنی ظاہر کرنا باوجود یہ کہ معیشت کے میدان فقر نے ڈیرے ڈال رکھے ہوں۔

شیخ نے فرمایا کہ تین چیزیں علامات تسلیم میں سے ہیں قضاء کے مقابل رضا۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ راحت و آسانی کے وقت شکر کرنا۔

۱۰۱۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصر خلدی نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن بشار خادم ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس کے مال و متاع میں آفت

(۱۰۱۰۹)......(۱) فی ن : (البلیۃ)

ومصیبت پڑ گئی تھی اور اس کی دکان جل گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا کثیر مال ضائع ہوگیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے شدید جزع فزع کیا اور اس کی عقل میں فتور واقع ہوگیا۔ ابراہیم نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے بے شک یہ مال تو اللہ کا مال تھا اگر وہ چاہے تو آپ کو اس سے فائدہ دے اور اگر چاہے تو آپ کو اس سے فائدہ نہ دے اور اگر چاہے تو آپ سے واپس لے لے لہذا آپ اس کے حکم پر صبر کریں اور پریشانی نہ لگائیں بے شک عافیت پر اللہ کے شکر کی تکمیل اسی طرح ہوتی ہے کہ آپ مصیبت میں اسی کے لئے صبر کریں جو شخص ایسے کرتا ہے وہ پالیتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے اور نادم ہوتا ہے۔

زہد اور ترک دنیا کی تعریف

۱۰۱۱۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبدالصمد بن زید نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ زہد اور ترک دنیا کی حد وتعریف کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ آپ شاکر ہوں رضا میں اور صابر ہوں بلاء میں (یعنی خیریت ہو تو شکر کریں مصیبت ہو تو صبر کریں۔)

۱۰۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوسہل بن نصرویہ مزنی نے اس نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ بن یزداد رازی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوعبداللہ المعروف بن نفطویہ سے بغداد میں وہ کہتے ہیں۔ کہ کہا جاتا ہے کہ عاقل وہ ہے جس کا صبر مصیبت کے وقت بہت اچھا ہو۔ اور خوشی کے وقت اس سے تکبر اور بڑائی اس سے ظاہر نہ ہو۔

۱۰۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیز تسلیم ورضا کی علامات ہیں۔ رضا بالقضاء۔ صبر بوقت بلاء ومصیبت۔ شکر بوقت راحت۔

۱۰۱۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ صبیحی سے اصول دین کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اصول دین دو ہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں سچا افتقار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن اقتداء۔

اور اس کی فروع اور شاخیں چار ہیں۔ عہدوں کو پورا کرنا۔ حدود کی حفاظت کرنا۔

جو کچھ موجود میسر ہو اس پر راضی ہونا۔ اور جو کچھ غیر موجود وغیر میسر ہو اس پر صبر کرنا۔

مؤمن متقی پرہیزگار

۱۰۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو ان کے پوتے وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے میرے دادا وہب بن منبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا جو مؤمن متقی پرہیزگار ایسا ہے کہ اس سے تین دن تک دنیا روک لی جاتی ہے اور وہ اس میں اللہ سے راضی رہتا ہے بغیر کسی بے صبری کے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۰۱۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعثمان سعید بن عثمان سمرقندی عابد مجتہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان سے متعدد بار وہ ہر اس آدمی سے کہتے تھے جو ان کے پاس آتا تھا اور ان کے اصحاب میں سے جو ان کی صحبت کا طالب ہوتا تھا۔ جو شخص میرے ساتھ رہنا طلب کرتا ہے مگر وہ تین چیزوں پر اپنے نفس کو نہیں ٹھہرا سکتا ہے اس کے لئے میرے پاس رہنے کی کوئی جگہ

(۱۰۱۱۰)......(۱) فی ن: (یزید) (۱۰۱۱۲)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۹/ ۳۶۳)

نہیں ہے:- پہلے نمبر پر عزت کو پھینک دینا اور ذلت کو اٹھالینا۔ دوسرے نمبر پر اس کا بھوکے رہنے پر سکون قلب پانا اور تیسرے نمبر پر یہ کہ نہ تو وہ غم کرے نہ ہی فکر کرے مگر محض دین کا غم اور دین کی فکر کرے یا اپنے دین کی اصلاح طلب کرے جو شخص ان تین صفات پر راضی ہوا ان کو میرے پڑوس میں ٹھکانا حاصل ہوسکتا ہے۔

۱۰۱۱۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو فضل بن محمد غسان نے ان کو یحییٰ بن معین نے کہ ابن زیاد نے صفوان بن محرز کے لئے دوہزار درہم کا حکم دیا (جب مل گئے تو وہ چوری بھی ہوگئے) اس نے کہا کہ ممکن ہے کہ اسی میں خیر ہو۔ ان کے گھر والوں نے کہا کہ اس میں خیر کیسے ہوسکتی ہے چنانچہ اس بات کی خبر ابن زیاد کو پہنچ گئی للہذا اس نے مزید دوہزار کا اس کے لئے آڈر کردیا للہذا پہلی رقم جو چوری ہوئی تھی وہ بھی مل گئی اب چار ہزار درہم ہوگئے۔

۱۰۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو ابن عطاء نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن کے لئے تو ایک دن کی خوشی بھی پوری نہیں ہوئی۔

رضاء بالقضاء

۱۰۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو احمد بن محمد بن سالم ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو حسن بن صباح بن محمد واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے عاصم بن عبدالرحمٰن جرجانی سے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بلند مرتبہ بندے ہیں جو کہ بعض بعض سے زیادہ بلند مقام پر فائز ہیں میں ایک آدمی کے پاس تعزیت کرنے کے لئے گیا تھا اس لئے کہ اس کا ترک بیٹا قتل ہوگیا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر رونے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں رورہے ہیں آپ کا بیٹا تو جہاد فی سبیل اللہ میں مارا گیا ہے کہتے ہیں کہ اس نے مجھے کہا اے ابوعبدالرحمٰن تم یہ خیال کررہے ہو کہ میں اس کے قتل ہوجانے کی وجہ سے رورہا ہوں۔ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ میں تو اس لئے رورہا ہوں کہ اس کی رضا بالقضا کیسے رہی ہوگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب اس کو تلواروں نے گھیر لیا تھا۔

۱۰۱۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر محمد بن حسین نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابراہیم بن نوح موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ فتح موصلی عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس لوٹا جب کہ وہ دن بھر روزے سے تھا فرمایا کہ مجھے عشاء کا یعنی رات کا کھانا دے دو گھر والوں نے کہا کہ ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے جو آپ کو کھانے کو دیں۔

انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگ اندھیرے میں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تیل ہی نہیں ہے جس کے ساتھ چراغ جلائیں۔ چنانچہ ابراہیم موصلی خوشی سے رونے بیٹھ گئے۔ بولے یا الٰہی میرے جیسا نکما بندہ یونہی چھوڑ دیا گیا ہے بغیر رات کے کھانے کے اور بغیر چراغ کے تو یہ میری طرف سے تیرے لئے کون سے احسان کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ہمیشہ روتے رہے روتے روتے صبح ہوگئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

۱۰۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ثابت بنانی سے سنا تھا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کا ایک پڑوسی تھا جب وہ شام

(۱۰۱۱۶)......(۱) فی ن: (صفوان أخی محرز)

(۱۰۱۱۸)......(۱) فی ن: (أحمد بن محمد الواسطی قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سالم)

کرتا اور ان کے گھر میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا تو وہ شام کو بڑا خوش خوش ہوتا تھا۔اور جس دن شام کرتا اور ان کے گھر میں کوئی چیز موجود ہوتی وہ مغموم ہوتا تھا چنانچہ اس کی بیوی نے اس سے کہا:

اے اللہ کے بندے آپ لوگوں سے مختلف ہیں۔

اس نے جواب دیا کہ جب شام کو ہمارے ہاں کچھ نہیں ہوتا میں خوش اس لئے ہوتا ہوں کہ اس وقت ہماری زندگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ہوتی اور جب ہمارے پاس کچھ ہوتا ہے میں مغموم ہوتا ہوں اس لئے کہ پھر ہماری زندگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق نہیں ہوتی۔

۱۰۱۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار نے ان کو معافی نے ان کو یمان بن مغیرہ نے ان کو ابوالابیض مدنی نے ان کو حذیفہ نے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان ایام میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں جس دن میں اپنے گھر واپس لوٹتا ہوں اور وہ میرے آگے شکایت کرتے ہیں (کہ گھر میں کھانے کو نہیں ہے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں حذیفہ کی جان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو وعدہ دیتا ہے جیسے کوئی والد اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے کسی بھی بات کا۔بے شک میرے لئے میری آنکھوں کی سب سے زیادہ ٹھنڈک کے ایام ہوتے ہیں جس دن میں اپنے گھر والوں کے پاس آؤں اور وہ میرے آگے اپنی کسی نہ کسی حاجت کی شکایت کریں۔

۱۰۱۲۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفتح بغدادی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالوہاب بن علی مصری سے وہ کہتے ہیں کہ رومی بشیر طبرانی کی بھینسیں لوٹ کر لے گئے تھے چنانچہ نوکر چرواہے ان کے پاس آئے اور آکر ان کو اس واقعہ کی خبر دی۔تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ آزاد ہوا انصار ہو (یعنی میں نے آپ لوگوں کو آزاد کر دیا ہے) جب کہ بھینسوں کی قیمت اس وقت ایک ہزار دینار تھی۔

چنانچہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ آپ نے لے ابا جان! ہم لوگوں کو فقیر اور محتاج کر دیا ہے انہوں نے کہا اے بیٹے بے شک اللہ عزوجل نے مجھے آزمانے کا ارادہ کرلیا ہے لہٰذا میں نے بھی چاہا کہ میں اس کا شکر ادا کروں اور اس سے زیادہ حاصل کروں۔

۱۰۱۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابواسحٰق بن رجاء شیرازی نے ان کو ابوالحسین غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحفص عمر بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہجر بن یحییٰ قطان جب بات کے دوران خاموش ہوتے پھر بات کرتے تو یہ کہتے تھے **نحییٰ ونموت والیه المصیر** کہ ہم زندہ ہوتے ہیں اور مرتے ہیں اور اسی کی طرف ہے رجوع کرنا۔

میں نے کہا حضرت یحییٰ قطان سے ان کے اس مرض میں جس میں انکا انتقال ہوگیا تھا۔انشاءاللہ آپ کو اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائیں گے انہوں نے کہا کہ جو چیز میرے لئے اللہ کو زیادہ پسند ہے مجھے بھی وہ زیادہ پسند ہے۔

۱۰۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن جنید نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن حسین نے کہا کہ ان کو خبر دی داؤد بن محبر نے ان کو خلیل بن مرہ نے فرات بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی قضاء اور فیصلے پر راضی ہوجائے اور بلاء اور آزمائش پر صبر کرے وہ مخلص بندوں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۰۱۲۵:......محمد بن حسین نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فلح اسود شامی عابد سے وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا صبر کو قائم کرتا ہے۔

(۱۰۱۲۳)......(۱) فی أ: (السیراری) (۲)......فی الأصل: (والینا)

(۱۰۱۲۶)......(۱) فی ن: (العمری)

افضل اور آسان ترین اعمال

۱۰۱۲۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معمری نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو سوید بن ابراہیم ابو حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عباس نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو جنادہ بن ابو امیہ نے ان کو حضرت عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کے ساتھ تصدیق کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ اور حج مقبول۔ جب وہ آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس سے آسان ترین اعمال ہیں کھانا کھلانا۔نرمی سے بات کرنا۔سخاوت کرنا حسن خلق سے پیش آنا۔جب وہ آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس سے آسان تر عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی قضا میں جو تیرے خلاف ہو اللہ تعالیٰ کو الزام اور تہمت نہ دینا۔

فصل:......ٹڈی دل کی مصیبت وآزمائش اور اس پر صبر کرنا

۱۰۱۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوزہیر نمیری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ٹڈی کو نہ مارا کرو بے شک وہ اللہ کے بڑے لشکر میں سے ہے۔

۱۰۱۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ حفطی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل اور شیخ نے کہا کہ یہ روایت اگر صحیح ہے تو واللہ اعلم اس سے آپ کی مراد یہ ہوگی کہ وہ جب کھیتوں کی تباہی نہ کرے اور جب وہ ان کو تباہ کرے تو اس کو بھگانا اور ہٹانا جائز ہے۔بھگانے کی جو بھی صورت ممکن ہو سکے اس سے مقابلہ کرنا ہو یا اس کو مار ڈالنا ہو۔یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (اس جملے سے) یہ ہے کہ (چونکہ اللہ کا بہت بڑا لشکر ہے) اس لئے اس کا مقابلہ کرنا مشکل ہے خواہ مقابلہ کرنے کی صورت میں ہو یا مار ڈالنے کی صورت میں۔

تحقیق ٹڈی کو مارنے کی ترغیب کی بابت ایک حدیث ضعیف اسناد کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔بہر حال مندرجہ ذیل حدیث۔

۱۰۱۲۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن احمد شیبانی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن قریش کاتب نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو حدیث بیان کی عمر بن سعد بن وردان قشیری نے ان کو فضیل بن عیاض نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک ٹڈی آ کر گری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اس کو مار نہیں ڈالتے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک ٹڈی کو قتل کیا گویا کہ اس نے کسی معذور کمزور کو مارا۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ یہ مرسل ہے ضعیف ہے بعض راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ اور ابراہیم اور حضرت ابن مسعود کے درمیان سلسلہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے۔

۱۰۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یحییٰ نے ان کو علی بن محمد وراق نے ان کو احمد بن اجم نے ان کو محمد بن عثمان قیسی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے کہ ایک

(۱۰۱۲۷)......إسناد هذا الحديث فی سقط وعزاه فی الكنز (۳۵۲۹۴) إلی البغوی وابن صصری فی أماليه عن أبی زهير النميری

(۱۰۱۲۹)......أنظر الدر المنثور (۱۰۹/۳)　　(۱۰۱۳۰)......(۱)غير واضح فی الأصل

ٹڈی آ کر حضور کے سامنے گری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھالیا اچانک دیکھا تو اس کے ایک پر کے اوپر عبرانی زبان میں لکھا ہوا تھا نہیں فائدہ اٹھائے (مجھے رولانے والا) اور نہیں شکم سیر ہوگا مجھے کھانے والا ہم اللہ کا بہت بڑا لشکر ہیں ہمارے ننانوے انڈے ہوتے ہیں اگر پورے سو ہوتے تو ہم دنیا و مافیہا سمیت سب چیز کو کھا جائیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ٹڈی دل کو ہلاک کردے۔ اللہ اس کے بڑے ٹڈیوں کو قتل کردے اور ان کی چھوٹیوں کو مار دے۔ اور ان کے انڈے خراب کردے اور ان کے منہ بند کردے مسلمانوں کے کھیتوں سے اور ان کی روزیوں سے بے شک تو ہی دعاؤں کو سننے والا ہے لہٰذا حضور کے پاس جبرائیل آئے اور آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا بعض میں قبول کرلی ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کا راوی محمد بن عثمان قیسی مجہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے واللہ اعلم۔

۱۰۱۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ حفیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد محمد علی نے ان کو ان کے والد علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں میں اور میرے بھائی محمد بن حنفیہ اور میرے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عباس اور قثم اور فضل دسترخوان پر کھانے کے لئے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اچانک دسترخوان پر ایک ٹڈی آ کر گری اس کو عبداللہ بن عباس نے پکڑلیا تو حسین رضی اللہ عنہ سے کہا جناب آپ جانتے ہیں کہ ٹڈی کے پروں پر کیا لکھا ہوا ہے؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد امیر المؤمنین سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے آپ کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ٹڈی کے پروں پر یہ لکھا ہوا ہے۔

انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا رب الجرادۃ ورازقھا اذا شئت بعثتھا رزقاً لقوم وان شئت علیٰ قوم بلاءً۔

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے میں ہی ٹڈی کا رب ہوں اور اس کا رازق ہوں جب میں چاہتا ہوں تو اس کو کسی قوم کو رزق دینے کے لئے بھیج دیتا ہوں اور جب میں چاہتا ہوں اس کو کسی قوم پر مصیبت اور عذاب بنا کر بھیج دیتا ہوں۔

(چنانچہ یہ سن کر) حضرت عبداللہ بن عباس کھڑے ہوگئے۔ اور حضرت حسین بن علی کو اپنے گلے سے لگالیا۔ اور پھر فرمایا یہ ایک مخفی علوم میں سے ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حق کا اضافہ ہے اصل کے ساتھ جو سنہ چار سو ستاون ۴۵۷ھ میں واقع ہوا جب نیشاپور ی ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا۔

۱۰۱۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبدالعزیز بن معاویہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شیخ نے عیسیٰ بن شبیب سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے عہد حکومت میں ایک سال ٹڈی دل نایاب اور گم ہوگئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے شدید فکرمند ہوگئے تھے لہٰذا انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا اور دوسرا سوار عراق کی طرف بھیجا تیسرا سوار شام کی طرف بھیجا کہ وہ جا کر معلومات کریں کہ کسی نے ٹڈی دل کو دیکھا ہے؟ یا اس میں سے کچھ کو دیکھا ہے؟ چنانچہ جو سوار یمن کی طرف گیا تھا وہ واپس آ گیا اور ایک مٹھی بھر ٹڈیاں بھی لے کر آیا اور آ کر انہیں امیر المؤمنین حضرت عمر کے آگے بکھیر دیا جب حضرت عمر نے ان کو دیکھا تو نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور فرمایا کہ یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار امت پیدا کی ہیں جن میں سے چھ سو امت سمندر میں اور چار سو امت خشکی پر ہیں اس کی یعنی خشکی والی امت کی ہلاکت کی ابتداء ٹڈی دل کی ہلاکت سے ہوگی جب ٹڈی دل ہلاک ہوجائیں گے اس کے بعد تمام امتیں مسلسل ہلاک ہونا شروع ہوجائیں گی جیسے تسبیح کے دانے مسلسل گرتے ہیں۔

۱۰۱۳۳:......انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوخالد قرشی نے وہ عبدالعزیز بن معاون ہیں ان کو ربیعہ بن محمد بن صالح قناد ابوعبیدہ نے ان کو

(۱۰۱۳۱)......(۱) فی ن: (عبدالرحمن)

عبید بن واقد نے ان کو عیلی بن شبیب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ فرماتے ہیں کہ ٹڈی دل گم پائے گئے۔ پھر انہوں نے مذکورہ روایت کی مثل ذکر کیا ہے۔

اور شیخ فرماتے ہیں کہ اسی طرح مذکور ہے عیسیٰ بن شبیب کی کتاب میں اور اس شیخ کی کتاب میں جس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حماد نے اس سے عبید بن واقد نے جو کہ مذکور ہے اسناد ثانی میں۔ اور صواب اور درست محمد بن عیسیٰ بن شبیب ہے۔ اس کو روایت کیا ہے محمد بن یحییٰ ذھلی نے اور احمد بن یوسف سلمی نے یحییٰ بن حماد نہیں ان کو عبید بن واقد نے ان کو محمد بن شبیب نے۔ یقینی بات ہے کہ وہ محمد بن عیسیٰ بن شبیب ہے اسی کو یحییٰ بن حماد نے اس کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اور اس بات پر مندرجہ ذیل روایت دلالت کرتی ہے۔

۱۰۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن داؤد نے ان کو محمد بن ہشام بن ابو خیرہ نے ان کو عبید بن واقد نے ان کو محمد بن عیسیٰ ہذلی نے ان کو محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ٹڈی دل گم ہو گئے تھے ایک سال حضرت عمر کے ایام حکومت میں۔ پھر راوی نے حدیث کو اپنے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابو احمد بن عدی نے کہا کہ ابن واقد کی احادیث میں کوئی بھی اس کے متابع حدیث بیان نہیں کرتا۔

۱۰۱۳۵:......ہمیں خبر دی ابو سعد نے ان کو ابو احمد نے ان کو زکریا ساجی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن مثنیٰ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے میں اس کو گمان کرتا ہوں عبید بن واقد سے اس نے محمد بن عیسیٰ بن کیسان الھلال ابو یحییٰ سے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے ٹڈی دل والی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۱۳۶:......کہتے ہیں کہ کہا ابو احمد بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی جنیدی نے ان کو بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن عیسیٰ منکر الحدیث ہے (یعنی جو منکر اور امر پر غیر معروف حدیثیں نقل کرتا ہے۔)

۱۰۱۳۷:......کہا ابو احمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرو بن علی کہ محمد بن عیسیٰ بصری صاحب محمد بن منکد رضعیف منکر الحدیث ہے۔ یہ روایت کرتا ہے محمد بن منکدر سے وہ جابر سے وہ عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈیوں کے بارے میں۔

۱۰۱۳۸:......ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے امام ابو سہل محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے اپنے ذاتی کلام میں سے۔

فصل:......اشعار ہیں جن کا مفہوم یہ ہے

میں نے نصیحت کی پس میں نے کھلم کھلا خوبصورت وعظ کہا اور میرا دل بھر جائے گا اگر مواعظ نفع دے دیتیں۔ جس وقت ایام بڑے مصائب والے ہوں اور مصائب سارے زمانے میں ہوں تو کوئی نفع اٹھانے والا باقی نہیں رہتا۔ جب میرا یہ زمانہ ایسا ہے جو فرقہ اور گروہ کو جانتا ہے تو پھر میرے احباب کا گر..ہی اچھی جولان گاہ ہے جس کے اندر گھوما جائے۔

اور جب میری عمر کی روانگی اور سفر فنا کی طرف ہے تو پھر میری عمر بلا شبہ میری عمر کے ساتھ کٹنے والی ہے میں نے شکایت کی ہے اپنے زمانے کی طرف یکا یک آ جانے کی۔ تو اس نے کہا آپ نے وارد ہونے کی شکایت کی ہے حالانکہ وارد ہونا تو مشروع ہے۔

(۱۰۱۳۴)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۵/ ۱۹۹۰، ۶/ ۲۲۴۹)

(۱۰۱۳۵)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۶/ ۲۲۴۹) (۱۰۱۳۶)......الکامل لابن عدی (۶/ ۲۲۴۹)

(۱۰۱۳۷)......الکامل لابن عدی (۶/ ۲۲۴۹) (۱۰۱۳۸)......(۱) فی أ: (شرع)

چھوڑ تو ابوسہل کو زمانہ کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ نگہبانی کرنے والا رب جو چاہے اس کو کوئی روکنے اور دفع کرنے والا نہیں ہے۔

۱۰۱۳۹:......ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابو اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوعلی حسن بن عبداللہ ادیب نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر بیان کئے محمد بن اعین نے جن کا خلاصہ یہ ہے۔

اس زمانے کے اعجوبے اسی زمانے کے ادوار کو روتے ہیں اور انہیں پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ (زمانے کے اختیار میں کچھ بھی نہیں) زمانے کے اختیار سے ہٹ کر اللہ کا حکم چلتا ہے۔ جو شخص زمانے کو گالیاں دیتا ہے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جو شخص ایام زمانہ کے ساتھ بغض وعناد رکھتا ہے وہ اپنے ہی جنوں اور دیوانہ پن کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۰۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن عمرو بن صالح البستی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس دغولی سے وہ قیس بن حطیم کے شعر سناتے تھے۔

جن کا خلاصہ مفہوم یہ ہے۔ بعض گھروں میں جن کے لئے انسان ذلت وخواری برداشت کرتا ہے ٹھہرنا اور اقامت مقدر نہیں ہوتی سوائے آزمائش اور مصیبت کے جھیلنے کے......اور بعض اعدا مخلوق میں سے بیمار ہوتے ہیں پیٹ کی اس بیماری کی مثل جس کی دواء اور علاج نہیں ہوتا۔ انسان تو چاہتا ہے کہ اس کی ہر خواہش اس کو عطا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے سوائے اس خواہش کے جو وہ خود چاہتا ہے۔

ہر وہ شدید مصیبت جو کسی زندہ انسان پر آتی ہے۔ عنقریب اس کی شدت کے بعد نرمی اور خوشحالی بھی آئے گی۔ ہم میں سے مریض کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا حالانکہ صاحب سخاوت کو کثیر دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ دل کا غنی ہونا وہ ہے کہ اس جیسا غنی کوئی نہیں ہے اور دل کا غریب ہونا ایسا ہے کہ اس جیسی کوئی محرومی نہیں ہے۔ بخیل کو اس کا مال کوئی فائدہ نہیں دیتا اور صاحب عطاء اور سخی کے لئے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔

۱۰۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حمشاذ نے وہ کہتے کہ میں نے سنا احمد بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے میں کثرت کے ساتھ علی بن عثام سے سنتا رہتا تھا وہ کہتے تھے۔ اے اللہ ہماری خبروں کو ظاہر نہ فرما (یعنی ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈال کر رکھ۔)

مصیبتوں سے پناہ

۱۰۱۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن موسیٰ سلامی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن فضل تمیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے۔ اے اللہ مجھے اپنی نعمتوں کا تحفہ دینا بے شک تو مہربان ہے اور مجھے اپنی آزمائشوں مصیبتوں کا تحفہ نہ دینا بے شک میں کمزور ہوں۔

۱۰۱۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی محمد بن علی بن عمر نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو ابراہیم بن اشعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاهدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم.

اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین کو آزمالیں گے اور صبر کرنے والوں کو اور ہماری خبروں اور باتوں کو بھی آزمائیں گے۔

(۱۰۱۴۰)......(۱) فی أ (یتمی)

(۱۰۱۴۱)......(۱) فی ن : (لاتبد أخبار) (☆)......زیادة من (ن)

وہ اس آیت کو بار بار دہرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔اے اللہ اگر آپ ہماری خبروں کو آزمائیں گے تو آپ ہماری پردہ پوشی کریں گے اور اگر آپ ہماری باتوں کو آزمائیں گے تو ہمیں رسوا کر دیں گے۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ

۱۰۱۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو جعفر بن محمد بن عبداللہ طائفی نے ان کو محمد بن حارث مؤذن نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو حمید طویل نے اس نے حضرت انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ نفس بندے ایسے ہیں جن کی وہ حفاظت کرتا ہے اور ان کو بچاتا ہے آزمائشوں اور مصیبتوں سے انہیں زندہ بھی سلامتی کے ساتھ رکھتا ہے اور سلامتی کے ساتھ مارتا ہے اور سلامتی کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کا سوال کیا جائے

۱۰۱۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر حسین بن علی حسن بن سلمہ ھمدانی نے ھمدان میں ان کو محمد بن ابراہیم بن مقری نے ان کو محمد بن حسن بن عتیبہ عسقلانی نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کی کنیت ابوسری ہے ان کو خبر دی رشید بن سعد نے ان کو موسیٰ بن حبیب نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلامتی عطاء کرنے والے تمام آرزوئیں تجھ پر پہنچتی ہیں اور رکتی ہیں۔
شیخ نے فرمایا کہ اس اسناد میں اور اس سے پہلے والی میں ضعف ہے۔(واللہ اعلم) لیکن کئی دیگر طریقوں سے صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کی جائے۔

۱۰۱۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ دارابجردی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن حارث سے وہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ اسی منبر پر بیٹھ کر فرما رہے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے:
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے آپ لوگ کلمہ اخلاص (یعنی کلمہ توحید) کے بعد عافیت اور سلامتی کی مثل کوئی چیز عطا نہیں کئے گئے ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی مانگا کرو۔

موت کی آرزو پسندیدہ نہیں

۱۰۱۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالوحید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عاصم بن نضر احول نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو حمید نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی عیادت کی جو کہ پرندے کے بچے کے مثل ہو چکا تھا۔آپ نے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اللہ سے کوئی سوال کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں۔اے اللہ آپ جو کچھ مجھے آخرت میں سزا دینا چاہتے ہیں وہ آپ مجھے دنیا میں ہی دے دیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ آپ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یا فرمایا تھا کہ آپ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔آپ یہ کیوں نہیں کہتے؟ اے اللہ اے ہمارے

(۱۰۱۴۵).....(۱) فی ن : (أبی سعد) (۱۰۱۴۷).....أخرجه مسلم فی الدعوات (۷)

رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائی اللہ نے اس کو شفایاب کر دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عاصم بن نضر سے۔

۱۰۱۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی موت کی آرزو نہ کرے کسی بیماری کی وجہ سے جو اس کو لگ گئی ہو اگر وہ لامحالہ ایسی دعا کرنا چاہتا بھی ہے اس کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو اور مجھے وفات دے دے جب میرے لئے وفات بہتر ہو۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۱۰۱۴۹:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعبیدہ مولیٰ عبدالرحمن بن عوف نے یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں بھی نہیں جا سکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے غوطہ دے دے اپنے فضل اور رحمت میں پس درست روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی آرزو نہ کرے۔ یا تو وہ نیکوکار ہوگا شاید (زندہ رہنے سے) اس میں اضافہ کرے گا۔ یا گنہگار ہوگا شاید کہ وہ (دنیا میں ہی) سرزنش کر دیا جائے۔ (یا توبہ کرلے۔)
بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔

باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی کی وفات

۱۰۱۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو حسین بن علی تمیمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوحاتم نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو یونس بن احی عباد بن عباد ملھمی نے ان کو ابوہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد نے پوچھا ابوبکرہ سے سب سے بڑی مصیبت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کی سب سے بڑی مصیبت دین میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس چیز کے بارے میں آپ سے نہیں سوال کر رہا۔ فرمایا کہ باپ کی موت کمر توڑ دیتی ہے۔ اور بیٹے کی موت دل کا درد بن جاتی ہے اور بھائی کی موت بازو کاٹ دیتی ہے اور بیوی کی موت لحظہ بھر کا غم ہوتا ہے۔

۱۰۱۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن یونس نے ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد نے موسیٰ بن یعقوب سے اس نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عنقریب لوگ ایک دوسرے کو میرے بعد میرے بارے میں تعزیت کریں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس امت کی بڑی مصیبت ہے

۱۰۱۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین بن عبدالصمد نے ان کو خبر دی اسحق بن زریق نے حماد طرائفی سے اس نے مطر بن خلیفہ سے اس نے شرحبیل بن سعد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱۰۱۴۸)...... أخرجه البخاري في المرضى (۱۹) ومسلم في الذكر والدعاء (۴)

جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے بے شک وہ مصیبت اعظم مصائب میں سے ہے۔ (یعنی میری وفات والی مصیبت میری امت کے لئے اعظم مصیبت ہے۔)

۱۰۱۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو مطین نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو ابو بردہ رضی اللہ عنہ کندی نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ابن سابط نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت کو میرے ساتھ یاد کرے بے شک وہ اعظم مصائب میں سے ہے۔ (یعنی میری وفات مسلمانوں کے لئے اعظم مصیبت ہے۔)

۱۰۱۵۴:......شیخ نے فرمایا تحقیق ہم نے دوسرے مقام پر روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی حدیث سے اس نے مصعب بن محمد بن شرحبیل سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے اپنی مرض موت میں (وہ بیماری جس میں حضرت کا انتقال ہوا) فرمایا تھا۔ اے لوگو جونسا بندہ میری امت میں سے کسی مصیبت کے ساتھ مبتلا ہو جائے میرے بعد اس کو چاہئے کہ وہ صبر حاصل کرے اپنی مصیبت میں میرے ساتھ اس مصیبت سے جس کے ساتھ وہ میرے بعد مصیبت میں مبتلا کیا جائے بے شک کوئی ایک بھی (ایسا نہیں ہے) میری امت میں سے ہرگز نہیں کسی مصیبت میں ڈالا جائے گا میرے بعد جو زیادہ شدید ہو اس کی مصیبت سے جو میرے ساتھ ہے یعنی میری وفات سے جو اس کو صدمہ ہے۔

۱۰۱۵۵:......اور میں نے سنا ابوالقاسم مفسر سے وہ شعر پڑھ رہے تھے اسی مفہوم میں۔ (قول شاعر)

ہر مصیبت کے لئے صبر کیجئے اور اپنے آپ کو مضبوط کر لیجئے اور یقین کیجئے کہ انسان ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے جب آپ کسی ایسی مصیبت کو یاد کریں جو آپ کو غمگین کر رہی ہے تو آپ اس مصیبت کو یاد کیجئے جو آپ کو پہنچی ہے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور وفات سے۔)

فصل:......نوحہ کرنا

مصائب کے وقت صبر کرنے کے عنوان کے ساتھ جو چیز مزید لاحق کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ مصیبت زدہ شخص مصیبت وغم کی وجہ سے اپنے کپڑے نہ پھاڑے اور اپنا منہ نہ پیٹے اور اپنا منہ اور کھال نہ نوچے اور مصیبت زدہ عورت بھی یہ کام نہ کرے اور مصیبت کی وجہ سے اپنے بال نہ کاٹے (سر نہ مونڈے) اور رونے کے لئے اپنی آواز اونچی نہ کرے۔ اور نوحہ نہ کرے اور نوحہ وبین نہ کروائے۔

تحقیق ہم نے اس بارے میں دیگر احادیث بھی ذکر کی ہیں۔ کتاب الجنائز کتاب السنن میں۔

۱۰۱۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے عبداللہ سے یعنی ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو غم سے منہ پیٹے گریباں چاک کرے اور جاہلیت والی پکاریں پکارے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا عمر بن حفص سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۱۰۱۵۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوعمیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصخرہ سے وہ ذکر کرتے تھے عبدالرحمٰن بن یزید سے اور ابو بردہ بن ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ

(۱۰۱۵۵)......(۱) فی ن: (أصبت)

ابوموسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے چنانچہ اس کی بیوی زور زور سے چیختی روتی ہوئی آئی۔ چنانچہ دونوں نے کہا۔ پھر وہ ہوش میں آ گئے۔ تو انہوں نے فرمایا اللہ کی بندی کیا آپ نہیں جانتی۔ پھر وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنانے لگے کہ آپ نے فرمایا بے شک میں بری ہوں لاتعلق ہوں اس شخص سے جس نے صدمے میں سر وغیرہ کے بال مونڈے۔ رخسار پیٹے (یا زبان درازی کی) اور کپڑے پھاڑے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ عبداللہ بن حمید سے اس نے جعفر بن عون سے۔

۱۰۱۵۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ایک عورت سے ان میں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کرنے والیاں تھیں وہ کہتی ہیں کہ جن چیزوں پر رسول اللہ نے ہم سے بیعت لی تھی ان میں سے یہ باتیں بھی تھیں کہ ہم نہ تو چہرہ نوچیں گی۔ اور نہ ہی ویل کریں گی اور نہ ہی گریباں پھاڑیں گی اور نہ ہی بال نوچیں گی۔

۱۰۱۵۹:......اور ہم نے روایت کی ہے ابو مالک شعری کی حدیث میں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک نوحہ کرنے والی (بین کرنے والی) عورت جب تک اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرلے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائی جائے گی اس پر ذامر کی قمیص ہوگی اور جرب اور کھجلی والا لباس دوپٹہ ہوگا۔

۱۰۱۶۰:......حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی نوحہ کرنے والی عورت پر اور نوحہ سننے والی پر۔

کسی کی وفات پر آنسوؤں کا چھلک جانا شفقت ہے

۱۰۱۶۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھی ان کی اصل کتاب سے ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق فزاری نے عطا بن سائب سے حضرت عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لے گئے تھے جب کہ وہ نزع کی حالت میں تھی آپ نے اسے لے پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیا یہاں تک اس کا انتقال ہو گیا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ لہذا بی بی ام ایمن دیکھ کر رو پڑی اس سے کسی نے کہا کیا تم رسول اللہ کے سامنے رو رہی ہو۔ وہ کہنے لگی کیا میں نہ روؤں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رو نہیں رہا ہوں۔ بلکہ یہ شفقت و رحمت ہے۔ بے شک مؤمن کی جب روح نکلتی ہے اس کے دو پہلوؤں کے بیچ سے تو وہ اللہ کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد محمد بن محمد حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جزوی نے ان کو یحیٰی بن حسان نے ان کو قریش بن حیان نے ان کو ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس داخل ہوا، وہ حضرت ابراہیم بن رسول کا دایہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر پیار کیا بوسہ دیا اور اس کی خوشبو سونگھی۔ بعد میں ہم لوگ اس کے پاس گئے جب کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ بھی رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عوف یہ شفقت و رحمت ہے۔ اس کے بعد دوسرا جملہ۔ یہ فرمایا کہ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل مغموم ہے مگر ہم صرف وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

(۱۰۱۶۲)......أخرجه البخاري في الجنائز (۴۳)

اور ہم اے ابراہیم تیرے فراق میں غمگین ہیں۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عبدالعزیز جروی سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ثابت ہے۔

دواحمق اور بے ہودہ آوازیں

۱۰۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو عطاء نے جابر سے اس نے عبدالرحمن بن عوف سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے مقام نخلہ کی طرف لے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر اپنے بیٹے ابراہیم کو پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھالیا اور اپنی گود میں بٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔پھر فرمانے لگے اے بیٹے میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے آپ سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی روتے ہیں کیا آپ کو رونے سے منع نہیں کر دیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے نوحہ وبین کرنے سے منع کیا گیا ہے اور دواحمق و بے ہودہ آوازوں سے جو گناہ کی آوازیں ہیں۔ایک آواز تو ہے سرتار کھیل تماشے کی اور شیطان کے گانے بجانے کی آواز اور دوسری آواز ہوتی ہے مصیبت کے وقت چہرہ نوچنے۔گریبان چاک کرنے اور شیطان کے رونے کی۔اور (یہ جو تم دیکھ رہے ہو) یہ رحمت وشفقت ہے۔جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔(اور ابراہیم کی وفات پر آپ نے فرمایا) اے ابراہیم اگر یہ بات نہ ہو یہ امر (موت) برحق ہے اور سچا وعدہ ہے اور بے شک یہ ایسا راستہ ہے جس کو اختیار کرنا لازمی ہے یہاں تک کہ ہمارا آخری ہمارے اول کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے (اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو) ہم تیرے اوپر شدید حزن وغم مناتے جو کہ اس سے بھی زیادہ شدید ہوتا اور ہم بے شک تیرے بارے میں سخت مغموم ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل میں غم ہے مگر ہم کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکالیں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

۱۰۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عازم بن فضل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعوانہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو عطاء نے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام نخلہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف تھے۔وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رب کو اپنی روح دے رہے تھے فوت ہو رہے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں لے لیا۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے کہتے ہیں عبدالرحمن نے پوچھا یارسول اللہ آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو رونے سے منع فرماتے ہیں۔فرمایا کہ مجھے رونے سے منع نہیں کیا گیا۔مجھے منع کیا گیا ہے دو بے ہودہ اور حماقت کی آوازوں سے دونوں گناہ گاروں کی آوازیں ہیں۔ایک آواز تو ہوتی ہے کھیل تماشے کے وقت اور شیطان کے سرور اور گانوں کی اور دوسری آواز ہوتی ہے مصیبت کے وقت چہروں کو نوچنا گریبان چاک کرنا شیطانی بین کرنا۔(اور یہ جو تم دیکھ رہے ہو) یہ شفقت ورحمت ہے میری طرف سے۔جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا ابراہیم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ موت امر حق ہے اور سچا وعدہ ہے اور ایسا راستہ ہے جس پر سب کو آنا ہے اور اسی طرح ہمارا آخر اول سے ملتا ہے۔اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اے ابراہیم تم پر اس سے بھی شدید غم کرتا بے شک ہم اے ابراہیم تیرے فراق سے بڑے غم زدہ ہیں دل روتا ہے اور آنکھ آنسو بہاتی ہے مگر ہم کوئی ایسا قول نہیں کرتے جس سے رب ناراض ہو جائے۔

۱۰۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن سوار نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ حاکم نے کہا۔اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم نے دونوں

نے کہا کہ ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن حارث انصاری سے اس نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے فرمایا:
حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے گئے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابووقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ تھے جب آپ اس کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے اس کو حالت غشی میں پایا کیا ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ لوگوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو سب رو پڑے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دیں گے اور نہ ہی دل کے حزن وغم پر اور اس کے ساتھ عذاب دیں گے (آپ نے یہ کہہ کر اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) یا رحم کر دیں گے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یونس سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اصبغ سے اس نے ابن وہب سے۔

۱۰۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعدی بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم بن کثیر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مبارک بن فضالہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں حضرت حسن کے پاس حاضر ہوا۔ اور ایک آدمی فارس سے بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ میں جب آیا ہوں تو اس وقت حضرت کے بیٹے سعید بن ابوالحسن فوت ہو چکے تھے۔ ہم لوگوں نے کہا۔ کہ آپ ان کو اس کی خبر نہ دیں (یعنی ان کے بیٹے کی وفات کی خبر) کہتے ہیں ایسے لگا جیسے ہم نے اس سے کہہ دیا ہو کہ تم ان کو خبر دے دینا۔ ابھی تک وہ گھر تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ ہم نے ان کو ان کے بیٹے کی موت کی خبر دے دی چنانچہ وہ اپنے اختیار پر قابو نہ رکھ سکے انہوں نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ لیا۔ پھر کہا کہ ہم لوگ ان کے پاس داخل ہوئے تو وہ رو رہے تھے۔ اور ہمارے ساتھ بکر بن عبداللہ مزنی بھی تھے انہوں نے پوچھا اے ابوسعید بے شک آپ جانتے ہیں اس شہر کو اور اس کے رہنے والوں کی محبت کو بے شک وہ لوگ نہیں دیکھتے آپ سے کسی چیز کو مگر اس کو لے دوڑتے ہیں اپنی قوم اور اپنے قبیلے کی طرف چنانچہ حضرت حسن نے تکلم کیا اور یوں گویا ہوئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس رحمت کو مؤمنوں کی دلوں میں پیدا کر دیا ہے جس کے ساتھ وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہوتا ہے جب کہ یہ بات جزع فزع اور بے صبری کرنا نہیں ہے یقیناً بے صبری زبان اور ہاتھ سے ہوتی ہے اللہ کا شکر ہے جس نے یعقوب علیہ السلام کے حزن کو ان کے خلاف گناہ نہیں بنایا۔ کیونکہ فرمایا:

و ابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم.

حزن کی وجہ سے ان کی دونوں آنکھیں روتے روتے سفید ہو گئی تھیں اور وہ غم کو گھٹ کر چھپا رہے تھے (پھر انہوں نے دعا کی) اللہ تعالیٰ سعید پر رحم فرمائے اور اس کی غلطیوں سے درگذر فرمائے اہل جنت میں یہ وہ سچا وعدہ ہے جس کا جنتیوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم نہیں تھی یہ مصیبت کہ یہ شدید اترتی مگر یہ کہ ہو اس کے ساتھ مجھ سے کم ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے مبارک سے کہا حضرت حسن ان لوگوں کو پلٹ کر جواب نہیں دیتے تھے جب وہ اس کی تعزیت کرتے تھے۔ بلکہ وہ یوں کہتے تھے یہ کام تو اللہ نے ہمارے ساتھ بھی کیا ہے اور تمہارے ساتھ بھی۔

۱۰۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وھبی نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے جبر بن عتیک سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک گھرانے میں گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے کسی میت پر روتے ہوئے پایا، تو ان سے کہا گیا۔ کیا تم لوگ رو رہے ہو حالانکہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دیجئے ان عورتوں کو ان کو رونے دیجئے، جب تک میت ان کے پاس ہے جب یہ واجب ہو جائے گا تو پھر کوئی بھی رونے والی نہیں روئے گی۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے

حضور کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ اذا وجب۔ کا کیا مطلب ہے میں نے جواب دیا کہ اذا ادخل القبر جس وقت یہ قبر میں داخل کر دیا جائے گا۔

تقدیر پر راضی ہونا

۱۰۱۶۸: ..... ہمیں خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد البستی قاضی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو ابومعاویہ فلابی نے ان کو تمامہ نے ان کو ابوزید عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابوطالب نے عدی بن حاتم کو دل گرفتہ اور مغموم پایا تو اس سے پوچھا کیا بات ہے میں آپ کو مغموم اور غم زدہ دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں غمگین کیوں نہ ہوں میرا بیٹا (یا باپ) قتل ہو گیا ہے، اور میری آنکھ پھوٹ گئی ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اے عدی بن حاتم بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی اس قضاء اور تقدیر پر راضی ہو جائے جو تقدیر اس پر چل جائے اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہوگا اور جو شخص اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہو جو اس کے خلاف جاری ہوا ہے اس کے عمل تباہ ہو جاتے ہیں۔

۱۰۱۶۹: ..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی یعقوب یعنی ابن یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم تیمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کو ان کے بھائی عتبہ کی موت کی خبر دی گئی۔ تو کہنے لگے کہ وہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت دار تھے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کی جگہ چلا جاؤں۔ مگر میں یہ بھی پسند نہیں کرتا ہوں کہ وہ تمہارے بیچ میں زندہ رہے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ وہ آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے؟ فرمایا کہ مجھے اس کی جدائی پر اجر عطا کیا جائے یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میرے بارے میں اس کو اجر دیا جائے۔

تین چیزوں کا وعدہ

۱۰۱۷۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے۔ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مطرف بن عبداللہ مالدار آدمی تھے انہوں نے مال کو خوب استعمال بھی کیا پھر ان کا انتقال ہو گیا۔ اور حضرت مطرف وہاں پہنچے تو انہوں نے بہترین لباس جو پہنتے تھے پہن رکھا تھا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ جناب عبداللہ کا انتقال ہو چکا ہے اور آپ ایسا لباس پہن کر آئے ہیں۔ مطرف نے جواب دیا کہ میں اس کے ساتھ عاجزی وانکساری کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مجھے تین چیزوں کا وعدہ دے رکھا ہے کہ میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا انالله و انا الیه راجعون تا ھم المھتدون.

لہٰذا اس حکم کے پیش نظر میں نے اناللہ بھی پڑھا ہے جیسے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔ آیت میں مذکور ہر ایک خصلت مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ مطرف نے کہا کہ آخرت میں مجھے جو بھی چیز عطا ہوگی حتیٰ کہ ایک لوٹا بھر پانی ہی کیوں نہ ہو مگر میں پسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں مجھ سے لے لی جائے۔

۱۰۱۷۱: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم نے ان کو وھب بن زمعہ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن شقیق نے کہا کہ میں نے سنا ہے عبداللہ بن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان بن عیینہ نے یہ کہ ابوجعفر محمد بن علی بیمار ہو گئے تھے یہاں تک ہمیں ان کے بارے میں خوف آنے لگا (موت کا) جو ان کا انتقال ہو گیا تو اولاد نے اس پر بے صبری کی اور عام لوگوں جیسے

(۱۰۱۶۸) ..... (۱) فی ن : (ابنی)

ہو گئے۔ کسی نے ان سے کہا۔ ہمیں آپ کے بارے میں ڈر تھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ پکارتے ان باتوں میں جو ہمیں پسند ہوتی ہیں پھر جب کوئی ایسی بات واقع ہو جاتی ہے جس کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ تو وہ اس کے خلاف نہیں کرتا جو ہم پسند نہیں کرتے۔ اللہ بھی اس کے خلاف نہیں کرتا جو وہ پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پسند

۱۰۱۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے دو ساتھیوں کے ہاں غلام پیدا ہوا ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور جب وہ فوت ہوا تو بہت بے صبری کی انہوں نے۔ کہ اگر وہ زندہ رہتا تو دونوں اس کے مالک ہوتے۔ پس ایک راضی ہو گیا اللہ کے حکم پر جو اللہ نے اس کے لئے مقدر کیا تھا۔ بے بےشک اللہ تعالیٰ کی پسند مؤمن کے لئے ان چیزوں میں جو وہ ناپسند کرتا ہے زیادہ ہوتی ہے ان امور میں پسند سے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

۱۰۱۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر بن ابوالنضر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے بیٹے کے بارے میں عبدالملک نے تعزیت کی تو انہوں نے فرمایا کہ موت ایک نیند اور آرام دینے والی چیز ہے ہم نے اپنے نفوس کو اس کے لئے تیار رکھا تھا۔ لہٰذا جب وہ واقع ہو گئی ہے تو ہم نے اس کو اجنبی نہیں سمجھا اور اس کو ناپسند نہیں کیا۔

موت کی پیشگی خبر

۱۰۱۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو صلہ بن اشیم نے کہ وہ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آ کر کہا کہ آپ کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس نے کہا۔ بہت دیر سے میرے پاس موت کی خبر آ چکی ہے۔ بیٹھیے اور کھانا کھائیے اس شخص نے کہا کہ مجھ سے پہلے تو آپ کی طرف کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ انک میت و انہم میتون. کہ آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

۱۰۱۷۵:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو محمد بن نصر نے ولید سے اس نے عبدالملک بن قریب اصمعی سے اس نے بعض اہل علم سے کہ مجزأۃ بن ثور نے اپنے بھائی شقیق کے پاس موت کی خبر پہنچائی انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور ایسے ظاہر کیا کہ جیسے ان کو پہلے سے معلوم ہے۔

چنانچہ خبر لانے والے نے ان سے پوچھا کہ کیا مجھ سے پہلے بھی کسی نے آپ کے پاس موت کی خبر پہنچائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہمیں اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی کہ بے شک ہم عنقریب مر جائیں گے۔

۱۰۱۷۶:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے انہوں نے کہا کہ مجھے محمد بن سرین نے جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ ایسے ہو جاتے تھے جیسے مصیبت کے آنے سے پہلے تھے باتیں کرتے اور ہنستے بولتے۔ مگر جس دن سیدہ حفصہ کا انتقال ہوا وہ کثرت سے روئے اور ایسے ہو گئے تھے کہ ان کے چہرے سے غم ظاہر ہو رہا تھا۔

۱۰۱۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور بن سجان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو احمد بن اسحاق

نے مکہ مکرمہ میں ان کو یزید بن موہب نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عون بن عبداللہ کے پاس تعزیت کا خط لکھا ان کے بیٹے کی وفات پر۔

اما بعد فانا من اهل الاخرة سكنا الدنيا اموات ابنآء اموات فالعجب من ميت يكتب الیٰ ميت يعزيه عن ميت و السلام.

بہر حال ہم سب اہل آخرت ہیں ہم نے دنیا میں سکونت کر رکھی ہے ہم سب مردے ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ ایک مردہ دوسرے مردے کی طرف خط لکھ کر اس کو صبر دلا رہا ہے اور دوسرے مردے کی تعزیت کر رہا ہے۔ والسلام۔

والد اصل ہے اور بیٹا شاخ ہے

۱۰۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے وہ کہتے ہیں کہ ابن لعون بن عبداللہ ہلاک ہو گئے تھے چنانچہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کے والد کو لکھا۔ اما بعد بے شک ہم لوگ اہل آخرت کے لوگ ہیں جو کہ دنیا میں سکونت پذیر ہیں ہم سب مردہ ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں حیرانی کی بات ہے کہ ایک میت دوسرے میت کی طرف خط لکھ رہا ہے اور اس کو ایک میت کے لئے تعزیت کر رہا ہے۔

۱۰۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ایک آدمی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کے پاس جناب عبداللہ بن ثعلبہ تعزیت کرنے آئے اور اس سے کہا کہ بے شک تیرا باپ تیرا اصل تھا اور تیرا بیٹا تیری شاخ تھی بے شک وہ آدمی جس کی اصل اور شاخ دونوں ختم ہو جائیں وہ اسی بات کے لائق ہے کہ اس کی بقا بھی بہت کم ہو۔

۱۰۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو عبداللہ بن محمد عیشی نے ان کو سہم بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے اور ان کی تعزیت کی عمرو بن عبید نے اس کے بیٹے کی وفات پر جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے تعزیت کرتے ہوئے یوں کہا۔ کہ بے شک تیرا والد تیری اصل تھا۔ اور بے شک تیرا بیٹا تیری شاخ تھا اور وہ شخص جس کی اصل اور فرع (تنا اور شاخیں) ختم ہو جائیں۔ البتہ وہ اسی لائق ہے کہ اس کی بقا بھی کم رہ گئی ہو۔

۱۰۱۸۱:......شیخ نے کہا کہ اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوا نے عیشی سے اس نے سہل بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن عبید سے کہ وہ تعزیت کر رہے تھے یونس بن عبید سے اس کے بیٹے کے لئے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن حسن ادیب نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبیداللہ عاشی نے پھر اس نے مذکورہ روایت بیان کی ہے۔

میت اور قبر پر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرنا

۱۰۱۸۲:......ہمیں خبر دی روذباری نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث نے ان کو ابن محمد نے ان کو ابوالحسن مدائنی نے ان کو عمر بن غیاث نے ان کو محمد بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ جب عمر نے اپنے بیٹے کو دفن کرایا تو پھر اس کی قبر پر ٹھہر کر فرمایا۔ (مرنے والے کو مخاطب کر کے کہا) تیرے اوپر رونے کی وجہ سے تیرے لئے کوئی بھی فکر کرنے سے ہم قاصر ہو گئے ہیں کاش کہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم سے کیا پوچھا جائے گا اور آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ اگر منظر ہولناک نہ ہوتا تو میں بھی تیرے ساتھ مل جانے کی آرزو کرتا۔ اے اللہ میرے ساتھ نیکی کرنے میں جو

(۱۰۱۷۷)......(۱) فی ن : (أبيه)

اس نے کوتاہی کی میں نے اس کو دے دیا ہے اور بخش دیا ہے اور آپ کی اطاعت میں اس نے جو کوتاہی کی ہے اللہ تو بھی اس کو معاف کر دے۔

۱۰۱۸۳:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ محمد بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی نے دوسرے آدمی کی تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے جیسا آدمی تیرے جیسے آدمی کی تعزیت نہیں کرتا لیکن آپ دیکھئے کہ جاہل و بے خبر آدمی جس طرح کسی چیز سے بے رغبت ہوتا ہے آپ اسی میں رغبت کریں۔ (جو شخص ایک چیز کو سرے سے جانتا ہی نہیں وہ کس قدر بے رغبت ہوگا۔)

۱۰۱۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے ان کو حمدون بن فضل نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوی نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کا انتقال ہو گیا تو عمر بن ذر اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ کر کہہ رہے تھے اے بیٹے تیرے غم نے تیرے اوپر غم کرنے سے مجھے مصروف کر رکھا ہے۔ اے کاش کہ میں جان لیتا کہ آپ سے کیا کہا گیا اور آپ نے کیا کہا۔ اے اللہ آپ نے اس کو میرے ساتھ نیکی کرنے کا اور آپ کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا تھا تو اسنے میرے حق میں جو کوتاہی کی تھی اس کو معاف کر دیا ہے۔ اور اس نے آپ کے حق میں جو کوتاہی کی ہے آپ بھی اس کو معاف کر دیجئے۔

۱۰۱۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی محمد بن حامد نے ان کو ابومحمد بن منصور نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خبر دی علی بن عثام نے ان کو اسماعیل بن سہیل نے وہ کہتے ہیں ذر بن عمر آئے حالانکہ انہوں نے اتنے خرید کئے یا یوں کہا کہ ان کے ساتھ اونٹ تھے چنانچہ وہ گر کر ہلاک ہو گئے لہٰذا ان کے والد عمر کو بتایا گیا۔ جب کہ والد کی کنیت بھی انہیں کے نام سے تھی (یعنی ابوذر) بتایا گیا کہ ذر کا انتقال ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ والد آئے اور آ کر بیٹے کی میت پر اوندھے گر گئے۔ اس کے بعد کہنے لگے ہمارے اوپر ذر کی موت سے گلوگیری نہیں ہے۔ اور ہمیں اللہ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے بیٹے کی تیاری کرواؤ۔ جب قبر کے پاس آئے تو فرمایا تیرے لئے فکرمندی کرنے سے ہم تیرے اوپر رونے سے مصروف اور قاصر ہو گئے ہیں۔ کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ آپ سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا کہا۔ پھر فرمایا اے اللہ میں نے اپنی اس مصیبت پر ملنے والا اجر اپنے بیٹے کے لئے ہبہ اور ہدیہ کر دیا ہے لہٰذا اس کو آپ عذاب نہ دینا۔

۱۰۱۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے اس میں جو اس کو اجازت دی تھی محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں علی بن عثام نے کہا اور کہا عمر بن ذر نے بے شک تمام فکرات کے لئے موت ہوتی ہے جو برداشت ہو سکتی ہے مگر جو آخرت کی فکر ہوتی ہے (اس کو موت نہیں ہوتی۔)

۱۰۱۸۶:..... (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے نصر بن زیاد سے مجھے خبر پہنچی ہے ابن جریج سے کہ انہوں نے ایک آدمی کی (اس طرح) تعزیت کی میں تسلی دیتا ہوں صبر کرنے والے کو اس سے پہلے کہ تم تسلی دو بھولنے والے کو۔

وفات پانے والا آلودگی سے چھٹکارہ پا گیا

۱۰۱۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن ہمدانی سے وہ کہتے ہیں ہارون رشید کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تھا۔ لہٰذا حضرت فضیل بن عیاض نے اس کی طرف لکھا امابعد اے امیر المومنین اگر آپ کو اس بات کی طاقت ہے کہ آپ کا شکر کرنا اس وقت جب اس کو اللہ نے لے لیا ہے آپ کے اس وقت کے شکر کرنے سے افضل ہو جب اس نے یہ آپ کو عطا کیا تھا تو آپ ضرور ایسا کریں۔

امیر المومنین اسی نے آپ کو عطا کیا تھا اب اس نے اپنی عطا اور ہبہ واپس لے لیا ہے اگر وہ باقی رہتا تو آپ فتنہ اور آزمائش سے نہیں بچ سکتے تھے۔ آپ نے اس پر اپنی بے صبری دیکھی ہے اور اس کی جدائی پر اپنا افسوس کرنا دیکھا ہے۔ کیا آپ نے دنیا کو اپنے لئے پسند کیا ہے کہ

آپ اس کو اپنے بیٹے کے لئے پسند کریں گے آگاہ ہو جائیے کہ وہ کیچڑ و آلودگی سے چھٹکارا پا گیا ہے جب کہ آپ ابھی تک خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔

۱۰۱۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ایک آدمی سے جس نے فضیل بن عیاض سے پوچھا تھا۔ اس نے کہا اے ابوعلی آپ مجھے رضا سکھلائیے۔ حضرت فضیل نے اس کو جواب دیا اے بھتیجے آپ اللہ سے راضی ہو جائیے بس اللہ تعالیٰ سے تیرا راضی ہو جانا جو ہے وہ تجھے اس کی رضا ہبہ کر دے گا اور عطا کر دے گا۔

صبر کی توفیق

۱۰۱۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوبکر تمیمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو حمید طویل نے مطرف بن عبداللہ جرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے کے ساتھ قبرستان گیا ہوا تھا پھر میں وہاں پر ایک کونے میں علیٰحدہ ہو گیا ایک قبر کے قریب میں نے دو رکعت نماز پڑھی میں نے مختصر کیا نماز کو مگر میں نماز ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے وہاں پر اونگھ آ گئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں یہ قبر والا انسان مجھ سے بات کر رہا ہے، اس نے کہا کہ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جب کہ آپ اس کو ختم کرنے پر خوش نہیں تھے۔ میں نے بتایا کہ جی ہاں بات تو اسی طرح ہی ہے۔ اس نے کہا کہ تم لوگ جانتے تو ہو مگر عمل نہیں کرتے ہو مگر ہم لوگ عمل نہیں کر سکتے اگر میں تیری ان دو رکعت کی مثل دو رکعت پڑھ سکتا تو مجھے وہ ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں پر کون لوگ ہیں اس نے جواب دیا کہ سارے ہی مسلمان ہیں۔ اور سب ہی نے خیر پائی ہے میں نے پوچھا کہ یہاں پر سب سے افضل کون ہے اس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔

لہٰذا میرے دل میں خیال آیا کہ اے اللہ اس کو باہر نکال میرے پاس تاکہ میں اس سے بھی کلام کروں کہتے ہیں اتنے میں وہ بھی اپنی قبر سے نکل آیا جو جوان عمر آدمی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ یہاں پر سب سے افضل ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ لوگ یہی بات کہتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے یہ مقام کیسے پالیا ہے اللہ کی قسم میں آپ کی اتنی عمر نہیں دیکھ رہا ہوں کہ میں یہ سوچوں کہ آپ نے یہ مقام لمبے لمبے حج اور عمرے اور جہاد فی سبیل اللہ سے پایا ہے اور لمبے عمل سے پایا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں بڑے مصائب میں مبتلا کیا گیا تھا اور مجھے اس پر صبر کرنے کی توفیق ملی تھی بس اسی وجہ سے میں ان پر فضیلت دیا گیا ہوں۔

تعزیت کرنا اور تسلی دینا

۱۰۱۹۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ زاہد سے وہ کہتے تھے ہمیں جو خبر پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا لہٰذا اس نے اس پر بہت شدید بے تابی اور بے صبری کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ اس نے اس کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا چنانچہ یہ خبر امام محمد بن ادریس شافعی تک پہنچی انہوں نے اس کی طرف لکھا امام بعد! آپ اپنے نفس کو اس چیز کے ساتھ صبر دلائیے جس کے ساتھ آپ کو صبر دلاتے ہیں۔ اور آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے اس فعل کو بھی قبیح اور برا سمجھئے جس کو آپ نے دوسروں کے فعل میں قبیح اور برا سمجھتے ہیں۔ اور یقین کیجئے کہ اگر مصائب ختم ہو جائیں تو سرور مفقود ہو جائے اور اجر سے محرومی بھی (مصائب ہیں تو اجر بھی ملے گا) اور کیا حال ہوگا اس وقت جب۔ سرور ہی مفقود ہو جائے اجر سے بھی محرومی ہو جائے اور اوپر سے گناہ کا بوجھ بھی ہو جائے۔ اور میں اسی پر شعر کہتا ہوں۔ (خلاصہ مفہوم یہ ہے)

بے شک میں آپ کو تعزیت کرتا اور صبر دلاتا ہوں لیکن اس امید کے ساتھ نہیں کہ آپ ہمیشہ رہیں گے بلکہ اس لئے کہ یہ دین میں سنت ہے اور نہ ہی وہ شخص باقی رہے گا جس کو تعزیت کی جاتی ہے اس کے بعد جس کی وجہ تعزیت کی جاتی ہے۔ اور نہ ہی خود تعزیت کرنے والا باقی رہتا ہے اگر چہ دونوں طویل زمانے تک زندہ رہ جائیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ شعر لوگوں کو اتنے پسند آئے کہ لوگ بصرے میں ایکدوسرے کو یہ ھدیہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔

۱۰۱۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن حسین کاتب نے بغداد میں ان کو ابن الانباری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن سماک ایک جنازے میں پہنچے اور وہاں جنازہ کی تعزیت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اللہ سے ڈرنے کو لازم کرلو اور صبر کرنے کو بے شک مصیبت ایک ہے اگر اہل مصیبت اس کے لئے صبر کریں۔ اور اگر بے صبری کریں تو وہ دو ہیں میری زندگی اور جان کی قسم مصیبت اجر کے اندر بہت بڑی ہے میت والی مصیبت سے اس کے بعد فرمایا:

جو شخص اپنی میت پر بے صبری کرے اگر وہ میت اس کے پاس واپس بھی لوٹا دیا جائے تو پھر بھی صبر کرنے والے کا اجر اس کے مقابلے میں عظیم اور ثواب جزیل ہوتا۔

۱۰۱۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن حسین کاتب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن الانباری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن یحیٰی نے بعض خلفاء کی تعزیت کی اور فرمایا۔ بے شک زیادہ حقدار ان لوگوں میں سے جو اللہ کے حق کو پہچانتا ہے ان چیزوں میں جو اس نے اس سے لے لیا ہے وہ شخص ہے جس کے نزدیک اللہ کا حق عظیم تر ہو۔ ان چیزوں میں جو وہ باقی رکھے۔ یقین جانیئے کہ تم سے پہلے گذر جانے والا وقت باقی ہے تیرے لئے۔ اور جو کچھ تیرے بعد باقی ہوگا وہ تیرے بارے میں اجر دیا جائے گا بے شک صبر کرنے والوں کا اجر ان امور میں جن میں ان کو مصیبت پہنچی ہے اس نعمت سے بہت بڑا ہے جو ان کے اوپر ہوئی ہوتی ہے ان امور میں جن کے اندر ان کی معاونت کی گئی ہوتی ہے۔

باطن کی ریاکاری

۱۰۱۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ جب ابوعثمان کی طبیعت بگڑ گئی تھی ان کی وفات کے وقت تو ان کے بیٹے ابوبکر نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی تھی چنانچہ ابوعثمان نے آنکھ کھولی۔ اور فرمایا اے بیٹے ظاہر امور میں سنت کے خلاف کرنا باطن کی ریاءکاری ہے دل میں۔

۱۰۱۹۴:...... ہمیں شعر بیان کئے ابوالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے عبداللہ بن حسین کاتب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابن الانباری نے عبداللہ بن معتز کے کلام سے۔ (خلاصہ مطلب)

زمانہ وہی ہے جس کا آپ تجربہ کر چکے ہیں اور اسے پہچان چکے ہیں لہٰذا اس کے ناگوار حالات پر آپ صبر کیجئے اور اپنے آپ کو سخت اور مضبوط کیجئے۔ لوگ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کچھ پیش رو ہیں اور کچھ پیچھے پہنچنے والے ہیں۔ اور موت سے مرنے والے کو عنقریب کل دوسرا بھی لاحق ہو جائے گا۔

۱۰۱۹۵:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے ابوالعباس احمد بن محمد بن عیسٰی حافظ مصری نے منصور کے کلام سے۔ (مفہوم)

(۱۰۱۹۵)......(۱) فی ن : (المنصور)

فلاں شخص تھا اور اب اس کا بیٹا ہے اس بات کے درمیان بس صرف ایک عقد ہے جس کے ساتھ صرف دو سانس ہی گذرتے ہیں۔

وہ مصیبت جو اجر وثواب کو زیادہ کرے بہتر ہے

۱۰۱۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن علی دقیقی نے ان کو سراج نے ان کو محمد بن حسین بن حذاء نے وہ کہتے ہیں کہا سہل بن ہارون نے کہ آخرت کے ثواب پر مبارک بادی زیادہ بہتر ہے دنیا کی مصیبت پر تعزیت کرنے سے۔

۱۰۱۹۷:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بعض بھائیوں کو لکھا تھا جب کہ وہ اسے تعزیت کررہا تھا۔ جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے وہ مصیبت کو بھی نعمت تصور کرتا ہے۔ اور وہ مصیبت جو اجر وثواب کو لازم کرے وہ اس نعمت سے بہتر ہے جس نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے۔

۱۰۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید مؤذن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوالعباس سعید سراج سے وہ کہتے تھے کہ ابوالحسن بن عبدالعزیز جردی فوت ہوگئے تھے۔ چنانچہ میں ان کی والدہ کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ آپ صبر کیجئے۔ وہ کہنے لگی کہ میری مصیبت بہت بڑی ہے اس سے کہ میں اس کو بے صبری کے ساتھ بگاڑ سکوں۔

۱۰۱۹۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومنصور محمد بن ابراہیم فقیہ نے ان کو حسن بن احمد نے ان کو خبر دی صوفی نے ان کو علاء بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ عتبی سے کہا گیا تھا کہ محمد بن عباد مر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے محروم ہو کر ہم مر گئے ہیں وہ تو اپنی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے زندہ جاوید ہے۔

موت اور قبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۲۰۰:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے یوسف بن صالح یشکری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بعض احباب نے شعر کہے تھے۔ (مفہوم)

میں نے کہا ہے کہ وہ میرا بھائی ہے ان لوگوں نے کہا کہ بھائی قرابت اور رشتہ داری سے ہوتا ہے میں نے جواب دیا کہ جی ہاں بے شک اہل سلوک ومحبت اقارب اور رشتہ دار ہوتے ہیں۔ میری قسم میں اور میری رائے میں میرے قرض میں اور میرے منصب میں اگرچہ اب ہمیں ایک دوسرے سے مختلف دیار میں دور کر دیں مجھے میرے صبر کرنے پر تعجب ہے حیرانی ہے اس کے بعد حالانکہ وہ مر چکا ہے۔ حالانکہ میں اس کے پیچھے خون کے آنسو روتا تھا وہ غائب ہوتا تھا حقیقت یہ ہے کہ تمام ایام مجھ پر عجائب بن چکے ہیں یہاں تک کہ اب ان میں کوئی عجائبات نہیں رہے۔

۱۰۲۰۱:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھی کہ میں طواف کررہا تھا یک میں نے دولڑکیوں کو دیکھا جو سامنے آئیں اور ان میں سے ایک غلاف کعبہ سے لپٹ گئی اور اس نے یہ شعر پڑھنے شروع کئے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) کیا قصور ہے اس جوان عورت کا جو اکیلی رہ گئی ہے اور اس کے درمیان اور جس سے وہ عشق کرتی ہے دائمی جدائی واقع ہوگئی ہے اے میرے رب کون ملاپ کرائے گا۔ میں حج کررہی ہوں مگر اس لئے نہیں کررہی ہوں کہ میں نے کوئی برا کام کیا ہے۔

بلکہ اس عذاب اور سزا کی وجہ جو مجھ پر آئی ہے جس نے زندگی کو کاٹ کر ختم کر دیا ہے اس کے عشق میں میری عقل چلی گئی ہے اس وقت سے جب میں صغیر سن تھی اب تو میری عمر بڑی ہو چکی ہے۔ اب تو میری عقل وہوش واپس لوٹا دے۔ ورنہ میرے اور اس کے درمیان محبت بری

(۱۰۱۹۹)......(۱) فی ن: (الصولی)   (۱۰۲۰۰)......(۱) غیر واضح فی الأصل

ہوجائے گی اے میرے مولا تو تو انصاف کی صفت سے موصوف ہے۔

ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو نصیحت کی اور میں نے کہا کہ اللہ کی بندی کیا ایسے شعر بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کہے جاتے ہیں؟ اس عورت نے کہا۔ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھوا ے ذوالنون اگر تمام حالات سے باخبر ذات تمہیں دلوں کے احوال پر مطلع کردے تو تم بھی اس بندی پر رحم کرو گے جو اکیلی رہ گئی ہے راستے میں۔ اور گھر میں۔ کہنے لگی اے ذوالنون میں اس سے بھی زیادہ تعجب اور حیران کن قول کروں گی۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر کہنا شروع کیے۔ (مفہوم)

میں صبر کر بیٹھی ہوں حالانکہ صبر غائب ہو چکا تھا۔ کیا ہے کوئی بے صبری جو مجھ پر جاری ہو اور میں بے صبری کروں۔ میں نے تو ان مصائب پر صبر کیا ہے کہ ان میں سے تھوڑی سی بھی اگر پہاڑ برداشت کرلیں تو ان کے بھی جگر پاش پاش ہوجائیں۔ میں نے آنکھوں کے آنسو پر کنٹرول کرلیا ہے پھر میں نے ان کو واپس کر دیا ہے ناظرین کی طرف لہٰذا آنکھ دل میں جھانکنے لگی ہے۔

اس کی بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ پریشانی کیا ہے۔ اے لڑکی۔ کیوں یہ رونا رو رہی ہو، وہ کہنے لگی کہ اس مصیبت کی وجہ سے ہے جو مجھ پر واقع ہوگی ہے، جو مجھ سے پہلے کبھی کسی پر نہیں پڑی۔

اس عورت سے پوچھا کہ وہ کون سی مصیبت ہے؟ وہ کہنے لگی اے ذوالنون میرے دو شیر کے بچوں جیسے دو بیٹے تھے جو میرے سامنے کھیلتے رہتے تھے۔ ایک دن ان کے والد نے ان کے سامنے دو مینڈھے ذبح کیے تھے لہٰذا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا بھائی میں آپ کو دکھلاؤں گا کہ ابا نے اپنا مینڈھا کیسے ذبح کیا تھا لہٰذا ایک بھائی سو گیا تو دوسرا کہیں سے چھری اٹھا کر لے آیا اور اپنے سوتے ہوئے بھائی کو ذبح کرڈالا اور جب اس قتل کو دیکھا تو ڈر کر بھاگ گیا۔ اب جوان کا والد گھر میں داخل ہوا اس نے یہ منظر دیکھا اور پوچھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے میں نے بتایا کہ تیرے بیٹے نے یہ کچھ کیا ہے۔ چنانچہ باپ بیٹے کی تلاش میں نکل گیا۔ وہ جا کر کیا دیکھتا ہے کہ جنگل کے درندوں نے اس کو پھاڑ دیا ہے اب باپ جب واپس لوٹا تو بھوکا پیاسا تھا۔ وہ راستے میں مرگیا بھوک پیاس کی وجہ سے۔

اور باقی میرا ایک چھوٹا سا بیٹا رہ گیا تھا میں ہنڈیا چڑھا رہی تھی میں ذرا سی اس سے غافل ہوئی تھی کہ وہ ہنڈیا کے پاس پہنچ گیا لہٰذا وہ ہنڈیا اس کے اوپر گرگئی سو وہ بھی جل کر مرگیا۔ ذوالنون مصری نے کہا میں نے اس سے زیادہ حیرانی اور پریشانی کی خبر کبھی نہیں سنی۔

۱۰۲۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید بن ربیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن محمد بن بجیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن صالح کے جنازے میں گیا تھا مصر میں۔ میں نے ایک قبر پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ اشعار (تھے جن کا مفہوم یہ ہے)

یہ قبر ہمیں عزیز ہے کیونکہ اس کے اندر جو موجود ہے طاعون کی وبا سے ہلاک ہوا ہے میں نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو اور اپنی امیدوں کے مرکز کو (یعنی دل کی آرزو کو اس لحد سے میں سکونت دی ہے۔ نہ ہی مخلوق نے ہم سے اس کو جدا کیا ہے اور نہ ہی قضا اور تقدیر نے ہمارے اوپر ظلم زیادتی کی ہے اور صبر کرنے کا سب سے زیادہ خوبصورت لباس ہے اسی کے ساتھ خوبصورت جوان چادر اوڑھتا ہے۔

۱۰۲۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن قاسم بُرذعی سے کہتے ہیں عمر بن محمد بن بجیر نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو قبر کے دہانے بیٹھ کر بین کر رہی تھی اور مذکورہ شعر پڑھ رہی تھی صرف فرق اس قدر تھا وہ بتاتے ہیں کہ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کا نور لحد میں سو رہا ہے۔)

۱۰۲۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے کہتے تھے میں نے سنا عبیداللہ بن محمد عائشہ سے وہ کہتے ہیں ایک عورت بصرے میں آئی قحط سالی والے سال اس کے ساتھ اس کے دو

(۱۰۲۰۱)...... (۱) في ن: (سمودا)

بیٹے بھی تھے اس بچاری پر پورا ایک سال بھی نہیں گذرا تھا کہ اس نے ان دونوں کو دفن بھی کر لیا پھر وہ ان دونوں کی قبروں کے درمیان میں بیٹھ کر کہہ رہی تھی۔ (شعر جن کا مفہوم یہ ہے)

قسم ہے اللہ کی میری دونوں آنکھیں جنہیں میں دیکھ رہی ہوں وہ دونوں میرے قریب ہیں اور مزار (قبر میں) دور ہیں، ان دونوں نے میری آنکھوں کو ایسا کر چھوڑا ہے کہ ان میں آنسو کا پانی بھی خشک ہو گیا ہے اور دل مریض ہو چکا ہے حالانکہ وہ تو (جسم کے اندر) سردار ہے (رئیس وشریف عضو ہے۔) یہ دونوں بیابان میں مقیم ہیں۔ اس بیابانی کے ویرانے سے ڈرتے بھی نہیں ہیں، اور قریب گذرنے والے قافلے سے بھی نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

چنانچہ اس عورت سے کہا گیا کہ آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اپنی کسم پرسی کی داستان ان کو سنائیے وہ ان کی شاید کوئی مدد کریں۔ چنانچہ وہ عورت ان کے پاس گئی اور جا کر ان کو اپنا قصہ بیان کیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے میں اس حال میں گھر گئی ہوں کہ نہ کوئی میرا قریبی رشتہ دار ہے جو میری حفاظت کرے اور نہ ہی کوئی میرا کنبہ قبیلہ ہے جو مجھے پناہ دے۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کسی ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا ہے جو میری امید پر پورا اترے اور میرا سوال پورا کر دے۔ چنانچہ مجھے آپ کی طرف راہنمائی کی گئی ہے۔ آپ میرے ساتھ تین باتوں میں سے ایک کام کریں۔ یا تو میری کجی کو سیدھا کر دیجئے۔ یا میری تلوار کی تیزی کو اچھا کر دیجئے۔ یا مجھے میرے خاندان اور اہل خانہ تک واپس پہنچا دیجئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ آپ کے یہ سارے سوال پورے کئے جائیں گے۔

۱۰۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عباس بن موسیٰ نے ان کو عبیدہ بن حمید نے قاسم بن معن سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ میرے بھائی زید بن خطاب رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اس نے مجھ سے پہلے ہجرت کی تھی اور مجھ سے پہلے شہید بھی ہو گئے (جنگ یمامہ میں) یمامہ کی طرف جب بھی ہوا چلتی ہے تو میرے پاس (میرے بھائی) زید کی خوشبو لے آتی ہے۔ اور مجھے جب بھی متمم بن نویرہ کا قول یاد آتا ہے تو مجھے میرے بھائی زید بن خطاب کی یاد آجاتی ہے۔

محمد بن عباس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے۔ جب مجھے یمامہ کی طرف کی ہوا لگتی ہے تو وہ مجھے اس کی یاد پر ابھارتی غمگین کرتے ہوئے۔ (یعنی زید کا غم تازہ کر دیتی ہے۔)

(متمم بن نویرہ کے اشعار جو حضرت عمر بن خطاب کو ان کے بھائی زید بن خطاب کا غم یاد دلا دیتے تھے۔) کا خلاصہ ہم دونوں بھائی مختصر وقت زمانے سے جذیمہ کے ساتھیوں کی مانند ساتھ ساتھ رہے جیسے وہ بہت ہی کم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے میں اور میرا بھائی مالک بن نویرہ نے باوجود طویل صحبت کے ایک رات بھی ساتھ نہیں گذاری۔

خوبصورت تعزیت

۱۰۲۰۶:......کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابوعمر نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو جب کوئی مصیبت پہنچتی تھی تو فرماتے تھے۔ کہ تحقیق میں زید بن خطاب کی وجہ سے مصیبت دیا گیا ہوں اور میں نے صبر کیا ہے۔

۱۰۲۰۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے محمد بن ہانی طائی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن شبویہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سلیمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن سعید بن عمرو بن سعد نے یہ کہ حضرت عمر

(۱۰۲۰۴)......(۱) غیر واضح في الأصل (۱۰۲۰۵)......(۱) في ن : (شجنا)

رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرہ سے کہا تھا۔

کہ اگر میں شاعر ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی (زید بن خطاب) کے لئے ایسے تعریف کرتا جیسے آپ نے اپنے بھائی مالک کی تعریف کی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر میرا اس طرح ہلاک ہوتا جیسے آپ کا بھائی ہلاک ہوا (یعنی جہاد میں) تو میں اس کی طرف سے تعزیت کرتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت تعزیت نہیں سنی۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۱۰۲۰۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم بن محمد بن حلیم نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی یحیی بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد نے ان کو ابوعبدالرحمن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تحفۃ المؤمن الموت۔ مؤمن کا تحفہ ہے موت۔

نیک لوگوں پر سختی اور آزمائش آتی ہے

۱۰۲۰۹:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو یحیی بن بشر نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو یحیی بن ابوکثیر نے ان کو خبر دی ابوقلابہ نے ان کو عبدالرحمن بن شیبہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

ان الصالحین یشدد علیھم

بے شک نیک صالح لوگوں پر سختی کی جاتی ہے۔

۱۰۲۱۰:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے اور علی بن حمشاذ عدل نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن علی سیرافی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحیی بن ابوکثیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ابوقلابہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمن بن شیبہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو شدید درد شروع ہوگیا تھا جس کی وجہ سے آپ بستر پر الٹ پلٹ ہورہے تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ تکلیف ہم میں سے کسی کو ہوتی تو وہ ڈرتا کہ آپ اس پر ناراض ہوجائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مؤمن پر شدت اور سختی کی جاتی ہے جس مؤمن کو بھی تکلیف پہنچتی ہے یا درد پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے گناہ مٹادیتے ہیں اور اس کے لئے درجہ بلند کردیتے ہیں۔

۱۰۲۱۱:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابوسلمہ خزاعی نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ھاد نے ان کو عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی وفات ہوئی تو وہ۔ یا یوں کہا کہ آپ کی روح قبض کی گئی تھی اس حالت میں کہ آپ میری ٹھوڑی کے نیچے میری چھاتی کے ساتھ سہارا لئے ہوئے تھے۔ پس میں موت کی شدت اور سختی کو کسی کے لئے برا نہیں جانتی ہوں کبھی بھی اس کے بعد جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دیکھی تھی۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

(۱۰۲۰۸)۔۔۔۔(۱) فی ن : (الحبلی) وھو خطأ (۱۰۲۱۰)۔۔۔۔(۱) فی ن : (الشرابی)

(۱۰۲۱۱)۔۔۔۔أخرجہ البخاری فی المغازی (۸۴) والنسائی فی کتاب الوفاۃ (۳۰) بتحقیقی.

۱۰۲۱۲:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو سفیان نے اعمش سے اس نے ابووائل سے اس نے مسروق سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ کسی ایک کو بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شدید تکلیف میں اور درد میں مبتلا ہوتا ہو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قبیصہ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے۔

مؤمن ماتھے کے پسینہ کے ساتھ مرتا ہے

۱۰۲۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن عباس مزکی طابرانی نے طابران میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو مثنیٰ بن سعید ازدی نے ان کو قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ:

ان المؤمن یموت بعرق الجبین

بے شک مؤمن۔

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔ (یعنی تکلیف اور مشقت کے ساتھ) جس سے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۱۰۲۱۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مثنیٰ بن سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ بریدہ اسلمی خراسان میں ایک آدمی کے پاس پہنچے وہ موت کی کیفیت میں تھا یکایک اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ بریدہ نے کہا اللہ اکبر۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے بے شک مؤمن ماتھے کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔

۱۰۲۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی سے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوالنضر نے ان کو حسام بن مصک نے ان کو ابومعشر نے ابراہیم سے اس نے علقمہ بن قیس سے کہ انہوں نے خراسان میں جہاد کیا چنانچہ ان کے بچازاد کو موت آپہنچی وہ ان کی طبع پرسی کرنے پہنچے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اس سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر مجھے حدیث بیان کی ہے ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ مؤمن کی موت پیشانی ٹپکنے کے ساتھ ہوتی ہے ہر ایک مؤمن کے کچھ نہ کچھ گناہ ہوتے ہیں دنیا میں جن کا بدلہ اس سے لے لیا جاتا ہے۔ اور کچھ باقی رہ جاتے ہیں ان کی وجہ سے اس پر موت کے وقت سختی کی جاتی ہے۔ عبداللہ نے فرمایا موت کو گدھے کی موت کی طرح پسند نہیں کرتا شیخ نے فرمایا۔ کہ یونس بن عبید نے اس کی مخالفت کی ہے ابومعشر سے اس نے ان کو عبداللہ پر موقوف مانا ہے۔

۱۰۲۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم بن یزید بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ علقمہ اپنے بھائی کے پاس گئے جب اس کو موت آئی دیکھا تو اس کی پیشانی پسینہ پسینہ تھی چنانچہ یہ دیکھ کر وہ ہنس پڑے ان سے پوچھا گیا اے ابوشبل آپ کیوں ہنس رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا تھا وہ فرماتے تھے بے شک مؤمن کی روح نکلتی ہے پسینہ ٹپکنے کے ساتھ اور بے شک کافر کی روح یا کہا تھا کہ فاجر کی روح نکلتی ہے اس کی باچھوں سے

(۱۰۲۱۲).....أخرجه البخاری فی المرضی (۲) ومسلم فی الأدب (۱۴)

وانظر کتاب الوفاة للنسائی (۱۱)

(۱۰۲۱۴).....أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۸۰۸)

جیسے گدھے کی روح نکلتی ہے اور بے شک مؤمن بھی عمل کرتا ہے گناہ کا پھر اس پرختی کی جاتی ہے تا کہ اس کا کفارہ بنایا جائے لہذا اس پر موت کے وقت سختی کی جاتی ہے تا کہ اس کے ذریعے کفارہ بنایا جائے بے شک کافر یا فاجر بھی نیکی کا عمل کرتا ہے لہذا اس پر موت کے وقت آسانی کر دی جاتی ہے تا کہ اس کے لئے کفارہ بن جائے یہ روایت بھی موقوف ہے۔

سکرات الموت پر اجر

۱۰۲۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر موت کی سکرات آسان ہو اس لئے کہ وہ آخری چیز ہوتی ہے جس پر مؤمن اجر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اس سے گناہوں کا کفارہ بنایا جاتا ہے۔

اچانک موت

۱۰۲۱۸:..... بہر حال رہی اچانک کی موت۔ اس کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبیداللہ بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سیدہ عائشہ سے سنا اچانک ان کی موت کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا وہ ناپسندیدہ ہوتی ہے؟ تو سیدہ نے فرمایا کس وجہ سے ناپسند کی جاتی ہے؟ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا:

راحة للمؤمن واخذا سف للفاجر

مؤمن کے لئے راحت سکون ہوتی ہے اور فاجر کے لئے افسوس کا حصول ہوتی ہے۔

۱۰۲۱۹:..... اور اس کو ثوری نے روایت کیا ہے عبیداللہ سے بطور موقوف کے روایت عبداللہ بن مسعود پر اور عائشہ پر

۱۰۲۲۰:..... اور روایت کی گئی ہے عبید بن خالد سلمی سے بطور مرفوع روایت بھی اور بطور موقوف روایت بھی۔

۱۰۲۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل ہاشمی نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابورجاء بغدادی نے نیشاپور میں ان کو احمد بن بشیر نے ان کو ابوطاہر نصری نے ان کو ابوالسکن ہجری نے وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اچانک مرے تھے حضرت داؤد اچانک مرے تھے حضرت سلیمان بن داؤد اچانک مرے تھے اور نیک لوگ اچانک مرے تھے۔ وہ مؤمن پر تخفیف اور آسانی ہے اور کافر پر تشدید ہے۔

۱۰۲۲۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی سلیمان بن بلال نے علقمہ بن ابوعلقمہ سے اس نے اپنی ماں سے کہ ایک عورت سیدہ عائشہ کے گھر میں داخل ہوئی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نماز پڑھی حالانکہ وہ تندرست تھی مگر اس نے سجدے سے سر ہی نہ اٹھایا حتیٰ کہ مرگئی۔

سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ سب تعریف اسی ذات کی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے یہ بات میرے لئے عبرت ہے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے معاملے میں۔ عبدالرحمٰن اچھے بھلے دوپہر کی نیند سوئے تھے۔ کہتے ہیں ان کو اٹھانے کے لئے گئے تو دیکھا تو وہ مرچکے تھے لہذا سیدہ عائشہ کے دل میں یہ تہمت آئی تھی کہ شاید اس کے ساتھ کچھ کیا گیا تھا یا اس پر کوئی جلدی کی گئی تھی اور انہیں جلدی جلدی دفن کر دیا گیا تھا اور وہ زندہ تھے۔ لہذا سیدہ نے مذکورہ واقعے کے بعد یقین کرلیا کہ ان کے لئے اس میں عبرت ہے لہذا ان کے دل میں جو

(۱۰۲۲۱)..... (۱) فی ن: (هیثم) وهو خطأ

بات آئی تھی وہ دور ہوگئی۔

۱۰۲۲۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو ابن عجلان نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عبداللہ بن شداد نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے علی المرتضٰی نے چند کلمات سکھائے تھے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سکھائے تھے جنہیں وہ کرب اور تکلیف کے وقت پڑھتے تھے یا کسی بھی شئی کے پہنچنے کے وقت۔

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ تبارک اللّٰہ رب العرش العظیم و الحمدللّٰہ رب العالمین.

آیت کریمہ کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے

۱۰۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو یونس بن ابواسحاق نے ان کو ابراہیم بن محمد بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دعا ذکر فرمائی چنانچہ ایک اعرابی آیا اس نے آپ کو مصروف کر دیا۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔ پس کہا ابواسحاق ہے؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کہ رک جا میں نے کہا کہ آپ نے پہلی دعا کا ذکر کیا پھر اعرابی آ گیا اس نے آپ کو مشغول کر دیا۔ فرمایا کہ جی ہاں وہ مچھلی والے پیغمبر کی دعا ہے جب اس نے اندھیروں میں دعا مانگی تھی:

لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین

بے شک حال یہ ہے کہ جو بھی شخص اس کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں دعا مانگتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

تکلیف ومصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں

۱۰۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن اسماعیل سراج نے ان کو ابوایوب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو محمد بن بشر نے اور وکیع بن جراح نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالعزیز نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے اس کی والدہ اسماء بنت عمیس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات سکھائے تھے جن کو میں تکلیف اور مصیبت کے وقت پڑھوں۔ اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئاً محمد بن بشر کہتے ہیں اپنی روایت میں عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے ان کو حدیث بیان کی ہلال مولیٰ عمر نے اور انہوں نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

اللّٰہ اللّٰہ اکبر ربی لااشرک بہ شیئاً اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئاً.

تین بار یہ الفاظ فرمائے تھے۔ اور وکیع نے ایک بار کہے تھے۔

۱۰۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ نے ھمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ان کو اسماعیل بن محمد مزنی نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو عبدالعزیز سے اس نے ہلال مولیٰ عمر بن عبدالعزیز سے اس نے عمر بن عبدالعزیز سے۔ اس نے عبداللہ بن جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بی بی اسماء بنت عمیس نے ایک چیز سکھائی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مصیبت کے وقت کہنے کے لئے سکھائی تھی وہ یہ ہے اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئاً.

(۱۰۲۲۳)......(۱) فی ن : (الحکیم)

(۱۰۲۲۴)......أخرجه أحمد (۱/۱۷۰) عن یونس بن أبی إسحاق. به

(۱۰۲۲۶)......أخرجه أبوداود (۱۵۲۵) وابن ماجه (۳۸۸۲) من طریق عبدالعزیز بن عمر. به

۱۰۲۲۷:..... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا محمد بن ابوبکر نے ان کو عمر بن علی بن عبدالعزیز نے ہلال مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے بعض اصحاب عبداللہ بن جعفر سے اس نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے اپنی ماں اسماء سے مذکورہ حدیث کی مثل نقل کیا۔

۱۰۲۲۸:..... بخاری نے کہا ہے اور کہا ہے قیس بن حفص نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے اس نے سنا مجمع بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالعریف صعب نے یا صعیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماء بنت ابوبکر سے وہ فرماتی تھیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کو کوئی فکر وغم پہنچے یا کوئی بیماری یا سختی یا کوئی مصیبت یا کوئی سختی وہ یوں پڑھے اللہ اللہ ربی لا اشرک لہ. تو اس کی وہ تعریف اس سے دور ہو جائے گی۔ بخاری نے کہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے ابوالعیوف۔

۱۰۲۲۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعد بن محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو زہیر بن حرب نے عامری نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مجمع بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالعیوف صعب یا صعیب غنوی نے ان کو اسماء بنت عمیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے جس شخص کو کوئی فکر وغم لاحق ہو یا بیماری یا مصیبت یا سختی۔ وہ یوں پڑھے اللہ اللہ ربی لاشریک لہ. تو اس کی وہ پریشانی دور ہو جائے گی۔

۱۰۲۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبیداللہ بن محمد عائشی نے ان کو صالح ابو یحییٰ نے عمرو بن مالک سے اس نے ابوالجوزاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دروازے کی دونوں چوکھٹوں سے پکڑ کر کھڑے ہو کر فرمایا تھا اے بنو عبدالمطلب جب تمہارے ساتھ کوئی کرب وتکالیف اتر پڑے یا کوئی مشقت یا مصیبت تو یوں پڑھا کرو:

اللہ اللہ ربنا لاشریک لہ.

۱۰۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمن بن اسحق نے قاسم سے اس نے ابن مسعود سے یعنی اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت ان کے ساتھ کوئی کرب وتکلیف نازل ہو جاتی تو یوں کہتے تھے:

یاحیی یا قیوم برحمتک استغیث.

۱۰۲۳۲:..... اور اس کو اس کے ماسوا نے روایت کیا ہے عبدالرحمن سے اس نے قاسم سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے یہ روایت مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے۔

گناہوں کے سبب رزق سے محرومی

۱۰۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو قاسم بن یزید نے ان کو سفیان نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اس نے عبداللہ بن ابوالجعد سے اس نے ثوبان سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱۰۲۲۸)..... تاریخ البخاری (۴/۳۲۹)

(۱۰۲۲۹)..... في الكنى والأسماء للدولابي (۲/۸۰) أبو الغريف بن صعب أوصعب العنزى.

وفي الجرح والتعديل (۴/۴۵۰) صعر أبو العيوف روى عن أسماء بنت عميس روى عنه مجمع بن يحيى

نہیں اضافہ کرتی کوئی چیز عمر میں مگر نیکی اور نہیں رد کرتی تقدیر کو کوئی چیز مگر دعا اور بے شک انسان رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے گناہ کے سبب جو اس سے سرزد ہوتا ہے۔

بخار کے وقت یہ دعا پڑھی جائے

۱۰۲۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو روایت میں جو اس نے ان کے سامنے پڑھیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوبکر صیرفی نے۔ کہتے ہیں عبایہ ابوغسان میں نیشاپور میں تھا کہ مجھے بخار ہو گیا میں نے بخار کو بند کر دیا۔ میں نے دعا کی اس دعا کے ساتھ۔

اللهم كلما انعمت على نعمة قل عند ها شكرى و كلما ابتليتني ببلية قل عندها صبرى

فيامن قل شكرى عندنعمة فلم يخذلني. ويامن قل عند بلائه صبرى فلم يعاقبني

ويامن رانى على المعاصى فلم يفضحني اكشف ضرى.

اے اللہ آپ نے مجھ پر انعام فرمایا جس کا شکر میں نے بہت کم کیا ہے اور آپ نے جب بھی مجھے کسی آزمائش کے ساتھ آزمایا ہے اس پر میں نے بہت کم صبر کیا ہے اے وہ ذات جس کی نعمت پر میرا شکر کم ہونے کے باوجود اس نے مجھے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا اے وہ ذات جس کے آزمانے پر میرا صبر بہت ہی کم رہا پھر بھی اس نے مجھے نہیں پکڑا اے وہ ذات جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا پھر بھی مجھے رسوا نہیں کیا میری تکلیف تو ہی دور فرما۔ کہتے ہیں میرا یہ دعا کرنا تھا کہ میرا بخار چلا گیا اور میں تندرست ہو گیا۔

ایمان کا اکہتر واں شعبہ

دنیا سے بے رغبتی کرنا ترک دنیا کرنا، اور لمبی لمبی آرزوئیں خواہشیں ترک کر کے (سلسلہ آرزو کو چھوٹا و مختصر کرنا) زہد، بے رغبتی، امل، امید کرنا، آرزو کرنا

زاہد۔ آخرت کی محبت میں تارک دنیا شخص۔ زہد فی الدنیا۔ یعنی اس نے دنیوی خواہشات کو ترک کر کے اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ کرلیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فھل ینظرون الا الساعة ان تاتیھم بغتة فقد جاء اشراطھا.

نہیں انتظار کر رہے مگر قیامت کا بایں طور کہ اچانک آجائے ان کے پاس تحقیق اس کی شرطیں تو آچکی ہیں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بعثت انا و الساعة کھاتین. کہ میری بعثت اور قیامت اس طرح (قریب قریب اور ساتھ ساتھ) ہیں جیسے یہ دو (انگلیاں شہادت کی اور درمیان والی۔)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی خبر اور اطلاع سے ہم نے اچھی طرح یہ بات سمجھ لی ہے کہ دنیا کا اجل اور اختتام قریب ہے (جو کہ قیامت کے وقوع کے ساتھ ہوتا ہے۔) جس وقت قیامت کا وقت قریب ہے تو پھر کسی ایک انسان کی طرف سے بھی یہ بات انتہائی قبیح ہے اور بری ہے کہ وہ اپنی امیدوں اور آرزوؤں کو طول دے۔ جب کہ اس کی اپنی خود کی بقا کم سے کم تر ہے اور غیر یقینی ہے اور فنا یقینی ہے۔

۱۰۲۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبیداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسرائیل نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بعثت انا و الساعة کھاتین

میں بھیجا گیا ہوں اور قیامت ایسے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابوحصین کی روایت سے۔ اور بخاری مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ اور ان کی بعض روایت میں ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے دکھایا تھا۔

۱۰۲۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو ابوالتیاح نے اور قتادہ نے کہ ان دونوں نے سنا تھا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ بعثت انا و الساعة ھکذا کہ بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت اس طرح سے۔ اور آپ نے یہ فرما کر اپنی دو انگلیوں شہادت والی اور بیچ والی کے ساتھ اشارہ فرمایا تھا۔ ابوالتیاح کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ فرماتے تھے۔ کفضل احدیھما علی الاخریٰ مثل فضیلت ایک کے دوسری پر۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی روایت سے۔

(۱۰۲۳۶)...... أخرجه البخاری فی الرقاق (۳۹) ومسلم فی الفتن (۲۶)

۱۰۲۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو انس بن عیاض لیثی نے ان کو ابوحازم نے میں نہیں جانتا اس کو مگر سہل بن سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھیجا گیا اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (یہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور وہ جو انگوٹھے کے برابر میں ہے قریب کیا) پھر فرمایا کہ میری مثال اور قیامت کی مثال مقابلے میں دوڑنے والے دو گھوڑوں جیسی ہے۔ اس کے بعد پھر فرمایا کہ میری مثال اور قیامت اس آدمی جیسی ہے جس کو کچھ لوگ دشمن کا حال معلوم کرنے کے لئے قافلے کے آگے بھیجے۔ اس نے جب خوف کھایا کہ اس کا ساتھی اس سے سبقت کر کے اس کے کپڑے لے جائے گا۔ تم لوگ آ گئے ہو تم لوگ آ گئے ہو۔ اس کے بعد نبی کریم فرمانے لگے۔ میں وہی ہوں میں وہی ہوں۔

۱۰۲۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابومحمد بن خراسانی نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابوبکر حنبلی نے ان کو کثیر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطلب سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر عرفات میں وقوف کر رہے تھے (کھڑے تھے) جس وقت سورج ڈھل چکا تھا غروب کی طرف (مائل ہو چکا تھا) حضرت عبداللہ بن عمر رو پڑے۔ مطلب کہتے ہیں کہ ان کا رونا شدید ہو گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے تھے۔ (وہ وقت یاد آ گیا اور وہ منظر میری نظروں میں گھوم گیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے جس جگہ میں کھڑا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تھا، وہ اسی حالت میں تھا جیسے اس وقت ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخ کر فرمایا تھا۔

ایها الناس انه لم یبق من اجلکم هذا فیما مضیٰ الا کما بقی من یومکم هذا.

اے لوگو بے شک حال کچھ اس طرح ہے کہ تمہاری مدت دنیا کی گذشتہ مدت کے مقابلے میں ایسے رہ گئی ہے جیسے تمہارا آج کا دن کم رہ گیا ہے (صبح سے اب تک گذرنے والے وقت کے مقابلے میں۔)

۱۰۲۳۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے سے تھوڑا سا قبل تک اور فرمایا۔

الا ان مابقی من الدنیا فیما مضی منه کمثل مابقی من یومکم هذا فیما مضی منه.

خبردار ہوشیار رہو بے شک دنیا کا جو وقت باقی رہ گیا ہے وہ اس وقت کے مقابلے میں جو گذر چکا ہے اس طرح ہے جس طرح تمہارے آج والے دن کا بڑا حصہ اس وقت گذر چکا ہے اور باقی جو رہ گیا ہے وہ کم رہ گیا ہے۔

۱۰۲۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو فضل بن جعفر بن عبداللہ نے ان کو وہب بن بیان نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابوسعید خلف بن حبیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جس کو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ اس کا صرف آخر میں ایک دھاگہ باقی ہو وہ کپڑا جس کے ساتھ لٹکا رہ جائے۔ اور وہ دھاگہ بھی کٹ جانے کے قریب قریب ہو۔

۱۰۲۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے

(۱۰۲۳۷).....اخرجه أحمد (۵/۳۳۱) عن أنس بن عباض. به

وقال الهيثمی (۱۰/۲۲۸) رجاله رجال الصحيح

(۱۰۲۳۹).....(۱) فی ن: (مغربان)

اسی کی مثل۔

۱۰۲۴۲:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عباس اصم نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابواسماعیل شیخ نے السکون سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن ادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے منبر پر وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حال یہ ہے کہ دنیا میں باقی نہیں رہ گیا مگر اتنا جتنی دیر مکھی فضا کے اندر ایک حرکت کرتی ہے (اڑان اڑتی اور بھنبھناتی ہے) اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اپنے اہل قبور کے بھائیوں میں سے بے شک تمہارے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں۔ (و اللہ اعلم مامرادہ بذالک الروایۃ صحیحہ ام لا۔)

انسانوں سے جنت وجہنم کا فاصلہ

۱۰۲۴۳:.......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابراہیم بن مسعود ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطور املاء کے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوحامد بن شرقی نے بطور املاء کے ہمارے لئے اپنے حافظے سے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابومحمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے منصور سے اور سلیمان اعمش سے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ہمارے ایک کے پاس اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور جہنم بھی اسی کی مثل ہے دونوں راویوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔

اور بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ابوحذیفہ سے اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا مروی ہے شقیق بن سلمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے۔

۱۰۲۴۴:.......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن صفاوی نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرماتے تھے کہ آپ جب صبح کریں تو شام کا انتظار نہ کریں۔ اور آپ جب شام کریں تو صبح کا انتظار نہ کیا کریں۔ اور آپ اپنی صحت میں سے اپنی بیماری کے ایام کے لئے کچھ لے لیا کریں۔ اور اپنی زندگی کے ایام سے کچھ اپنی موت کے لئے لیا کریں۔

دنیا میں مسافروں کی طرح رہو

۱۰۲۴۵:.......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی الحسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی ابوالمنذر نے جو کہ ثقہ راوی تھے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان اعمش سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے مجاہد نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا تھا۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ دنیا میں ایسا ہو جاؤ جیسے کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کرنے والے ہو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت تم صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جس وقت شام کرو تو صبح کا انتظار کرو اور اپنی نیکیوں میں سے اپنی برائیوں کے لئے کچھ پکڑو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن مدینی

(۱۰۲۴۲)......مالک من اداله ترجمة فی الجرح (۸/ رقم ۹۹۸)

(۱۰۲۴۳)......أخرجه البخاری فی الرقاق (۲۹) عن أبی حذیفة موسی بن مسعود عن سفیان بن منصور. به.

(۱۰۲۴۵)......أخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۴۴)

سے۔ سوائے اس کے کہ اس نے حدیث کے آخر میں کہا ہے جو محمد بن ابوبکر کی حدیث میں ہے اور اس نے جملہ بھی ذکر نہیں کیا کہ اپنی نیکیوں میں سے اپنی بدیوں کے لئے یعنی ان کو مٹانے کے لئے لیجئے۔

۱۰۲۴۶: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ۲۶۴ھ میں ان کو ابومعاویہ نے ان کو لیث نے وہ ابن ابوسلیم ہیں۔۔ (ح)

اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم سے پکڑ کر فرمایا تھا اے عبداللہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک مع الموتی۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کرنے والا اور اپنے نفس کو مردوں کے ساتھ شمار کرو اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ان کے آخر میں کہا ہے من اهل القبور یعنی اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرنا۔

۱۰۲۴۷: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں مجھے حضرت ابن عمر نے فرمایا تھا اے مجاہد جس وقت تو صبح کرے تو تو اپنے نفس کے ساتھ شام کی بات نہ کرنا اور جب تم شام کرو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرنا۔ اور اپنی صحت سے کچھ لے لو اپنی بیماری سے پہلے اور اپنی زندگی سے کچھ لے لو۔ اپنی موت سے پہلے بے شک تو اے عبداللہ نہیں جانتا کہ کل صبح تیرا کیا نام ہوگا؟

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

۱۰۲۴۸: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ابن ابوالدنیا کی کتاب ''قصر الامل'' میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن سعید بن ابوھند نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک آدمی سے اور آپ اس کو نصیحت فرمار ہے تھے۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھ۔ اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔ اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ اور اپنی دولت مندی کو اپنے فقر محتاجی سے پہلے۔ اور اپنی فرصت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

میں نے کہا کہ اس روایت کو میں نے کتاب قصر الامل میں اسی طرح پایا ہے۔ اور اس کے سوا دیگر نے اس کو روایت کیا ہے ابن ابوالدنیا سے حالانکہ وہ غلط ہے۔ یقینی بات یہ ہے کہ اس اسناد کے ساتھ معروف ہے اس طرح جو ذیل میں درج ہے۔

۱۰۲۴۹: ..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دار بجردی نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں لوگوں میں سے بہت سے لوگ نقصان کرتے ہیں یا نقصان میں رہتے ہیں (گویا ان سے پورا پورا اور بامقصد فائدہ نہیں اٹھاتے) یا دھوکہ خوردہ ہیں۔ ایک صحت وتندرستی اور دوسری وقت کی فرصت۔

(۱۰۲۴۶) ..... (۱) فی ن : (الحسین) وهو خطأ

أخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۴۵) بنفس الإسناد

(۱۰۲۴۷) ..... علقه المصنف فی الآداب (۱۰۲۴۶)

(۱۰۲۴۹) ..... أخرجه البخاری فی الرقاق

(۱) ..... وأخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۴۸) بنفس الإسناد.

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں مکی بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن سعید سے۔

۱۰۲۵۰:......بہرحال پہلا متن پس عبداللہ بن مبارک نے اس کو روایت کیا کتاب الرقاق میں جعفر بن برقان سے زیاد بن جراح سے اس نے عمرو بن میمون اودی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک آدمی سے حالانکہ آپ اس کو نصیحت کر رہے تھے۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اپنی صحت کو بیماری سے پہلے اپنے غنا کو فقر سے پہلے اپنی فراغت کو مشغولیت سے پہلے اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

ہمیں اسی کی خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو خبر دی شیخ ابوعلی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن معاذ مالینی نے ان کو حسین بن حسن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابوجعفر بن برقان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس حدیث کے بعد جس کو روایت کیا ہے اس نے عبداللہ بن سعید سے مشہور لفظ کے ساتھ کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں دھوکہ خوردہ ہیں اور نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۱۰۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد فقیہ نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم ابراہیم بن اسحق دیباجی نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعصمہ محمد بن احمد سجستانی نے بصرہ میں اپنے کلام میں سے۔

ہمیں اولاد آدم کے سب سے بہتر انسان نے خبر دی ہے کہ محمد مصطفے احمد مجتبیٰ کے ذمے صرف پیغام الٰہی پہنچا دینا ہے لوگ میری نعمت واحسان میں دھوکے میں ہیں ایک تو ان کی جسمانی صحت اور دوسرے وقت کی فرصت کے بارے میں۔

اس امت کی عمر

۱۰۲۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے بغداد میں۔ اپنے اصل سماع سے دارقطنی کی تحریر سے۔ ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عمر کے ساٹھ سال پورے ہوجائیں اللہ تعالیٰ اسے سستی وکمزوری دے کر موت کے قریب کر دیتا ہے۔

بخاری اس روایت کے ساتھ شاہد لایا ہے۔

۱۰۲۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن حسن بجلی مقری نے کوفے میں ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو حسین بن جعفر بن محمد قرشی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو ابراہیم بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ موتوں کا میدان جنگ یا میدان کھیل اور ان کی جولان گاہ ساٹھ سے ستر سال ہوتی ہے میری امت کے کم لوگ ستر سال کے ہوں گے۔

۱۰۲۵۴:......اور اسناد کے ساتھ مروی ہے ابراہیم بن فضل سے اس نے ابن ابوحسین سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے یہ وہی عمر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(۱۰۲۵۰)......أخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۴۷)

(۱۰۲۵۲)......أخرجه البخاری تعلیقاً فی الرقاق (۵)

وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۴) ومسند أحمد (۲/۴۱۷) والسنن الکبری للمصنف (۳/۳۷۰)

(۱۰۲۵۳)......(۱) فی ن: (الحسن) وأخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۳۵) بنفس الإسناد

اولم نعمر کم مایتذکر فیه من تذکرو جآء کم النذیر

کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہیں دی ہے جس کے اندر وہ شخص نصیحت پکڑے جونصیحت پکڑتا ہے۔ حالانکہ تمہارے پاس ڈرانے والا آ چکا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو لکیریں کھینچ کر سمجھانا

۱۰۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ابویعلیٰ سے اس نے ربیع بن　　سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا (چوکور لکیر) پھر آپ نے اس چوکڑی کے اندر بیچوں بیچ ایک لکیر کھینچی۔ پھر اس لکیر کے پہلو میں جو بیچ میں تھی کئی لکیریں بنائیں اور چوکور خط کے باہر سے بھی گئی خطوط کھینچے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دائرے کے اندر والی ایک سیدھی لکیر انسان ہے اور اس کے دائیں بائیں پہلو کی چھوٹی لکیریں　اس کی اعراض ہیں ونشانے میں جو ہر طرف سے اس کو ڈس رہے ہیں اور زخمی کر رہے ہیں اگر ایک تیر نشانے سے خطا کرتا ہے تو دوسرا اس کو لگ جاتا ہے۔ اور چوکور خط اس کا اجل ہے جو اس کی چاروں طرف سے محیط ہے اور گھیرے ہوئے ہیں۔ اور باہر کے خطوط اور لکیریں امیدیں آرزوئیں اور خواہش ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا یحییٰ بن قطان کی حدیث سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۲۵۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیاد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوجعفر محمد بن علی دحیم شیبانی نے کوفے میں۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر بن دحیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن حازم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی قبیصہ نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے اپنے والد سے اس نے ابویعلیٰ سے اس نے ربیع بن خثیم سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک لکیر کھینچی پھر اس کے درمیان میں کوئی چیز رکھ دی پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کا اجل ہے۔ پھر اس پہلی لکیر کی طرف جلدی جلدی کچھ لکیریں کھینچیں جو اس کی طرف جا رہی تھیں پھر اس کو روک کر فرمایا کہ یہ تیروں کے نشانے ہیں اگر یہ تیر نشانے سے خطا کرے گا تو وہ لگ جائے گا۔ پھر اس کے آگے ایک چیز رکھ دی اور فرمایا کہ یہ اس انسان کی امید وآرزو ہے۔ پھر فرمایا کہ اجل حال امید وآرزو کے قریب ہے۔

۱۰۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن ابوالحسنین نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مسلم بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں کھینچیں اور ان میں سے ایک لکیر کونے کی طرف کھینچی پھر فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے یہ مثال ہے آرزو اور تمنا کرنے والے کی اور یہ لکیر ان دونوں کے درمیان امید ہے وہ اس وقت تک بھی آرزو کرتا ہے جب اس کو موت آ رہی ہوتی ہے۔

(۱۰۲۵۵)......أخرجه البخاری فی الرقاق (۴) عن صدقة بن الفضل عن یحیی القطان. به

(۱۰۲۵۷)......أخرجه البخاری (۱۱/۲۳٦. فتح)

وانظر الزهد للمصنف (۴۵۳) والآداب له (۱۱۳۳)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے۔

ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن حرص و آرزو باقی رہتی ہیں

۱۰۲۵۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کنکریاں پھینکیں ایک کو قریب پھینکا دوسری کو دور فرمایا کہ یہ قریب والی اجل ہے اور دور والی امید اور آرزو ہے۔ اس کے ماسوا نے خلاد سے یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں کہ پس کھینچ کر نکال لیتا ہے اس کو اجل۔

۱۰۲۵۹:..... ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ اور اس نے بھی یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

۱۰۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزاز نے ان کو عبدالرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے شعبہ سے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن حسن نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فقیہ کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور دو چیز باقی رہتی ہیں۔ حرص اور آرزو۔

بخاری مسلم نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۱۰۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن ختویہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو عوانہ نے قتادہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو عادتیں جوان ہو جاتی ہیں مال کا حرص۔ اور عمر کا حرص۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے

۱۰۲۶۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت پر مال جمع کرنے کی محبت اور لمبی زندگی کی محبت۔

۱۰۲۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابو الزناد نے کہا۔ پھر اس نے اس حدیث کو اس کی اسناد کی ساتھ ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا۔ حب حیات۔ اور حب مال۔ بسا اوقات سفیان نے۔ حب عیش کہا۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے سفیان بن عیینہ سے۔ اور کہا کہ حب عیش یعنی زندگی۔ اور حب مال۔ اور وکیع کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ یہ ثوری سے مروی ہے۔

(۱۰۲۶۰)..... أخرجه البخاری (۱۱/۲۳۹، فتح) تعليقاً ومسلم فی الزكاة (۳۹) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۰)

(۱۰۲۶۱)..... أخرجه مسلم فی الزكاة (۳۹) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۰)

(۱۰۲۶۲ و ۱۰۲۶۳)..... أخرجه مسلم فی الزكاة (۳۹)

اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سعید سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

دو خونخوار بھیڑیئے

۱۰۲۶۴:......ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن حسب نے بخارا میں ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عازم بن فضل نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے زکریا بن ابوزائدہ سے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن سے اس نے علی بن کعب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا جو مال پر حرص ہوتا ہے یا دنیوی شرف وعزت (یا دینی) کا حرص وہ زیادہ شدید ہوتا ہے ان دو بھوکے بھیڑیوں سے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں۔

۱۰۲۶۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قطیفہ بن علاء عنوی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن محمد میمونی رقی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھیڑیے جو (بکریوں کے باڑے میں جا کر کھاتے ہیں اور گردنیں توڑتے اور بکریوں کو پھاڑتے ہیں (وہ بھی اس قدر) تیزی سے نہیں کرتے جس قدر ایک انسان شرف وعزت کی محبت۔ اور مال کی محبت میں تیز ہوتا مرد مسلمان کے دین میں۔ اور دوری کی ایک روایت میں ہے وسیع احاطے یا باڑ میں۔ قطبہ ثوری سے اس روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے ثوری پر اس کی اسناد میں۔

۱۰۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن روح　　بزار نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے ان کو عبدالملک ذماری نے ان کو ثوری نے ان کو ابوحجاف نے ابوحازم سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۱۰۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحیٰی بن محمد عنبری نے اور ابوالحسن علی بن عیسیٰ حمیری نے اور عبداللہ بن سعد نے اور احمد بن خضر شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالملک بن عبدالرحمٰن ذماری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن حجارہ نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مذکور) کے مثل۔ مثل حدیث ثوری کے ان کو ابوحجاف نے ابوحازم سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھوکے بھیڑیے جو بکریوں پر چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا زیادہ جلدی تباہی اور فساد نہیں مچاتے جس قدر حب مال اور حب جاہ تیزی اور جلدی سرایت کرتی ہے مسلمان آدمی کے دین میں۔

۱۰۲۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم بن حمش نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان

(۱۰۲۶۴)......أخرجه الترمذي في الزهد (۴۳) والنسائي في الرقائق (في الكبرى) جميعاً عن سويد بن نصر عن عبدالله بن المبارك. به وقال الترمذي. حسن صحيح.

(۱۰۲۶۶)......أبو الجحاف هو داود بن أبي عوف

کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبدالرحمن بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوفدیک نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے معاذ بن رفاعہ سے یہ کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں ہوتے دو بھو کے خونخوار بھیڑیے جو بکریوں میں پہنچ جاتے ہیں جن کا چرواہا موجود نہیں ہوتا ان میں زیادہ تباہی مچانے والے طلب جاہ اور طلب مال سے مؤمن کے دین کے لئے۔

۱۰۲۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن یعقوب نیشاپوری نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو معن بن عیسیٰ نے ان کو موسیٰ بن یعقوب ربعی نے ان کو معاذ بن رفاعہ انصاری زرقی نے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۲۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے عبداللہ بن محمد سے اس نے ابومرہ مولیٰ عقیل سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

جو شخص دنیا کا شرف و رتبہ اور دنیا کا مال تلاش کرتا ہے اس کا فساد و تباہی دو بھو کے خون خوار بھیڑیوں کی تباہی و فساد سے زیادہ تیز ہوتی ہے جو بکریوں میں جا پڑیں اور وہ ایک دوسری پر گرتی پڑتی ہیں اور بکھر جاتی ہیں۔

۱۰۲۷۱:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے ان کو ابن غزیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد معاذ نے اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ سوائے اس کے کہ اس میں لفظ تفرقت کی جگہ افترقت ہے۔

۱۰۲۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد نے ان کو احمد بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سعید بن عثمان سلولی نے ان کو عاصم بن ابوالبداح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا عاصم بن عدی نے کہ میں نے اور میرے بھائی نے خیبر کے حصص میں سے ایک سو حصص خریدے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو فرمایا اے عاصم کہ دو ظالم بھیڑیے جو بکریوں کے ایسے ریوڑ میں جا پہنچیں جن کا مالک موجود نہ ہو وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے بکریوں میں جس قدر کہ حب مال و حب جاہ جو ایک آدمی کے دین میں کرتی ہے۔ دیگر نے فریقۃ غنم کی جائے فریسۃ غنم کہا ہے۔

۱۰۲۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھو کے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں جو بکریاں اپنے چرواہے سے بھٹک کر الگ ہوئی ہوں ایک بھیڑیا پہلی بکری پر جھپٹ کر اور دوسرا آخری بکری پر جھپٹ کر اتنا سخت فساد و تباہی نہیں مچاتے جتنا شرف و مرتبہ و مقام کی محبت اور دولت و غنیٰ کی محبت یعنی وہ اس سے زیادہ سخت

(۱۰۲۶۸)......معاذ بن رفاعة هو ابن رافع الزرقي الأنصاري المدني.

(۱۰۲۷۲)......أخرجه الحاكم (۳/۲۲۰) عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

وأخرجه الطبراني (۱۷/۱۷۳) من طريق عيسى بن يونس. به.

تنبيه: في معجم الطبراني (سعيد بن عمر البغوي) بدلا من (سعيد بن عثمان السلولي) وهو خطأ

(۱۰۲۷۳)......(۱) في ن: (يزيد) وهو خطأ

فساد وخرابی پیدا کرتے ہیں۔

سونے کی وادیاں

۱۰۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عطاء نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......اور ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے سونے کی دو وادیاں بھری ہوتی ہوں تو وہ ایک تیسری وادی بھی ضرور طلب کرے گا اس کی مثل۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ تیسری وادی طلب کرے گا ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے گا۔

اور فقیہ نے اپنی روایت نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا تھا مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

بخاری نے اس کو راویت کیا ہے صحیح میں ابن عاصم سے سوا قول ابن عباس کے۔

اور اس نے اس کو دوسرے طریق سے ابن جریج سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن عباس کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۷۵:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو حجاج بن محمد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن مکرم کے سامنے پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا۔ فرمایا کہ ہمیں خبر دی حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے سنا ہے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: فرماتے تھے۔ اگر ابن آدم کے لئے مال ودولت کی ایک وادی بھری ہوئی ہوتو وہ ضرور یہ چاہئے گا کہ اس جیسی ایک وادی اور بھی بھری ہوئی ضرور ہونی چاہئے ابن آدم کے نفس کو کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی مٹی ہی اس کو سیر کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات قرآن میں بھی ہے یا نہیں ہے یہ الفاظ مقری کی حدیث کے ہیں۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اس کے علاوہ دیگر نے حجاج بن محمد سے۔

۱۰۲۷۶:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبدالرحمن بن غسیل نے ابن عباس بن سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن زبیر سے مکہ کے منبر پر فرماتے تھے اپنے خطبے میں۔ اے لوگو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر ابن آدم کو ایک بھری ہوئی وادی سونا مل جائے۔ تو اس کو ایک اور ایسی وادی کی خواہش بھی ہوگی۔ اگر اس کو دوسری مل جائے تو تیسری کی خواہش بھی ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو اس کی طرف توبہ کرے گا۔

(۱۰۲۷۴)......أخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۳۱) عن أبی نصر محمد بن علی بن محمد الشیرازی. به.

وانظر البخاری فی الرقاق (۱۰) ومسلم فی الزکاة (۳۴۰)

(۱۰۲۷۶)......أخرجه البخاری فی الرقاق (۱۰)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یونس بن مالک کی حدیث سے۔

۱۰۲۷۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد بزاز نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی لیث بن سعد نے ہشام بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوواقد لیثی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے تھے آپ کی طرف جو وحی آتی تھی آپ وہ ہمارے سامنے تلاوت کرتے تھے حسب معمول ایک دن ہم لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ہمارے سامنے یہ الفاظ تلاوت فرمائے کہ بے شک یہ مال ہم نے اتارا ہے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے کی پوری ایک وادی ہو وہ یہ چاہے گا کہ اس کے پاس دوسری بھی ہو پھر وہ اگر دوسری وادی بھی دے دیا جائے تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کے پاس سونے کی تیسری وادی بھی ہو ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھرے گی اور اللہ تعالیٰ توبہ اس شخص کی قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے۔

۱۰۲۷۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو محمد بن محبب نے ان کو ہشام بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

دو پیاسے

۱۰۲۷۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوالفضل عباس بن حسین بن احمد صفار نے مقام رے میں ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد ہسنجانی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے ان کو حماد بن مسلمہ نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو پیاسے ایسے ہوتے ہیں کہ جو کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا پیاسا وہ بھی علم سے سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص اور پیاسا وہ بھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔

۱۰۲۸۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو مجالد نے عامر سے اس نے مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرماتے تھے جب آپ گھر میں داخل ہوتے تھے۔انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ جب گھر میں داخل ہوتے تھے۔یہ مثال دیا کرتے تھے کہ اگر ابن آدم کے پاس مال بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری بھی طلب کرے گا اور اس کے منہ کو مٹی ہی بھرے گی۔ہم نے تو مال کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے لئے بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔

ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی سے بھرے گا

۱۰۲۸۱:۔۔۔۔۔ہم کو خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ربیعہ بن عثمان نے ان کو زید بن اسلم نے حضرت ابوواقد لیثی سے اس نے ابومرواح سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔بے شک ہم نے مال اتارا ہے نماز قائم کرنے کے لئے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اگر ابن آدم کے پاس مال کی ایک بھری ہوئی

(۱۰۲۷۷)۔۔۔۔۔(۱) فی ن : (عبدالرحمن) وهو خطأ

(۱۰۲۷۸)۔۔۔۔۔(۱) فی ن : (عجب) وهو خطأ

(۱۰۲۸۰)۔۔۔۔۔(۱) فی ن : (جابر بن مسروق) وهو خطأ، أوعامر هو : الشعبی

(۱۰۲۸۱)۔۔۔۔۔أخرجه أحمد (۲۱۹/۵) من طريق زيد بن أسلم عن عطاء. به.

وفی التقريب : (أبومرواح) بدلاً من (أبی مرواح)

وادی ہوتو وہ پھر بھی یہ چاہے گا کہ وہ دو ہونی چاہئیں اور اگر دو وادیاں ہوں تو وہ چاہے گا کہ تیسری بھی ہو ابن آدم کے پیٹ کو نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرمائے گا جو رجوع کرے۔

میں نے اپنی کتاب میں اس کو اسی طرح پایا ہے۔ اور درست جو ہے وہ ہے ابو مرواح سے ابو واقد لیثی سے اور ہمام بن سعد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عبداللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو واقد سے۔

ابن آدم کا یہ کہنا کہ میرا مال

۱۰۲۸۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ہشام دستوائی سے اس نے قتادہ سے اس نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گئے وہ پڑھ رہا تھا۔ الھاکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر تمہیں مال کی کثرت کی طلب نے اتنا غافل کر دیا ہے کہ تم مر کر قبروں سے جا ملتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔ حالانکہ وہ تیرا نہیں ہے تیرا مال تو صرف اسی قدر ہے جو آپ نے اللہ واسطے صدقہ کر کے روانہ کر دیا آگے کو یا لباس پہن کر پرانا کر دیا یا کھا کر ختم کر دیا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ہشام کی حدیث سے۔

۱۰۲۸۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن یونس سرخسی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو سعید نے ان کو علاء نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔ میرا مال۔ حالانکہ درحقیقت اس کے مال میں سے صرف تین طرح کا مال اس کا ہوتا ہے جو کچھ وہ کھا کر ختم کر دے یا پہن کر پرانا کر دے یا کسی کو دے کر ختم کر دے۔ اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ جانے والا ہے یعنی لوگوں کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن سعید سے۔

اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو

۱۰۲۸۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو القاسم عبید اللہ بن ابراہیم بن تالو یہ مزکی نے......اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جو ہمیں بیان کیا ہے ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال میں اس سے فوقیت رکھتا ہے اور اخلاق میں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو دیکھے جو اس سے نیچے ہو جو اس سے اوپر تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعرج سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۲۸۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس

(۱۰۲۸۲)......أخرجه مسلم (۲۲۷۳/۴)

(۱۰۲۸۳)......أخرجه مسلم (۲۲۷۳/۴) وأخرجه المصنف في اداب (۱۲۹)

(۱۰۲۷۴)......أخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴)

نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اس کو نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہو بے شک زیادہ لائق ہے کہ اپنے اللہ کی نعمت کو کم تر نہ سمجھو حقیر نہ جانو۔

۱۰۲۸۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عطاردی نے ان کو ابومعاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے سب کے سب نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ابومعاویہ کی روایت سے اور وکیع کی روایت سے۔

۱۰۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسحٰق بن سعید بن حسن بن سفیان نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمار بن زربی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو شعیب بن حجاب نے ابوالعالیہ سے اس نے مطرف سے یعنی ابن عبداللہ بن شخیر نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مالداروں کے پاس جانا آنا کم رکھو بے شک حالت یہ ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔

جو چیز لالچ کے ساتھ لی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی

۱۰۲۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن حلالی نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عروہ نے اور سعید بن مسیب نے ان کو حکیم بن حزام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ کچھ دن بعد مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ کچھ دن بعد مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ تین بار۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم بے شک یہ مال میٹھا ہے تر و تازہ ہے خوبصورت ہے جو شخص اس کو لیتا ہے طیب خاطر (اور نیک نیتی) کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دے دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس کو دل کی لالچ کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ پھر وہ آدمی اس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اس نے سفیان سے۔

زمین کی برکات

۱۰۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن مصری نے ان کو عبیداللہ بن محمد عمری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد عبداللہ بغدادی نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو مالک بن انس نے اس نے زید بن اسلم سے عطا بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے زیادہ تر تمہارے بارے میں جو خوف لگا رہتا ہے وہ ہے زمین کی پیداوار اور برکات کے بارے میں (کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے) آپ سے پوچھا گیا زمین کی برکات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیاوی زندگی کی تازگی مراد ہے۔ چنانچہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا خیر بھی شر کو لاتی ہے اور پیدا کرتی ہے؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے میں اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگے اور فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جس نے پوچھا

(۱۰۲۸۶)......أخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۴۱) ط / الریاض.

(۱۰۲۸۷)......(۱) سقط من (ن)

(۱۰۲۸۸)......أخرجه البخاری فی الرقاق (۱۱)

تھا کہ کیا خیر بھی شر کو لے آتی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ تو ابوسعید نے کہا البتہ ہم نے ان کی حمد کی ہے جب انہوں نے یہ کام کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک خیر تو خیر ہی کو لے آتی ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔لیکن یہ مال سرسبز خوشنما ہے میٹھا ہے بے شک بعض سبزہ جو موسم بہار اگاتی ہے وہ ماردیتا ہے ہلاک کردیتا ہے جانور کو یا بیمار کردیتا ہے یا اس کی اصلاح کرلے مگر چارہ سبز جس کو وہ کھاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی دونوں کوکھ دراز کرلیتا ہے تو پھر وہ سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوجاتا ہے پھر چلتا پھرتا ہے پیشاب، پاخانہ کرتا ہے۔ پھر لوٹ کر آتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔ (یہی مثال ہے دنیا کے مال کی) بے شک یہ مال بھی خوشنما ہے میٹھا ہے جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اور اس کو رکھے اس کے حق کے ساتھ تو پھر یہ بہترین مددگار ہے یہ مال اور جو اس کو ناحق طریقے سے اور ناجائز طریقے سے حاصل کرے وہ اس جانور (یا انسان) کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا جائے مگر کبھی سیر نہ ہو۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریقے سے مالک سے۔

دنیا سے تازگی اور زینت

۱۰۲۹۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت پڑھی گئی عبدالملک کے سامنے اور میں سن رہا تھا کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معاذ بن فضالہ نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ نے یحییٰ بن ابوکثیر سے اس نے ہلال بن ابومیمونہ سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ بے شک ان چیزوں میں سے جن کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر کھول دے گا دنیا کی تازگی اور دنیا کی زینت میں سے۔ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا خیر بھی شر کو لے آتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا اے فلانے کیا ضرورت تھی پوچھنے کی؟ تم نے پوچھا اور رسول اللہ نے تجھے جواب بھی نہیں دیا۔ پھر ہم نے یہ سوچا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہورہی ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماتھے سے گرمی کے اثر کو صاف کیا۔ پھر فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جیسے کہ آپ اس کی تعریف کریں گے۔ آپ نے فرمایا بے شک خیر شر کو پیدا نہیں کرتی اور حقیقت یہ ہے کہ بعض وہ سبزہ جس کو موسم بہار اگاتا ہے وہ گھاس کبھی ہوتا ہے جو بسا اوقات ماردیتا ہے یا بیمار کردیتا ہے۔مگر سبزے کو وہ کھائے یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ بھر جائے۔ پھر سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوجائے۔ پھر وہ لید پیشاب کرے اور چرے اور بے شک یہ مال میٹھا ہے اور سرسبز ہے جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی بہترین مال دار وہ ہے جو اس میں سے مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو دے۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور وہ شخص جو مال کو لالچی دل کے ساتھ حاصل کرے وہ اس کے مثل ہے جو کھائے مگر کبھی سیر نہ ہوسکے اس کو قیامت کے دن اس مال پر حسرت ہوگی اور بہت سارے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں گھسنے والے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں معاذ بن فضالہ سے۔سوائے اس کے کہ آپ نے کہا بہترین مالدار مسلمان وہ ہے جو اس میں سے مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے اور اس روایت میں لفظ حسرۃ کی جگہ لفظ شہید اہے اور اس کے مابعد مذکور نہیں ہے۔

مال و دنیا سے بے رغبتی

۱۰۲۹۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن

(۱۰۲۸۹)۔۔۔۔۔أخرجه البخاری فی الرقاق (۷) وأخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۲۵)

(۱۰۲۹۰)۔۔۔۔۔أخرجه البخاری فی الزکاة (۴۷) عن معاذ بن فضالة. به.

ابواویس نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں ابن شہاب نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے عروہ بن زبیر نے یہ کہ مسور بن مخرمہ نے اس کو خبر دی کہ عمرو بن عوف جو تھے وہ حلیف تھے عامر بن لوی کے اور وہ بدری صحابی تھے جنگ بدر میں شریک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ انہوں نے مسور کو خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو جزیہ (ٹیکس) وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ وجہ یہ ہوئی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی۔ اور ابن الحضرمی کو ان پر امیر بنا دیا تھا۔ لہٰذا ابوعبیدہ بحرین سے جزیہ کا مال لے کر مدینہ پہنچے تھے۔ انصار نے ابوعبیدہ کی آمد کی خبر سنی تو صبح کی نماز میں رسول اللہ کے ساتھ ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر ہٹنے لگے تو انہوں نے آپ کو روکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کی آمد کی خبر سن لی ہے کہ وہ آ گیا ہے؟۔ انصار نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ اور امید قائم رکھو اس چیز کی جو تمہیں خوش کرتی ہے۔ پس اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر فقر و غربت کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا کی تمہارے اوپر ریل پیل ہو جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر ریل پیل ہو گئی تھی۔ پھر تم اسی کی طرف رغبت کرو گے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی تھی۔ پھر وہ مال تمہیں غافل کر دے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابواؤیس سے۔

مال و دولت ہلاک کرنے والے ہیں

۱۰۲۹۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابومحمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے شعیب نے زہری سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف خراج وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آخر میں۔ آپ نے فرمایا کہ مال تمہیں ہلاک کر دے گا جیسے اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالیمان سے۔

۱۰۲۹۳: ...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے شقیق سے اس نے ابوموسیٰ سے۔ یہ کہ ان دینار اور درہم نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں اسی طرح اس کو ثوری نے روایت کیا ہے۔

اعمش سے بطور موقوف روایت۔ اور اس کو محمد بن عبید نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۰۲۹۴: ...... ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ قصار نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ابوموسیٰ سے میں نہیں جانتا مگر تحقیق اس نے اس روایت کو مرفوع کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

(۱۰۲۹۱) ...... أخرجه البخاری فی الرقاق (۷) وانظر الآیات للمصنف (۱۲۶)

(۱۰۲۹۲) ...... أخرجه البخاری فی الجزیة (۱) ومسلم فی الزهد (۹۳)

(۱۰۲۹۳ و ۱۰۲۹۴) ...... علقهما المصنف فی الآداب (۱۲۷)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بے شک ان دینار اور درہم نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا تھا اور بے شک وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

اور یہ روایت ثوری سے بھی مروی ہے اور شعبہ سے اور مالک بن سعیر سے اس نے اعمش سے بطور موقوف روایت کے۔

۱۰۲۹۵:......ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو ابوبکر احمد بن محمود خرزاذ قاضی اہواز نے ان کو محمد بن جعفر بن حبیب نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے اعمش سے۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل بشر بن ابویحییٰ مہرجانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن محمد بن باجیہ نے ان کو موصل بن اہاب نے ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک ان دینار اور درہم نے (روپے پیسے نے دولت نے) تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا میں نہیں سمجھتا کہ یہ تمہیں چھوڑ دیں تمہیں بھی ہلاک کریں گے۔ اور ثوری کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں تمہیں ہلاک کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مؤمل بن اہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا حلب میں۔ ان کو مالک بن سعیر نے ان کو اعمش نے ابووائل سے اس نے ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ان دینار اور درہم نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا تھا میں نہیں سمجھتا مگر وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کریں گے۔

۱۰۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو سلیمان بن حرب اور ولید بن حکم نے ان کو حماد بن زید نے عاصم سے اس نے ابووائل سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

پھر راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس نے ابووائل سے اس نے۔

۱۰۲۹۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ حجری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالاجلح نے اعمش سے اس نے یحییٰ بن وثاب سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ لوگوں کو عطیے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا آپ نے ان کو دو ہزار درہم دیئے پھر فرمایا لے لیجئے اس کو اللہ تیرے لئے برکت عطا کرے۔ خبردار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم سے پہلے والے لوگ دینار و درہم کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے اور وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو مستمر بن ریان نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ دنیا میٹھی ہے خوشنما ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو لمبی عورتیں تھیں اور ایک چھوٹے قد کی تھی، چھوٹے قد والی کے پاس لکڑی کی چپل تھی اس نے انگوٹھی بنوائی اور اس کے اندر بہترین کستوری کی خوشبو اندر بھروادی اور اس کے اوپر ایک گذر بنوایا جب وہ مجلس میں جاتی تو اس کو کھول دیتی تھی۔ (جس کی وجہ سے خوشبو مہکتی۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے مستمر سے اور خلید بن جعفر سے۔

(۱۰۲۹۵)......(۱) فی الأصل (یھاب) والتصحیح من التقریب.

(۱۰۲۹۹)......أخرجه مسلم (۲۷۶۶/۴) وانظر مسند أحمد (۴۰/۳ و ۴۶)

عورتوں کے لئے ہلاکت دوسرخ چیزوں میں ہے

۱۰۳۰۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی سے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم بن ابوحسان نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورتوں کے لئے ہلاکت ہے دوسرخ چیزوں سے ایک سونا اور دوسری پیلے رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے۔

دنیا میٹھی اور خوشنما ہے

۱۰۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حجاج نے ان کو قتادہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک دنیا میٹھی ہے خوشنما ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو لہٰذا تم لوگ دنیا سے بچنا اور عورتوں سے بچنا۔

۱۰۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو بندار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابومسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونضرہ سے۔

وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوسعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو ذکر فرمایا: سوائے اس کے کہ فرماتا تھا کہ کھڑا ہوگا تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور یہ اضافہ بھی فرمایا کہ بے شک پہلا فتنہ اور آزمائش بنی اسرائیل کی عورتوں کے بارے میں تھی۔
مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں محمد بن بشار سے۔

۱۰۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ یوسف اصفہانی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالاسود نے ان کو نعمان بن ابوعیاش زرقی نے ان کو خولہ بنت قیس نے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: بے شک دنیا خوشنما ہے میٹھی ہے اور بے شک بعض لوگ ایسے ہوں گے جو عنقریب اللہ کے مال میں ناحق گھسیں گے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔
بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں المقری سے۔

۱۰۳۰۴:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس ترقفی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو بن سعید بن ابوسعید نے عبید سنوطاً سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ام محمد کے پاس گئے جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تھی لہٰذا ان کے شوہر حنظلہ زرقی بھی داخل ہوئے اور کہا اے ام محمد اللہ سے ڈر اور غور کر کہ تم مجھے کیا حدیث بیان کرتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کے پاس اس کے گھر میں داخل ہوئے وہاں پر لوگوں نے دنیا اور اس کی آرزوؤں کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دنیا میٹھی ہے سرسبز اور خوشنما ہے تر و تازہ ہے جو شخص اس کو اس کے حق کے مطابق حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

(۱۰۳۰۱).....(۱) فی ن: (حامد بن حفص) وهو خطا والصحيح احمد بن حفص وهو ابن عبدالله.

(۱۰۳۰۲).....أخرجه مسلم فی آخر الدعوات (۲۶) وانظر الزهد للمصنف (۲۴۲)

(۱۰۳۰۳).....أخرجه البخاری فی فرض الخمس باب قوله تعالیٰ: ﴿فإن لله خمسه وللرسول﴾

کے لئے اس میں برکت دیتا ہے اور بہت سارے دنیا میں گھسنے والے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں اس میں جو ان کا نفس خواہش کرتا ہے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔

۱۰۳۰۵:.....اس کو ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ بن افلح نے عبید سنوطا سے خولہ بنت قیس سے۔

۱۰۳۰۶:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے بطور املاء اس نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابوبکر بن ابوالاسود بصری نے ان کو محمد بن خالد بن سلمہ مخزومی نے ان کو ان کے والد نے محمد بن حارث بن ابوضرار سے اس نے اپنی پھوپھی عمرہ بنت حارث نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: دنیا خوشنما ہے میٹھی ہے جو شخص اس کے کچھ اس حصے کو پائے جو حلال ہو اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور کتنے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے آگ ہے۔

۱۰۳۰۷:.....ہمیں خبر دی ابواسحق ابراہیم بن محمد طوسی فقیہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حجاج نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو سعید بن ابراہیم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا معبد سے وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ بہت کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے۔ ہاں مگر یہ کلمات تھے جنہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان الفاظ کے ساتھ گنج میں۔ (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین و ان ھذا المال حلو خضر فمن اخذہ بحقہ بورک لہ فیھا و ایاکم و التمادح فانہ الذبح.

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی فہم عطا کرتے ہیں اور بے شک یہ مال دنیا شیرین ہے ہرا بھرا اور خوشنما ہے۔ جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور بچنا تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف و خوشامد سے بے شک یہ ذبح اور ہلاکت ہے۔

۱۰۳۰۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے اور ابوقدامہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو منبرہ نے ایک آدمی سے جو عامر میں سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مصعب بن سعد نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں پر تنگدستی کے فتنے سے زیادہ خوشحالی کے فتنے سے خوف زدہ ہوں اور فکرمند ہوں۔ اور بے شک تم لوگ تنگ دستی کے فتنے اور آزمائش میں بھی مبتلا کئے جاؤ۔ پس تم صبر کرنا اور بے شک یہ دنیا میٹھی ہے اور سرسبز و خوشنما ہے۔

۱۰۳۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوصالح نے۔

اس امت کا فتنہ مال ہے

''ح''، ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن عبدالرحمن بن ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد

(۱۰۳۰۵)......أخرجه أحمد (۲/۳۶۴) من طریق عمر بن کثیر بن أفلح. به

(۱۰۳۰۶)......عزاه ابن حجر فی الإصابة (۱۴۵/۸) إلی بن أبی عاصم و عبداللہ بن أحمد فی زیادات الزهد و ابن منده من طریق خالد بن سلمة. به.

شعرانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضر نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا تھا اور بے شک میری امت کا فتنہ مال ہوگا دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔

اور اس کو بھی لیث بن سعد وغیرہ نے نقل کیا ہے معاویہ بن صالح سے۔

۱۰۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نیشاپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن خنش نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: بے شک اہل دنیا کا حساب یہی مال ہے اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا کے نزدیک شرافت یہی مال ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس امت کے لئے چند چیزوں پر خوف محسوس کرنا

۱۰۳۱۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عمر بن اسماعیل صائغ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعثمان نے ان کو مسعود بن سعد نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شدید ترین اس کا جو میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر۔ تین بار فرمایا: وہ ہے عالم کا پھسلنا اور غلطی کرنا۔ اور منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑا او جدال کرنا۔ اور دنیا جو تمہاری گردنوں کو توڑ دے گی۔ پس تم اپنے نفسوں پر تہمت دھرو گے۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو جعفر بن محمد بن شاکر نے اور احمد بن زبیر بن حرب نے ابوغسان سے اور روایت کی گئی ہے۔

محمد بن رزق اللہ سے اس نے ابوغسان مالک بن اسماعیل سے پس کہا کہ عبداللہ بن عمرو سے۔

۱۰۳۱۲:..... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی نے ان کو یحییٰ بن محمد شامی نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے ان کو مالک بن اسماعیل نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔ اور کہا ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک وہ چیز میں جس چیز کا اپنی امت پر شدید ترین خوف محسوس کرتا ہوں..... اس کے بعد باقی الفاظ برابر ہیں اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۳۱۳:..... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبد حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم عدل نے ان کو ابومحمد بن (۱) مانی سلمی نے یعنی نیساپوری نے ان کو خبر دی ہثیم نے یزید بن ابوزیاد سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... بے شک سب سے زیادہ خوفناک چیز جس کا میں اپنی امت پر خوف کھاتا ہوں۔ تین بار فرمایا۔ پھر اس کو ذکر کیا اس نے اسی کی مثل۔

۱۰۳۱۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو محمد بن بکر برسانی نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن اصم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہارے اوپر فقر محتاجی کا خوف نہیں رکھتا ہوں بلکہ میں تمہارے بارے میں کثرت مال کی طلب اور اس طلب میں ایک دوسرے پر

(۱۰۳۱۲)..... (۱) فی ن : (الھاشمی)

سبقت لے جانے کے تنگ دو سے ڈرتا ہوں۔ میں تمہارے بارے میں غلطی اور گناہ سے نہیں ڈرتا ہوں بلکہ تمہارے اوپر ڈرتا ہوں تعمد سے اور قصداً غلط کام کرنے سے۔

۱۰۳۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو زید بن وہب جہنی نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو ڈائن کھا گئی ہے یعنی قحط سالی کھا گئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں پر ڈائن کے علاوہ چیز کا زیادہ خطرہ ہے تمہارے اوپر وہ ہے دنیا جو تمہارے اوپر اونڈیل دی جائے گی اے کاش کہ میری امت کے لوگ سونا نہ پہنتے (یعنی نہ استعمال کرتے) اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے یزید سے۔لگڑ بگڑ۔بجو۔کفتار۔ڈائن۔قحط سالی۔)

۱۰۳۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید بن مسعود سکری نے نیساپور میں اور ابواحمد حسین بن علوشا اسد آبادی نے وہاں پر۔دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک قطیعی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی نے ان کو ابوعبدالرحمن عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوہانی نے ان کو ابوعلی نے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے سنا تھا فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔لوگ آپ کو نماز میں کھڑے نہ ہو سکنے کی وجہ بیان کرتے یعنی جوان کو بھوک لاحق ہوتی تھی وہ زیادہ تر اہل صفہ تھے۔یہاں تک کہ دیہات کے لوگ ان کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ مجنون اور دیوانے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا کر فارغ ہو جاتے تھے تو ان کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔اور فرماتے تھے کہ اگر تم لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اللہ کے ہاں انعامات ہیں تو تم یہ چاہتے کہ تمہارا فقر اور فاقہ اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔فضالہ نے کہا ہے کہ اس دن میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔

تہہ بند کا گردنوں کے ساتھ بندھا ہوا ہونا

۱۰۳۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مبشر بن مکسر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حازم نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں حاضر ہوتے تھے اس حال میں کہ ان کی چادریں یعنی تہہ بند ان کی گردنوں میں بندھے ہوتے تھے۔

۱۰۳۱۸:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں عہد رسول اللہ میں عورتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدوں سے اپنے سر نہ اٹھایا کریں اس وقت تک جب تک کہ مرد حضرات اپنے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھ جایا کریں۔یہ ان کی چادریں تنگ اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے حکم ہوا تھا۔

۱۰۳۱۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے اور یوسف بن قاضی نے ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ تہہ بند چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کی گردنوں میں بندھے ہوتے تھے لہٰذا عورتوں سے کہا گیا تھا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھایا کرو یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بخاری نے ان کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے۔

(۱۰۳۱۶).....أخرجه الترمذي في الزهد (۳۹) عن عباس الدوري عن عبدالله بن يزيد المقرىء. به وقال حسن صحيح

۱۰۳۲۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق اصحاب صفہ ستر آدمی تھے جن کے اوپر اوڑھنے کی چادریں تک نہیں ہوتی تھیں۔

۱۰۳۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس میکالی نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو حدیث بیان کی بشر بن عبداللہ نے واثلہ بن اسقع سے وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ ہم لوگوں میں سے کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں تھا جس کے اوپر مکمل کپڑا موجود ہو گرد وغبار اور میل سے ہماری کھالوں کے اوپر پسینے کی وجہ سے تہہ جمی ہوئی تھی۔

۱۰۳۲۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو ولید بن عبداللہ حمصی نے ان کو خیثمہ سلیمان بن حیان نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ میں فقراء نمازیوں میں سے اہل صفہ میں سے تھا۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا حال ہوگا میرے بعد تمہارا جب تم لوگ گندم کی روٹی گھی (تیل) کے ساتھ پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔ اور تم قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور قسم قسم کے کپڑے زیب تن کرو گے۔ تم لوگ آج کے دن بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہو گے؟ ہم نے کہا کہ اس وقت بہتر ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ آج بہتر ہو۔ حضرت واثلہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر بہت زیادہ ایام نہیں گذرے تھے کہ ہم پیٹ بھر کر گندم کی روٹی گھی کے ساتھ بھی کھانے لگے اور رنگ رنگ کے کھانے بھی کھائے اور قسم قسم کے کپڑے بھی پہنے اور ہم سواریوں پر بھی سوار ہونے لگے۔

اسلام کے مہمان

۱۰۳۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر محمد بن بغداد نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (معبود مشکل کشا حاجت روا) بے شک میں اپنے کلیجے کو (پیٹ کو) بھوک کی وجہ سے زمین کے ساتھ لگا لیتا تھا یعنی پیٹ کے بل زمین پر پڑا رہتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ انہوں نے آگے حدیث کو ذکر کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ اصحابہ صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ گھر کی طرف ٹھکانہ پکڑتے تھے نہ مال کے ساتھ (یعنی ان کا نہ گھر در تھا نہ مال متاع تھا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب صدقہ آجاتا تو آپ ان کے پاس بھیج دیتے تھے آپ اس میں خود کچھ بھی نہیں لیتے تھے نہیں کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آجاتا تو ان کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے تھے اور ان کو بھی اس میں شریک کرتے تھے۔

۱۰۳۲۴:...... اور حدیث کو ذکر فرمایا ہم نے اس کو مکمل طور پر کتاب دلائل النبوہ میں نقل کیا ہے بخاری نے اس کو صحیح میں ابونعیم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو وھب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابوحرب بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ نے یعنی نضری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا وہ جب مدینے میں آتا تھا۔ تو اس کا اگر کوئی جاننے والا موجود ہوتا تو اس کے پاس چلا جاتا تھا اگر نہ ہوتا وہ اصحاب صفہ کے پاس آجاتا تھا یہ کہتے ہیں کہ میں خود بھی اصحاب صفہ کے پاس اترا ہوا تھا میں نے ایک آدمی کے پاس دوستی کر رکھی تھی وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے اوپر ایک مد جاری کرتے تھے دو آدمیوں کے درمیان یہ کھجوریں ہوتی تھیں۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کا سلام پھیرا تو ہم میں سے

ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی یارسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹوں کو گرمی سے جلا کے رکھ دیا ہے اور ہم سے حیف پھٹ گئے ہیں۔حیف کپڑے کی چادریں ہوتی تھیں جو یمنی چادروں کے مشابہ ہوتی تھیں۔ کہتے ہیں یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف مائل ہوئے اور اس پر تشریف فرما ہوئے۔اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی۔پھر آپ نے اپنی قوم کی تکلیف کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ حتی کہ میں اور میرا دوسرا ساتھی دس دن سے زیادہ اس طرح رہے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے بریر کے سوا کچھ نہ تھا۔اور بریر پیلو کے درخت کا پھل ہوتا تھا (یعنی پیلو) لہذا ہم لوگ اپنے انصاری بھائیوں کے پاس پہنچے ان لوگوں کے پاس بھی کھانے کے لئے سب سے بڑی چیز کھجوریں تھیں۔ان لوگوں نے ہمیں اس میں ازراہ ہمدردی شریک کرلیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں ضرور کھلاتا۔لیکن تم لوگ شاید ایسا زمانہ پالو گے۔ جو شخص تم میں سے اس وقت کو پالے گا اس وقت تم لوگ کعبے کے غلاف کے مثل لباس پہنو گے۔ اور صبح وشام تمہارے پاس کھانے کے تھال اور لگن آیا کریں گے۔اس کے سوا دیگر راویوں نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ آج تم لوگ آپس میں محبت کرتے ہو اور تم اس وقت ایک دوسرے سے بغض رکھو گے۔بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارے گا۔

دنیا اپنے ختم ہونے کا اعلان کر چکی

۱۰۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے اس نے اس اضافے کو بھی ذکر کیا ہے اور اسی مفہوم کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۳۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے......ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ''ح'' نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو شیبان بن فرح نے دونوں نے کہا۔

ان کو خبر دی سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو خالد بن عمیر عدوی نے وہ کہتے ہیں عقبہ بن غزوان نے ہم لوگوں کو خطبہ دیا اور اس نے اللہ کی حمد وثنا کی۔پھر فرمایا امابعد بے شک دنیا اپنے ختم ہوجانے کا اعلان کر چکی ہے۔

اور پیچھے لوٹ کر برابر آچکی ہے، نہیں باقی رہ گیا اس میں سے مگر جیسے انڈیلا ہوا پانی جسے دھو کر برتن میں سے کوئی شخص بچا ہوا پانی گرادیتا ہے۔ بے شک تم لوگ اس دنیا سے ایسے دار کی طرف لوٹنے والے ہو جس کو زوال نہیں ہے لہذا اب جب تمہیں موت آئے تو خیر کے ساتھ دنیا سے منتقل ہوجاؤ۔

بے شک انہوں نے ہمارے لئے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر اس میں گرایا جائے گا وہ ستر سال تک اس میں نیچے گرتا جائے گا اور جہنم کی گہرائی معلوم نہیں کرسکیں گے۔ اللہ کی قسم تم لوگ جہنم کو ضرور بھرو گے پھر تم حیران ہوگئے۔اور اس نے ہمارے لئے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اور اس کی مسافت چالیس سال کی ہوگی۔اور اس پر ایک ایسا دن ضرور آئے گا کہ وہ ہجوم کی وجہ سے اور انبوہ کی وجہ سے تنگ ہو چکا ہوگا۔البتہ تحقیق میں دیکھتا تھا اپنے آپ کو سات میں سے ساتواں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جن کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا مگر درختوں کے پتے یہاں تک کہ ہماری باچھیں خشک ہوگئی تھیں۔ چنانچہ میں نے ایک چادر نیچے سے اٹھائی اور اس کو بیچ سے پھاڑ کر دو حصے کر کے ایک حصہ میں نے لیا اور دوسرا حصہ سعد بن مالک کو دے دیا۔ میں نے ایک حصے کے ساتھ تہہ بند

(۱۰۳۲۵)......(۱) فی ن : (مدین)

باندھا اور دوسرے کے ساتھ سعد نے تہہ بند باندھا۔

مگر آج تو یہ حال ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو ہم میں سے کوئی آدمی نہیں رہتا مگر کسی نہ کسی شہر کا امیر اور حکمران بن چکا ہوتا ہے۔ اور میں بے شک اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے دل میں عظیم بن جاؤں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں۔ بے شک حالت یہ رہی ہے کہ نہیں گذری کوئی نبوت ہرگز مگر تبدیل ہوگئی حتیٰ کہ آخری انجام اس کا بادشاہت ہی بنی میرے بعد تم لوگ امیروں اور حکمرانوں کو آزماؤ گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں شیبان بن فروخ سے۔

۱۰۳۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن حسن بن مہاجر نے ان کو عمرو بن سواد عامری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن رباح ابوفراس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تمہارے لئے روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کون سی قوم ہو گے؟

عبدالرحمن نے کہا۔ ہم ایسے کہیں گے جیسے اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم اس سے مختلف ہو گے تم لوگ ایک دوسرے سے رغبت کرو گے۔ پھر تم ایک دوسرے کے ساتھ سفر کرو گے پھر تم ایک دوسرے سے نفرت کرو گے۔ پھر باہم بغض رکھو گے۔ یا اس کی مثل فرمایا تھا پھر تم لوگ مہاجرین کے ٹھکانوں میں چلے جاؤ گے۔ پھر تم لوگ بعض کو بعض کی گردنوں پر سوار کرو گے۔ مسلم نے اس کو عمرو بن سواد سے روایت کیا ہے۔

روم وفارس کے فتح کی بشارت

۱۰۳۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ہارون بن ابراہیم امام نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی موسیٰ بن عبیدہ نے۔ ان کو خبر دی عبداللہ بن عبیدہ نے عروہ بن زبیر سے یہ کہ مصعب بن عمیر آئے اور ان پر جو چادر تھی وہ ان کا جسم چھپانے کے لئے ناکافی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تھی سب نے اس کو جب دیکھا تو شرم سے ان کے سر جھک گئے ان کے پاس بھی اس قدر کپڑا فالتو نہیں تھا جس سے اس کا تن ڈھکنے کے لئے اس کو دے سکتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف تحسین فرمائی کہتے ہیں کہ اس نے سلام کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ میں نے اس کو دیکھا ہے اپنے والدین کے پاس قریش کے نوجوانوں میں سے اس کے والدین کے نزدیک اس کی مثل کوئی جس کا وہ اکرام کریں۔ اور اس کو آرام دیں۔

چنانچہ وہ یہاں سے اللہ کی رضاء کی تلاش میں نکلے تھے اور رسول اللہ کی نصرت کے لئے نکلے تھے۔ خبردار اگر تم لوگ دنیا کو اس قدر جانو جتنا میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے اچاٹ ہو کر راحت محسوس کریں۔ خبردار تمہارے اوپر ایک خاص وقت آئے گا کہ تم لوگ روم کو اور فارس کو فتح کرلو گے لہٰذا صبح کو تم ایک پوشاک پہنو گے تو شام کو دوسری پہنو گے اور صبح کو تمہارے پاس کھانے کا بھرا برتن الگ آئے گا اور شام کو الگ۔

۱۰۳۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو عبداللہ بن عبیدہ نے ان کو عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ جانتے ہوتے دنیا کو جتنا کہ میں

(۱۰۳۲۷)...... أخرجه مسلم (۲۲۷۸/۴) وأخرجه المصنف في البعث (۲۶۰ و ۵۳۵ و ۵۳۶) بتحقيقي وانظر الترغيب للأصبهاني (۹۹۶) بتحقيقي

(۱۰۳۲۸)...... أخرجه مسلم (۲۲۷۴/۴)

جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے اوراٹھ جاتے اوراچاٹ ہوجاتے۔

اہل صفہ کے بارے میں آیت شریفہ کا نزول

۱۰۳۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن حافظ نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے مجاہد سے اس نے عبداللہ بن سخبرہ سے اس نے علی سے انہوں نے کہا کہ کوفے میں کوئی باقی ایسے نہیں رہا تھا ہر شخص خوش حال اور تروتازہ تھا بے شک کم تر درجے کی آدمی کو بھی یہ سہولت حاصل تھی کہ وہ اس کو پینے کے لئے میٹھا پانی میسر تھا اور سایہ حاصل رہنے کے لئے میسر تھا اور کم درجہ کا انسان بھی گندم کی روٹی کھاتا تھا۔ یقینی بات ہے کہ یہ آیت اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

ولوبسط اللّٰہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن اللّٰہ ینزل وبقدر مایشآء.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کردیتا تو زمین پر بغاوت کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اتارتا ہے۔

یہ اس لئے ہیں کہ انہوں نے یہ کہا تھا کاش کہ ہمارے ایسے ایسے ہوتا یعنی انہوں نے دنیا کی تمنی کرلی تھی۔

۱۰۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے اور محمد بن اسماعیل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ نے کہا سنے سنا عمر بن حریث وغیرہ سے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ولو بسط اللّٰہ الرزق لعبادہ لبغوافی الارض ولکن اللّٰہ ینزل بقدر مایشآء.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کردیں تو زمین پر سرکشی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ

جس قدر اندازے کے مطابق چاہتے ہیں اتارتے ہیں۔

یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے کہا تھا کاش کہ ہمارے لئے اس قدر رزق ہوتا۔ گویا کہ انہوں نے دنیا کی تمنا اور آرزو کی تھی۔

۱۰۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوالحسن عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے اور ابوجعفر محمد بن اسماعیل صائغ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی روح بن عبادہ نے ان کو عوف نے حسن سے یہ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل صفہ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو شدید حالت میں دیکھا۔ صائغ نے اپنی حدیث میں کہا کہ اہل صفہ وہ لوگ تھے جو ہجرت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجاتے تھے جن کا نہ گھر بار ہوتا نہ کنبہ قبیلہ نہ مال متاع (صرف ایمان واسلام سے آراستہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے) پھر جب ان کی حاجت وضرورت مسلمانوں پر سامنے آتی۔ تو کوئی مسلمان ان میں سے ایک آدمی کو ساتھ لے جاتا کوئی دو کو لے جاتا۔ کوئی تین آدمیوں کو لے جاتا ان میں سے جو باقی بچ جاتے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ گھر میں موجود ہوتا ان کو کھلاتے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ اور دن رات آرام کی جگہ مسجد کا صفہ ہوتا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ آج بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہوں گے جب صبح کو ایک پوشاک پہنو گے اور شام کو دوسری پوشاک صبح کو ایک کھانا کھاؤ گے شام کو دوسرا کھانا ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آج بھی بہتر ہیں اور اس وقت آج سے زیادہ بہتر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم آج کے دن بہتر ہو اس دن سے۔

۱۰۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوسعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عباس دوری نے اور حسن بن مکرم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن عمر عمری نے ان کو ربیعہ نے عطاء سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیسے ہوگے اس وقت جب صبح کو تمہارے پاس کھانے کے ایک تھال آئیں گے

اورشام کودوسرے؟ تم اس دن بہتر ہو گے یا آج بہتر ہو؟ لوگ بولے ہم اس وقت بہتر ہوں گے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ آج بہتر ہو۔

۱۰۳۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو مغیرہ خراسانی نے ان کو ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے اس نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کو بشارت دے دو بلندی اور اونچے مرتبے کی نصرت کی اور تمکین فی الارض (دھرتی پر پنپنے کی) اور ان میں سے جو بھی آخرت کا عمل دنیا کمانے کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے

۱۰۳۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابوالمغیرہ نے ان کو صفوان بن عمر نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو ابو مالک اشعری نے جب ان کو وفات آن پہنچی تو فرمایا اے اشعریوں کی جماعت تم میں سے جو موجود ہے وہ ان تک بات پہنچا دے جو موجود نہیں ہیں۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ اور ناگواری آخرت کی مٹھاس ہے۔

۱۰۳۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اور عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہٰذا تم اس چیز کو ترجیح دو جو باقی رہے گی اس چیز پر جو فنا ہو جائے گی۔ یعنی آخرت کو دنیا پر۔

جس کی فکر دنیا کی فکر ہو

۱۰۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حجاج نے یعنی ابن محمد نے ان کو شعبہ نے......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابان نے اپنے والد سے اس نے زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: جس شخص کی فکر دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے پراگندہ کر دیتے ہیں اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں۔ اور دنیا میں سے اس کو وہی کچھ دیتے ہیں جو اس کے لئے لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کی ہو۔ اللہ اس کے دل میں تمنا پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے معاملے مجتمع کر دیتے ہیں اور اس کے پاس دنیا رسوا ہو کر آتی ہے۔ اور یہ اول کے مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب وہ آخرت کو محبوب رکھے گا تو دنیا کی طلب میں مبالغہ کرے گا۔ اور یہ دنیا کا اضرار ہے۔ پھر اس کے پاس اس میں سے اسی قدر دنیا آئے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ اللہ کی مشیت سے......

جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہو

۱۰۳۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عمران

(۱۰۳۳۸)......(۱) فی ن : (ھمتہ)

بن زائدہ بن نشیط نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو خالد والبی نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

من کان یرید حرث الآخرۃ نزدلہ فی حرثہ و من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا و ما لہ فی الاخرۃ من نصیب.

جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کو اس میں سے دے دیں گے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لئے فارغ کرلے میں تیرا سینہ غنا سے بھردوں گا۔ اور تیرے فقر کو روک دوں گا۔ اور اگر تو ایسا نہ کرسکے تو تیرے دل کو شغل سے بھردوں گا اور تیرے فقر کو بھی نہیں روکوں گا۔

۱۰۳۴۰:...... جو شخص فکر وغم کو ایک آخرت کا فکر وغم بنادے اللہ تعالیٰ اس کو اس کی فکر دنیا سے کفایت کرتے (یعنی اس کی دنیا کی ضرورت پوری کردیتے ہیں) اور جو شخص گونا گوں قسم کی فکریں اپنالے اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتے کہ وہ دنیا کی کون سی وادیوں میں ہلاک ہوجائے۔

فکر آخرت

۱۰۳۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد نے ان کو اسماعیل بن اسحاق سراج نے ان کو یحیٰ بن یحیٰ نے ان کو محاربی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ...... اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا یعنی ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کو ابومسہر نے ان کو ابومعاویہ نے اسماعیل سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس وقت بندے کا مطمع نظر دنیا ہی رہ جائے اللہ اس پر اس کی ضروریات کو پھیلا کر عام کردیتے ہیں اور اسکے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردیتے ہیں لہٰذا وہ صبح کو بھی فقیر ہوتا ہے اور شام کو بھی فقیر ہی ہوتا ہے۔ اور جس شخص کی فکر فکر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی دل میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں لہذا وہ صبح کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے۔ یہ الفاظ سلمی کی روایت کے نہیں۔

غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو

۱۰۳۴۲:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عباس نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی کثرت مال اور عزت سے نہیں ہوتا بلکہ غنی دراصل دل کا غنی ہوتا ہے۔

اور ابن اعرابی کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ اصل غنی ہونا دل کا غنی ہونا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں احمد بن یونس سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۱۰۳۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بلال نے ان کو یحیٰ بن ربیع مکی نے۔ ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ غنی ہونا کثرت عزت سے نہیں ہوتا لیکن غنی ہونا دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۳۴۴:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر نے اس کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد جبیر بن نضیر سے اس نے ابوذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کثرت مال غنا (غنی ہونا) ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ یہی تو غنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مال کی کمی فقر وغربت ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ یہی فقر وغربت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی غنا دل کا غنا ہے اور حقیقی فقر دل کا فقر ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قریش کے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا قریش کے ایک آدمی کے بارے میں کہ کیا تم فلاں شخص کو پہچانتے ہو؟

میں نے کہا کہ جی ہاں یارسول اللہ آپ نے پوچھا کہ تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے بتایا کہ اچھا ہے جب کسی سے کچھ مانگے تو اس کو مل جاتا ہے اور جب ملنے آئے تو لوگ اس کو بٹھاتے ہیں۔ کہتے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک دوسرے اصحاب صفہ کے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا کہ کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں یارسول اللہ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اس کی تعریف توصیف کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے اس شخص کو پہچان لیا۔ میں نے کہا جی ہاں میں اس کو جانتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم ان کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا وہ مسکین آدمی ہے اہل مسجد میں سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لئے خیر و بھلائی ہے پورے اہل زمین میں سے۔ مثل آخر کے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ کیا اس کو ایسے نہیں دیا جاتا جیسے آخری آدمی بعض سے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ خیر اور مال عطا کیا جائے تو وہ اس کا اہل ہے اور اگر اس سے صرف نظر کر لی جائے تو وہ تحقیق نیکی تو عطا کیا گیا ہے۔

۱۰۳۴۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو صائغ نے وہ محمد بن اسماعیل ہے ان کو مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو شرحبیل بن شریک نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حنبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق کامیاب ہوگیا وہ شخص جو مسلمان ہوگیا اور ضرورت کا رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اس کو قناعت دے دی اسی پر اللہ نے جو اس کو دیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے عبداللہ بن یزید سے۔

کامیاب اشخاص

۱۰۳۴۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ عبدالکریم نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سعید بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن سلمہ جمحی نے اس نے سنا عبد بن عمرو ابن العاص سے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے اس کو لکھ لیا تھا مجھے اچھی لگی تھی پھر میں نے اس کو جب حفظ کر لیا تو اس کو مٹا دیا۔ فرمایا تحقیق کامیاب ہوگیا وہ شخص جو مسلمان ہوگیا اور اس کا رزق بقدر ضرورت ہوا اور اس نے اسی پر صبر کیا۔

۱۰۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق [illegible] ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

فلنحيينه حياة طيبة

(۱۰۳۴۵)......(۱) في ن : (زيد)

ہم فلاں کو پاکیزہ حیات عطا کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ قناعت کرنے والا ہوتا ہے۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے قناعت عطا فرما اسی کے ساتھ جو آپ نے مجھے رزق دیا اور میرے لئے اسی میں برکت ڈال دے اور اس میں سے ہر چیز کے غائب ہو جانے اور ختم ہو جانے کے وقت اس کی جگہ بہتر عطا فرما۔

۱۰۳۴۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابراہیم حیری نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد بن مالویہ نے ان کو عمرو بن زرارہ کلابی نے ان کو جریر نے قابوس بن ظبیان سے ان کو ان کے والد نے ابن عباس سے۔وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا جس وقت انہوں نے اپنے رب سے ہم کلامی کی تھی۔اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرے گا۔پھر انہوں نے پوچھا تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والا کون ہے۔فرمایا کہ جو شخص اپنے نفس کے خلاف فیصلہ دے جیسے دوسرے لوگوں کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔پھر پوچھا کہ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ غنی ہے فرمایا کہ جو شخص میرے دیئے ہوئے پر خوش رہے۔

۱۰۳۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ اعمش نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوخثیمہ زہری بن حرب نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللهم اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ تو آل محمد کے رزق بقدر تحفظ حیات بنا (یعنی جس کو کھا کر بس زندہ رہ سکیں)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن محمد سے اس نے محمد بن فضیل سے۔اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے اور اس نے اس کو روایت کیا ہے اشج سے اس نے ابواسامہ سے۔اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس طرح تھی کتاب دلائل النبوۃ میں۔اور اس کتاب میں اور ان دنوں کے علاوہ بھی۔

۱۰۳۵۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے ربعی سے اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص خرچ کے اعتبار سے۔

وہ ہے جو کم ذمہ داریوں والا ہو۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خفیف الحاذ کون ہوتا ہے۔فرمایا وہ شخص کہ جس کا گھر بار بھی نہ ہو اور اولاد بھی نہ ہو۔

رواد بن جراح اس روایت کرنے میں متفرد ہے یہ عسقلانی ہے سفیان ثوری سے روایت کرتا ہے۔

قابل رشک شخص

۱۰۳۵۱:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے "،" کو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہلال بن عمرو بن ہلال ابو غالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ

رشک کرنے کے قابل وہ شخص ہے خفیف ذمہ داریوں والا ہو (جس کی اہل وعیال کی ذمہ داری نہ ہو یا ہلکی پھلکی ہو) جس کو نماز قائم رکھنے کا کامل حصہ اور بہرہ حاصل ہو۔ اور جس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائے اور اپنے رب کی عبادت احسن طریقے سے کرے اور لوگوں میں گمنام آدمی ہو۔ جس کی موت اس کے ساتھ جلدی کرے، جس کے مددگار کم ہوں جس کو رونے والے بھی کم ہوں۔

۱۰۳۵۲:..... اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ بن زحر نے علی بن یزید سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دنیا کس قدر کافی ہے

۱۰۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حارث بن محمد بن عبد الکریم نے ان کو ان کے دادا محمد بن عبد الکریم عبدی نے ان کو ہثیم بن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو دکین بن ربیع نے ان کو عدی بن ثابت انصاری نے۔ ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو ثوبان نے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کس قدر دنیا کافی رہے گی؟ فرمایا: صرف اس قدر جو تیری بھوک چھپا دے۔ اور تیرا ستر ڈھک دے۔ اور اگر تیرا گھر ہو تو وہ تجھ پر سایہ کر دے بس یہی کافی ہے۔ اور اگر تیری سواری ہو جس کے اوپر سواری کرے تو بس بہتر ہے۔

ابو احمد نے کہا کہ ہشیم بن عدی انتہائی ضعیف ہے۔ اور وہ صرف حسن بن عمارۃ سے عدی بن ثابت سے ہی پہچانا جاتا ہے۔

۱۰۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن خالد بن عبد الملک نے ان کو ان کے چچا ولید بن عبد الملک نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو عدی بن ثابت نے۔ اس نے اس کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ مالینی کی کتاب میں ربیع کے درمیان رکین تھا۔ اور صحیح اور درست ربیع بن رکین بن ربیع ہے۔

۱۰۳۵۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو احمد بن اسحٰق ابو الحسین سرخسی نے ان کو محمد بن عبد الکریم مروزی نے ان کو ہثیم بن عدی نے ان کو شعبہ نے اور رکین بن ربیع نے اس کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا گھر جو تجھے چھپائے اور سواری جس پر تو سواری کرے۔

۱۰۳۵۶:..... اور اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوا نے احمد بن اسحٰق سے۔ لہٰذا کہا ہے شعبہ نے اور رکین بن ربیع اور ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن سعید مروزی نے ان کو احمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مگر اس نے سواری کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں یہ کہا ہے کہ اگر گھر ہو جو تجھے چھپائے تو بس۔

۱۰۳۵۷:..... اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو صانع نے اور ابو یحییٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو حسن بن ابو جعفر نے ان کو لیث نے عبید اللہ سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ رشک کرنے کے لائق وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو نماز میں کامل بہرہ رکھتا ہو جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو اور اس کی عبادت احسن طریقے سے کرتا ہو اور لوگوں میں گم نام شخص ہو۔

راوی کہتا ہے ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ دنیا میں سے کس قدر کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ اس قدر جو تیری بھوک کا سد باب کر دے۔ اور تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرا گھر ہو جس میں تو ٹھکانہ حاصل کر سکے تو بس یہی کافی ہے۔ اور اگر تیرے پاس سواری کا جانور ہو

(۱۰۳۵۲)..... أخرجه الترمذی فی الزهد (۵) من طریق یحیی بن أیوب عن عبید الله بن زحر. به.

وسبق برقم (۱۲۶۷) (۱۰۳۵۵)..... فی ن: (ثنا أبو الحسن)

جس پر تو سوار ہوتا ہو تو وہ بہتر ہے اور تہہ بند سے اوپر جو کچھ ہے۔اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا اور دیوار کے سائے سے زائد جو کچھ ہے قیامت کے دن بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔

۱۰۳۵۸:......ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم مزکی نے ان کو موسیٰ بن عبدالمؤمن نے ان کو عبداللہ بن ہانی عقیلی نے ان کو ابوہانی بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابراہیم بن ابوعبلہ نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جسمانی طور پر عافیت عطا کیا جائے۔اور اپنی چراگاہ یعنی جگہ اور ٹھکانے کے اعتبار سے امن میں ہو اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی ہو تحقیق اس کو دنیا نے جگہ دے دی۔

اے ابن آدم تجھے اس قدر کفایت کرے جو تیری بھوک کا سامان کر دے جو تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرے پاس گھر ہو جو تجھے چھپائے اور تحفظ دے تو بس یہ کافی ہے اور اگر سواری ہو جس پر تو سواری کرے تو وہ ضرور رکھے۔بے شک روٹی اور مٹکے کا پانی کافی ہے۔اور ستر ڈھکنے کے ماسوا جو کچھ ہو اس کا تجھے حساب دینا ہوگا۔

۱۰۳۵۹:......ہمیں خبر دی استاذ ابواسحاق اسفرائنی نے ان کو احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن وہب دینوری نے ان کو عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمٰن عقیلی نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۰۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو میں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ابوبکر زاہری نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم تیرے پاس جو کچھ ہے وہ تیرے لئے کافی ہے۔ اور آپ وہ تلاش کر رہے ہو جو تجھے گمراہ کر دے گا۔اے ابن آدم نہ تو قلیل کے ساتھ آپ قناعت کر کے بھوکے مریں گے اور نہ ہی کثیر کے ساتھ آپ شکم سیر ہوں گے۔اے ابن آدم جب تجھے تیرے بدن میں سلامتی حاصل ہو تیرے ٹھکانے میں تجھے امن حاصل ہو اور تیرے پاس تیرے آج کے دن کی روزی موجود ہو تو پھر دنیا پر خاک ہو۔یعنی ہلاکت ہو۔

۱۰۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن محمد شعیثی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو ابوعصمہ حزان بیہقی نے ان کو عصمہ بن سلیمان واسطی نے ان کو سلام نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت آپ اپنے گھر میں امن میں ہوں اور جسمانی اعتبار سے عافیت میں ہوں اور آپ کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو تو پھر (زیادہ) دنیا (طلب کرنے پر) خاک ڈالو۔

۱۰۳۶۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن نے یعنی ابن ابوشمیلہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سلمہ سے یعنی ابن عبیداللہ بن محصن نے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنے بل میں (ٹھکانے اور گھر میں) امن والا ہو اپنے وجود اور جسم میں خیر و عافیت دیا گیا ہو۔اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو پس گویا کہ دنیا نے اس کے لئے کفایت کر لی (یعنی اتنی بہرہ دنیا سے کافی ہے) اس باب کے تحت یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۳۶۳:......تحقیق بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے غیر جامع میں بشر بن مرحوم سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابو ابوشمیلہ انصاری سے اس نے سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اور یہ نہیں کہا کہ اپنے والد سے اور سلمہ سے اور اسی طرح اس کو کہا ابوعیسیٰ نے۔

ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابونصر احمد بن محمد بن خالد نے ان کو احمد بن محمد بن خلیل بزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو بشر بن مرحوم نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۶۴:......اور اسی طرح کہا ہے تاریخ میں عبدالرحمٰن بن ابوشمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبداللہ بن محصن نے ان کو ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سلیمان بن اشعث نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حمید مزکی نے ان کو ان کے والد نے معاویہ بن حیدہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یارسول اللہ مجھے دنیا میں سے کس قدر کفایت کرے گا۔ (آپ نے فرمایا) اگر گھر ہو تو یہ تو ضروری ہے اور اگر (سواری) کا جانور گدھا وغیرہ ہو تو وہ بھی ضرور باندھ اور اگر روٹی اور پانی کے لئے مٹی کا برتن ہو تو (بس اسی قدر دنیا کا اسباب کافی ہے) اور ستر ڈھکنے کے علاوہ جو کچھ ہے اس کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا۔

۱۰۳۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبدالغفار ازدی نے ان کو ابویحییٰ وقار اور ایلی ہارون بن سعید بن ہثیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ جب بھوک کی خواہش شدت اختیار کر جائے تو لازم کر لے ایک روٹی اور مٹکے کے پانی کا ایک گھونٹ یا سادہ پانی اور حرملہ کی ایک روایت میں ہے۔ جب بھوک کا کتا (یعنی خواہش) ایک روٹی کے ساتھ اور سادہ پانی کے ایک گلاس کے ساتھ روکا جا سکے تو پھر دنیا پر اور اہل دنیا پر ہلاکت ہو۔

ضرورت سے زائد اسباب کا بروز قیامت حساب ہوگا

۱۰۳۶۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو حسن نے ان کو حمران نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو چیز ابن آدم سے فاضل اور زائد ہو۔ سوکھی روٹی کا ٹکڑا۔ اور کپڑا جو اس کی شرم گاہ ڈھک دے اور گھر جو اس کو چھپائے بس اس کے سوا جو کچھ ہے وہ حساب ہے۔ قیامت کے روز اس کا اس سے حساب لیا جائے گا۔ چنانچہ حمران سے پوچھا گیا آپ کو کیا ہوا کہ آپ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ وہ بڑے خوش لباس تھے۔ فرمایا کہ دنیا نے مجھے جھکا دیا ہے۔ یہ الفاظ حدیث حربی کے ہیں۔

(۱۰۳۶۶)......أخرجه ابن عدی (۲۴۲۵/۶)

(۱۰۳۶۷)......أخرجه أحمد والترمذی (۲۴۴۴) وقال: صحیح والحاکم (۳۱۲/۴) وصححه ووافقه الذهبی والطبرانی فی الکبیر (۹۱/۱ رقم ۱۴۷) من طریق حریث. به.

تین چیزوں کا حساب نہیں

۱۰۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد مدنی نے ان کو اسحٰق بن راہویہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ہشام بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

کہ تین چیزیں ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں لیا جائے گا کپڑے کا ٹکڑا جس کے ساتھ انسان اپنی شرم گاہ چھپاتا ہے۔اور روٹی کا ٹکڑا جس کو کھا کر وہ اپنی کمر مضبوط کرتا ہے۔اور مخصوص سایہ جس کے ساتھ وہ سایہ حاصل کرتا ہے۔

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔یہ مرسل ہے مگر اس مفہوم میں جید اور عمدہ ہے اور ساتھ روایت کے لئے شاہد ہے۔

بہترین رزق

۱۰۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوسعید حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعد بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا؛

کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ اور مخفی ہو اور بہتر رزق وہ ہے جو پورا ہو جائے۔

حضرت سعد سے مروی سابقہ صحیح حدیث میں مایکفی سے یہی مذکورہ چیز مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ غنی کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابوبکر حنفی نے عبدالکبیر بن عبدالمجید سے ان کو بکیر بن مسمار نے ان کو عامر بن سعد نے کہ ان کے بھائی عمر حضرت سعد کے پاس آئے اپنی بکریوں کے ساتھ جو مدینے سے باہر تھیں سعد نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا۔

کہ میں اس مال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جب وہ آ گیا تو اس نے کہا اے ابا جان کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ اپنی بکریوں میں چرواہے ہوتے اور لوگ مدینے میں اس مال کی ملکیت میں جھگڑا کریں؟

چنانچہ حضرت سعد نے اپنے بیٹے عمر کے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ چپ ہو جا۔بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ متقی پرہیزگار غنی آدمی کو اور پوشیدہ آدمی کو پسند فرماتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عباس بن عبدالعظیم سے اس نے ابوبکر حنفی سے۔

دنیا سے محبت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۷۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے......اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبید بن عبیدہ نے ان کو معتمر

(۱۰۳۶۸)......أخرجه عبدالله بن أحمد بن حنبل في الزهد (۶۴) بتحقيقي من طريق بشر بن الحارث عن عيسى بن يونس. به.

(۱۰۳۶۹)......أخرجه أحمد (۱/ ۱۷۲ و ۱۸۰ و ۱۸۷) من طريق أسامة بن زيد. به.

(۱۰۳۷۰)......أخرجه مسلم في الزهد (۱)

نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو خثیمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مشتبہ امور ہوں گے لہٰذا تم لوگ اپنے اوپر سنجیدگی اور متانت کو لازم کر لینا۔ بے شک ایک آدمی تم میں سے اگر خیر میں رہ کر کسی کے تابع اور پیچھے بھی رہے تو یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ شر میں رہتے ہوئے سردار ہو۔

۱۰۳۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عمرو بن عبید تمیمی عبشمی نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ تمہارے خلاف قومیں اس طرح مدعو کی جائیں گی جیسے ایک قوم کھانے کے اوپر بلائی جاتی ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ کیا یہ کیفیت ہماری قلت اور تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ جھاگ ہوں گے جیسے سیلاب کی جھاگ ہوتی ہے۔ تمہارے دلوں میں کمزوری واقع کر دی جائے گی۔ اور تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب کھینچ لیا جائے گا اور یہ سب کچھ تمہاری دنیا سے محبت اور موت سے کراہت اور ناپسندی کی وجہ سے ہوگا یہ اسی طرح مروی ہے اسی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت اور تحقیق ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے روایت کیا ہے ثوبان سے اس نے نبی کریم سے بطور مرفوع روایت کے۔

دو فرشتوں کا اعلان کرنا

۱۰۳۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ سے اس نے خلید بن عبداللہ عصری سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں طلوع ہوتا ہرگز کسی بھی دن کا سورج مگر اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ دونوں اعلان کرتے ہیں اور وہ دھرتی پر رہنے والی تمام مخلوقات کو سنواتے ہیں جن وانس کے سوا۔ اے لوگو تم آ جاؤ اپنے رب کی طرف بے شک جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ بہتر ہوتی ہے اس چیز سے جو کثیر ہو اور غافل کر دے اور غروب نہیں ہوتا کوئی سورج ہرگز مگر اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو اعلان کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ خرچ کرنے والے کو خرچ کر دینے کے بعد مزید عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کا مال تلف اور ضائع فرما۔

جو شخص دنیا کو حاصل کرے

۱۰۳۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابومحمد حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو حجاج بن فرافصہ نے ان کو مکحول نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ راوی کہتے ہیں کہ قبیصہ کی ایک روایت میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مرفوع بیان کیا ہے۔ اور کہا کہ وکیع کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

(۱۰۳۷۲)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۹۲)

تنبيه: في مسند الطيالسي العبسي بدلاً من العشمي وهو خطأ والصحيح العبشمي وانظر الجرح والتعديل (۲۴۷/۶)

(۱۰۳۷۳)...... أخرجه الحاكم (۴۴۴/۲ و ۴۴۵) من طريق قتادة وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۰۳۷۴)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۱۰/۳) من طريق الفضيل بن عياض عن سفيان الثوري. به.

دنیا کوطلب کرتا ہے۔ حلال طریقے پر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوئے۔ ایک دوسرے سے کثرت اور بڑھوتری کرتے ہوئے ریاکاری کرتے ہوئے وہ شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر شدید ناراض ہوگا۔ اور جو شخص دنیا کو حلال اور جائز طریقے پر طلب کرتا ہے۔

سوال اور بھیک سے بچنے کے لئے اور اپنے عیال اور بچوں کے لئے سعی کرنے کے لئے اور اپنے پڑوسی پر شفقت کرنے کے لئے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا۔ اور چمکتا ہوا ہوگا۔

اور اس کو روایت کیا ہے مہران بن ابوعمر رازی نے ثوری سے جیسے ہم نے اس کو روایت کیا ہے وکیع کی روایت میں۔

۱۰۳۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ہے حجاج بن فرافصہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں اس کو مرفوع ہی خیال کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص دنیا کو حلال طریقے پر طلب کرے سوال اور بھیک سے بچنے کے لئے اور اپنے اہل کے لئے سعی کرنے کے لئے اور اپنے پڑوسی پر شفقت کرنے کے لئے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا اور جو شخص دنیا کو طلب کرے فخر کرنے اور ایک دوسرے پر زیادہ مال جتلانے کے لئے اور ریاکاری کرنے کے لئے وہ اللہ کو ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی چیزیں

۱۰۳۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے زبید سے اور عبدالملک بن عمیر سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز نہیں جو تم لوگوں کو جنت کے قریب کر سکے اور تمہیں جہنم سے دور کر سکے مگر میں نے تم لوگوں کو اس کا حکم دے دیا ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم لوگوں کو جہنم کے قریب کر دے اور تمہیں جنت سے دور کر دے مگر میں نے تم لوگوں کو اس سے منع کر دیا ہے۔ اور بے شک جبرائیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ بے شک کوئی ذی روح ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا پورا حاصل کرے گا اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو اور رزق کو طلب کرنے میں اختصار سے کام لو اور خوبصورت طریقے سے کام لو اور رزق کی تاخیر ہونا تم لوگوں کو اس بات پر نہ اکسا دے کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ساتھ طلب کرنے لگ جاؤ۔ بے شک جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو صرف اور صرف اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ اللہ کی راہ میں ہے

۱۰۳۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبداللہ نے ان کو روح بن عمرو نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اچانک گھاٹی سے ہم لوگوں پر ایک جوان نمودار ہوا ہم نے جب اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو ہم لوگوں نے کہا اگر یہ نوجوان اپنے شباب

(۱۰۳۷۶)......أخرجه ابن أبی شیبة (۱۳/ ۲۲۷) عن محمد بن بشر عن إسماعیل بن أبی خالد . به ولیس فیه (زبید)

وأخرجه البغوی (۱۴/ ۳۰۵) من طریق إسماعیل بن أبی خالد عن زبید وعبدالملک بن عمیر . به.

(۱۰۳۷۷)......الصحیح ریاح وهو ابن عمرو القیسی أبو المهاجر الزاهد الکوفی (الجرح ۳/ ۵۱۱)

اور جوانی کو اور اپنی تازگی کو اور قوت کو اللہ کی راہ میں لگا دیتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ گفتگو سن لی۔ اور فرمایا: اللہ کی راہ صرف یہی نہیں جو قتل ہو جائے بلکہ جس نے والدین کے لئے سعی کی بس وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے نفس کے لئے سعی کی تاکہ اسے پاک رکھے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔ اور ہاں جس نے سعی کی محض مال و دولت بڑھانے کے لئے وہ شیطان کی راہ میں ہے۔

دنیا میں زندگی بچانے کی بقدر روزی کی خواہش

۱۰۳۷۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو نفیع نے وہ ابوداؤد ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابوداؤد نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی صاحب دولت مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا کاش کہ وہ ایسا ہوتا کہ اس کو دنیا میں صرف بقدر زندگی بچانے کے روزی دی جاتی۔

اور یعلی کی ایک روایت میں ہے۔ نہیں کوئی ایک انسان خواہ وہ غنی ہو یا فقیر ہو مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا اور چاہے گا کہ وہ دنیا میں زندگی بچانے کی مقدار روزی دیا جاتا۔

فقراء مہاجرین دولت مندوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۱۰۳۷۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو ابو ہانی خولانی نے کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عمرو بن العاص کے پاس گئے جب کہ میں ان کے پاس پہلے سے موجود تھا انہوں نے کہا اے ابومحمد اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قدرت نہیں رکھتے نہ خرچہ نفقہ ہے نہ سواری ہے نہ مال و متاع ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو واپس آجانا ہمارے پاس۔

ہم تمہیں وہ کچھ دیں گے جو اللہ تمہارے لئے مقدر کرے گا۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کر دیں اور اگر تم چاہو تو صبر کرلو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال سبقت لے جائیں گے۔

لہٰذا ان لوگوں نے کہا بے شک ہم لوگ صبر کریں گے ہم کسی شئی کا سوال نہیں کریں گے۔

۱۰۳۸۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن الحارث نے ان کو ابوعشانہ معافری نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا طبقہ اللہ کی مخلوق میں سے جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے ساتھ پل باندھے گئے جن کے ذریعے مشکلات سے تحفظ حاصل کیا گیا جب ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے تو اس کی ضرورت اور خواہش اس کے سینے میں رہ جاتی ہے۔ جس کو وہ پورا نہیں کر سکتا۔

۱۰۳۸۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دمعانی نے اور ابوالحسن علی بن عبداللہ خسروگردی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی محمد بن حسین رازی کاغدی نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو قتادہ بن فضیل نے اس نے سنا ابوحاضر

(۱۰۳۷۸)۔۔۔۔۔أخرجه هناد في الزهد (۵۹۲) عن أبي معاوية. به.

وأخرجه ابن ماجه في الزهد (۹) من طريق يعلى. به.

سے وہ حدیث بیان کرتے تھے وضین بن عطاء سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ میری امت کے فقراء دولت مندوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابۂ کرام نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ ہمارے لئے ان کی تعریف کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے۔ میلے کچیلے کپڑوں والے ہیں۔ جن کو گھر کی دہلیز پر آنے کی اجازت نہیں دی جاتی جو کھاتے پیتے گھرانوں کی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے دھرتی کی تمام مشرقوں اور مغربوں میں۔ ان کو ہر ایسی چیز دی جاتی ہے جو ان پر وبال و پریشانی ہوتی ہے اور ان کو ہر وہ چیز نہیں دی جاتی جو ان کا حق ہے۔

۱۰۳۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

کہ فقراء جنت میں اغنیاء سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

جنت میں فقراء کی کثرت ہوگی

۱۰۳۸۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو ابورجاء نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو مسلم بن زریر نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمران بن حصین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت والے زیادہ تر فقراء تھے۔ اور عوف کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر اہل جنت فقراء تھے۔ اس کے بعد دونوں روایات متفق ہوگئی ہیں۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا میں نے دیکھا کہ اکثر اہل جہنم عورتیں ہی تھیں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اس نے عثمان بن ہیثم سے اس نے عوف سے اور اسی طرح اس کو کہا ہے عبدالوارث نے ایوب سے اس نے ابورجاء سے اس نے عمران سے۔ امام بخاری نے کہا۔ اور کہا صخر نے اور حماد بن نجیح نے ابورجاء سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

زیادہ تر اہل جہنم عورتیں ہیں

۱۰۳۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسٰی قاضی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن نجیح نے اور صخر بن جویریہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء اور مساکین تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اس میں عورتیں تھیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوالاشہب کی حدیث سے اس نے ابورجاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۰۳۸۳)......(۱) سقط من (أ)

أخرجه البخاري في النكاح (۸۹) وقال في الرقاق (۱۶) تعليقاً تابعه أيوب وعوف وقال صخر يعني ابن جويرية وحماد عن أبي رجاء عن ابن عباس وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۴)

(۱۰۳۸۴)......أخرجه مسلم (۲۰۹۷/۴) وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۵) بتحقيقي.

۱۰۳۸۵:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو ابورجاء عطاردی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ زیادہ تر اہل جہنم عورتیں تھیں اور میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر اہل جنت میں مساکین تھے۔

۱۰۳۸۶:.....اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالاشہب نے اور جریر بن حازم نے اور مسلم بن زریر نے اور حماد بن نجیح نے اور صخر بن جویریہ نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمران بن حصین نے اور ابن عباس نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جنت فقراء تھے اور میں نے جہنم میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جہنم عورتیں تھیں۔

۱۰۳۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر جو لوگ اس میں داخل ہوئے وہ فقراء تھے اور اصحاب جہد ومشقت رکے ہوئے تھے۔اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اکثر جو اس میں داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سلیمان سے۔

خسارے والے لوگ

۱۰۳۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے کوفہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ کعبے کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا:

هم الاخسرون ورب الكعبة

وہ لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم۔

کہتے ہیں کہ میں آیا حتیٰ کہ میں بیٹھ گیا میں زیادہ دیر نہ بیٹھا بلکہ میں اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے کہا آپ کے اوپر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ۔ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ اکثر لوگ ہیں ہاں مگر جو شخص ایسے ایسے مال کو (اللہ کے واسطے لوٹائے) اپنے آگے اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور وہ لوگ بہت کم ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے وکیع سے۔

اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

(۱۰۳۸۵).....أخرجه مسلم (۲۰۹۷/۴) من طريق سعيد بن أبي عروبة. به.

(۱۰۳۸۶).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۳۳)

(۱۰۳۸۷).....أخرجه المصنف في البعث (۲۱۳) بنفس الإسناد وقال أخرجه البخاري ومسلم في الصحيح من حديث سليمان ورواه معتمر وغيره عن سليمان وزادوا فيه في أهل الجد (الا من كان من أهل فقد أمر به إلى النار) وانظر البخاري (۳۹/۷ و ۱۴۱/۸) ومسلم (۲۰۹۶/۴)

(۱۰۳۸۸).....أخرجه مسلم (۶۸۶/۲)

درہم ودینار کے بندہ کے لئے ہلاکت ہے

۱۰۳۸۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو دینار کا بندہ اور چادر و کملی کا بندہ اور درہم کا بندہ اگر اس کو دے دیا جائے تو خوش ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے ہلاک ہو جائے اور سر کے بل گر ایا جائے اور جس وقت کانٹا چبھ جائے تو کانٹا نہ نکالا جائے؟

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن مرزوق سے۔

دنیا سے رغبت کی ممانعت

۱۰۳۹۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوحمزہ نے ایک آدمی سے بنوطی سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے تبقر سے یعنی مال اور اولاد میں کثرت تلاش کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۱۰۳۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو ابو بدر نے ان کو سلیمان بن مہران نے وہ اعمش ہیں۔اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبید الجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے اعمش سے اس نے شمر بن عطیہ سے اس نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ سے۔اور ابو بدر کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اور جائداد نہ حاصل کرو ورنہ دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

ابومعاویہ نے زیادہ کیا اور ابن نذیر نے اپنی راویت میں۔عبداللہ نے کہا کہ:

وبراذان وما براذان وبالمدينة وما بالمدينة.

ایک خادم اور ایک سواری

۱۰۳۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو حدیث بیان کی زائدہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبدالرحمٰن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو

(۱۰۳۸۹).....أخرجه البخاري (۴/۴۱) الجهاد باب الحراسة في الغزو في سبيل الله.

(۱۰۳۹۰).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۸۰)

(۱۰۳۹۱).....أخرجه الترمذي (۲۳۲۸) وقال حسن والحاكم (۳۲۲/۴) من طريق الأعمش. به.

وصححه ووافقه الذهبي.

وقوله: وبراذان مابراذان وبالمدينة مابالمدينة أخرجه ابن أبي شيبة (۱۳/۲۴۱) و (براذان) وكان بالمدينة.

منصور نے ان کو شقیق نے ان کو سمرہ بن سہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہاشم بن عقبہ میرے پاس مہمان بنے جب کہ ان کو تیر کا زخم لگ چکا تھا۔ چنانچہ معاویہ اس کی مزاج پرسی کے لئے داخل ہوئے تو یہ رو پڑے۔ معاویہ نے پوچھا کہ آپ کیوں روئے ہیں؟

کیا درد نے آپ کو بے قرار کردیا ہے؟ یا دنیا پر آپ رو رہے ہیں؟ کہ اس میں سے اچھی اور عمدہ چیز چلی گئی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اور رقبہ کی روایت میں ہے کہ یا دنیا پر حرص کی وجہ سے۔ ان میں سے کوئی بات نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا۔ میں نے یہ چاہا کہ میں اس عہد کی تابعداری کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔ شاید کہ تو بہت سارا مال پالے جو لوگوں میں تقسیم کیا جانا ہوگا۔ تو (اس میں سے) یعنی جمیع مال میں سے جو تیرے لئے کافی ہوگا وہ ہے ایک نوکر اور ایک سواری۔ چنانچہ میں نے پالیا اور میں نے جمع کر لیا (یعنی دونوں چیزیں حاصل کیں۔)

۱۰۳۹۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو عمرو ضریری بصری نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو ابو سنان نے ان کو مولی معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! دنیا میں سے کس قدر کافی ہوتی ہے؟ فرمایا کہ ایک خادم جو تیری خدمت کرے۔ اور ایک سواری جس پر آپ سواری کریں اور رزق تو اللہ کے ذمہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نہیں رکا میں نے دوسری مرتبہ اعادہ کیا دو مرتبہ۔

دنیا میں سامان مثل مسافر گھڑ سوار کے ہونا چاہئے

۱۰۳۹۴:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید بن حمید نے ان کو حسن نے کہ حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے اور وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا اے ابو عبداللہ کس چیز نے آپ کو رولایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تم لوگوں کی محبت میں رو رہا ہوں۔ اور نہ ہی تمہاری دنیا میں رغبت میں رو رہا ہوں بلکہ میں تو رو رہا ہوں اس عہد پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ عہد کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ چاہئے کہ ہو تم سے ایک انسان کے لئے کافی دنیا میں سے مثل سامان مسافر گھڑ سوار کے ہے۔ (یعنی جیسے وہ صرف اور صرف جان بچانے کا سامان رکھتا ہے۔)

۱۰۳۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے اپنے شیوخ سے وہ کہتے ہیں حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ رو پڑے لہٰذا سعد نے پوچھا کہ اس کو کس چیز نے رولایا اے ابو عبداللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حالانکہ وہ آپ سے راضی تھے اور آپ ان کے پاس حوض کوثر پر جا کر ملیں گے اور آپ اپنے دوستوں سے بھی ملیں گے لہٰذا سلمان نے فرمایا۔ کہ میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا ہوں اور نہ ہی دنیا پر حرص کرنے کے لئے بلکہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک عہد کیا تھا۔ اور عہد کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ چاہئے کہ تم میں سے ایک انسان کے گذارہ کرنے کی مقدار دنیا میں سے مثل سامان گھڑ سوار کے ہو۔ ارد گرد اس اندازے کے۔

سوا اس کے نہیں کہ زیادہ زیادہ یہ ہو کپڑا دھونے کا گھڑا اور ایک پلیٹ (تھال) اور ایک وضو کرنے کا لوٹا۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے ان سے کہا اے ابو عبداللہ آپ بھی ہمیں کوئی وصیت کیجئے ہم آپ کے بعد اس پر عمل کریں گے انہوں نے فرمایا: اے سعد اللہ کو یاد کرنا اپنے فکر و غم کے

(۱۰۳۹۲)...... أخرجه الترمذي (۲۳۲۷) من طريق زائدة. به.

(۱۰۳۹۴)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۹۴/۱ و ۱۹۵) من طريق سعد. به.

وقت جب آپ فکروغم میں واقع ہوجائیں۔اور اللہ کو یاد کرنا اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے وقت جب آپ کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں اور اللہ کو یاد کرنا اپنے فیصلے کے وقت جس وقت آپ کوئی فیصلہ کرنے لگیں۔

۱۰۳۹۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عمر قطرانی نے اور عبدالرحمٰن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد حضرت سلمانؓ کے پاس ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے گئے تھے جاکر ان سے کہا کہ اے ابوعبداللہ آپ کو خوشخبری ہونی چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے ہیں اور وہ آپ سے راضی تھے۔سلیمان نے کہا کیسے اے سعد حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے تمہارے ایک آدمی کے لئے اپنا گذارہ کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے دنیا کے مال متاع میں سے ایک گھڑسوار مسافر کے زادسفر کی مقدار ہونا چاہئے:

حتی یلقانی و لا ادری ماھذہ الاساو دحولی فبکیتا جمیعاً

یہاں تک کہ وہ مجھ سے مل جائے مجھ سے ملاقات کرے اور میں نہیں جانتا کہ میرے اردگرد یہ کیا کیا کالے ناگ ہیں۔

سعد کہتے ہیں کہ یہ سن کر ہم سب رو پڑے۔

۱۰۳۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو شریح نے اور اسحاق بن اسماعیل نے ان کو ہشیم نے منصور سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں جب سلمان کو وفات آن پہنچی تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا اے ابوعبداللہ حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرمایا کہ میں دنیا پر گھبرانے کے لئے نہیں رویا ہوں بلکہ اس لئے رویا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے عہد لیا تھا ہم نے وہ عہد چھوڑ دیا تھا انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں سے ہمارے ایک انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے صرف اتنا ہونا چاہئے جتنا ایک گھوڑے پر سوار مسافر کا زادسفر ہوتا ہے۔جب حضرت سلمان کا انتقال ہوگیا تو ان کے ترکے کو دیکھا گیا تو وہ صرف تیس درہم مالیت کا سامان تھا۔

دولت مندوں کے پاس آمدورفت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۹۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو حسن بن حماد نے ان کو ابراہیم بن عیینہ نے ان کو صالح بن حسان نے ان کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو۔اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو میرے پیچھے آکر تو پھر آپ کو چاہئے کہ دنیا کے اسباب میں سے ایک سوار مسافر کے زادسفر کی مقدار آپ کو کافی رہنا چاہئے اور تم دولت مندوں کے پاس آنا جانا نہ کرنا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی

۱۰۳۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن حماد نے اس نے مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن یحییٰ

(۱۰۳۹۶)......فی الحلیة (۱/۱۹۵) من طریق أبی سفیان عن أشیاخه عن سعد. به.

(۱۰۳۹۷)......انظر الترغیب للأصبهانی (۲۱۷۴) بتحقیقی.

حلوانی سے حسن بن حماد کوفی وراق سے اور روایت کیا ہے اس کو ابو یحییٰ حمانی صالح سے۔ اس پر اختلاف کیا گیا۔ پس کہا گیا کہ مروی ہے اس سے صالح سے اسی طرح ہشام سے اس نے اپنے والد سے۔ اور کہا گیا کہ اس سے اور صالح سے اس نے عروہ سے بذاتہ۔

اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے صالح سے اس نے عروہ سے۔

۱۰۴۰۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے عامر بن ربیعہ کے بیٹوں میں سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن عبدالوہاب نے ان کو واقدی نے ان کو ابن جریج نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے گئے تھے لہٰذا ہم نے کہا خوش ہو جائیے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر جائیں گے انہوں نے کہا کہ کیسے خوش ہو سکتا ہوں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ حقیقت یہ ہے تمہارے ایک آدمی کو دنیا میں سے گھڑ سوار مسافر کے زادِ سفر کی مثل کافی رہے گا۔ اور وہ کیسے ہوگا۔ یعنی وہ اس سے اپنے مکان مراد لے رہے تھے۔

۱۰۴۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ لوگوں نے حضرت خباب بن ارت کی عیادت کی انہوں نے ان سے کہا کہ آپ تو خوش ہو جائیے اے عبداللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض پر جائیں گے۔ خباب نے کہا یہ کیسے ہوگا؟ اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے گھر کے نیچے کے پوشن اور اوپر کی منزل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ سو اس کے نہیں کہ تم میں سے کسی بھی ایک انسان کو دنیا میں سے صرف اسی قدر کافی ہوگا مثل سامان سوار کے۔

۱۰۴۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو وائل سے وہ کہتے کہ ہم لوگ حضرت خباب کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی ہم لوگ اس سے اللہ کی رضا چاہتے تھے لہٰذا ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا۔

پس ہم میں سے وہ شخص بھی تھا جو دنیا سے گذر گیا مگر اس نے اپنے اجر اور معاوضے میں سے کچھ بھی نہ کھایا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے جنگ احد کے دن شہید کر دیئے گئے اور صرف ایک چادر چھوڑ گئے تھے تو ہم لوگ اس کے ساتھ جب ان کی میت کے پیر ڈھکتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ اور جب ہم ان کا سر ڈھکتے تھے تو ان کے پیر ظاہر ہو جاتے تھے لہٰذا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی کہ ہم اس کا سر ڈھک دیں اور ہم اس کے پیروں پر اذخر نامی گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض وہ بھی ہیں جن کا ثمرہ بڑھا ہے اور وہ اس کو ہدیہ اور تحفہ دیتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے۔

۱۰۴۰۳:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اپنے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا حضرت ابو درداء نے حضرت سلمان کی طرف لکھا اے بھائی مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک خادم خرید کیا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ بندے سے جب تک وہ خادم نہیں رکھتا۔ جب وہ خادم رکھ لیتا ہے تو اس پر حساب و کتاب واجب ہو جاتا ہے اور بے شک ام درداء نے مجھ سے خادم مانگا تھا اور میں ان دنوں آسودہ حال بھی تھا مگر میں نے اس کو ناپسند کیا تھا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حساب کی بات سن رکھی تھی۔ اور اے بھائی جان کون میرے لئے اور تیرے لئے سفارش کرے جب قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم

(۱۰۴۰۲)......أخرجه البخاري في الرقائق (۱۶) عن الحميدي.

سے منہ پھیر لیا۔ کیا آپ حساب سے نہیں ڈرتے اور اے بھائی جان۔ آپ صرف صحبت رسول پر نہ اترائیے اس لئے کہ ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے۔ اللہ جانے ہم لوگوں کو کن کن چیزوں سے سابقہ پڑے گا۔

۱۰۴۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بنانی کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے ہمارے سامنے حضرت سلمان کا۔

حضرت ابودرداء کی طرف خط پڑھا۔ اس میں یہی کلام کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے معالج مقرر کرلیا ہے اگر آپ کو فائدہ ہوتا ہے تو یہ بہتر بات ہے۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے خادم مقرر کرلیا ہے تو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ کہ بندہ اللہ سے دور نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس سے جب تک خادم مقرر نہیں کرتا جب کرلیتا ہے تو اس پر حساب لازم ہوجاتا ہے۔

دنیا کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ کرنا

اسی طرح کہا تھا حضرت سلمان نے ابودرداء سے۔

۱۰۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوالحسین نے بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے دونوں نے کہا ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عراک بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے مجلس کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہوں گا۔

قیامت کے دن۔ یہ اس لئے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے بے شک تم میں سے مجلس کے لحاظ سے مجھ سے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا سے اس کیفیت کے ساتھ نکلے جیسے میں اس کو دنیا میں چھوڑ کر جاؤں۔ اور بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم نہیں کوئی ایک تم میں سے مگر ہر ایک نے تم میں سے کسی قدر اپنے آپ کو دنیا کے ساتھ آلودہ کرلیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نشست

۱۰۴۰۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو صائغ نے ان کو حلوانی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن ولید نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اس عہد پر مرے جس پر اس نے مجھ سے عہد کیا۔

اور ابودرداء نے فرمایا اور ابوذر نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

قیامت کے دن نشست کے لحاظ سے مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو دنیا سے اسی صورت پر نکلے گا جس ہیئت پر میں تم کو دنیا میں چھوڑ کر جارہا ہوں۔

رنج وغم کی گھاٹی

۱۰۴۰۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبید کندی نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو حارث بن سالم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے

(۱۰۴۰۵)......أخرجه أبونعيم فى الحلية (۱/۱۶۱) من طريق يزيد بن هارون. به.

فرمایا تھا بے شک ہم لوگوں کے آگے ایک گھاٹی ہے سخت رنج وغم والی ہے اس سے سلامتی کے ساتھ نہیں گذر سکیں گے مگر ڈھیلے پیٹ والے (یعنی بھوکے رہنے والے) ابوذر نے کہا میں انہیں میں سے ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس ایک دن رات کی روزی ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو واقعی خالی پیٹ رہنے والوں میں سے ہے۔

۱۰۴۰۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سلیمان بن بنت مطر الوراق نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو موسیٰ بن مسلم نے وہ موسیٰ صغیر ہیں ہلال بن سیاف سے اس نے ام درداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابودرداء سے کہا آپ اپنے مہمانوں کے لئے وہ چیز تلاش نہیں کرتے جو لوگ مہمانوں کے لئے کرتے ہیں۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بے شک تمہارے آگے ایک سخت رنج وغم کی گھاٹی ہے جس سے بوجھل لوگ گذر نہیں سکیں گے۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس گھاٹی کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔

۱۰۴۰۹:......ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو مطین نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو موسیٰ صغیر نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے لہ ابودرداء سے مروی ہے انہوں نے ابودرداء سے کہا کہ کیا ہوا آپ نہیں طلب کرتے جیسے فلاں کرتے ہیں انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا

۱۰۴۱۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی بن حامد بن محمد رفاء نے ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن زحر نے ان کو علی بن زید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ باھلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ پر یہ پیش کیا ہے کہ وہ میرے لئے مکہ کی پتھریلی زمین کو سونا بنادے تو میں نے کہا ہے نہیں اے میرے رب۔ بلکہ میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں۔ میں جب شکم سیر ہوں گا تو تیرا شکر کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اور جب بھوکا ہوں گا تو تیری بارگاہ میں گڑگڑاؤں گا اور آپ کو پکاروں گا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن ایوب سے اس روایت کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۱۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان مرادی نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبید بن حنین نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں تھی اور آپ کے سر کے نیچے سرہانہ رکھا ہوا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اور آپ کے پیر کے قریب رنگا ہوا چمڑا رکھا ہوا تھا اور آپ کے سر کے قریب ایک مشک لٹکی ہوئی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھے (یہ منظر دیکھ کر) میں رو دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ قیصر وکسریٰ (دولت کے اس

(۱۰۴۰۸)......أخرجه الحاكم (۴/۵۷۳ و ۵۷۴) وأبونعيم (۱/۲۲۶) من طريق أبي معاوية. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۰۴۱۰)......أخرجه الترمذي (۲۳۴۷) من طريق يحيى بن أيوب. به وقال حسن وعلي بن يزيد يضعف في الحديث وسبق في الشعب برقم (۱۴۶۷)

(۱۰۴۱۱)......أخرجه البخاري في التفسير (۲۶) والنكاح (۱۰۶) واللباس (۳۱) ومسلم في الطلاق (۵)

معیار پر ہیں جس پر وہ ہیں) اور آپ یارسول اللہ اس حال میں ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کیا آپ خوش نہیں ہیں اس بات پر ان کے لئے صرف دنیا ہی دنیا ہو اور آپ کے لئے آخرت ہو۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۱۲:......اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثور کی ایک روایت میں ابن عباس سے انہوں نے عمر سے اس حدیث میں ہے فرمایا کہ میں نے کہا یارسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر رزق کی وسعت کردے۔ اللہ نے اہل فارس واہل روم کے لئے بھی تو وسعت کر رکھی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ ابن خطاب کیا تم شک میں مبتلا ہو؟

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے ان کی نفیس اور ستھری چیزیں دنیوی زندگی میں ان کے لئے جلدی دے دی گئی ہیں۔

ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکروی نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عبید اللہ سے اسی کے ساتھ۔

۱۰۴۱۳:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر البستی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ابو سعید یحییٰ بن سلیمان جعفی نے مصر میں ان کو حدیث بیان کی عمرو بن عثمان بن سعید جعفی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے چچا ابو مسلم عبید اللہ بن سعید بن مسلم جعفی نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ اپنے بالا خانے میں۔ یعنی اوپر والے کمرے میں تھے۔ وہ ایسے تھا جیسے کہ کبوتر کا ڈربا ہو آپ چٹائی پر سو رہے تھے جس کی وجہ سے چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں یہ کیفیت دیکھ کر رو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عبد اللہ آپ کو کس بات نے رولایا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ قیصر و کسریٰ موٹے ریشم باریک ریشم حریر و دیباج پر لیٹتے ہیں اور آپ (اللہ کے رسول ہوتے ہوئے) چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ مت رو ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے لیکن میری مثال اور دنیا کی مثال ایک سوار کی جو کسی درخت تلے اترتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور اس درخت کو وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

۱۰۴۱۴:......اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو صالح بن مالک نے ان کو عبید اللہ بن مسلم عجلی نے جو اعمش کے چلانے والے خادم تھے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: پھر اس نے اس روایت کو مذکورہ روایت کے مفہوم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور تیرے لئے آخرت ہو۔ میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو شدید گرمی کے دن کسی درخت کے پاس گذرتے ہوئے اس درخت تلے سایہ حاصل کرنے کی غرض سے رک جائے پھر جب ٹھنڈا ہو جائے تو کوچ کر کے چلا جائے۔

۱۰۴۱۵:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن یعقوب نے

(۱۰۴۱۲)......أخرجه البخاری فی الأدب (۱۲۱) تعلیقاً وقال ابن أبی ثور عن ابن عباس.

ومسلم فی الطلاق (۵)

(۱۰۴۱۵)......أخرجه الترمذی (۲۳۷۷) وابن ماجه فی الزهد (۳) من طریق المسعود. به.

وقال الترمذی: حسن صحیح.

ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے۔ ان کو حدیث بیان کی مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابراہیم نے علقمہ بن قیس سے ان کو ابن مسعود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سور ہے تھے آپ اٹھے تو چٹائی نے آپ کے جسم پر نشان ڈال دیئے تھے۔ ابن مسعود نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں حکم دیتے کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیتے اور ہم کچھ کر لیتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے میرے لئے اور دنیا کے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا سروکار ہے) میری اور دنیا کی مثال تو محض اس سوار جیسی ہے جو کسی درخت تلے سایہ حاصل کرتا ہے پھر اس کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

مجھے دنیا سے کیا تعلق

۱۰۴۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابوجعفر احمد بن علی حراز نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر جانے کی بجائے باہر سے واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فاطمہ کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا اس لئے واپس آ گیا تھا مجھے دنیا سے کیا تعلق؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ پردہ نقش ونگار دار تھا۔ علیؓ نے جا کر فاطمہؓ سے یہ بات کہی تو اس نے کہا کہ ابا جان جیسے حکم کریں میں وہی کرلوں گی اس پردہ کا۔ پھر علیؓ نے جا کر حضور سے بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو بنی فلاں کے پاس بھیج دو ان کو اس کی ضرورت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوجعفر محمد بن جعفر سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے کہا یہ کہ یوں آپ نے فرمایا تھا کہ فلاں اہل بیت کے پاس بھیج دو ان کو ضرورت ہے۔

۱۰۴۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدینا نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا تعلق اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن درخت کے نیچے لحظہ بھر سایہ حاصل کرے پھر اس کو چھوڑ کر چلا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل کا رہن سہن

۱۰۴۱۸:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن جدہ نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے مطلب سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بچھونا تھا جو پرانا تھا اور کھردرا بھی میں نے چاہا کہ میں اس پر دوسرا بچھونا یا پوش بچھا دوں تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نرم بن جائے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے اور دیکھا تو پوچھا کیا ہوا یہ؟

اے عائشہ......میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے دیکھا کہ آپ کا بستر پرانا اور سخت ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ آپ کے لئے نرم بستر بن جائے۔ آپ نے فرمایا اس کو مجھ سے ہٹا دو۔ اللہ کی قسم میں اس کے اوپر نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ تم اس کو لٹا لو۔

فرماتی ہیں کہ میں نے اوپر سے وہ اٹھا لیا جو میں نے بنایا تھا۔

۱۰۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسب نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عارم ابونعمان نے

(☆)......غیر واضح۔

ان کو ثابت بن یزید نے اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی کئی راتیں خود بھی بھوکے رہتے تھے اور آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔(جب کہ ان کا کھانا کوئی پر تکلف نہیں ہوتا تھا بلکہ)روٹی ان کی جو کی ہوتی تھی۔

اور عارم کی ایک روایت میں ہے آپ بھوکے رات گذارتے تھے۔عشاء کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا۔جب کہ ان کی عام روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۱۰۴۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے اور قتیبہ بن سعید نے۔اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی اور قتیبہ نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والوں نے گندم کی روٹی سے کبھی مسلسل تین راتیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ وفات دے دیئے گئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے اور اس مفہوم میں تحقیق کئی روایات باب طعام میں گذر چکی ہیں۔

۱۰۴۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجالد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں شعبی سے وہ مروان سے کہ اس نے سنا سیدہ عائشہ سے۔کہ اس نے سیدہ عائشہ کی کھانے پر دعوت کی تھی۔تو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ بہت کم وقت ایسا ہوتا ہے کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی جب بھی کھالوں تو مجھے رونا آتا ہے پھر میں روتی ہوں۔میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو چھوڑ کر گئے تھے۔پس اللہ کی قسم ہے کبھی گندم کی روٹی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

۱۰۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن غزیہ نے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونضر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ مہینہ مہینہ مسلسل گذر جاتا تھا اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دیا جلانے کے لئے یا کسی اور ضرورت کے لئے آگ کی ایک چنگاری بھی نہیں دیکھتے تھے۔

۱۰۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ سے سنا کہتی تھیں کہ آل رسول پر مہینہ مہینہ گذر جاتا تھا ان کے پاس جلانے کے لئے دیا نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو علی بن عیاش نے اور حسین بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابوحازم نے ان کو عروہ

(۱۰۴۱۹)......أخرجه الترمذی (۲۳۶۰) وابن ماجه فی الأطعمة (۴۹) عن عبدالله بن معاویة الجمحی. به وقال الترمذی حسن صحیح.

(۱۰۴۲۴)......أخرجه أحمد (۶/۸۶) عن علی بن عیاش ومحمد بن حسین. به.

بن زبیر نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں ہمارے اوپر تین تین چاند گذر جاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے کسی گھر میں کوئی آگ نہیں جلتی تھی میں نے کہا اے خالہ کہ تم لوگ پھر کس چیز پر زندگی گذارتے تھے۔ فرمانے لگی دو سیاہ چیزوں پر ایک پانی اور دوسری کھجوریں۔

۱۰۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن یوسف سعید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو محمود بن یزید نے ان کو شقیق بن ابراہیم نے ابراہیم بن ادھم سے اس نے محمد بن زیاد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے فرمایا کہ بھوک۔ کہتے ہیں کہ میں خوف زدہ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرو نہیں اس لئے کہ قیامت کے دن کی شدت بھوکے رہنے والے کو نہیں پہنچے گی کیونکہ وہ دنیا میں حساب لے لیا گیا ہوگا۔

۱۰۴۲۶:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حجاجی نے ان کو محمد بن بشر عکبری نے مصر میں ان کو محمود بن یزید خراسانی نے ان کو محمد بن عبداللہ شیبانی نے ان کو شقیق بن ابراہیم بلخی نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ پھر میں رو پڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت رو۔

احمد بن عبداللہ شیبانی وہ جویباری ہے وہ ان لوگوں میں تھا جو حدیث وضع کرتے تھے۔

یہ روایت ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے۔ وہ سفیان ثوری سے وہ ابراہیم بن ادہم سے۔

۱۰۴۲۷:......ہمیں اس کی خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو محمد بن یوسف ہروی نے دمشق میں ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن جندی نے ان کو سفیان نے ابراہیم بن ادھم سے اس نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ کہ میں رو پڑا تو آپ نے فرمایا کہ مت رو۔

۱۰۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین جرشی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو سہل بن اسلم عدوی نے ان کو حدیث بیان کی یزید بن ابی منصور نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے ابوطلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو دو پتھر اٹھائے۔

۱۰۴۲۹:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمر بن مطر نے ان کو ابوبکر جعفر بن محمد مستفاض فریابی نے ان کو ابو جعفر نفیلی نے ان کو زہیر نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ نہیں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا تھا کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ نہیں بھرتے تھے۔ کیا تم لوگ اس سے کم تر پر راضی نہیں ہو سکتے ہو۔ رنگ رنگ کھجوریں۔ اور مکھن۔ اور رنگ رنگ کے کپڑے پہننا۔

۱۰۴۳۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو قماش نے اور عبداللہ بن ایوب نے دونوں نے کہا ان کو ابو الولید طیالسی نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابو ہاشم صاحب زعفرانی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے یہ کہ انس نے ان کو حدیث بیان کی سیدہ فاطمہ رسول اللہ

(۱۰۴۲۸)......أخرجه الترمذی (۲۳۸۱) من طریق سیار بن حاتم. به.

وقال غریب لانعرفه إلا من هذا الوجه

(۱۰۴۲۹)......أخرجه الترمذی (۲۳۷۲) من طریق سماک بن حرب. به.

وقال: صحیح.

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیسا ٹکڑا ہے اے فاطمہ اس نے عرض کیا یہ روٹی کا ٹکڑا ہے میں نے روٹی پکائی تھی لیکن میرا دل نہیں مانا اکیلے کھانے کو بلکہ میں یہ ٹکڑا آپ کے پاس لے کر آ گئی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لے کر کھا لیا اور فرمانے لگے فاطمہ یہ تین دن بعد پہلا طعام ہے جو تیرے ابا کے پیٹ میں اترا ہے یہ الفاظ عبداللہ کی روایت کے ہیں۔

زیادہ مال رکھنے والے بروز قیامت غریب ہوں گے

۱۰۴۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے زید بن وہب سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں عشاء کے وقت چل رہا تھا ہم لوگ احد پہاڑ کی طرف دیکھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ اگر احد پہاڑ سونے کا بن کر میرے پاس آ جائے میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ وہ سونا ایک رات بھی میرے پاس رک جائے مگر اس میں سے ایک دینار بھی رک جائے جس کو میں نے دین کے لئے محفوظ رکھا ہو۔ مگر یہ کہ اس کو اللہ کے بندوں میں ایسے ایسے لوٹاؤں گا۔ اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں اور اپنے آگے۔ اس کے بعد آگے چلے اور چل کر فرمایا کہ زیادہ زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن غریب تر ہوں گے ہاں مگر وہ شخص جو اس طرح اور اس طرح لوٹائے۔ یہاں ابو معاویہ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے دائیں بائیں اور سامنے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور جماعۃ نے ابو معاویہ سے۔

اس کو نقل کیا ہے بخاری نے کئی طرق سے اعمش سے۔

۱۰۴۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن سہل دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو میرے والد نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ خوشی ہو گی کہ مجھ پر تین رات نہ گذرنے پائیں اور میرے پاس اس میں سے کوئی شئی ہو (یعنی سب اللہ کے بندوں میں تقسیم کر دوں) مگر صرف اسی قدر کہ جس کو میں دین کے لئے محفوظ کر کے رکھوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں احمد بن شبیب سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن زیادہ کی روایت سے اس نے ابوہریرہ سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۴۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے اور ابن ابوالحنین نے اور علی بن عبدالعزیز نے آخرین میں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو نعیم نے اسماعیل بن ابوالصفر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھ دینار پہنچے آپ نے ان کو تقسیم کر دیا چھ دینار باقی بچ گئے وہ مجھے آپ نے کسی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس رکھوا دیئے رات جب کسی اہلیہ کی باری کے دن رات کو سونے لگے تو آپ کو نیند نہ آئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے چھ دینار کا کیا کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم لوگوں نے فلاں خاتون کے پاس رکھوا دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے پاس لے کر آؤ۔ لائے گئے تو آپ نے پانچ انصار کے گھروں میں وہ تقسیم کر دیئے اس کے بعد فرمایا کہ اپنے

(۱۰۴۳۱)......(۱) فی ن : (وجه آخر)

أخرجه مسلم فی الزكاة (۱۰)

اہل خانہ سے کہ اس باقی حصے کے ساتھ آپ لوگ فائدہ اٹھاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اسی بات کا حرص تھا (جو میں نے کر دیا ہے) اس کے بعد آپ آرام سے سو گئے۔

۱۰۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوسلمہ منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن نصر نے ان کو موسیٰ بن جبر نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں ایک دن میں اور حضرت عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دیکھتے جب وہ بیمار ہوئے تھے۔ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس چھ دینار تھے۔ موسیٰ بن جبر کا کہنا ہے کہ یا سات دینار تھے چنانچہ اللہ کے نبی نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں مصروف ہوگئی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو صحت عطا کی۔ پھر آپ نے مجھ سے ان چھ دینار کے بارے میں پوچھا؟ کہ کیا تم نے وہ چھ یا سات دینار تقسیم کر دیئے تھے تو میں نے بتایا کہ نہیں اللہ کی قسم نہیں کئے مجھے تو آپ کی بیماری نے مصروف کر دیا تھا کہتی ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوا لئے پھر ان کو توڑ دیا اور فرمایا کیا گمان کیا جاتا اللہ کے نبی کے بارے میں اگر (میرا وصال ہو جاتا) اور اللہ سے مل جاتا اور یہ دینار میرے پاس ہوتے۔

اس بارے میں ایک روایت ابوسلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے بھی ہے۔

۱۰۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلام نے ان کو عمر بن سعید بن ابوحسین نے ابن ابوملیکہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عقبہ بن حارث نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر عصر سے واپس لوٹے مگر بڑی تیزی کے ساتھ لوٹے اور اپنی بعض بیبیوں کے پاس داخل ہوئے کچھ اس انداز سے کہ آپ کے جلدی جلدی داخل ہونے سے لوگوں کو حیرانی ہوئی پھر باہر آ گئے اور آ کر لوگوں کے چہرے کے وہ تاثرات آپ نے دیکھے جو آپ کے جلدی کرنے کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے سونے کی ڈلی یاد آ گئی تھی جو میرے پاس پڑی تھی میں نے ناپسند کیا کہ وہ ڈلی ہمارے پاس رات گذارے میں نے جا کر اس کے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

۱۰۴۳۶:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عمرو بن سعید ابن ابوحسین نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو عقبہ بن حارث نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی جلدی نکل گئے (جب واپس آئے تو) پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ جلدی سے کیوں چلے گئے تھے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سونے کی ڈلی تھی میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات کو میرے پاس رہ جائے۔ اس کے علاوہ دیگر نے کہیں لفظ کا اضافہ کیا ہے۔ کہ میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوعاصم سے۔

۱۰۴۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی حسن بن علی بن عفان نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے مسروق سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دینار کوئی درہم نہیں چھوڑا تھا نہ کوئی اونٹ اور نہ ہی کسی شئی کی کوئی وصیت کی تھی۔

اس کو مسلم نے راویت کیا ہے صحیح میں ابوبکر سے اس نے ابن نمیر سے۔

(۱۰۴۳۵)..... أخرجه البخاری فی الزكاة (۲۰) والصلاة (۳۰۹) من طریق عمر بن سعید بن أبی حسین. به.

(۱۰۴۳۶)..... أخرجه البخاری فی الاستئذان (۳۶) عن أبی عاصم النبیل.

(۱۰۴۳۷)..... أخرجه مسلم فی الوصایا (۶)

۱۰۴۳۷:......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن جنید دقاق نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو مسعر نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو علی بن حسین نے اور عاصم نے ذر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بوقت وفات) کوئی دینار۔کوئی درہم کوئی غلام کوئی بکری اور کوئی اونٹ کچھ نہیں چھوڑا تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

۱۰۴۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو جہیز میں یہ سامان دیا تھا۔ایک کمبل ایک مشک اور ایک تکیہ چمڑے کا جس کے اندر اذخر نام کی گھاس بھری ہوئی تھی۔

۱۰۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے۔ان کو حدیث بیان کی ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو مطلب بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق میں سارے عرب کے بہترین انسان کے پاس داخل ہوا تمام مسلمانوں کے سردار کے پاس کہ رات کے اول حصے میں دلہن بننے والی خاتون نے رات کے آخر حصے میں چکی پر آٹا پیسا تھا۔یہ سیدہ ام سلمہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں داخل ہوئی تھی کہ بیوہ تھی۔

بھوک وفاقہ پر اجر وثواب

۱۰۴۴۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو ہانی الخولانی نے یہ کہ ابوعلی عمرو بن مالک الجنبی نے اس کو حدیث بیان کی ہے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ان سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کچھ مرد نماز میں قیام نہ کر سکتے تو وہ گر جاتے تھے بھوک کی وجہ سے وہ لوگ اصحاب صفہ میں سے تھے یہاں تک کہ دیہاتیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجنون اور دیوانے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا کر پھرتے تو ان کی طرف چلے جاتے تھے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا اگر آپ لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہے تو تم یہ پسند کرتے کہ کاش کہ تمہارا فاقہ اور بھوک اور زیادہ ہوتی۔کہتے ہیں کہ فضالہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تھا میں اس دن آپ کے ساتھ تھا۔

۱۰۴۴۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابو ہانی نے یہ کہ ابوعلی عمرو بن مالک نے ان کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا فضالہ بن عبید سے وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کچھ لوگ قیام نہ کر سکتے اور گر جاتے تھے بھوک کی وجہ سے اور وہ لوگ اصحاب صفہ تھے اعراب کہنے لگے کہ یہ لوگ مجنون ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو ان لوگوں کے پاس لوٹ جاتے تھے ایک آپ ان کی طرف لوٹے اور فرمایا: اگر تم لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اجر اللہ کے پاس ہے تو تم یہ پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور غربت اور زیادہ ہوتا۔فضالہ

(۱۰۴۳۸)......اخرجه النسائی فی النکاح (۸۱) و ابن ماجه فی الزهد (۱۱) من طریق عطاء بن السائب. به.

(۱۰۴۴۰)......أخرجه الترمذی (۲۳۶۸) من طریق حیوة بن شریح.

وقال الترمذی : صحیح.

(۱۰۴۴۱)......انظر الحدیث (۱۰۳۱۶)

کہتے ہیں کہ میں اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۱۰۴۴۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن دہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عمرو بن حارث نے ابوسعید سے یہ کہ ابوسعید خدری نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی حاجت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کیجئے اے ابوسعید بے شک فقر وغربت اس شخص کے ساتھ جو مجھ سے محبت کرتا ہے وادی کے اوپر سے سیلاب جس تیزی کے ساتھ نیچے آتا ہے اس سے بھی تیز اور جلدی اس کے پاس آتا ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ پہاڑ کے اوپر سے اس کے نیچے کی طرف میری کتاب میں تھا سعید بن ابوسعید سے۔

۱۰۴۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے بغداد میں ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس دو نقش دار کپڑے تھے انہوں نے اس پر بلغم تھوک دیا پھر وہ کہنے لگے (اپنے آپ کو) ٹھہر ٹھہر ابوہریرہ سوتی کپڑے میں بلغم تھوکتے ہو۔ میں نے خود کو اس وقت بھی دیکھا تھا کہ میں منبر رسول سے لے کر سیدہ عائشہ کے حجرے تک بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ اور کوئی آنے والا آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ کر دیکھتا اور یہ خیال کرتا کہ میں مجنون ہوں (یعنی مجھ پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے) حالانکہ میرے ساتھ کوئی جنون اور دیوانہ پن نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ میں تو بھوک سے نڈھال ہو کر گرتا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے۔

۱۰۴۴۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن گھر سے نکلا مجھے بھوک نے ہی نکالا تھا۔ میں مسجد میں آیا میں نے اصحاب رسول کے کچھ افراد کو وہاں پایا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس وقت تمہیں کس چیز نے باہر نکالا؟ میں نے بتایا کہ مجھے تو صرف اور صرف بھوک نے باہر نکالا ہے۔ وہ بولے ہمیں بھی اس وقت بھوک نے باہر نکالا ہے۔ پھر ہم لوگ اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کس چیز نے باہر گھر سے نکالا؟ ہم نے بتایا کہ ہمیں صرف بھوک ہی لے آئی ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھال منگوایا اس میں کھجوریں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کو ہم میں سے صرف دو دو کھجوریں دیں اور فرمایا کہ یہ کھجوریں کھاؤ اور اوپر سے پانی پی لو یہ تمہیں آج سارا دن کافی رہیں گی۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دانہ کھجور کا کھایا اور ایک دانہ چھپا لیا اپنی گود میں۔ میں نے جب وہ دانہ اٹھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا لہٰذا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کھجور کیوں اٹھائی ہے میں نے بتایا کہ وہ میں نے اپنی امی کے لئے اٹھائی ہے آپ نے فرمایا اسے کھا جائیے میں آپ کو اور دو کھجوریں دے دیتا ہوں۔

۱۰۴۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو صدقہ بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار شکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو یزید بن ابومریم دمشقی نے ان کو ابوعبداللہ مسلم بن مشکم نے ان کو عمرو بن غیلان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے دعا کرتے ہوئے عرض کی اے اللہ جو شخص مجھ پر ایمان لے آیا ہے اور میرے ساتھ

(۱۰۴۴۳)......أخرجه البخاری فی الاعتصام (۱۷) وحماد هو ابن زید.

(۱۰۴۴۵)......أخرجه ابن ماجه فی الزهد (۸) عن هشام بن عمار عن صدقة بن خالد. به.

تصدیق کی ہے اور جس نے یہ جان لیا ہے کہ جو کتاب میں لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے۔ تو اس کے مال کو کم کر دے۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے میرے ساتھ تصدیق نہیں کی ہے جس نے یہ بھی نہیں جانا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے۔ تو اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس کی عمر کو لمبا کر دے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے ابو عبداللہ سے۔ مسلم بن مشکم نے یہ نہیں کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رزق میں برکت کی دعا

۱۰۴۴۶:......ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو غسان بن برزین نے ان کو سیار بن سلامہ ریاحی نے بنو تمیم سے اس نے براء سلیطی سے اس نے بنو عبس سے اس نے نقادہ اسدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری کرنے کے لئے اپنی اونٹنی دے دے۔ اس شخص نے دینے سے انکار کر دیا۔ نمائندے نے آ کر خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے آدمی کے پاس بھیج دیا۔ اس کے پاس بندہ پہنچا تو اس نے اونٹنی بھیج دی یہ شخص کھینچ کر اونٹنی کو لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو دعا فرمائی اے اللہ اس سواری میں برکت عطا فرما۔ اور جس نے اس کو بھیجا اس میں بھی برکت دے جو شخص لے کر آیا تھا اس نے عرض کی کہ جو لے کر آیا ہے اس کو بھی آپ دعا میں شامل فرما لیجئے۔ آپ نے فرمایا جو لے کر آیا ہے اس میں بھی برکت عطا فرما۔ یا وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے اونٹنی کا دودھ نکالا اور میں نے خوب دودھ نکالا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اس شخص کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے یعنی جس پہلے شخص نے منع کیا تھا۔ اور اونٹنی والے کے لئے یہ دعا کی اے اللہ اس کا رزق ایک ایک دن کا بنا دے۔ یحییٰ بن حسان بن زرین نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۴۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مصبح بن ھلقام نے ان کو حدیث بیان کی قیس بن ربیع نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میری امت میں سے وہ لوگ بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر کھڑا ہو کر کوئی سوال کر لے دینار کا یا درہم کا یا کسی بھی شئ کا تو تم میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں عزت دار سمجھتے ہوئے اس کو کچھ نہیں دے گا۔ حالانکہ (وہ اللہ کی بارگاہ میں اس قدر مقرب ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی حفاظت فرماتے ہیں

۱۰۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی عباس عنبری نے ان کو محمد

(۱۰۴۴۶)......أخرجه ابن ماجه في الزهد (۸) عن عبدالله بن معاوية الجمحي عن غسان بن برزين. به. وأخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۵۱)

(۱۰۴۴۷)......أخرجه أحمد في الزهد (۲۶) بتحقيقي من طريق سالم. به.

بن جہضم نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو عاصم بن عمر بن قتادہ نے ان کو محمد بن لبید نے قتادہ بن نعمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بعض کی حفاظت کرتا ہے۔ کھلانے میں اور پلانے میں۔ اور فروی کی ایک روایت میں۔ مریضہ کے بجائے سقیمہ کا لفظ ہے۔

۱۰۴۴۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبدی نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ حوطی نے ان کو ابن عیاش نے عمارہ بن عزیہ سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے محمد بن دین بن لبید سے اس نے رافع بن خدیج سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو دنیا سے اس کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کی حفاظت کرتا ہے پانی وغیرہ سے۔

۱۰۴۵۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قعنبی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے محمود بن لبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل اپنے بندے کی دنیا سے حفاظت کرتے ہیں جیسے تم لوگ اپنے مریض کی کھانے پینے کے لئے حفاظت کرتے ہو۔

۱۰۴۵۱:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عثمان عجلی نے ان کو حسین جعفی نے وہ کہتے ہیں زائدہ نے ذکر کیا اہل بصرہ کے ایک شیخ سے اس نے امیہ بن قسیم سے اس نے حذیفہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے چرواہائے ہلاکت والی چراگاہوں سے اپنی بکریوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۴۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر جرشی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ نے ان کو موسیٰ بن ہلال عبدی نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ولی اور نیک بندے کو آزمائش کے ساتھ حفاظت کرتا ہے جیسے گھر والے اپنے مریض کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دنیا سے حفاظت کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے مریض کی کھانے وغیرہ کے ساتھ حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۴۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اسماعیل بن شروس سے اس نے عکرمہ بن خالد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبادت میں خوب مشغول رہتا تھا چنانچہ اس کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان اس کے پاس آیا اور کسی آدمی کی شکل بنا کر اس کے سامنے عبادت اس عبادت سے بڑھ چڑھ کر کرنے لگا پھر اس سے کہا کہ میں آپ کا ساتھی اور دوست بن جاؤں اس نے اجازت دے دی لہٰذا (وہ موقع کا انتظار کرنے کے لئے) اس کے آگے پیچھے پھرنے لگا۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک فرشتہ اتارا اس کی مدد کے لئے شیطان نے جب اس کو دیکھا تو اس کو پہچان لیا مگر انسان نے اس کو نہیں

(۱۰۴۴۸)......أخرجه الترمذی (۲۰۳۶) من طریق إسحاق بن محمد الفروی. به.

وقال: حسن غریب. (۱) ...... فی ن: (من الماء)

(۱۰۴۴۹)......أخرجه الطبرانی فی الکبیر من طریق إسماعیل بن عیاش. به.

(۱۰۴۵۰)......أخرجه الترمذی (۲۰۳۶) من طریق عمرو بن أبی عمرو. به.

(۱۰۴۵۱)......(۱) غیر واضح فی الأصل

پہچانا جب شام ہوئی تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ فرشتے نے شیطان کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو قتل کر دیا۔ اس عابد نے اس سے کہا کہ میں نے ایسا ظلم کبھی نہیں دیکھا۔

کہ آپ نے ناحق اس کو قتل کر دیا ہے حالانکہ وہ تو ایسا نیک تھا ایسا تھا ایسا تھا۔ پھر وہ عابد اور وہ فرشتہ ساتھ ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک بستی میں اترے تو بستی والوں نے ان کو اپنے پاس بطور مہمان کے ٹھہرایا اور ان کی مہمانی کی مگر اس فرشتے نے ان لوگوں کا ایک چاندی کا برتن اٹھالیا۔ پھر وہ ساتھ ساتھ چل دیئے پھر وہ دوسری بستی میں جا کر اترے ان لوگوں نے اس کو ٹھہرایا بھی نہیں اور نہ ہی ان کی انہوں نے ضیافت کی مگر اس فرشتے نے وہ برتن ان کو دے دیا۔ لہٰذا اس عابد نے کہا اس سے کہ جن لوگوں نے ہمیں ٹھہرایا اور ہماری ضیافت کی آپ نے ان کا تو برتن اٹھالیا۔

اور جنہوں نے ہمیں ٹھہرایا بھی نہیں اور ہماری ضیافت بھی نہیں کی آپ نے ان کو وہ برتن دے دیا۔ لہٰذا آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس نے کہا کہ بہر حال میں نے جس کو قتل کر دیا تھا۔ وہ شیطان تھا۔ وہ تمہیں فتنے میں واقع کرنا چاہتا تھا۔ اور جن کا میں نے برتن لے لیا تھا۔ وہ نیک لوگ تھے وہ برتن چاندی کا تھا ان لوگوں کے لئے وہ مناسب نہیں تھا۔ (اس لئے ان سے اٹھالیا تھا تا کہ وہ اس کو استعمال نہ کریں) اور یہ لوگ فاسق ہیں یہ اس کے استعمال کے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ فرشتہ اوپر آسمان کی طرف چلا گیا۔ اور یہ عابد اس کو دیکھتا رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا اور برا ہونے کی نشانی

۱۰۴۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن محمد بن موسیٰ ابوعلی قاضی نے ان کو ہمزہ بن محمد کاتب نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کیسے معلوم ہو سکے گا کہ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا کچھ ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ جو چیز آپ دنیا میں سے طلب کرتے ہیں وہ آسانی کے ساتھ آپ کو مل جاتی ہے اور اگر کوئی چیز آخرت کی مانگتے ہیں تو وہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتی ہے تو سمجھ لو کہ آپ خراب حالت پر ہیں۔ اور جس وقت دنیا کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں وہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔ اور امور آخرت میں سے کوئی چیز طلب کرتے ہیں تو وہ آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے تو سمجھ لیں کہ آپ اچھی حالت پر ہیں یہ روایت اسی طرح منقطع آئی ہے۔

۱۰۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک آدمی کوئی امر طلب کرتا ہے تجارت سے ہو یا امارت میں سے یہاں تک کہ جب اس پر تنگی ہو جاتی ہے اس کے دل میں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتوں آسمانوں کے اوپر یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور جا کر اس سے یہ معاملہ اور یہ امر ہٹادو میں اگر اس کے لئے اس امر کو آسان کر دوں تو میں اس کو اس کے ساتھ جہنم میں داخل کر دوں گا۔ فرمایا کہ وہ آ کر اس کو اس سے ہٹا دیتا ہے۔

۱۰۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن رومی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا یعنی اس کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے لئے فرشتے کو کہتا ہے اس کو مالدار کر دے وہ جب اس کو مالدار کر دیتا ہے تو وہ خود بخود دعا عاجزی کرنے کو اور دعا مانگنے کو بھول جاتا ہے۔

(۱۰۴۵۵)......(۱) هكذا في الأصل.

صاحب دنیا کی مثال

۱۰۴۵۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہلال بن محمد عجلی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو ہلال بن حق نے ان کو سعید جریری نے اور حسن بن ذکوان نے ان کو حسن بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا شخص جو پانی کے اوپر چلے مگر اس کے قدم تر ہوں گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ایسا تو کوئی نہیں ہو سکتا جس کے قدم تر نہ ہوئے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب دنیا کی یہ مثال ہے وہ بھی گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔

مذکورہ راویوں کے علاوہ دیگر نے اس کو مرسل کیا ہے حسن سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے داؤد طائی سے کہ اس نے کہا کہ دنیا انکار کرتی ہے کہ وہ حاصل ہو جائے مگر معاملہ گڈ مڈ کر کے۔

۱۰۴۵۷:......(مکرر ہے) اور ابو حازم سے مروی ہے کہ فرمایا تھوڑی سی دنیا بھی آخرت کے کثیر حصے سے مشغول اور غافل کر دیتی ہے۔

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے

۱۰۴۵۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن الدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو ابو داؤد خضری نے ان کو سفیان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ اور مال جو ہے اس میں بڑی بیماری ہے لوگوں نے پوچھا کہ مال کی بیماری کیا ہے فرمایا ہے کہ فخر کرنے اور اترانے سے سلامتی میں نہیں رہ سکتا لوگوں نے پوچھا کہ اگر سلامتی سے رہ جائے تو؟

فرمایا کہ پھر اس کو درست کرنا اس شخص کو ذکر اللہ سے غافل کر دیتا ہے۔

دنیا آخرت کے مقابلے میں

۱۰۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مستورد بنی فہر کے بھائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ اللہ کی قسم نہیں ہے دنیا آخرت کے مقابلے میں مگر مثل اس کے جو تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈبو کر اٹھا لے۔ اس کو چاہیئے کہ غور کرے انگلی کیا کچھ دریا میں سے لے کر نکلی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے اسماعیل سے۔

۱۰۴۶۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن قیس نے ابراہیم بن مہاجر سے ان کو قیس بن ابو حازم نے اس نے مستورد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا لوگوں نے آپس میں آخرت کا مذاکرہ کیا بعض نے کہا کہ بہر حال دنیا آخرت تک پہنچانے والی ہے۔ اسی میں عمل انسان کرتا ہے اسی میں نماز ہوتی ہے اسی میں زکاۃ ہوتی ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ آخرت جنت میں پہنچانے والی ہے اور بھی لوگوں نے کچھ نہ کچھ کہا جو اللہ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے کوئی شخص دریا میں پیدل چلے اور اس میں اپنی

(۱۰۴۵۷)......أخرجه المصنف من الزهد (۲۵۷) (۱۰۴۵۷)......أخرجه المصنف فی الزهد (۵٦)

(۱۰۴۵۹)......أخرجه مسلم فی صفة الجنة و النار (۱۵)

انگلی ڈبودے جو کچھ انگلی اس میں سے نکالے گی پس وہی دنیا ہے۔

۱۰۴۶۱:...... ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابواویس نے ان کو مالک نے علاء بن عبدالرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیامؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۱۰۴۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو ابوالمثنی نے قعنبی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے علاء سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے عبدالعزیز سے۔

دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے

۱۰۴۶۳:...... ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں مجھے فضیل بن عیاض سے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب بیان کیا کہ دنیامؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ فرمایا کہ یہ قید ہے دنیا کی لذات اور شہوات کو ترک کرنے کی وجہ سے بہر حال جو شخص نہ دنیا کی لذات کو چھوڑے نہ ہی شہوات کو اسکے لئے یہ کون سی قید ہے؟

۱۰۴۶۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی ہے اللہ تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

دنیا مچھر کے پَر کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں رکھتی

۱۰۴۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسین بن صفوان بردعی نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابوالدنیا نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے زکریا بن منظور بن ثعلبہ بن ابومالک سے ان کو ابوحازم نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں گذرے آپ نے ایک مردار بکری پڑی ہوئی دیکھی جس کی ایک ٹانگ پھولنے کی وجہ سے اٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس بکری کو دیکھ رہے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر بے قدر و قیمت ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنا یہ اپنے مالک کے آگے حقیر ہے اور دنیا ایک مچھر کے پَر کے برابر قدر و قیمت رکھتی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ کے برابر پینے کے لئے بھی نہ دیا جاتا۔

(۱۰۴۶۲)......أخرجه مسلم (۴/ ۲۲۷۲) وسبق برقم (۹۷۶۹)

(۱۰۴۶۴)......أخرجه البخاري في فضل الأنصار (المناقب) رقم ۲۹.

(۱۰۴۶۵)......أخرجه ابن ماجه في الزهد (۳) من طريق زكريا بن ثعلبة. به.

۱۰۴۶۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبدالحمید بن سلیمان نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر قدر و قیمت رکھتی تو کافر کو اس میں ایک گھونٹ پینے کو ہی نہ دیا جاتا۔

۱۰۴۶۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی موسیٰ بن حسن نے ان کو قعنبی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو القاسم جعفر بن محمد ابراہیم مرسانی نے مکہ میں ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ان کو سلیمان بن بلال نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض راستوں سے داخل ہو کر بازار میں داخل ہوئے وہاں آپ ایک مرے ہوئے بکری کے بچے کے پاس سے گذرے آپ نے اس کے کان کو ہاتھ لگا کر فرمایا کون تم میں سے اس کو ایک درہم کے بدلے میں لے گا ان لوگوں نے کہا ہم تو اس کو کسی شئی کے بدلے میں بھی نہیں لیں گے ہم اس کو کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا تم پسند کرو گے کہ یہ تمہارا ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی اس میں عیب تھا۔

اب تو یہ مرا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر ہے جتنا یہ تمہارے نزدیک بے قدر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قعنبی سے۔

۱۰۴۶۸:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابو حازم نے ان کو ان کے والد نے عبداللہ بن بولا سے اس نے اپنے والد سے اصحاب نبی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل احمر پر آئے انہوں نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی آپ نے غالباً اس کے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کوئی عزت رکھتی ہے لوگوں نے کہا اس کی کیا عزت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنا یہ اپنے مالکوں کے آگے بے کار ہے دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر و قیمت ہے۔

۱۰۴۶۹:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو ابو عاصم نبیل نے ان کو محمد بن عمارہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ کی چیز آئی آپ نے گھر سے کوئی ایسی چیز تلاش کی جس کے اندر اس کو رکھ دیں۔ فرمایا اس کو پست جگہ پر رکھ دیں۔ (یا پتھر پر) اگر دنیا اللہ کے نزدیک کسی چیز کے برابر ہوتی تو وہ کافر کو اس میں سے مچھر کے پر کے برابر نہ دیتے مثلاً پس کیا نکلتا ہے ابن آدم سے اگر چہ وہ کتنا اچھا مصالحہ وغیرہ اور نمک استعمال کرے۔ دیکھئے کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (یعنی نعمتیں کھاتا ہے اور کیا خارج کرتا ہے۔)

۱۰۴۷۰:.....ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس ضبعی نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اوسی نے ان کو یزید بن عبدالملک بن یزید بن خصیفہ نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا مچھر کے پر کے برابر ہوتی اللہ کے نزدیک تو وہ اس میں سے مشرک کو کچھ بھی نہ دیتا۔

۱۰۴۷۰:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو

(۱۰۴۶۶).....أخرجه الترمذي (۲۳۲۰) من طريق عبدالحميد بن سليمان. به.

(۱۰۴۶۷).....أخرجه مسلم (۲۲۷۲/۴)

(۱۰۴۶۸).....أخرجه ابن قانع كما في الإصابة (۱۷۳/۱ و ۱۷۴) من طريق عبدالعزيز بن أبي حازم. به.

ابوجعفر نے ان کو سعید مقبری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی اللہ کے نزدیک چیز میں تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

دنیا کی حقیقت

۱۰۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن نجدہ حوطی نے ان کو بقیہ بن والد نے ان کو ابوالحجاج مہری نے ابومیمونہ لخمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے کے ڈھیر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا آجاؤ دنیا کی طرف اور آپ نے وہاں سے ایک کپڑے کی دھجیاں اٹھائی جو بوسیدہ ہو چلی تھی اسی کوڑے پر اور ہڈیاں جو بوسیدہ ہو چکی تھیں۔ آپ نے (لوگوں کو یہ دکھا کر فرمایا) کہ یہ دنیا ہے۔

۱۰۴۷۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے حر بن ضحاک بن سفیان کلابی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے ضحاک آپ کی خوراک کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ گوشت اور دودھ۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ کیا بن جاتا ہے؟ اس نے عرض کی آپ سرکار جانتے ہیں جو کچھ بن جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا جو کچھ بن کر ابن آدم سے نکلتا ہے اللہ کے نزدیک دنیا کی مثال اسی جیسی ہے (یعنی نجاست جیسی)۔

۱۰۴۷۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی میمونی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے یونس سے اس نے حسن سے اس نے عتی سے اس نے ابی بن کعب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک ابن آدم کا کھانا دنیا کے لئے ضرب المثل ہے، جو کچھ ابن آدم سے نکلتا ہے اگر چہ وہ کیسے ہی نمک اور مصالحے استعمال کرے غور کرو کہ پھر وہ کیا ہو جاتا ہے۔

۱۰۴۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر ھذلی نے ان کو حسن نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ کے نزدیک دنیا کی حقارت رزالت میں سے ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ایک عورت نے قتل کر دیا تھا۔ (یعنی سبب بن گئی تھی) یہ اسناد ضعیف ہے۔ اور حضرت ابن عباس سے بطور موقوف روایت ان کے قتل کا قصہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ بادشاہ کے بھائی کی بیٹی نے اس کے ذبح کرنے کے لئے ٹھانی۔ اس نے ذبح کر دیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہوا تھا۔ وہ بادشاہ کو پسند کرتی تھی اور یہ اس سے نکاح کرنا چاہتے تھے۔

۱۰۴۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو ابوالزنباع روح بن الفرج مصری نے ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ان کو محاربی نے عبدالرحمٰن بن محمد سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچانتے ہیں، فرمایا کہ جب مرنے والا مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا کچھ بھیجا ہے؟ اور بنی آدم کہتے ہیں اس نے اپنے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

تین دوست

۱۰۴۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر معروف بن بیاض نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے مال کی اور اس

(۱۰۴۷۳)......فی ن : (أبو عبدالله)

کے اعمال کی مثال اس آدمی جیسی ہے، جس کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک اس سے کہے کہ تم جب تک زندہ رہو گے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب تم مرجاؤ گے میرا تیرا واسطہ ختم ہو جائے گا۔ نہ میں تیرا اور نہ تو میرا ہوگا یہ اس کا مال ہے اور دوسرا کہے میں اس وقت تیرے ساتھ ہوں جب تک تو قبر تک جا پہنچے جب تم قبر تک پہنچو گے تو نہ میں تیرا اور نہ ہی تو میرا۔ میرا تیرا تعلق ختم ہو جائے گا۔ یہ اس کا بیٹا ہے۔ تیسرا دوست کہے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں زندہ رہے تو یا مرجائے دونوں حالتوں میں تیرے ساتھ ہوں یہ اس کا عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں بلکہ اعمال کو دیکھتے ہیں

۱۰۴۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو بن عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالرزاق بن مرزوق نے۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے یزید بن اصم سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتے تمہاری صورتوں کی طرف نہ ہی تمہارے مالوں کی طرف بلکہ وہ تو دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف اور تمہارے اعمال کی طرف۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو سے اور ناقد نے کثیر بن ہشام سے۔

۱۰۴۷۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مغیرہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ میں ان کو ابوالحسن احمد بن محمود بن احمد سمی نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوزناد اعرج سے اس نے ابوہریرہ نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا البتہ ضرور آئے گا ایک موٹا لمبا تڑنگا آدمی قیامت کے دن اور وہ مچھر کے پر کے برابر وزن نہیں کیا جا سکے گا (یعنی ترازوئے اعمال میں اتنا وزن بھی نہیں ہوگا۔)

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ فلا نقیم لهم یوم القیٰمة وزناً. ہم قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے ترازو ہی نہیں کھڑی کریں گے۔

اور ابن بکیر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک البتہ آئے گا (وہ وقت) آدمی پر۔ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ پڑھئے فلا نقیم له یوم القیٰمة وزناً. ہم ان کے لئے قیامت کے دن ترازو ہی نہیں اٹھائیں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ ابن بکیر سے اور محمد بن عبداللہ سے مروی ہے اس نے ابن مریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا صنعانی سے اس نے ابن بکیر سے۔

اس امت کے بہترین اشخاص

۱۰۴۷۹:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبدالرحمٰن بن خلف نے اور قنطرانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے سلیمان بن مسہر سے اس نے خرشہ بن حر سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا کہ مسجد میں آپ سب سے اونچا آدمی دیکھو تیری نظروں میں کہتے ہیں کہ میں نے سر اوپر اٹھایا تو اچانک دیکھا ایک آدمی پوشاک پہنے لوگوں سے باتیں کر رہا ہے میں نے کہا کہ یہ شخص ہے۔ اپنے سر کو ذرا نیچے کیجئے اور دیکھئے سب

(۱۰۴۷۷)..... أخرجه مسلم (۱۹۸۷/۴) وأخرجه المصنف في الآداب (۱۱۵۴. ط / الرياض) بنفس الإسناد.

سے چھوٹے قد کا آدمی جو تمہیں مسجد میں نظر آئے تیری نظروں میں۔ میں نے دیکھا تو اچانک ایک مسکین ضعیف نظر آیا میں نے کہا کہ یہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔

البتہ یہ شخص قیامت کے دن بہتر ہوگا اللہ کے نزدیک زمین کی مٹی سے اس شخص سے۔

۱۰۴۸۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے اعمش سے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں اعمش نے کہا ہے زید بن وھب سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ نے دیکھا ہے۔ (میں نے دیکھا تو) ایک آدمی اپنے دھیان میں ایک حلقے میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ خوب ہے آپ نے فرمایا کہ سر کو ذرا نیچے کرو اور مسجد میں سب سے کم تر انسان کو دیکھو میں نے دیکھا تو ایک مسکین ضعیف آدمی مسجد میں سب سے پیچھے تھا میں نے کہا کہ یہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے؟ البتہ یہ مسکین ضعیف بہتر ہے اس جیسے زمین بھری ہوئی لوگوں سے۔ (یعنی یہ مسکین ایک ہو اور اس مالدار جیسے لوگ ساری دنیا بھری ہوئی ہو پھر بھی یہ ایک ان سب سے بہتر ہے۔)

یہ الفاظ حدیث یعلی کے ہیں۔

۱۰۴۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حسن اور قاسم نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ کی رائے۔ پھر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگوں میں سے شریف ترین آدمی ہے یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو اس کو مل جائے کسی کے لئے سفارش کرے تو سنی جائے۔ اگر وہ کوئی بات کرے تو مانی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر دوسرا آدمی گذرا تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ وہ بولے یا رسول اللہ یہ فقراء مسلمانوں میں سے ہے یہ تو اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو کوئی نہیں دے گا اگر کسی کے لئے سفارش کرے تو کوئی قبول نہیں کرے گا اگر کچھ کہے تو کوئی بھی نہیں سنے گا۔ فرمایا کہ یہ مسکین۔ اس مالدار جیسے روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں۔ اور قاسم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہ یہ اس جیسے بھری زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ اور یوں نہیں کہا کہ انہوں نے کہا تھا۔ جناب کی رائے۔ (ہی معتبر ہے)۔

اور حسن نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح ابوجعفر جرجانی نے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں ابن ابواویس سے اس نے عبدالعزیز سے۔

۱۰۴۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے ''ح''۔

اور مجھے خبر دی ابوعمرو مقری نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پراگندہ غبار آلودہ بالوں والے۔ دروازوں سے دور بھگائے ہوئے ایسے (قبول بارگاہ خداوندی میں بھی) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔

(۱۰۴۸۰)......(۱) فی أ: (الأعرج) (۱۰۴۸۱)......أخرجه البخاری فی الرقاق (۱۶)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن مسعود سے۔

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی قسم کو رد نہیں فرماتے

۱۰۴۸۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو جعفر بن عبیداللہ بن انس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمارہے تھے، بہت سارے بکھرے بالوں والے غبار آلود جسم والے پوشیدہ پھٹے پرانے لباس والے ایسے بھی (مقبول بارگاہ ایزدی ہوتے ہیں) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر دعا کر دیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کر دے گا۔

۱۰۴۸۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن عزیز ایلی نے ان کو سلمہ بن روح نے اس کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے کمزور لوگ ایسے ہیں جن کو لوگ بھی ضعیف سمجھتے ہیں پھٹے پرانے لباس والے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دے گا۔ ان میں سے ایک تو براء بن مالک بھی ہیں بے شک براء مشرکین کی ایک بھیڑ اور انبوہ کے ساتھ ٹکرائے تھے مشرکوں نے مسلمانوں کو بہت دور کر دیا تھا۔

اس لئے لوگوں نے ان سے کہا تھا۔ اے براء بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو اگر آپ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو وہ تیری قسم پوری کر دے گا۔ لہٰذا آپ اپنے رب کو قسم دیجئے۔ لہٰذا براء نے دعا کی کہ اے میرے رب میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ جب مشرکوں سے مڈھ بھیڑ ہو تو ہم فتح یاب ہو جائیں۔ پھر سوس کے پل پر مقابلہ ہوا اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچی۔ لوگوں نے کہا اے براء آپ اللہ تعالیٰ کو قسم دیجئے۔ انہوں نے دعا کی اے میرے مالک جب کفار کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے نبی کے ساتھ لاحق کر دینا۔ اب جب مقابلہ ہوا تو حضرت براء قتل ہو کر شہید ہو گئے۔

۱۰۴۸۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو حارثہ بن وہب نے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتلادوں ہر کمزور۔ اور کمزور سمجھا جانے والا انسان (جو کہ ایسا مقبول بندہ ہو کہ) اگر اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو وہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ اور فرمایا کہ اہل جہنم ہر مغرور متکبر اجڈ جھگڑالو ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا صحیح میں حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

حوض کوثر

۱۰۴۸۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو محمد بن مہاجر نے عباس بن سلام لخمی سے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے میرے پاس ابوسلام حبشی کو بھیجا اور میرے پاس خط بھیجا اس نے آکر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیجا گیا ہوں کہ میں حوض کوثر کے بارے میں آپ کے منہ سے حدیث سنوں ثوبان والی حدیث، بس ابوسلام نے کہا کہ میں نے

(۱۰۴۸۲)......أخرجه مسلم (۲۰۲۴/۴)

(۱۰۴۸۳)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۹۱/۴ و ۲۹۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۰۴۸۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۸)

ثوبان سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میرا حوض (اس قدر بڑا ہوگا۔ جیسے) عدن سے لے کر عمان بلقاء کا فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی بڑا۔ اس کے ڈونگے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے (کثرت میں یا چمکنے میں) اس کا پانی شہد سے شیرین تر ہوگا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔

جو شخص ایک بار اس میں سے پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے سب سے پہلے میرے پاس اس پر میری امت کے فقراء اور غریب پہنچیں گے۔

حضرت عمر نے فرمایا یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے سروں والے میلے کچیلے کپڑوں والے جو مالدار عورتوں سے رشتہ نہیں کر سکتے اور جن کے لئے لوگوں کے بند دروازے نہیں کھولے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اللہ کی قسم میں نے آرام اور نعمتوں میں پروردہ فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہے اور اس کے لئے بند دروازے کھول دیئے ہیں ہاں مگر یہ ہے کہ اللہ مجھ پر رحم کردے گا۔ لامحالہ۔ اور اللہ کی قسم میں اپنے سر میں تیل نہیں لگاتا یہاں تک کہ وہ بکھر جاتا ہے۔ اور میں اپنے کپڑے نہیں دھوتا ہوں یہاں تک کہ جو میرے جسم سے لگے ہوئے ہیں وہ میلے ہوجاتے ہیں۔

اہل جنت کے بادشاہ

۱۰۴۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید فقیہ نے ان کو ابوقریش حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن علی بن حمزہ مروزی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ایوب نے حسن سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اہل جنت کے بادشاہ وہ ہوں گے ہر بکھرے بالوں والا غبار آلود پھٹے پرانے کپڑوں والا (دنیا میں) جو لوگ امراء کے دروازوں پر اجازت مانگیں تو ان کو اجازت نہ ملے۔ اور رشتہ مانگیں تو کوئی ان کو نکاح نہ دے۔ اور جب وہ کوئی بات کہیں تو کوئی ان کی بات پر کان نہ دھرے۔ جن کی دل کی خواہش دل کے اندر ہی کروٹیں لیتی رہے۔ اگر اس کے ایمان کی روشنی پورے اہل زمین میں تقسیم کی جائے تو ان کو پوری ہوجائے۔

۱۰۴۸۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوعمر اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ رازی نے ان کو سہل بن زنجلہ رازی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے عوف سے اس نے حسن سے میرا خیال ہے کہ ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت کے مالک۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں فرمایا کہ لفظ طلبوا کی بجائے لفظ خطبوا فرمایا۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا اسحاق بن احمد رازی نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۱۰۴۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر ربونجی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو دحیم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق رازی نے ان کو احمد بن عمیر بن حوص نے ان کو موسیٰ بن عمر نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بشر بن عبداللہ نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے سرداروں کے بارے میں نہ بتلادوں (وہ ہے) ہر ضعیف اور کمزور سمجھا ہوا پھٹے پرانے کپڑوں والا جس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو اور (اللہ کے نزدیک ایسا مقرب ہو کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دے تو وہ ضرور پوری کردے۔

(۱۰۴۸۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۸)

(۱۰۴۸۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۹۵) وانظر مسند عمر بن عبدالعزيز (۶۳) بتحقيقي.

۱۰۴۸۹: ...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ہند بنت حارث نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بے دار ہوئے تو وہ فرمارہے تھے۔ لاالـه الااللّٰه. آج رات کس قدر خزانے اترے ہیں لاالـه الااللّٰه. اللہ نے کتنے فتنے اتارے ہیں کون جگائے گا حجروں میں رہنے والیوں کو بہت سی ماری عورتیں دنیا میں کپڑے پہننے والی ننگی ہوں گی آخرت میں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں کسی دوسری وجوہ سے اس نے معمر سے۔

ولاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی کا شان نزول

۱۰۴۹۰: ...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ اور میں کہتا ہوں۔ کہ یہ آیت۔

و لاتطرد الذین یدعون ربهم بالغداة و العشی.

اے پیغمبر ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

محمد بن اسماعیل نے کہا تھا۔ کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مقدام بن شریح نے ان کو ان کے والد نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ یہ لوگ گھٹیا ہیں۔

یعنی جو لوگ (اے محمد) تیرے ساتھ ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی کوئی خیال واقع ہو گیا لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

و لا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة و العشی یریدون وجهه.

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں جو اسی کی رضا تلاش کرتے ہیں۔

یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الیس اللّٰہ باعلم بالشاکرین تک پڑھی۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں سفیان ثوری کی اور اسرائیل کی حدیث سے۔

۱۰۴۹۱: ...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو حدیث بیان کی حنظلی نے ان کو عمرو بن محمد قرشی نے ان کو اسباط ہمدانی نے ان کو کدیمی نے ان کو خباب بن ارت نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

و لاتطرد الذین یدعون ربهم بالغداة و العشی یریدون وجهه

کے بارے میں فرمایا کہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن فزاری آئے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلال حبشی صہیب رومی اور عمار بن یاسر اور خباب بن ارت کے ساتھ اور دیگر کمزور لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا تو ان کو حقیر گردانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ان کے لئے گئے (علیحدہ بیٹھ کر کہا) کہ ہم لوگ یہ پسند کرتے ہیں آپ ہمارے لئے ایک ایسی نشست کا انتظام کریں جس سے عرب ہماری برتری جان سکیں۔ اور عرب کے وفود آپ کے پاس آتے رہتے ہیں اور ہم ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم لوگ آیا کریں تو آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھادیا کریں اور ہمارے پاس سے اٹھادیا کریں جب ہم چلے جایا کریں تو آپ چاہیں تو پھر ان کے پاس بیٹھ جایا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی طبعی نرمی اور شرافت کی بناپر) ان کی بات مان لی انہوں نے کہا کہ اس بات کی تحریر ہمارے لئے لکھ دیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے صحیفہ منگوایا اور لکھنے کے لئے علی کو بلایا۔ یہ

(۱۰۴۹۰) ...... أخرجه مسلم فی الفضائل (۵۱)

مسکین کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور کہا:

و لاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون و جھہ

اے پیغمبر اپنے پاس سے ان لوگوں کو مت ہٹاؤ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں۔ الخ

اس کے بعد اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا اور فرمایا:

و کذالک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھؤلاء من اللہ علیھم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین.

ہم اسی طرح ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ آزماتے ہیں تاکہ یہ لوگ یوں کہیں کیا یہی ہیں
جن پر اللہ نے ہمارے علاوہ احسان کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو خوب نہیں جانتا؟

اس کے بعد فرمایا:

و اذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ الخ.

(اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہو تم پر سلامتی ہو
تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لکھ دیا ہے۔ الخ

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آیت کے نزول کے بعد وہ لکھنے والا صحیفہ) پھینک دیا اور ان لوگوں کو اپنے پاس بلالیا۔ اور فرمایا کہ:

کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ

کہ تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت کو لکھ دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس دن سے ہم نے اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے پھر جب قیام کا ارادہ کرتے تھے تو اٹھ جاتے تھے اور ہمیں چھوڑ دیتے تھے۔ لہٰذا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

و اصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون و جھہ و لا تعد عیناک عنھم.

آپ اے پیغمبر اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھا کریں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسی کی رضا طلب کرتے ہیں
اور آپ ان سے اپنی نگاہیں نہ ہٹایا کریں اور آپ اشراف کے ساتھ بیٹھئے۔

مگر:

و لاتطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا

اور مت مانئے بات اس شخص کی ہم نے جس کے دل کو اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔

یعنی اقرع اور عیینہ۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ نے ان کے لئے دینوی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ اور دو آدمیوں کی مثال (سورۂ کہف میں) لہٰذا اسی طرح ہم پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے جب وہ ساعت پوری ہو جاتی تھی جب اٹھنا چاہتے تھے تو ہم لوگ اٹھ جاتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جاتے یہاں تک کہ آپ خود اٹھ جاتے۔

اس امت کے وہ لوگ جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا

۱۰۴۹۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ سلمی نے ان کو ان کے دادا اسماعیل بن نجید نے اور محمد بن محمد بن احمد بن اسحاق حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو بشر بن ہلال صواف نے ان کو جعفر بن سلیمان نے معلّٰی بن زیاد سے اس نے علاء بن

(۱۰۴۹۲)...... أخرجه أبو داود فی العلم (۱۳) عن مسدد عن جعفر بن سلیمان. بہ.

بشیر سے اس نے ابوالصدیق ناجی سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا جس میں ضعفاء مہاجرین تھے اور بعض ان کے بعض سے چھپ رہا تھا ننگے ہونے کے ڈر سے اور ایک تلاوت کرنے والا ہمارے سامنے تلاوت کرر ہا تھا ہم اس کی قرأت سن رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے جب قرأت کرنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کہا اور پوچھا کہ تم لوگ کیا کررہے تھے ہم نے عرض کی یارسول اللہ یہ قاری ہمارے سامنے قرأت کرر ہا تھا اور ہم اس کی قرأت سن رہے تھے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کردیئے ہیں جن کے بارے میں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ان کے ساتھ ٹھہروں۔ کہتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تا کہ اپنے آپ کو ہمارے اندر سکون و آرام دیں پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسے ہوجاؤ (یعنی حلقہ بنالو) لہٰذا لوگوں نے حلقہ بنالیا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو نہیں پہچانتے تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ سب کمزور مہاجرین تھے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہوجاؤ اے غریب مہاجرین مکمل کامیابی کے ساتھ قیامت کے دن تم لوگ جنت میں دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوگے جس کی مقدار پانچ سو سال ہوگی۔

۱۰۴۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو رملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے اور حدیث بیان کی ابوہانی حمید بن ہانی نے اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ بولے اے ابومحمد! اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قادر نہیں ہیں نہ خرچے پر نہ سواری پر نہ ہی سامان واسباب پر قدرت رکھتے ہیں۔ عبداللہ نے ان سے کہا، تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم لوگ چاہو تو ہمارے پاس واپس لوٹ کر آنا ہم تمہیں اتنا کچھ دیں گے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پسند کرے گا اور اگر تم لوگ چاہو تو ہم بادشاہ سے تمہارا تذکرہ کرتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو تم صبر کرو بے شک میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال کی مقدار سبقت لے جائیں گے تو لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بے شک ہم لوگ صبر کرکے رک جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد میں فقراء مہاجرین میں سے ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تیرا گھر بار اور بیوی بچے ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ انہوں نے کہا تو دولت مندوں میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ میرا تو نوکر بھی ہے فرمایا پھر تو بادشاہوں میں سے ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے۔

۱۰۴۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریشی نے ان کو حسن بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤلفۃ القلوب آئے (یعنی جن کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مال دے دیا کرتے تھے۔) عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس۔ اور مالدار لوگ وہ بولے یارسول اللہ آپ اگر مسجد کے بیچ میں بیٹھا کریں۔ اور ان لوگوں کو ہم سے دور کردیا کریں۔ اور جبوں والی روحوں کو۔ اس بات سے ان کی مراد ابومحمد، سلیمان اور فقراء مسلمانوں سے تھی اور ان دنوں ان پر اون کے جبے تھے اور ان کے سوا ان پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ اگر آپ ایسے کریں تو ہم آپ کے پاس بیٹھا کریں گے اور آپ سے باتیں کیا کریں گے اور آپ سے کچھ سیکھا کریں گے۔ لہٰذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی. تا. اعتدنا للظالمین نارا.

کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھئے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نارا تک۔ یعنی ان کو آگ سے ڈرایا۔

(۱۰۴۹۴) عزاہ السیوطی فی الدر (۴/ ۲۱۹) إلی ابن مردویہ و أبی نعیم فی الحلیۃ و المصنف.

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان سب سے خیریت پوچھنے لگے اور سب کے پاس انفرادی طور پر ٹھہرنے لگے یہاں تک کہ مسجد کے آخر تک پہنچے اور وہ سب اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نہیں مارا یہاں تک کہ مجھے حکم دے دیا کہ میں خود کو اپنی امت کی ایک قوم کے ساتھ روک رکھوں تمہارے ساتھ جینا ہے اور تمہارے ساتھ ہی مرنا ہے۔

ضعیف اور کمزوری کے سبب رزق دیا جانا

۱۰۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ اور مجھے خبر دی ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ابوالجماہر دمشقی نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ابوعبداللہ بجرانی سے اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے اس نے سعد بن وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں مری جان ہے نہیں مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے تم مگر ضعیفوں اور کمزوری کے سبب سے۔

۱۰۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے اس نے ابوحاتم رازی سے اس نے انصاری سے اور ہوزہ بن خلیفہ سے دونوں نے کہا کہ ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو حدیث بیان کی ہے اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اور دیکھا تو زیادہ تر جو اس میں داخل ہوئے وہ مسکین لوگ تھے اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں جو داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں جیسے مفہوم ہے۔

دنیا کو دین پر ترجیح نہ دی جائے

۱۰۴۹۷:......ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل ہاشمی نے ان کو ابوبرزہ فضل بن محمد حاسب نے ان کو حسین بن علی بن اسود نے ان کو ابواسامہ نے عمر بن حمزہ عمری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی نافع بن مالک ابوسہل نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ۔ بندوں کو اللہ کی ناراضگی سے روکتا ہے جب تک وہ دنیا کے صفقے کو اپنی دین پر ترجیح نہ دیں۔ اور جب اپنی دنیا کے صفقہ کو اپنے دین پر ترجیح دیں پھر کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ تو اللہ فرماتا ہے تم جھوٹ کہتے ہو۔

۱۰۴۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوسعید احمد بن ابوبکر بن عثمان حیری نے ان کو حسن بن سفیان شیبانی نے ان کو حسین بن علی بن اسود عجلی نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جب وہ اپنی دنیا کو اپنے دین پر ترجیح دیں گے پھر کہیں گے لا الٰہ الا اللہ تو یہ ان پر واپس مار دیا جائے اور اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم جھوٹے ہو۔

۱۰۴۹۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو علی بن حیاش نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوزاہریہ نے ان کو ابوشجرہ نے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ملے گا کوئی ایک بھی اللہ کو لا الٰہ الا اللہ کی گواہی کے ساتھ کہ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جب تک وہ اس کے ساتھ غیر کی ملاوٹ نہ کرے تین بار آپ نے اس کو دھرایا۔ پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ جو کہ لوگوں کے آخر میں سے تھا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یا رسول اللہ غیر کو اس میں کیسے ملائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور اس کو ترجیح دینا اور اس کو ملانا تبع کر دینا اور ان کے ساتھ

(۱۰۴۹۷)......أخرجه الحكيم في نوادر الأصول (ص ۲۴۷)

خوش ہو جانا اور سرکشوں والے عمل کرنا۔

اللہ نے جب سے دنیا کو بنایا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

۱۰۵۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے سریج بن یونس نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے اس نے موسیٰ بن یسار سے ان کو خبر پہنچی ہے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل شانہ' نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک دنیا سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور بے شک اس نے جب سے اسے پیدا کیا ہے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں ہے۔

دنیا کی محبت ہر گناہ کا اصل ہے

۱۰۵۰۱:...... اس نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سریج بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباد بن عوام نے ہشام سے یا عوف سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے۔

شر تین باتوں کے تابع ہے

۱۰۵۰۲:...... کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سریج بن یونس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی مروان بن معاویہ نے محمد بن ابوقیس سے اس نے سلیمان بن حبیب سے اس نے ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس کے لشکر اس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ایک نبی بھیجا گیا ہے اور اس نے اپنی امت اور پارٹی بنالی ہے۔ ابلیس نے پوچھا کہ یہ بتا کیا وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں لشکروں نے بتایا کہ جی ہاں پسند کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر وہ سب کے سب پسند کرتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اگر وہ بتوں کی عبادت نہ بھی کریں میں ان کے پاس صبح کو شام کو آؤں گا۔ تین چیزوں کے ساتھ۔ مال کو ناحق طریقے سے حاصل کرنا۔ اور ناحق طریقے پر خرچ کرنا، اور حق پر خرچ کرنے سے روک لینا اور شر پورے کا پورا انہیں تین باتوں کے تابع ہے۔

۱۰۵۰۳:...... ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن محمد بن مروان نے ان کو ابراہیم بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مروان بن معاویہ فزاری نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو سلیمان بن حبیب قاضی عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ باہلی سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا تھا۔

دنیا ہاروت و ماروت کے جادو سے زیادہ پُر اثر ہے

۱۰۵۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ابوحاتم رازی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے عیینہ بن ابوحکیم سے اس نے ابودرداء رہاوی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بچ کر رہو بے شک وہ ہاروت ماروت سے زیادہ جادو اثر ہے۔ (ایک دوسرا مفہوم ہے) دنیا سے ڈرو بے شک اس نے تو ہاروت ماروت پر بھی اپنا جادو چلا دیا تھا۔ اور دیگر نے کہا کہ یہ مروی ہے ہشام سے اس کی اسناد کے ساتھ اصحاب رسول کے ایک آدمی سے۔

(۱۰۵۰۴)...... قال العراقی فی تخریج الأحیاء (۳/۱۷۷)

رواه ابن أبی الدنیا والبیهقی فی الشعب من طریقه من روایة أبی الدرداء الرهاوی مرسلاً. قال الذهبی: لایدری من أبو الدرداء قال: وهذا منکر لااصل له.

رزق میں تاخیر نہ سمجھو

۱۰۵۰۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ہلال سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رزق میں تاخیر نہ سمجھو بے شک شان یہ ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کو اس کا رزق نہ پہنچ جائے لہٰذا رزق کو طلب کرنے میں اختصار و خوبصورت طریقہ اختیار کرو یعنی حلال طریقے پر لینا اور حرام طریقے کو ترک کرنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکینیت کو پسند فرمانا

۱۰۵۰۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن نمیر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو سلیمان بن خالد نے بن یزید بن مالک نے اپنے والد سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ فرماتے تھے۔ اے لوگو تمہیں تنگ دستی اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم رزق غیر حلال طریقے پر طلب کرنے لگ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف فقیر اور محتاج بنا کر مارنا اور مجھے غنی و مالدار بنا کر نہ مارنا اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں قیامت کے دن اٹھانا بے شک بدبختوں کا بدبخت ہوگا وہ شخص جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائیں گے۔

۱۰۵۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ثابت بن محمد ابو اسماعیل زاہد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ مجھے زندہ رکھنا مسکینی کی حالت میں اور مجھے موت بھی دینا مسکینی کی حالت میں اور قیامت کے دن مجھے اٹھانا بھی مسکینوں کے گروہ میں۔ سیدہ عائشہ نے سوال کیا کیوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا بے شک وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ مسکینوں کی تھالی واپس نہ لوٹانا اگرچہ کھجور کا آدھا دانہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ مساکین سے محبت وشفقت کرنا۔ اور ان کو قریب کرنا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنے قریب کردیں گے۔

۱۰۵۰۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل نے ان کو مسدد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عقبہ نے یزید بن اصرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا وہ کہتے تھے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ اس نے ایک دینار۔ یا ایک درہم چھوڑا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو داغ دینے والی چیزیں ہیں۔ جاؤ اپنے ساتھی پر جنازہ پڑھ لو۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ اپنے تئیں زاہد اور فقیر سمجھتا تھا جب کہ تھا نہیں۔

فقر مؤمن کے لئے تربیت ہے

۱۰۵۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کی سفیان نے عبد الرحمٰن بن زیاد سے اس نے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ فقر زیادہ آراستگی اور زینت ہوتا

(۱۰۵۰۷)...... أخرجه الترمذی (۲۳۵۳) من طریقه ثابت بن محمد العابد الکوفی. به وسبق برقم (۱۴۵۳).

(۱۰۵۰۸)...... أخرجه أحمد (۱/۱۳۸) من طریق جعفر بن سلیمان. به.

(۱۰۵۰۹)...... کنز العمال (۱۶۶۵۳)

ہے مؤمن پر گردن کے ہار سے جو گھوڑے کے ماتھے پر سجا ہوا ہو۔

۱۰۵۰۹:۔۔۔۔۔(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو بکر ریونجی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ موصلی نے ان کو معافی نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو قاسم بن مہران نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اپنے مؤمن بندے کو جو فقیر ہونے کے باوجود مانگنے سے بچنے والا ہو اور عیالدار ہو۔

اللہ تعالیٰ جس کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے

۱۰۵۱۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ اس سے کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، چنانچہ ایک دیہاتی آیا ایک جوان اونٹ پر سوار تھا وہ عضباء سے سبقت کر گیا۔ مسلمانوں پر یہ بات گراں گذری۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہروں پر اداسی دیکھی تو وہ بولے یا رسول اللہ عضباء پیچھے رہ گئی۔ بے شک اللہ تعالیٰ پر لازم ہے (حق ہے) کہ دنیا میں سے جس چیز کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے۔

۱۰۵۱۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی نے ان کو ابو بکر بن حب نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو بکر بن ابو اویس نے سلیمان بن بلال سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ نے کہا ہمیں خبر دی ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ ایسی تھی کہ جب اس کو دوڑ کے مقابلے میں ڈالا جاتا تو وہ سب سے آگے نکل جاتی تھی چنانچہ اونٹوں میں اس کا مقابلہ کر دیا گیا تو وہ ان سے ہار گئی۔ اور مسلمانوں پر یہ بات دل شکنی اور اداسی کر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگ جس چیز کو اونچا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نیچے کر دیتا ہے۔

دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ ملعون ہے

۱۰۵۱۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق سراج نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن جراح قہستانی نے ان کو ابو عامر عقدی نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ولید نے جشاش نے ان کو عبداللہ بن جراح قہستانی نے ان کو عبدالملک بن عمرو نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا لعنتی ہے جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اس میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ وہ ملعون نہیں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مہران بن ابو عمرو نے ثوری سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۵۱۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو ابن حمید نے ان کو مہران بن ابو عمرو نے

(۱۰۵۰۹) ۔۔۔ مکرر۔ أخرجه ابن ماجه فی الزهد (۵) عن عبدالله بن یوسف الجبیری عن حماد بن عیسٰی عن موسٰی بن عبیدة. به

(۱۰۵۱۰) ۔۔۔ أخرجه أحمد (۱۰۳/۳) من طریق ابن أبی عدی عن حمید. به.

(۱۰۵۱۲) ۔۔۔ أخرجه المصنف فی الزهد (۲۴۴) من طریق عبدالله بن الجراح. به.

وقال أبو نعیم فی الحلیة (۱۵۷/۴) غریب من حدیث محمد والثوری تفرد به عبدالله بن الجراح.

وقال فی (۷/ ۹۰) غریب عن الثوری تفرد به عنه أبو عامر العقدی وانظر الزهد لأحمد بن حنبل (۱۵۴) بتحقیقی.

اس نے اسی حدیث کوذکر کیا ہے اور یہ ابودرداء سے معروف ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ثور سے اس نے خالد بن معدان سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ دنیا ملعون ہے۔اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اللہ کے ذکر تک پہنچائے۔

جو زبردستی دنیا میں گھسے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا

۱۰۵۱۳:......(مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عبدوی حافظ نے بطور املاء کے اور ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے بطور قرأت کے۔اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زبردستی (یعنی تکلیف اٹھا کر) دنیا میں گھسے وہ زبردستی جہنم میں بھی ڈالا جائے گا۔

ابوحازم نے کہا اس کے ساتھ حفص بن عمر مہرقانی یحییٰ بن سعید سے ان کا تفرد ہے۔

۱۰۵۱۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے دادا یعنی ابوعمرو نے ان کو سراج نے ان کو ابوہمام نے ان کو حسین بن عیسیٰ حنفی نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں۔تمہیں کوئی انسان زیادہ اچھا نہ لگے اگر وہ نماز روزہ کرتا ہو۔بلکہ یہ دیکھو کہ وہ دنیا سے کس قدر دور بھاگتا ہے، یہ موقوف ہے۔

دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا

۱۰۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا۔علیحدہ کرو اس میں سے جو کچھ اس میں سے اللہ کے لئے ہے۔لہٰذا علیحدہ کیا جائے گا (یعنی جو کچھ دنیا کا حصہ اللہ کے لئے ہوگا) اور باقی ساری دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

۱۰۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عباس بن یزید بصری نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے۔اور کہا ہے کہ۔(کہا جائے گا) کہ ڈال دو باقی ساری دنیا کو آگ میں۔

۱۰۵۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عبدالصمد نے بن علی بن محمد بن مکرم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سری بن سہل نے ان کو عبداللہ بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ابوالعالیہ سے اس نے حذیفہ بن یمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کرتا ہے اور اس کی فکر اور اس کا غم غیر اللہ کے لئے ہوتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کو اپنے سے دور فرمانا

۱۰۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوعلی عبدالرحمٰن طائی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو حدیث بیان کی اسلم کوفی نے کئی مرتبہ حضرت زید بن ارقم

سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ منگوالیا لہٰذا پانی اور شہد لاکر پیش کیا گیا جب انہوں نے اس کو پینے کے لئے منہ سے قریب کیا تو وہ رو پڑے اور روتے رہے یہاں تک کہ حاضرین مجلس بھی رونے لگے۔ وہ تو رو کر چپ ہو گئے مگر صدیق خاموش نہ ہوئے پھر پلٹ کر رونے لگے۔ یہاں تک کہ حاضرین نے خیال کیا کہ وہ سوال بھی نہیں کر پا رہے۔ کہتے ہیں پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا۔ پھر لوگوں سے پوچھا۔

اے خلیفہ رسول آپ کو کس بات نے رولایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اپنے آپ سے ہٹا رہے ہیں اور دفع کر رہے ہیں جب کہ میں نے آپ کے پاس کسی شئی کو نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس کو اپنے آپ سے ہٹا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی دنیا تھی جو میرے لئے شکل تبدیل کر کے آئی تھی میں نے اس سے کہا ہے کہ تو مجھ سے دور ہو جا پھر میں اپنی حالت پر لوٹ آیا ہوں اس نے کہا ہے کہ اگر چہ آپ مجھ سے چھٹکارا پا گئے ہیں مگر جو لوگ تیرے بعد ہوں گے وہ مجھ سے چھٹکارا اور رہائی ہرگز نہیں پا سکیں گے۔

زاہد اور متقی کون ہیں

۱۰۵۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن اسحاق براز نے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے عمرو بن العاص سے سنا وہ مصر میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ آپ لوگوں کی سیرت تمہارے نبی کی سیرت سے کس قدر دور ہو چکی ہے۔ وہ تو دنیا سے زاہد نہیں بلکہ ازہد تھے بے رغبت ترین تھے (یعنی سب سے زیادہ بے رغبت تھے دنیا سے۔) اور آپ لوگ سب لوگوں سے زیادہ دنیا میں رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۵۲۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوکریب نے ان کو محاربی نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہاں ہیں زاہد لوگ تارک الدنیا اور آخرت سے رغبت کرنے والے۔ انہوں نے اس کو نبی کریم کی قبر اور ابوبکر صدیق اور عمر کی قبر دیکھا کر کہا کہ ان لوگوں سے پوچھئے (یعنی ان لوگوں کے بارے میں پوچھئے)۔

۱۰۵۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو عبدالملک بن صفوان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن کے بارے میں خبر ملی ہے وہ کہتے ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے بہتر کون ہے فرمایا کہ:

ازھد کم فی الدنیا و ارغبکم فی الاخرۃ.

جو تم میں سے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت ہو اور تم میں سے آخرت کے لئے سب سے زیادہ رغبت کرنے والا ہو۔

۱۰۵۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں۔ ان کو ابوجعفر احمد بن عبید بن ناصح نے ان کو خالد بن عمر قرشی نے ان کو سفیان توری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس مالکی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو خالد بن عمرو نے ان کو سفیان نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

(۱۰۵۲۲).....أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۱۳/۴) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبی فقال : خالد وضاع.

آدمی کو نصیحت فرمائی کہ تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تمہیں محبوب بنائے گا، اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے بھی تو بے رغبت ہو جا لوگ تم سے محبت کریں گے۔ خالد بن عمر ضعیف ہے۔

۱۰۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو محمد بن احمد بن ولید نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو حازم مدنی نے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں جب وہ عمل کروں مجھے اللہ محبوب بنالے اور لوگ بھی مجھے محبوب بنالیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے مال سے تو بے رغبت ہو جا لوگ تجھے محبوب بنالیں گے۔

۱۰۵۲۴:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو احمد بن عدی حافظ نے میں نہیں جانتا کہ میں ابن کثیر کی روایت کے بارے میں کیا کہوں جو ثوری سے ہے یعنی یہی حدیث بے شک محمد ابن کثیر تو ثقہ ہے قوی ہے اور یہ حدیث ثوری سے منکر ہے۔

اور تحقیق روایت کی گئی ہے زافر سے اس نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابن عمر سے میں نے کہا کہ حدیث محمد بن کثیر میں محمد بن احمد کا تفرد محمد بن احمد بن ولید بن بردالانطا کی۔

اس وقت کا آغاز زہد سے ہوا تھا

۱۰۵۲۵:......ابو قتادہ سے روایت کی گئی ہے اس نے ثوری سے مثل حدیث خالد قرشی کے۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق شیرازی نے ان کو ابو عروبہ نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو محمد بن ابو قتادہ نے ثوری سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۵۲۶:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر بن امام نے ان کو سعید بن سلیمان نے محمد بن مسلم سے اس نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر یہی کہ تحقیق اس نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ اس امت کا آغاز اول زہد اور یقین کے ساتھ اصلاح پذیر ہوا تھا (اور اچھا ہوا تھا) اور اس کا آخر بخل اور آرزو سے ہلاک ہوگا

۱۰۵۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق ابو بکر سراج نے ان کو حسن بن حماد سجادہ نے ان کو عمرو بن ہاشم نے جویبر سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو یعلی حمزہ بن عبدالعزیز بن محمد صیدلانی نے ان کو محمد بن حیان حمدویہ نے ان کو ابو بکر جبائی نے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو ابو مالک جنبی نے جویبر سے اس نے ضحاک سے اس نے ابن عباس سے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی اس سرگوشی میں یہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تصنع اور بناوٹ کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسی کوئی تصنع اور بناوٹ نہیں کی۔ اللہ کا قرب ڈھونڈھنے والوں نے ورع و پرہیزگاری جیسا تقرب حاصل نہیں کیا ان چیزوں سے پرہیز جوان پر حرام ہیں۔ اور عابدوں نے میرے خوف سے رونے جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب اے ساری مخلوق کے

(۱۰۵۲۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۱۳۹/۶)

تنبيه: فى الكامل: قال صالح: (آمن أول......) الخ وهو خطأ والصحيح قال: (صلح أمر أول......)

(۱۰۵۲۷)......أخرجه الطبرانى فى الكبير (۱۲۰/۱۲ رقم ۱۲۶۵۰) من طريق أبى مالك الجنبى. به.

وقال الهيثمى فى المجمع (۲۰۳/۸) فيه جويبر وهو ضعيف جداً.

معبود و مشکل کشا اور اے روز جزا کے مالک اجلال و بزرگی والے آپ نے ان کے لئے کیا کیا تیار کر رکھا ہے اور آپ نے ان کو کیا جزا دی ہے۔ بہر حال زاہد لوگ جو دنیا میں ہیں، میں نے ان کو اپنی جنت عطیہ کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں جگہ پکڑیں گے جہاں سے چاہیں گے۔ بہر حال پرہیز گار جو ان امور سے پرہیز کریں جو ان پر حرام ہے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا کوئی بندہ باقی نہیں رہے گا مگر میں اس سے مناقشہ کروں گا حساب لوں گا اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی تفتیش کروں گا مگر پرہیز گاروں سے نہیں کروں گا میں شرم و حیا کرتا ہوں۔ اور ان کو مہلت دیتا ہوں اور ان کو عزت دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ بہر حال جو لوگ میرے خوف سے رونے والے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے رفیق اعلیٰ ہے ان کے ساتھ اس مقام میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حکمت و فراست

١٠٥٢٨:......اور اس کو بھی ابن وہب نے ماضی سے روایت کیا ہے اس نے جو یبر سے اس نے ضحاک سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

١٠٥٢٩:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل نضر وی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حکم بن ہشام نے ان کو یحییٰ بن سعید بن ابان نے ان کو ابو فروہ نے ان کو ابو خلاد نے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی ایسے مؤمن کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی عطا کیا گیا ہے۔ اور کم بولنا بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ شخص فراست اور حکمت کو پالے گا۔

اور اسی طرح کہا ہے عبداللہ بن یوسف نے حکم بن ہشام سے۔

١٠٥٣٠:......اور کہا ہے احمد بن ابراہیم نے یحییٰ سے کہ اس نے سنا ابو فروہ جذری سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو خلاد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

١٠٥٣١:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے حمزہ بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم طائفی سے اس نے صفوان بن سلیم سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو جائے اللہ تعالیٰ فراست و حکمت اس کے دل میں ٹھہرا دیں گے۔ اور اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں اور اس کی نظر کو دکھاتے ہیں دنیا کے عیب اس کی بیماری اس کی دوا دکھاتے ہیں۔ اور پھر دنیا سے ان کو سلامتی والا صحیح سالم نکالتے ہیں جنت کی طرف۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور تحقیق ایک اور ضعیف اسناد کے ساتھ بھی مروی۔

١٠٥٣٢:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن جعفر حبال رازی نے ان کو احمد بن صباح نے ان کو بشر بن زادان نے ان کو عمر بن صبح نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بے رغبتی کرتا دنیا سے کوئی بندہ مگر اللہ تعالیٰ حکمت و دانائی کو اس کے دل میں ثبت کر دیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں۔ اور اس کو دنیا کے عیب اس کی بیماری اور اس کا علاج دکھا دیتے ہیں۔

(١٠٥٢٩)......أخرجه ابن ماجه (٤١٠١) عن هشام بن عمار. به.

وقال البوصيري في الزوائد: لم يخرج ابن ماجه لأبي خلاد سوى هذا الحديث ولم يخرج له أحد من أصحابه الكتب الخمسة شيئا.

(١٠٥٣١)......عزاه الزبيدي في الأتحاف (٩/٣٢٩) إلى ابن أبي الدنيا في ذم الدنيا.

تنبيه: في الأتحاف (صفوان بن أبي سليم) بدلا من (صفوان بن سليم) (١)......في ن: (عمرة)

(١٠٥٣٢)......بشير بن زاذان له ترجمة في الجرح (٢ رقم ١٤٤٨)

اوراس کودنیا سے سالم دار اسلام کی طرف لے جاتے ہیں۔

۱۰۵۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی دحیم شیبانی نے ان کو ابوزبیر منبجی نے اور اس کا نام احمد بن محمد بن عمر ہے اس نے روح بن ابوروح سے ان کو بشیر نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ واطلق بھالسانہ۔اور عمر بن صبیح کئی طرح ضعیف ہے۔

۱۰۵۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابومسہر عبدالاعلی بن مسہر نے ان کو حکم بن ہشام ثقفی نے ان کو یحیٰی بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوفروہ نے ابوخلاد سے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو گے وہ دنیا میں زہد اور بے رغبتی عطا کیا گیا ہے اور کم گوئی بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ بے شک وہ حکمت ودانائی عطا کر دیا گیا ہے۔

تین خصلتیں

۱۰۵۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا کر دیتے ہیں۔دین کی سمجھ۔دنیا سے بے رغبتی اور اپنے عیبوں پر نظر۔

دنیا سے بے رغبت ہونا قلب وبدن کو راحت دیتا ہے

۱۰۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہیثم بن خالد بصری نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو محمد بن مسلم نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونا قلب وبدن کو راحت دیتا ہے۔اور دنیا میں رغبت کرنا فکر وغم کو طوالت دیتا ہے۔

یہ روایت مرسل ہے۔اور ایسے ہی اس سے قبل والی بھی۔

۱۰۵۳۷:......اور اس کو بھی روایت کیا ہے فضیل بن عیاض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور منقطع روایت کے۔مگر یہ دوسرے طریق سے بطور موصول روایت مروی ہے۔

۱۰۵۳۸:......ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ جزری نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی صہیب بن محمد بن عباد نے ان کو یحیٰی بن محمد عبدی نے ان کو اشعث بن بزاز نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو ابوزید احمد بن صالح جوہری نے نیسا پور میں ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو یحیٰی بن بسطام اشعث نے ان کو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دنیا سے بے رغبت ہونا قلب وبدن کو آرام دیتا ہے۔

(۱۰۵۳۳)......(۱) غیر واضح فی الأصل.
(۱۰۵۳۴)......انظر رقم (۱۰۵۲۹)
(۱۰۵۳۶)......(۱) فی ن: (سالم عن عبداللہ.
(۱۰۵۳۸)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۳۶۷)

۱۰۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حمدون بن سعد مؤذن نے ان کو نضر بن اسماعیل نے موسیٰ صغیر سے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے تعجب انتہائی تعجب ہے اس شخص کے لئے جو زندگی کے دار کی تصدیق کرتا ہے اور وہ دار غرور کے لئے سعی کرتا ہے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

۱۰۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ابوزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ زندہ رہیں جب تک چاہو بے شک آپ مریں گے اور محبت کریں جس سے چاہیں محبت کرنا بے شک آپ اس کو چھوڑ دیں گے اور آپ عمل کریں جو چاہیں بے شک آپ اسی عمل کو پالیں گے۔

مؤمن کا شرف

۱۰۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا ہروی نے ان کو ابومحمد جعفر بن احمد بن نصر حافظ نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آ کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ محبت کریں جس سے چاہیں بے شک آپ اس کو چھوڑ جائیں گے اور آپ عمل کریں جو چاہیں بے شک آپ کو اسی کا بدلہ دیا جائے گا اور آپ زندہ رہئے جب تک چاہیں بے شک آپ انتقال کر جائیں گے۔ اور جان لیجئے کہ مؤمن کا شرف اس کا رات کو قیام کرنا (تہجد کی نماز پڑھنا) ہے اور اس کی عزت لوگوں سے اس کا مستغنیٰ ہونا ہے۔

۱۰۵۴۲:......اور اس کو روایت کیا ہے ابوزرعہ رازی نے عیسیٰ بن صبیح سے اس نے زفر بن سلمان سے اس نے محمد بن عینیہ سے اس نے ابوحازم سے اس نے ایک بار کہا ابن عمر سے اور ایک بار کہا سہل بن سعید سے۔

اپنے نفس کو مردوں میں شمار کیا جائے

۱۰۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے حصے سے پکڑ کر فرمایا اے عبداللہ بن عمر دنیا میں ایسا ہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا جیسے کہ تم راستہ کو عبور کرنے والے ہو۔ اور اپنے نفس کو مردوں میں شمار کر۔ خالد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مجاہد نے کہا ہے کہ پھر مجھ سے کہا عبداللہ بن عمر نے اے مجاہد جب تم صبح کرو تم اپنے نفس سے شام کی بات نہ کرو اور جب تم شام کرو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرو۔ اور اپنی حیات سے اپنی موت کے لئے کچھ لے اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے۔ بے شک آپ نہیں جانتے اے عبداللہ کل صبح تیرا نام کیا ہوگا (عبداللہ یا اس کی میت)۔

۱۰۵۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالمقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو سلام نے یعنی ابوالاحوص نے ان کو ابواسحاق نے نخع کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ان کی وفات پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰۵۳۹)......(۱) فی ن: (ماعجب)

(۱۰۵۴۰)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۷۵۵)

سے سنی تھی وہ فرمار ہے تھے۔ اللہ کی عبادت اس طرح کیجئے گویا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچا کر رکھئے کیونکہ وہ قبول شدہ ہوتی ہے۔

جو شخص تم میں استطاعت رکھے کہ وہ تم میں سے دو نمازوں میں حاضر ہوا کرے عشاء اور صبح کی تو وہ ضرور ایسا کرے اگر چہ گھٹنوں کے بل ہی سہی۔

عقلمند وہ ہے جو مابعد الموت کے لئے تیاری کرے

۱۰۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عون بن عمراۃ عبدی نے ان کو ہشام بن حسان نے ثابت سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں مجھے بی بی ام سلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا خادم ہے انس آپ اس کے لئے دعا فرمائیے یہ عقلمند ہے اور وہ بغیر لباس ہے یا رسول اللہ اگر آپ دیکھیں کہ آپ اس کو کپڑا پہنائیں دو کپڑوں سے جن کے ساتھ وہ جسم ڈھانپ لے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقل مند وہ ہوتا ہے جو مابعد موت کے لئے عمل کرے۔ اور عاری وہ ہوتا ہے جو دین سے عاری ہو اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی۔ اے اللہ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ عون بن عمارہ ضعیف ہے اور اس روایت کے لئے شاہد ہے حدیث شداد بن اویس سے اپنے بعض الفاظ میں۔

۱۰۵۴۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے اس کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوبکر بن ابومریم غسانی نے ان کو ضمرہ بن حبیب نے ان کو شداد بن اویس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور مابعد الموت کے لئے عمل کرتا ہے۔ اور عاجز وہ ہوتا ہے جس کا نفس اپنی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔ پھر بھی اللہ پر امیدیں قائم کرتا ہے۔

میت کے لئے دعا

۱۰۵۴۷:......ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن عبداللہ نخعی نے انکو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبداللہ ابن محمد یعنی ابن شیبہ نے ان کو اسحق بن منصور نے ان کو ابورجاء نے عبداللہ بن واقد سے ان کو محمد بن مالک نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں ہم جب قریب پہنچے تو حضور نے قبر پر مٹی ڈالی میں گھوم کر آپ کے سامنے آیا تو آپ رو پڑے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہوگئی پھر فرمایا۔ کہ میرے بھائیو اس جیسے دن کے لئے بس تیاری کرو۔

۱۰۵۴۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا بشر بن ولید کندی نے ایک کتاب سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابورجاء ہروی عبداللہ بن واقد نے محمد بن مالک سے اس نے براء بن عازب سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کے بعض حصے میں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت دیکھی تو فرمایا کہ کس وجہ سے یہ لوگ جمع ہیں کسی نے بتایا یہ کوئی قبر کھود رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے اور اپنے اصحاب کے سامنے جلدی سے گئے اور قبر پر پہنچ گئے اور اس پر آپ نے مٹی ڈالی براء کہتے ہیں کہ میں نے سامنے آکر دیکھا آپ رو رہے تھے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہوگئی آپ کے آنسو سے۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

(۱۰۵۴۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۲۲)

(۱۰۵۴۷)......أخرجه ابن ماجه (۴۱۹۵) من طريق إسحاق بن منصور. به.

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده ضعيف قال ابن حبان في الثقات: محمد بن مالك لم يسمع من البراء ثم ذكره عن الضعفاء.

اے میرے بھائیو اس جیسے منظر کے لئے دعا کرو۔

عقلمند مؤمن وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے

۱۰۵۴۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عمرو بن عون نے اسماعیل بن عیاش سے اس نے علاء بن عقبہ سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند وہ ہیں جو ان میں سے سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں اور موت کے لئے سب سے زیادہ بہتر تیاری کرتے ہیں وہی لوگ عقل مند ہیں۔

۱۰۵۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نے اور ابوسعید بن ابوعمرو اور دیگر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن سعد بن کثیر بن عفیر نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن انس نے اپنے چچا سہیل بن مالک سے اس نے عطاء بن ابورباح سے اس نے عبداللہ بن عمر سے کہ ایک آدمی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔کون سا مؤمن افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ کون سا مؤمن عقل مند ہے۔فرمایا کہ جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرے اور ان میں سے اس کے لئے بہتر تیاری کرے وہ لوگ عقل مند ہیں۔ پانچ خصلتیں ہیں اے مہاجرین کی جماعت اگر وہ تمہارے ساتھ اتر پڑیں میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان کو پاؤ۔ جس قوم میں بدکاری و بے حیائی غالب ہو کر ظاہر ہو جائے ان میں طاعون اور وبائی امراض عام ہو جاتے ہیں اور ایسی بیماریاں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں۔اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط سالی میں اور سخت مشقت میں مبتلا اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ روک لیتے ہیں ان سے رحمت کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر چوپائے جاندار نہ ہوتے تو بالکل ان کو بارش نصیب نہ ہوتی اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کیا گیا عہد توڑتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے لہٰذا جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ بھی ان سے چھن جاتا ہے۔اور جن لوگوں کے حکمران کتاب اللہ اور قرآن کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے اور اللہ نے اس میں ان کے لئے جو آتا ہے اس کو نہیں اپناتے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آپس میں جھگڑا اور فساد برپا کر دیتے ہیں۔دونوں کے الفاظ برابر ہیں مگر یہ ہے کہ مصری کی حدیث میں ہے کہ کہا عبداللہ نے پانچ صفات ہیں تا آخر حدیث تک۔

۱۰۵۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد کامل قاضی نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن ناصح نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ربعی سے اس نے طارق بن عبداللہ محاربی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے طارق موت سے پہلے موت کے لئے تیاری کیجئے۔

۱۰۵۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن جعفر ورکانی نے ان کو حدیث بیان کی عدی بن فضل نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے اس نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ایوب سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام. اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینہ میں داخل

ہوجاتا ہے سینہ کشادہ ہوجاتا ہے سوال کیا گیا یا رسول اللہ کیا اس کے لئے کوئی علم ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں دھوکے والے گھر سے علیحدگی اور ہمیشہ والے گھر کی طرف رجوع وانابت اور موت کے آنے سے قبل موت کے لئے تیاری کرنا۔

۱۰۵۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن بحیر قاضی نے ان کو ہانی مولیٰ عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر ٹھہرتے تھے تو روتے تھے حتیٰ کہ ان کی داڑھی تر ہوجاتی تھی۔

ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ جنت کو یاد کرتے ہیں اور جہنم کو یاد کرتے ہیں مگر آپ نہیں روتے اور قبر کو دیکھ ہی کر رونے لگ جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

کہ۔ بے شک قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منازل میں۔ اگر اس سے نجات ہوگئی تو مابعد اس سے آسان ہوگا اور اگر یہاں سے نجات نہ ہوئی تو مابعد اس سے بہت برا ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا! میں نے جو بھی ہیبت ناک مناظر دیکھے ہیں قبر ان سب سے زیادہ وحشتناک ہے۔

۱۰۵۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن محبوب وغیرہ نے انہوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے اسحاق بن سلیمان رازی نے ابوجعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونے اور آخرت میں راغب ہوجانے کے لئے موت کا تذکرہ کرنا کافی ہے۔

کامیابی کے لئے دنیا سے بے رغبتی

۱۰۵۵۵:...... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے۔ اس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا کہ آدمی کو دنیا سے بے رغبت ہونے والا اور آخرت میں رغبت کرنے والا ہونے کے لئے موت کو یاد کرنے والا ہونا کافی ہے۔

۱۰۵۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر انیس دلال نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمار یعنی ابن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ موت نصیحت کرنے والا (واعظ کافی ہے) اور غنی ہونے کے لئے یقین ہونا کافی ہے۔ اور مشغولیت کے لئے عبادت ہی کافی ہے۔

۱۰۵۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح انماطی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے ام حبیبہ جہینہ سے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر چوپائے مویشی موت کو اس قدر جائیں جیسے بنو آدم جانتے ہیں تو آپ موٹے جانور کو نہ کھائیں۔

لذتوں کو ختم کردینے والی چیز

۱۰۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی آبادنے ''ح''

(۱۰۵۵۳)......أخرجه المصنف في عذاب القبر (۴۹) بنفس الإسناد.

(۱۰۵۵۵)......(۱) في ن : (عن الربيع عن أنس عن أنس)

اور ہمیں خبر دی ابوبکر فورک نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن خرزاد اھوازی نے ان کو موسیٰ بن اسحاق اور محمد بن جعفر قتات نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو ابوعامر اسدی نے ان کو عبداللہ بن عمر عمری نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو توڑ دینے والی خیر کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ بے شک شان یہ ہے کہ نہیں ہوگا کثیر میں مگر اس کو قلیل کر دے گا اور نہ ہی قلیل میں مگر اس کو کفایت کرے گا۔

۱۰۵۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن بن محمد غضائری نے ان کو ابوبکر محمد بن یحییٰ مؤملی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہشام بن علی عطاری نے ان کو عثمان بن طالوت نے ان کو علاء بن محمد نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لذات کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو لوگوں نے پوچھا کہ لذتوں کو ہلاک کرنے والی چیز کیا ہے فرمایا کہ وہ موت ہی ہے۔

۱۰۵۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن نجاد نے بطور املاء کے ان کو احمد بن علی اور معاذ بن مثنی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو جو اس کو تنگی میں یاد کرتا ہے اس پر وسعت ہو جاتی ہے اور جو اس کو فراخی میں یاد کرتا ہے اس پر تنگی ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیاء

۱۰۵۶۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ریاد بن اسحاق اسدی سے ان کو حدیث بیان کی صباح بن محمد بن ابوحازم بجلی نے مرہ ہمدانی مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جس طرح اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ ہم لوگ اللہ سے حیاء کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے اس کو چاہئے کہ وہ سر کی حفاظت کرے اور اس میں جو کچھ ہے۔ اور اس کو چاہئے کہ وہ پیٹ کی حفاظت کرے اور پیٹ جس کو حادی ہے اور مشتمل ہے اور چاہئے کہ موت کو یاد کرے اور بوسیدہ ہونے کو۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص یہ کام کرتا ہے وہ اللہ سے حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔

۱۰۵۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابواسحاق ابراہیم آدمی نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر سے ان کو علی بن ثابت نے ان کو وزاع بن نافع نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ام المنذر نے وہ کہتی ہیں کہ ایک شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف جھانک کر فرمایا تھا: اے لوگو کیا تم اللہ سے نہیں شرماتے؟ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ وہ کچھ جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں ہو۔ اور تم آرزوئیں وہ کرتے ہو جس کو تم پا نہیں سکتے ہو اور عمارتیں وہ بناتے ہو جو تم آباد نہیں کر سکتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

۱۰۵۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو

عبدالعزیز بن عبدالصمد نے ان کو ابان بن ابوعیاش نے۔ ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جدعاء اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے خطبہ دیا۔ اور اپنے خطبے میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو ایسے (لگتا ہے) جیسے کہ اس دنیا میں حق (ہمارے اوپر لازم نہیں ہے) ہمارے ماسوا اور غیروں پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جیسے کہ موت (ہمارے لئے نہیں) ہمارے ماسوا دوسروں پر لکھ دی گئی ہے۔

گویا کہ وہ لوگ جو رخصت ہو گئے ہیں اموات میں سے وہ سفیر بھیجے ہوئے ہیں۔ (مردوں کے آگے پہنچ کر ہم ایسے غافل ہو جاتے ہیں جیسے کہ) یہ تھوڑے عرصے بعد واپس ہمارے پاس آ جائیں گے۔ ہم لوگ خود ان کو قبروں میں دفن کرتے ہیں پھر ان کے مال ومتاع اور ترکے کو ایسے کھاتے ہیں جیسے ہم ان کے پیچھے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہم ہر نصیحت بھول جاتے ہیں۔ اور ہم ہر خطرے سے امن میں اور محفوظ ہو جاتے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا اپنے عیبوں پر نظر کرنا اس کو دوسروں کی عیب بینی سے مصروف کر دیتا ہے۔ اور وہ مال کو خرچ کرتا ہے جس کو اس نے غیر معصیت میں کمایا تھا اور اہل فقہ ودانش سے میل جول رکھتا ہے اور اہل ذلت وگناہ سے علیحدہ رہتا ہے۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے آپ کے نزدیک کم عزت دار ہے۔ حالانکہ اس کے اخلاق اچھے ہیں اور اس کا باطن اصلاح پذیر ہے۔ اور اپنے شر سے لوگوں کو بچاتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے، اور اپنے فاضل مال کو خرچ کرتا ہے۔ اور فاضل وغیر ضروری بات چیت سے رک جاتا ہے۔ اور اس کے دائرہ عمل اس کے لئے سنت کافی ہوتی ہے وہ اس کو چھوڑ کر بدعت کی طرف نہیں جاتا۔

اس روایت کے ساتھ ابان کا تفرد ہے۔ اور تحقیق حدیث کے آخر میں بعض الفاظ ایک مصری کی حدیث میں ہیں۔

اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو

۱۰۵۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قرشی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفی نے انکو محمد بن حمیر نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو عطا بن ابورباح نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں اسامہ بن زید بن ثابت نے مہینے بھر کے لئے سو دینار کے بدلے میں ایک غلام خرید کیا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا آپ لوگ حیران نہیں ہوتے اس بات پر کہ اسامہ نے مہینے بھر کے لئے غلام خریدا ہے طول آرزو کی وجہ سے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہیں جھپکتی میری دونوں آنکھیں پس میں گمان کرتا ہوں کہ دونوں میری پلکیں مل جائیں گی اور ملتے ہی میں قبض کر لیا جاؤں گا۔ اور میں جو نہیں آنکھ اٹھاتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ جیسی ہی میں نظر نیچے کروں گا میں قبض کر لیا جاؤں گا۔ اور میں جب بھی لقمہ منہ میں لیتا ہوں میں یہی گمان کرتا ہوں کہ میں جیسے ہی اس کو نگلوں گا اس کے ساتھ ہی میری موت ہو جائے گی۔ اے آدم زادو اگر تم عقل رکھتے ہو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو کیونکہ جو تمہیں وعدہ ملا ہوا ہے وہ آنے والا ہے۔

۱۰۵۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سلیمان بن فروخ نے ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے پوچھا کہ سب لوگوں سے زیادہ زاہد کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو قبر کو نہیں بھولتا اور گل جانے بوسیدہ ہو جانے کو نہیں بھولتا اور دنیا کی زینت کی زیادتی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کو ترجیح دیتا ہے جو باقی رہے اس پر جس کی ضرورت نہ ہو اور نہیں گنتا آئندہ کل کو اپنے ایام میں سے اور اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرتا ہے۔

(۱۰۵۶۳)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۱/۳۷۵)

وقال ابن عدي: أبان بن أبي عياش عامة مايرويه لايتابع عليه.

موت کے ساتھ بری دوستی

۱۰۵۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن یوسف مولیٰ بنی اسد نے ان کو ابوہریرہ محمد بن ایوب واسطی نے ان کو ابوابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا راشد ابوالجودی سے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کل صبح کو اپنی مہلت مدت میں سے شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری دوستی کی۔ یہ مجہول اسناد ہے اور ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۰۵۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن اہوازی نے ان کو احمد بن عبید کدیمی نے ان کو محمد بن ابو کلابی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو حدیث بیان کی ابوالحواری نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آنے والی صبح کو اپنی مدت مہلت میں سے شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری دوستی کی۔

۱۰۵۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو جعفر آدمی محمد بن یزید نے ان کو سفیان نے محمد بن ابان سے اس نے زید سلیمی سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ میں کوئی غفلت کی کیفیت محسوس کرتے تھے یا دھوکہ کھانے کی تو ان میں بلند آواز سے پکارتے تھے تمہارے پاس موت آچکی ہے قائم ودائم اور لازم اور ملزوم ہونے والی یا شقاوت کے ساتھ یا سعادت کے ساتھ۔

ہر شخص کی حد وانتہاء

۱۰۵۶۹:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو ابراہیم بن عمر صنعانی نے ان کو وضین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں میں غفلت محسوس کرتے تھے موت سے۔ تو تشریف لاتے اور دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑ کر کھڑے ہوتے۔ پھر تین مرتبہ آواز دیتے۔ اے لوگو تمہارے پاس موت آچکی ہے قائم ودائم اور لازم۔ موت آچکی ہے اپنے سامان کے ساتھ۔ آرام وراحت کو بھی لائی ہے۔ اور تکلیف اور کراہت کو۔ اور مبارک ہے وہ رحمٰن کے ولیوں اور دوستوں کے لئے۔ جو دار خلد میں سے ہیں جن کی سعی اور رغبت دنیا میں اسی دار خلد کے لئے تھی۔ خبردار بے شک ہر دوڑنے والے کے لئے ایک حد اور انتہاء ہوتی ہے۔ اور ہر سعی کرنے والے کی آخری حد اور انتہاء موت ہے، جو کہ سابق بھی ہے اور مسبوق بھی۔

حیات سے موت بہتر ہے

۱۰۵۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن احمد بن ابراہیم مقری نے۔ مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعوف نے عبدالرحمٰن بن مرزوق سے اس نے روح بن عبادہ سے اس نے ابن جریج سے اس نے ابوالحوشب سے اس نے زرعہ بن عبداللہ بیاض سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان حیات کو پسند کرتا ہے حالانکہ موت اس کی ذات کے لئے بہتر ہوتی ہے اور انسان مال کی کثرت پسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی میں اس کا حساب کم سے کم ہوتا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۵۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابواحمد حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ نے اپنی اصل کتاب میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن یحییٰ بن سعید معدل ضراء نیساپوری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کے دادا سے یعنی ابوامامہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ موت کو اور اس کے فاصلے

کو دیکھ لیتے تو آپ آرزو اور اس کے دھوکے سے نفرت کرتے۔

ابوبکر نے کہا کہ میں نے اس آدمی سے اس حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں لکھی۔

سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کی جائے

۱۰۵۷۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو ابو مصعب نے ان کو محرز بن ہارون نے اعرج سے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن زکریا کوفی نے ان کو محرز بن ہارون تیمی مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعرج سے وہ ذکر کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات چیزوں سے پہلے اعمال کے ساتھ جلدی کرو نہیں انتظار کر رہے تم مگر فقر بھلانے والے کا یا غنی سرکش بنانے والے کا یا مرض خراب کر دینے والے کا یا تباہ کرنے والے بڑھاپے کا یا تیار کرنے والی موت کا یا مسیح دجال کا اور وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے۔ یا قیامت کا اور قیامت تو سب سے زیادہ دہشت ناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

اور ابن عبدان کی روایت میں ہے یا دجال کا بے شک وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے یا قیامت کا۔

۱۰۵۷۳:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسان بن فیروز نے ان کو عنبسہ بن سعید نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں انتظار کرتا ایک تمہارا مگر سرکشی کرنے والے غنی کا یا بھلوا دینے والے فقر کا یا خراب کر دینے والے مرض کا یا تباہ کرنے والے بڑھاپے کا یا تیاری کرانے والی موت کا یا مسیح دجال کا پس وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ یا دجال کا انتظار کر رہے ہو پس دجال بدترین غائب ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا انتظار کرتے ہو اور قیامت سب سے زیادہ ہیبت ناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

۱۰۵۷۴:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو محمد بن ابومنصور نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن عبدالصمد نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کے ساتھ جلدی کرو کمزور کر دینے والے بڑھاپے سے یا جھپٹنے اور تباہ کر دینے والی موت سے یا روک دینے اور بند کر دینے والی بیماری سے یا مایوس کرنے والی تاخیر سے۔

۱۰۵۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن شہریار نے ان کو ابو ہریرہ محمد بن فراس نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو ابوالعوام نے قتادہ سے اس نے مطرف سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اولاد آدم کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اس کے پہلو میں اور دل میں ننانوے آرزوئیں اور خواہش ہیں اگر اس کی آرزوئیں اس سے رہ جائیں تو وہ بڑھاپے میں واقع ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

(۱۰۵۷۵)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱۷۴۳/۵)

(۱)..... فی الكامل (الحسن)

(۲)..... فی الأصل (العوام) وهو خطأ

جوجلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے

۱۰۵۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوعبداللہ صفار نے ان کوابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کوحدیث بیان کی ان کے والد نے ان کوابوالنضر ہاشم بن قاسم نے ابوعقیل ثقفی سے اس نے برد بن سنان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکیر بن فیروز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمارہے تھے۔

جوشخص ڈرتا ہے وہ اول حصے رات میں چلتا ہے۔اور جوجلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔خبردار بے شک اللہ تعالیٰ کا سامان قیمتی ہے خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔ میں نے کہا کہ اسی طرح کہا ہے برد بن سنان نے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ اس کو ایسے کہا ہے ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں کہ یزید بن سنان۔

۱۰۵۷۷:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کیا ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے وہ کہتے کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان ثوری نے ان کوعبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی بن کعب سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جوشخص خوف کرتا ہے وہ اول شب میں چلتا ہے اور جوجلدی چلتا ہے منزل پر جلدی پہنچتا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے خبردار اللہ کا سامان جنت ہے آ چکی ہے کانپنے والی پیچھے آرہی ہے اس کے پیچھے آنے والی موت آ گئی ہے ان تمام ہلاکتوں کے ساتھ جو اس کے اندر ہیں۔

موت تباہی مچانے والی ہے

۱۰۵۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کوعباس بن محمد نے ان کومحمد بن بکیر حضرمی نے ان کوضمام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے بنو عبد مناف میں ڈرانے والا ہوں اور موت لوٹ اور تباہی مچانے والی ہے اور قیامت وعدے کا وقت ہے۔

اور حضرمی کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی ہاشم! اے بنی عبد مناف! اے بنو قصی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۰۵۷۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کوابوسعید بن اعرابی نے ان کوحسن بن محمد زعفرانی نے ان کوعمرو بن محمد عنقری نے ان کوسفیان نے ان کوعبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی سے اس نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رات کی ایک چوتھائی گذر جاتی تو آپ نکلتے اور آواز لگاتے تھے اذکروا اللہ لوگو اللہ کو یاد کرو لوگو اللہ کو یاد کرو آ چکی ہے کانپنے والی پیچھے آنے والی ہے اس کے پیچھے آنے والی موت آ گئی ہے اپنی تمام ہلاکت سامانیوں کے ساتھ۔

جوشر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ ندامت کی کھیتی کاٹے گا

۱۰۵۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعمرو رزجاہی نے ان کوابوبکر اسماعیلی نے ان کوعبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کواسحٰق بن بہلول انباری نے ان کو

(۱۰۵۷۶).....أخرجه الترمذی (۲۴۵۰) من طريق ابن النضر. به.

وقال حسن غريب لانعرفه إلا من حديث أبی النضر و الحديث سبق برقم (۸۸۱)

(۱۰۵۷۷).....أخرجه الحاكم (۳۰۸/۴) من طريق سفيان. به.

ہیثم بن موسیٰ مروزی نے ان کو عبدالصمد بن حصین بن ترجمان نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام قیادت کرنے والے (قائد) ہیں۔ اور فقہاء (فہم رکھنے والے) سردار ہیں۔ ان کی ہم نشینی اضافی چیز ہے تم لوگ شب وروز کی گذرگاہ پر کم ہو چکے اجلوں پر ہو۔ تمہارے اعمال بھی محفوظ کئے جا چکے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آن دھمکے گی جو شخص خیر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ خیر ہی کو کاٹے اور حاصل کرے گا اور جو شخص شر کی کھیتی کاشت کرے گا ندامت کی کھیتی کو کاٹے گا۔

ہم نے اس کو روایت کیا عبداللہ بن مسعود سے۔ اس قول سے (کہ غیر مرفوع) یہی محفوظ ہے۔

دو خوف کی باتیں

۱۰۵۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی احمد بن عبدالاعلی نے ان کو ابوجعفر مکی نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے جمعہ کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے اور وعظ تلاش کرنے شروع کئے۔ اس تلاش نے مجھ تھکا دیا لہٰذا میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کو لازم پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے اپنے خطبے میں جمعہ کے دن۔ اے لوگو بے شک تم لوگوں کے پاس ایک علم ہے۔ لہٰذا تم لوگ اپنے علم تک پہنچو (یا تمہارے پاس عمل ہے تم اپنے عمل تک پہنچو) تمہارے لئے ایک حد اور انتہاء ہے تم اس اپنی انتہاء تک پہنچو۔ بے شک مؤمن دو خوف کی باتوں میں مبتلا ہوتا ہے ایک تو اس کو خوف ہوتا ہے گذرے ہوئے وقت کا کہ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ اور دوسرے اس مدت کے بارے میں خوف ہوتا ہے جو زندگی ابھی باقی ہوتی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا کرے گا۔ لہٰذا انسان کو اپنے لئے سامان سفر خوب تیار کرنا چاہئے۔ اور اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے اور اپنے شباب اور جوانی سے بڑھاپے سے پہلے۔ اور صحت میں سے بیمار ہونے سے پہلے بے شک تم لوگ آخرت کے لئے بنائے گئے ہو۔ اور دنیا تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے موت کے بعد کوئی مہلت نہیں ہے۔ اور دنیا کے بعد کچھ بھی ٹھکانہ نہیں ہے سوائے جنت کے یا جہنم کے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اپنے لئے اور تم سب کے لئے۔

پچاس صدیقوں کا ثواب

۱۰۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو حسان بن عمران نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کردے۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کردے۔

کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اندھاپن دور کردے اور اس کو بینا کردے مگر وہ شخص جو دنیا سے بے رغبت ہوجائے اور اس میں آرزو کو مختصر کردے اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کردے گا۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کردے گا۔ خبردار عنقریب

(۱۰۵۸۰)......(۱) فی الأصل (قال : ثنا) (۲)...... فی ن : (عبدالعزیز بن الحسین)

(۱۰۵۸۱)......(۱) فی ن : (عملاً) (۲)...... فی ن : (عملکم)

(۱۰۵۸۲)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۳۵/۸) من طریق إبراهیم بن الأشعث. به.

وقال أبونعیم : لاأعلم رواه بهذا اللفظ إلا الفضیل عن عمران وعمران یعد فی أصحابه الحسن لم یتابع علی هذا الحدیث.

تمہارے بعد ایسی قوم ہوگی کہ ان کے لئے حکومت و بادشاہت راس نہیں آئے گی مگر قتل اور جبر کے ساتھ۔ اور نہیں ہوگا غنی ہونا مگر بخل کرنے اور فخر کرنے کے ساتھ اور نہیں ہوگی محبت مگر دین سے نکل جانے اور خواہش نفس کے اتباع کے ساتھ خبر دار جو شخص تم میں سے اس زمانے کو پالے پس وہ صبر کرے فقر پر حالانکہ وہ قادر ہو غنی بننے اور مالدار بننے پر اور وہ صبر کرے بغض اور نفرت پر حالانکہ وہ قادر ہو محبت پر اور وہ صبر کرے ذلت پر حالانکہ وہ قادر ہو عزت پر۔ یہ سب کچھ نہ برداشت کرے مگر اللہ کی رضا کے لئے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پچاس صدیقوں کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

حب دنیا سے متعلق روایات

۱۰۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے اسحاق بن اسماعیل سے اس نے روح بن عبدہ سے اس نے عوف سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً دنیا کی مثال پانی کے اوپر پیدل چلنے والے کے جیسی ہے کہ کوئی اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ پانی میں پیدل چلے اور اس کے قدم گیلے بھی نہ ہوں۔ (یعنی دین میں رہنے والا کسی نہ کسی قدر ضرور دنیا سے آلودہ ہوتا ہے۔)

۱۰۵۸۴:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو سلمہ یعنی ابن شبیب نے کہ اس نے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک سے اس نے محمد بن نضیر حارثی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اپنے دلوں کو دنیا کے تذکروں میں مصروف نہ رکھو۔

۱۰۵۸۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو عصمہ بن فضل نے ان کو حارث بن مسلم رازی نے لوگ ان کو ابدالوں میں سے شمار کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

جو شخص صبح کرے اور اس کی سب سے بڑی فکر دنیا ہو وہ اللہ سے نہیں ہے (یعنی اللہ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔)

۱۰۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن بشرویہ نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے ان کو وہب بن راشد نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص صبح کرے اور وہ مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے اور ماقبل والی کی بھی۔

دنیا کے طلب گار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعجب

۱۰۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن یعلی نے ان کو حمید اعرج نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس غافل پر تعجب کرتا ہوں جس سے غفلت نہیں برتی جاتی۔ (یعنی بندہ غافل ہوتا ہے اور اللہ اس کا پورا پورا خیال کرتا ہے) اور میں تعجب کرتا ہوں اس پر جو دنیا کی آرزوئیں کر رہا ہے اور موت اس کی تلاش میں ہے اور میں اس شخص سے تعجب کرتا ہوں جو منہ پھاڑ کر ہنستا ہے مگر نہیں جانتا کہ اس سے رب راضی ہے یا ناراض ہے۔

۱۰۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ رزجاہی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو ہشام بن یونس نے ان کو یحییٰ بن یعلی اسلمی نے علاوہ ازیں انہوں نے کہا اور وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع کرتے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کے طالب پر تعجب کرتا ہوں موت جس کی تلاش میں ہے اور مجھے اس غافل پر بھی تعجب ہے جس سے رب غافل نہیں ہے اس کے بعد

(۱۰۵۸۶)......(۱) غير واضح في الأصل. (۱۰۵۸۸)......أخرجه ابن عدي (۲/ ۶۸۹) عن ابن ناجية. به.

انہوں نے اس کا مابعد ذکر کیا۔

موت کا منظر بہت شدید ہے

۱۰۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے کثیر بن زید سے اس نے حارث بن ابو یزید سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ موت کی آرزو نہ کیا کرو۔ بے شک اس کا منظر بہت شدید ہوتا ہے۔ بے شک سعادت کی بات ہے کہ اللہ کسی شخص کی عمر لمبی کر دے اور پھر اس کو انابت اور رجوع کرنے کا مادہ بھی عطا کرے۔

ایمان کی حقیقت

۱۰۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل ماسرجسی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو حسن بن عبدالصمد قہندزی نے ان کو ابوصلت ہروی نے ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت نے انس بن مالک سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے نکلے اور انصار کا ایک نوجوان آپ کے سامنے آ گیا اس کو حارثہ بن نعمان کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی اے حارثہ؟ اس نے جواب دیا میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ میں سچا اور برحق مؤمن ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ لیجئے آپ کیا کہہ رہے ہو؟ بے شبہ ہر برحق شئی کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور تیرے ایمان کی حقیقت (کیا؟) کہتے ہیں کہ اس نے جواب دیا میں دنیا سے اچاٹ اور بے رغبت ہوں۔ میں اپنی رات جاگ کر گذارتا ہوں اور دن پیاسا رہ کر گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو دیکھتا رہتا ہوں اپنے سامنے اور گویا کہ میں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس میں ایک دوسرے سے کیسے مل رہے ہیں۔ اور گویا کہ میں اہل جہنم کو بھی دیکھتا ہوں کہ وہ کس طرح جہنم میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا آپ نے یہ سب کچھ دیکھا ہے دومرتبہ اس کو پکا کیا پھر فرمایا کہ یہ ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے اس کے دل میں ایمان کو روشن کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن۔ گھڑ سواروں میں اعلان کیا گیا اے اللہ کے مجاہد و سوار ہو جاؤ پس گویا کہ یہی حارثہ پہلا سوار تھا جو سوار ہو گیا اور یہ پہلا شہسوار جو شہید کر دیا گیا چنانچہ اس کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ مجھے میرے بیٹے کے بارے میں خبر دیجئے کہ حارثہ کہاں ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس کو نہ روؤں گی اور اگر وہ جنت میں نہیں ہے بلکہ جہنم میں ہے تو میں جب تک جیئوں گی اس کو روتی رہوں گی دنیا میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے ام حارثہ یہ جنت کوئی ایک نہیں ہے بلکہ جنات تو بہت ساری ہیں حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فرمایا کہ بڑھیا واپس لوٹی تو ہنستی ہوئی جا رہی تھی اور کہہ رہی تھی بس بس حارثہ کافی ہے تیرے لئے۔ ایسے ہی کہا راوی نے حارثہ بن نعمان۔

۱۰۵۹۱:......تحقیق ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو علی بن فضیل بن محمد بن عقیل نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو زید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن یزید سکسکی نے سعید بن ابو ہلال سے اس نے محمد بن ابوجہم نے حارث بن مالک سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرے تو آپ نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ اے حارثہ! اس نے کہا کہ میں نے اس طرح صبح کی ہے کہ میں پکا مؤمن ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سوچ لو کیا کہہ رہے ہو کہ ہر حق شئی کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا نفس دنیا سے نفرت کرتا ہے اور ایسے ہوتا ہے کہ جیسے میں اپنے رب کے عرش کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ اور ایسے لگتا جیسے میں اہل جنت کو سامنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں ایک دوسرے کو کس طرح مل رہے ہیں اور ایسے لگتا ہے جیسے میں اہل جہنم کو بھی سامنے دیکھ رہا ہوں

(۱۰۵۹۱)......(۱) فی أ: (یزید) والصحیح زید وھو ابن الحباب.

کہ وہ کس طرح اس میں باہم شور کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھ گیا تم پکے رہو تین بار یہ فرمایا۔ یہ قصہ حارث بن مالک کے بارے میں مروی ہے۔ اور کبھی حارثہ کہا جاتا ہے۔ اور ماں کا قصہ حارثہ بن نعمان کا ہے۔

۱۰۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق دبری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو صالح بن سمار نے اور جعفر بن برقان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث سے کہا تھا حارث بن مالک سے تم کو کیا ہوا اے حارث بن مالک یا یوں کہا تھا۔ اے سمار۔ اس نے جواب دیا یارسول اللہ میں مؤمن ہوں آپ نے پوچھا کہ سچا مؤمن؟ اس نے کہا کہ سچا مؤمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تیرے مؤمن ہونے کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرا النفس دنیا سے ہٹ چکا ہے میں راتوں کو شب بے داری کرتا ہوں اور دن کو پیاسا رہتا ہوں بس گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو سامنے دیکھ رہا ہوں۔

جب اس کو لایا جائے گا۔ اور گویا کہ میں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ وہ آپس میں مل رہے ہیں۔ اور گویا کہ میں اہل جہنم کا بھونکنا اور شور کرنا سنتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یہ ایسا مؤمن ہے کہ اللہ نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

فصل:...... زہد اور قصر امل کے بارے میں جو مفہوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ہے جو ہم نے اب تک ذکر کیا ہے اسی مفہوم میں جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس کا ذکر

یعنی احادیث کے بعد زہد کے بارے میں آثار کا ذکر

خطبہ صدیق اکبر

۱۰۵۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن فضیل نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اس نے عبداللہ قرشی سے اس نے عبداللہ بن حکیم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ اور یوں فرمایا۔

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم اسی کی حمد وثنا کرو اس لئے کہ وہی اس کا اہل ہے۔ اور امید وخوف کی ملی جلی کیفیت پیدا کرو اور مسلمانوں کے ساتھ چمٹے رہنا بھی ساتھ ملالو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اسی صفت پر تعریف فرمائی ہے۔

انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين.

کہ بے شک وہ لوگ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے اور وہ ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہمارے لئے عاجزی کرتے تھے۔

پھر جان لو اللہ کے بندو بے شک تم لوگ صبح بھی اور شام بھی آرزو میں گذارتے ہو حالانکہ اس کا علم تم سے غیب کر دیا گیا ہے۔ اگر تم لوگ اس بات کی طاقت رکھو کہ تمہاری زندگی کی مہلتیں اللہ کے لئے عمل کرنے میں گذریں تو ایسا ضرور کرو یاد رکھو تم اس کی ہرگز طاقت نہیں رکھو گے مگر اللہ تعالیٰ کی عنایت کے ساتھ لہٰذا جلدی کرو ان مہلتوں میں جو تمہیں حاصل ہیں اس سے قبل کہ تمہاری زندگیاں پوری ہو جائیں پھر تمہیں وہ تمہارے بدترین اعمال کی طرف لوٹنا پڑے بے شک کچھ قومیں ایسی تھیں جنہوں نے اپنی مہلتیں اور زندگیاں اپنے سوا دوسروں کے لئے کر رکھی ہیں میں آپ لوگوں کو روکتا ہوں کہ تم ان جیسے بنو بچنا تم بچنا تم پھر بچنا اور بچنا بے شک تمہارے پیچھے ایک مسلسل طلب کرنے والی چیز لگی ہوئی ہے جس کی

رفتار بہت ہی تیز ہے۔ یعنی موت۔

خطبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو موسیٰ بن اسحاق انصاری نے ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن عبید قرشی نے ان کو عبداللہ بن حکیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں صدیق اکبر نے خطبہ دیا۔ انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی جس طرح وہ اس کا حق دار ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ تم اسی کی حمد وثنا کیا کرو جیسے وہ اس کا حق دار ہے۔ اور امید وبیم کی کیفیت کو ملالو بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اسی وصف پر تعریف فرمائی ہے۔

انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويد عوننا رغبا ورهبا و كانوا لنا خاشعين.

بے شک وہ بھلائیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہم سے ڈرتے تھے۔

پھر جان لو اللہ کے بندو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفسوں کو اپنے حق کے ساتھ رہن رکھ دیا ہے اور اسی پر تم سے عہد و میثاق لئے ہیں۔ اور اللہ نے تم سے قلیل فانی کو کثیر باقی کے بدلے میں خریدا اور یہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے۔ اس کا نور کبھی نہیں بجھے گا۔ اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے تو اسی کے نور سے روشنی حاصل کرو۔ اور اللہ کی کتاب کی نصیحت قبول کرو اور اسی کتاب اللہ سے روشنی حاصل کرو تاریک دن کے لئے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور تمہارے اوپر عزت والے منشی اور لکھنے والے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔ پھر تم جان لو اے اللہ کے بندو۔ بے شک تم لوگ صبح بھی کرتے ہو اور شام بھی کرتے ہو ایک مہلت کے اندر جس کا علم تم لوگوں سے چھپالیا گیا ہے۔ اگر تم لوگ ایسا کر سکتے ہو کہ تمہاری مہلت کی مدتیں اس طرح گذریں کہ تم اللہ کے اعمال کر رہے ہو تو ایسا ضرور کرو۔ مگر یہ بھی تم ہرگز نہیں کر سکتے ہو مگر اللہ کی توفیق ارزانی کے ساتھ۔ لہٰذا تم اپنی مہلتوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اس سے قبل کہ تمہاری مہلت کی مدتیں پوری ہو جائیں۔ اور تمہیں تمہارے بدتر اعمال کی طرف لوٹا دیا جائے۔ بے شک کچھ اقوام ایسی ہیں جو اپنی مہلت کی مدتوں کو دوسروں کے لئے ضائع کر دیتے ہیں اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں میں تمہیں منع کرتا ہوں کہ تم لوگ ان جیسے نہ بننا بچنا تم بچنا اور بچنا پھر بچنا۔ بے شک تمہارے پیچھے جلدی جلدی تلاش کرنے والی (موت) ہے جس کی رفتار بہت تیز ہے۔

۱۰۵۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو ولید بن مسلم ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے یہ کہ ابوبکر صدیق اپنے خطبے میں فرمایا کرتے تھے۔ کہاں ہیں خوبصورت اور چمکتے رخساروں والے لوگ کہاں ہیں اپنے شباب پر اترانے والے کہاں بادشاہ جنہوں نے شہر بسائے تھے اور ان کے حفاظتی قلعے اور فصلیں بنائی تھیں کہاں ہیں وہ لوگ کہ غلبہ اور کامیابی میدان جنگ میں جن کے قدم چومتی تھی ان کے اعضاء بکھر گئے ہیں جب زمانے نے ان کے ساتھ بخل اور تنگ دلی دکھائی لہٰذا وہ قبروں کے اندھیروں میں چھپ گئے لوگو بچو..... بچو..... پھر بچو..... پھر بچو.....

۱۰۵۹۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو حسن بن علی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے اس کو اسلم کوفی نے ان کو مرہ طبیب نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے پانی مانگا چنانچہ ان کے پاس پانی کا برتن لایا گیا اس میں پانی اور شہد ملا ہوا تھا انہوں نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر اس کو ہٹالیا اور رو پڑے اس قدر کہ ان کو دیکھ کر ان کے ساتھی بھی رو پڑے۔ ساتھی چپ کر

گئے مگر وہ چپ نہیں ہوئے اس کے بعد انہوں نے اپنی چادر کے ساتھ اپنے چہرے کو صاف کیا اور روئے یہاں تک کہ لوگ ان کے بات کرنے سے مایوس ہو گئے پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو پونچھا اب لوگوں نے ان سے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کس بات نے آپ کو رلایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے کسی چیز کو ہٹا رہے ہیں مگر میں نے آپ کے پاس کسی کو نہ دیکھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا چیز تھی جو آپ ہٹا رہے تھے حالانکہ میں نے تو کسی چیز کو آپ کے قریب نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا تھی جو میرے سامنے شکل بنا کر آئی تھی اور اس نے اپنی کمر میری طرف جھکا لی تھی میں نے اس سے کہا ہے مجھ سے دو رہٹ جا اس نے کہا خبردار اللہ کی قسم اگر آپ مجھ سے نجات پا گئے تو مجھ سے وہ لوگ نجات نہیں پا سکیں گے جو آپ کے بعد ہوں گے۔ میں نے آج اسی بات کو یاد کیا ہے تو مجھے ڈر لگا کہ وہ مجھے بھی لاحق نہ ہو جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۰۵۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے انہوں نے سنا ابو حازم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنی مولات نمیرہ سے اس نے سنا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے عورتوں کو دو سرخ چیزوں نے تباہ کیا ہے ایک سونا اور دوسری زعفران (یعنی میک اپ اور فیشن نے)۔

۱۰۵۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو سریج نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے حوشب سے اس نے حسن سے یہ کہ حضرت سلمان فارسی حضرت ابوبکر کے پاس آئے ان کی بیماری میں ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضرت سلمان نے کہا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تمہارے اوپر دنیا فتح ہونے والی ہے تم اس میں سے نہ لینا مگر ضرورت کی حد تک اور یقین جانیئے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کی پناہ میں خیانت نہیں کرتا کہ وہ تمہیں منہ کے بل آگ میں پھینک دے۔

۱۰۵۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو حسن بن اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ اس شعر کو پڑھتے تھے۔

لا یزال یبغی حبیبا یکونہ
وقد یرجو الفتیٰ الرجاء یموت دونہ

ہمیشہ انسان اپنے محبوب کو طلب کرتا رہتا ہے اور کبھی جوان آرزو کرتے کرتے اسی کے پیچھے جان دے دیتا ہے۔

۱۰۶۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے ان کو عمرو بن علی بن بحر بن کثیر السقاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ جناب شعبہ میرے پاس آئے جب انہوں نے مہدی کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا۔ اور آ کر کہا کہ مجھے موسیٰ جھنی کی کوئی روایت بیان کیجئے تاکہ میں وہ مہدی کو سناؤں۔ کہا محمد بن محمد بن رجاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو حفص نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو موسیٰ جھنی ابوبکر بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ اپنے والد کے پاس آئیں جب وہ موت کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے (یعنی موت کے وقت) جب انہوں نے ان کی روح سینے میں پہنچی ہوئی محسوس کی تو اس شعر سے تمثل کیا۔

اماوی ما یغنی الثراء عن الفتیٰ
اذا خرجت یوماً وضاق بها الصدر

کسی مرد کو مال کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دیتی جب کسی دن روح نکلنے پر آتی ہے اور اس کے ساتھ سینہ گھٹتا ہے۔

دیگر راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ عائشہ کے کسی شعر کو سن کر صدیق اکبر نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمانے لگے۔ بلکہ

جاء ت سکرت الموت بالحق ذالک ما کنت منه تحید

موت کی سختی اور بیہوشی یقینی ہے یہی ہے وہ جس سے آپ بھاگتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۰۶۰۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن رجاء نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا اس تحریر کے آخر میں یہ بات لکھی تھی کہ تم اپنے نفس کا نرمی کے وقت محاسبہ کیا کرو شدت اور سختی کے حساب سے قبل، کیونکہ جو شخص نرم حالات میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے سخت حساب سے پہلے اس کا انجام رجوع و رضاء کی طرف اور رشک کی طرف ہوتا ہے۔ اور جس کو اس کی زندگی اس کی خواہشات کے ساتھ غافل اور مشغول رکھتی ہے اس کا انجام حسرت و ندامت ہوتا ہے۔ تو جو تمہیں نصیحت دی جائے اس کو قبول کرو تا کہ آپ ان امور سے خود رک سکیں جن سے منع کیا جاتا ہے (یعنی جو ممنوع ہیں)۔

۱۰۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عثمان عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شعبی نے مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب نکلے اور آپ کے اوپر سوتی لباس تھا لوگوں نے آپ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا جس شئی کی طرف دیکھا جا رہا ہے مگر اس کی ظاہری تازگی ہے جو اللہ نے بنائی ہے اور انسان مال سے محبت کرتا ہے اور اولاد سے محبت کرتا ہے حالانکہ اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی سانس۔

۱۰۶۰۳:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوجعفر آدمی نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ شعر اکثر کہتے رہتے تھے۔

لا یغرنک عشاء ساکن

قد توافی بالمنیات السحر

پرسکون وقت عشاء سے ہرگز دھوکہ نہ کھانا کبھی کبھی ٹھیک سحر کے وقت بھی موت آلیتی ہیں۔

۱۰۶۰۴:......فرمایا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی ابوعلی طائی محاربی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو ابومعشر نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہر معاملہ میں سنجیدگی اور تاخیر بہتر ہے سوائے آخرت کے معاملے کے۔

۱۰۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حفصہ بنت عمر نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب سے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ ایسے کپڑے پہنیں جو آپ کے موجودہ کپڑوں سے نرم ہوں۔ اور اگر آپ ایسا کھانا کھایا کریں جو آپ کے موجودہ کھانے سے زیادہ نفیس اور عمدہ ہو تو کیا زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟ اللہ نے رزق میں بڑی وسعت عطا کر دی ہے۔ اور مال بھی

(۱۰۶۰۲)......تاریخ عمر بن الخطاب لابن الجوزی (ص ۲۱۱)

(۱۰۶۰۴)......(۱) فی ن : (أبوبشر)

زیادہ کر دیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس بارے میں آپ کی مخالفت کروں گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت وسختی کا سامان کیا تھا۔ بار بار یہ کہتے رہے حتی کہ سیدہ حفصہ کو انہوں نے رلایا اور ان سے کہا میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی ہے بے شک میں اللہ کی قسم اگر میں یہ کر سکوں کہ میں ان کی شدت والی زندگی میں اپنے آپ کو شریک کر سکوں تو میں ضرور کروں گا تا کہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو پالوں۔

۱۰۶۰۶:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن اسحٰق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے اپنے بھائی سے مصعب بن سعد سے یہ کہ سیدہ حفصہ نے پنے والد حضرت عمر سے کہا کہ آپ یہ کپڑے نہ پہنئے بلکہ...... اس کے بعد راوی نے یزید بن ہارون والی روایت ذکر کی ہے۔

۱۰۶۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن بشر عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نعمان نے مصعب بن سعد بن ابووقاس سے انہوں نے حفصہ بنت عمر سے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا تھا اے امیر المؤمنین آپ کے اوپر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر اپنے یہ دو کپڑے نرم پہن لیں اور آپ اگر عمدہ اور نفیس کھانا کھائیں کیونکہ اللہ نے آپ کے اوپر زمین فتح کر دی ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا کر دی ہے۔ ان کے والد حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس بات میں اختلاف کروں گا کیا آپ جانتی نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت اور سختی پائی تھی چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آنے والی تکلیفوں کو ایک ایک کر کے ذکر کرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے حفصہ کو رولا دیا۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہلے آپ سے کہہ دیا تھا۔ میرے دو دوست تھے دونوں ایک راستے پر چل گئے ہیں۔ اگر میں ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلوں تو وہ راستہ مجھے ان کے طریقے سے دور لے جائے گا۔ بے شک میں دونوں کی زندگی کی شدت میں خود کو شریک کرنا چاہتا ہوں تا کہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو اپنا سکوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابوبکر صدیق کی پسندیدہ زندگی کو پا سکوں۔

۱۰۶۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا اے لوگو تم لوگ کتاب اللہ کے سانچے اور حفاظت کے برتن بن جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اللہ سے ایک ایک دن کا رزق مانگو تمہارے اوپر یہ ناپسندیدگی نہ ہو کہ وہ تمہارے واسطے زیادہ کیوں نہیں کرتا۔

۱۰۶۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ناجح نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن مسرہ تستری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا۔

دنیا سے زہد اور بے رغبتی قلب وبدن کے لئے راحت وسکون ہے۔

خطبہ فاروق اعظم

۱۰۶۱۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعدی بن فرضخ نے ان کو عبید اللہ بن محمد عمری نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن اخی شہاب نے میرا گمان ہے کہ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب جب لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو خطبہ میں یوں کہتے تھے تم میں سے وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے خواہش نفس سے طمع اور لالچ اور غضب وغصے سے حفاظت کر لی بات میں سچائی کے بغیر کوئی خیر نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ گناہ کرتا ہے اور جو گناہ کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو گناہوں سے یعنی رب کی نافرمانی سے۔ ایسا بندہ مٹی سے بنا ہو اس کو رب کی نافرمانی زیب نہیں دیتی وہ

مٹی ہی ہو کر رہے گا۔ وہ آج زندہ ہے تو کل صبح میت ہوگا دن بہ دن عمل کرو (یعنی روزانہ عمل کرو) اور مظلوم کی بد دعا سے بچو، اور اپنے نفسوں کو مردوں میں شمار کرو۔ اس کو اسی طرح روایت کیا ہے جماعت نے اولیی سے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے۔

۱۰۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی عبدالرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے انہوں نے کہا کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک جانور رسی تڑوا کر نکل گیا حضرت عمر نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا۔ پھر لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ حضرت عباس نے ان سے (ازراہ مذاق کہا) اگر آپ اس کو یوں ہی ہمارے لئے عطا کر دیتے تو کیا ہو جاتا حضرت عمر نے اس سے کہا اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اس مال کے لئے (استعمال کی کوئی گنجائش اور کوئی راستہ) نہیں پاتے اس کے سوا کہ یہ حق کے مطابق لیا جائے اور حق میں ہی استعمال کیا جائے اور حق میں دینے سے نہ روکا جائے۔

خطبہ عثمانی

۱۰۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن حلف بن صالح کوفی تیمی نے مجھے لکھا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعب بن ابراہیم تیمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سیف بن عمر اسدی نے بدر بن عثمان سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو زندگی کا آخری خطبہ دیا تھا جماعت میں یہ تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو دنیا اس لئے عطا کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ آخرت کو طلب کرو۔ یہ تمہیں اس لئے عطا نہیں کی کہ آپ لوگ اسی کی طرف ہی جھک جاؤ اور مائل ہو جاؤ یقینی بات ہے کہ دنیا فنا ہو جائے گی اور آخرت باقی رہے گی، تمہیں فانی چیز اترانے میں مبتلا نہ کر دے۔ اور نہ ہی وہ تمہیں ہمیشہ اور باقی رہنے والی چیز سے غافل کر دے۔ جو چیز باقی رہے گی اس کو اس چیز پر ترجیح دو جو فنا ہو جائے گی بے شک دنیا ختم ہو جائے گی۔ اور لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سے ڈرنا ڈھال ہے اس کے عذاب سے اور اس کی طرف سے وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اللہ سے ڈرو غیر سے اور اپنی جماعت اور وحدت کو لازم پکڑو اور گروہ نہ بنو۔

واذکروا نعمة اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا. الخ

اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی
پھر تم اس کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی ہو گئے۔ (دو آیات کے آخر تک)۔

قول علی المرتضیٰ

۱۰۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ان کو زبید یامی نے ان کو مہاجر عامری نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ڈر کی بات جس کے بارے میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس کی اتباع ہے۔ اور لمبی لمبی آرزو کرنا ہے۔ بہر حال خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے روک دیتا ہے اور جب کہ لمبی لمبی آرزو کرنا آخرت کو بھلوا دیتا ہے۔

(۱۰۶۱۱)......(۱) فی ن: (فجفنها)

(☆)......بالهامش: مهاجر بن شماس العامري كوفي.

(۱۰۶۱۳)......(۱) فی ن: (بعید)

۱۰۶۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ علی بن عبداللہ عطار نے بغداد میں ان کو علی بن حرب موصلی نے سنہ ۲۶۰ دوسو ساٹھ میں موصل شہر میں ان کو حدیث بیان کی وکیع نے سفیان سے اس نے عطاء بن سائب سے ان کو ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفے میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا اے لوگو بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ ہے لمبی لمبی آرزو کرنا اور خواہش نفس کی اتباع کرنا۔ بہرحال لمبی آرزو آخرت کو بھلوا دیتی ہے اور خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے بھٹکا دیتی ہے۔ خبردار بے شک دنیا بیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور آخرت سیدھی آنے والی ہے۔ اور دونوں کے لئے مخصوص لوگ ہیں لہٰذا آپ لوگ ابناء آخرت بنو ابناء دنیا نہ بنو۔ آج (دنیا میں) عمل ہی عمل کرنا ہے حساب و کتاب نہیں ہے مگر کل حساب و کتاب ہی ہوگا عمل کوئی نہیں ہوگا۔

اور تحقیق روایت کیا ہے محمد علی بن ابوعلی لہبی نے اور وہ ضعیف ہے یہی الفاظ اس کی دوسندوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۶۱۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن ابوعلی ہاشمی نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد ابن علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح فرمایا۔

خواہش نفس اور لمبی لمبی آرزوئیں

۱۰۶۱۶:...... اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل محمد بن ابراہیم بن فضل مکی نے ان کو احمد بن محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عمر نے ان کو علی بن ابوعلی نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ خوف کی بات جو میں اپنی امت کے بارے میں ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس اور لمبی آرزوئیں کرنا ہے۔ خواہش نفس تو حق سے رکاوٹ بنتی ہے اور لمبی آرزوئیں کرنا آخرت کو بھلوا دیتا ہے۔ اور یہ دنیا کوچ کر کے جانے والی ہے اور آخرت کوچ کر کے آنے والی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے خاص لوگ ہیں۔ اگر تم لوگ استطاعت رکھو کہ تم دنیا والے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو بے شک تم لوگ آج دارالعمل میں ہو جہاں حساب و کتاب بالکل نہیں ہے اور تم کل دارالحساب میں ہوگے وہاں عمل بالکل نہیں ہوگا۔

دونوں سندوں کے الفاظ برابر ہیں ہاں روایت جعفر بن محمد میں ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تم لوگ اہل آخرت میں سے ہو اور اہل دنیا میں سے نہ بنو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۰۶۱۷:...... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوجعفر دینوری نے ان کو عبدالعزیز یعنی اویسی نے ان کو علی بن ابوعلی لہبی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے اسی کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے اگر تم استطاعت رکھو کہ تم ابنائے آخرت بنو اور ابناء دنیا نہ بنو تو ایسا ضرور کرو۔ لہبی اسی کے ساتھ متفرد اور اکیلا ہے اور قوی نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت دنیا سے متعلق روایات

۱۰۶۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن زکریا بزار نے ان کو فدیک بن سلمان نے ان کو محمد بن سوقہ نے شعبی سے اس نے حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خیرات اور نیکیوں کی طرف لپکتا ہے۔ اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ شہوات ولذات سے دور بھاگتا ہے۔ اور جو شخص موت کا انتظار کرتا ہے اس پر لذات بے مزہ ہو جاتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس پر مصیبتیں ہلکی اور بے اثر ہو جاتی ہیں۔

۱۰۶۱۹:......اور اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ وصافی نے ابن سوقہ سے اس نے حارث سے اس نے علی سے ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن خلیل بن ابراہیم اصفہانی نے ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو قاسم بن حکم عرنی نے ان کو عبید اللہ وصافی نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو جحی نے ان کو علی بن ابو علی ہاشمی نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے علی بن ابو طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ آج کے دن گھڑ دوڑ کے مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور آئندہ کل صبح دوڑ کے مقابلے کا فیصلہ ہوتا ہے دوڑ میں جیت جنت کا حاصل کر لینا ہے۔ اور دوڑنے کی آخری حد جہنم ہے۔ اللہ کی عفو و درگذر کرنے سے تم نجات پا سکتے ہو، اور اسی کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکتے ہو اور تم لوگ اپنے اپنے اعمال کے ساتھ ایک دوسرے سے تقسیم اور جدا ہو گے۔ علی بن ابی علی اس میں متفرد ہے۔

۱۰۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو قاسم بن مہدی نے ان کو ابو مصعب نے ان کو حدیث بیان کی علی بن ابو علی لہبی نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ تم لوگ آج مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور صبح کل ہار جیت کا فیصلہ ہونا ہے۔ اس نے مذکور کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو ہارون بن عبد اللہ نے اور علی بن مسلم نے دونوں نے کہا ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حضرت علی بن ابو طالب سے کہا اے ابو الحسن آپ ہمارے سامنے دنیا کی حقیقت بیان کیجئے۔

حضرت علی نے پوچھا کہ لمبی بات کروں یا مختصر کروں۔ لوگوں نے کہا کہ مختصر اً بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا۔

حلالها حساب، وحرامها النار

اس میں سے جو کچھ حلال ہے اس کا ارتکاب کرنے پر حساب دینا پڑے گا اور جو کچھ حرام ہے اس کا ارتکاب کرنے سے جہنم ملے گی۔ (اس کا حلال حساب ہے اور اس کا حرام جہنم ہے۔)

۱۰۶۲۳:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن حکم بن عوانہ نے ان کو عتبہ بن حمید نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی قبیصہ بن جابر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب نے فرمایا۔ جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے مصیبتیں اسی پر آسان ہو جاتی ہیں۔ اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکوں میں جلدی کرتا ہے۔ اس راوی کے علاوہ دیگر نے یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں اور جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات ولذات سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص جہنم سے ڈرتا ہے وہ حرام کردہ چیزوں سے واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۰۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابو بکر اشنانی نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان دارمی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو سلیمان بن حکم نے اس نے طویل حدیث میں ذکر کیا ہے ایمان کی تفسیر میں۔

(۱۰۶۱۹)......(۱) فی ن : (الصوفی)

(۱۰۶۲۳)......(۱) فی ن : (عن)(وهو خطأ)

وسليمان بن الحكم بن عوانة له ترجمة في الجرح (۱۰۷/۴)

قال يحيى بن معين : ليس بشیء

۱۰۶۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سہل بن شعیب نے ان کو عبدالاعلیٰ بن نوف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی المرتضیٰ سے وہ فرماتے تھے۔
مبارک بادی ہے دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں اور آخرت میں رغبت کرنے والوں کے لئے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی زمین کو پلنگ اور اس کی مٹی کو بستر بنالیا ہے۔ اور اس کی مٹی کو خوشبو بنالیا ہے اور کتاب اللہ کو اپنی شناخت اور پہچان بنالیا ہے اور اللہ کو پکارنے اور مانگنے کو اوڑھنی بنالیا ہے۔ اور دنیا کو لازمی طور پر ترک کر دیا ہے۔ مسیح بن مریم علیہما السلام کی نہج اور طریق پر۔

۱۰۶۲۶:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم علوی نے ان کو ابوشجاع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت سلمان فارسی کی طرف خط لکھا۔ امابعد حقیقت ہے کہ دنیا کی مثال سانپ جیسی ہے کہ جس کا کاٹنا تو بظاہر معمولی سا ہوتا ہے مگر زہر اس کا مار دیتا ہے لہٰذا دنیا میں سے جو کچھ آپ کو اچھا لگے اس سے منہ پھیر لیں اس لئے کہ اس میں سے بہت کم ہی تیرے ساتھ رہے گا۔ اور اپنے آپ سے اس کے فکر و غم کو اتار پھینکئے اس لئے کہ اس کے فرق کا آپ کو بھی یقین ہے بلکہ جو کچھ اس کے لئے ہو اس سے کنارہ کش ہو جائیے بے شک صاحب دنیا اس میں بہت ہی کم کبھی مطمئن ہوتا ہے سرور و خوشی کی جانب۔ اس میں سے مکروہ اور ناپسندیدہ چیز کو نگاہیں اونچی کر کے دیکھئے۔ والسلام ہم نے حضرت علی کے جمیع اقوال دنیا کے بارے میں اور اس سے بے رغبتی کے بارے میں۔ اس کے فضائل میں ذکر کر دیئے ہیں۔

۱۰۶۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ جب حضرت عمر شام میں گئے۔ اور علاقے کے معززین اور فوج کے کمانڈروں نے ان سے ملاقات کی تو حضرت عمر نے پوچھا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کون؟ فرمایا کہ ابوعبیدہ۔ بتایا گیا کہ ابھی ابھی وہ بھی آپ کے پاس آتے ہیں۔ چنانچہ اتنے میں وہ بھی اونٹنی پر سوار ہو کر آن پہنچے جس کے ناک میں نکیل رسی کی ڈلی ہوئی تھی انہوں نے حضرت عمر کو سلام کیا پھر انہوں نے آپس میں کوئی سوال جواب کئے اس کے بعد انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ ہم لوگوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ فرمایا کہ وہ آہستگی سے آپس میں باتیں کرتے کرتے ان کے گھر پر جا پہنچے حضرت عمر کو ان کے گھر میں سوائے ان کی ایک تلوار ایک ان کی کمان اور اونٹ کے پالان کے اور کوئی شئی نظر نہ آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا۔ اگر آپ کچھ سامان لے لیتے تو بہتر ہوتا یا ایسی ہی کوئی بات کہی جس کے جواب میں حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین بے شک یہ چیزیں ہمیں سوال و جواب و حساب و کتاب تک پہنچا دے گی۔ یا مقتل گاہ و ہلاکت گاہ تک پہنچا دے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسّی سال تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا

۱۰۶۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر پیٹ بھر کر کھانا کبھی نہیں کھاتے تھے خواہ کتنا ہی ان کے لئے اچھا کھانا کیوں نہ تیار کر لیا جاتا اور کتنا زیادہ ہوتا مگر وہ کم ہی کھاتے تھے۔ ایک مرتبہ ابن مطیع ان کے پاس آئے وہ ان کی طبع پرسی کرنے آئے تھے انہوں نے دیکھا کہ ان کا جسم نحیف و کمزور ہو چکا ہے انہوں نے ان کی اہلیہ سے کہا کیا آپ ان کے لئے کوئی نفیس اور عمدہ چیز نہیں تیار کر دیتیں تا کہ ان کی صحت بحال ہو جائے۔ انہوں نے جواب دیا، ہم تیار کر دیتے ہیں مگر یہ سب کو بلا لیتے ہیں گھر میں سے کسی کو نہیں رہنے دیتے اور نہ ہی کسی بھی موجود شخص کو سب کو بلا کر ساتھ کھلا دیتے ہیں۔ آپ ان سے اس بارے میں بات کر کے دیکھیں۔ چنانچہ ابن مطیع نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن اگر آپ کوئی عمدہ

(۱۰۶۲۵)...... (۱) غیر واضح فی الأصل (۲)...... فی الأصل فرضا

چیز کھانے کی تیار کروالیں تا کہ آپ کی صحت بحال ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میری عمر کے اسی سال گذر چکے ہیں میں نے اس سال میں ایک بار بھی کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یا یوں کہا کہ میں نے صرف ایک بار پیٹ بھر کر کھایا تھا۔ اور تم آج کہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں جب کہ میری عمر میں سے نہیں باقی رہ گیا مگر انتہائی مختصر وقت۔

ان آثار کی مثل حضرت ابن عمر سے اور دیگر سے باب الطعام میں روایات گذر چکی ہیں۔

۱۰۶۲۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن قادم نے ان کو اسماعیل بن ابو خادم نے ان کو قیس بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ سعد بن مالک نے کہا اگر ساری دنیا ایک آدمی کے لئے جمع کر لی جائے پھر وہ اس کے چار پڑے ہوئے حصوں کے پاس سے گذرے تو اس کا نفس یہ چاہے گا کہ وہ ان کو بھی اٹھالے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ ان حصوں کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں وہ آدمی آپ کو ہی سمجھتا ہوں۔

فتنہ کا خوف

۱۰۶۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعد نے اشعث سے اس نے رجاء بن حیوۃ سے وہ کہتے ہیں حضرت معاذ نے فرمایا بے شک تم لوگ غربت و بدحالی کے فتنے میں مبتلا کئے گئے تھے پس تم نے صبر کیا اور میں تمہارے اوپر خوف کرتا ہوں غربت و بدحالی کے فتنے کا اور اس سے زیادہ جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ عورتوں کی طرف سے ہے جب وہ سونے کے کنگن پہنیں گی اور یمن کے تنگ کپڑے یا گلوبند۔ سینہ بند وغیرہ۔

اور شام کا دوپٹہ۔ غنی کے پیچھے یا گانے کے پیچھے جائیں گی۔ اور فقر و غربت کو اس چیز کی تکلیف دہی کی جو وہ نہیں رکھتا ہوگا۔ اس کو بھی روایت کیا ہے ابوعثمان نہدی نے حضرت معاذ سے۔

۱۰۶۳۱:..... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوقلابہ نے متعدد لوگوں سے کہ فلاں شخص کے ساتھ کچھ اصحاب رسول گذرے تو اسنے ان سے کہا کہ آپ لوگ مجھے کوئی وصیت کرو چنانچہ وہ اس کو وصیت کرنے لگے اور حضرت معاذ بن جبل ان کے آخر میں تھے وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے۔ اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے آپ مجھے کوئی وصیت فرمایئے انہوں نے کہا کہ لوگ (ہمارے ساتھ) آپ کو وصیت کر رہے ہیں۔ (انشاء اللہ) وہ اس کام میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ اور میں بھی ابھی آپ کے معاملے کو چند کلمات میں جمع کرتا ہوں۔ جان لیجئے۔ آپ کے لئے اپنے دنیا کے حصے کو حاصل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے جب کہ آپ اپنے آخرت والے حصے کے زیادہ محتاج ہیں۔ لہٰذا اپنے اپنی آخرت والے حصے کو حاصل پہلے کیجئے۔ وہ ہمیں بلند کردے گا تیرے دنیا کے حصے کے مقابلے میں پھر اس کو منظم اور محفوظ کرتے وہ تیرے ساتھ ہی رہے گا آپ جہاں کہیں بھی رہیں گے۔

۱۰۶۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عون بن معمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل کی مجلس میں لوگ ان کے اصحاب آتے تھے۔ حضرت معاذ ان کو فرماتے تھے۔ اے میاں تم میں ہر شخص آدمی ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو اور تم لوگ دیگر لوگوں سے اللہ کی طرف سبقت لے جاؤ۔ اور اپنے نفوس کو اللہ کی طرف جلدی کرو یعنی موت۔ اور تمہیں چاہئے کہ تم اپنے گھروں میں رہو اس بات سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ تمہیں کوئی بھی نہ جانتا ہو۔

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۶۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوزیاد عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن محاربی نے ان کو مبارک بن فضالہ نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دانا اور عقلمند تھے وہ نیکی کرتے تھے۔ پاکیزہ رزق کھاتے تھے، ضرورت سے زائد کو آگے کے لئے بھیجتے تھے اہل دنیا سے ان کی دنیا کے بارے میں مناقشہ اور اعتراض نہیں کرتے تھے دنیا کی ذلت و عجز سے گھبراتے نہیں تھے اس میں سے صاف ستھری لیتے تھے مکدر اور میلی چھوڑ دیتے تھے اللہ کی قسم اگر وہ جو نیکی کرتے تھے وہ کبھی ان کے دلوں میں فخر و بڑائی پیدا نہیں کرتی تھی۔ اور ان کے دلوں میں کبھی کوئی برائی چھوٹی نہیں ہوتی تھی شیطان جس پر ان کو امر کرتا۔

۱۰۶۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی زہری نے ان کو عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے منور بن مخرمہ نے کہا۔ البتہ کچھ لوگوں نے قبروں کی زیارت کی اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ تمہاری مجالس کو دیکھتے تو تم کو ان سے شرم وحیا آجاتی۔

۱۰۶۳۵:.....اس کو ابن مبارک نے روایت کیا اوزاعی سے اس نے زہری سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں مسور بن مخرمہ نے کہا کہ لوگوں نے قبروں کی زیارت کی اگر وہ مجھ کو دیکھتے تمہارے ساتھ تو تم ان سے شرم کرو گے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن عبدوی نے ان کو حاتم بن محبوب قرشی نے ان کو حسین بن حسن مروزی ان کو ابن مبارک نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ نماز کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اور روزوں کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اور لجہاد کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ وہ تم لوگوں سے بہتر تھے لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے اے ابوعبدالرحمٰن فرمایا کہ وہ لوگ تم سے دنیا میں زیادہ بے رغبت تھے اور تم سے آخرت میں زیادہ راغب تھے۔

دنیا وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو

۱۰۶۳۷:.....وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی سریج بن یونس نے ان کو عبسہ بن عبدالواحد نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔ اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں ہوتی۔

۱۰۶۳۸:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبس نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو ابوسلیمان نصیبنی نے ان کو ابواسحٰق نے زرعہ سے اس نے عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دنیا اس کے لئے گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کے لئے کوئی مال نہ ہو اور اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہوتی۔

(۱۰۶۳۳).....(۱) فی ن: (أبو عبد الله الحافظ ثنا الحسین) (۱۰۶۳۶).....(۱) فی ن: (یزید)

(۱۰۶۳۸).....(۱) فی ن: (الأصبنی)

انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے

۱۰۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابو خالد نے ان کو اسماعیل نے یعنی ابن ابوخالد نے ان کو اشعث نے ابوعبیدہ سے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم میں سے جو طاقت رکھتا ہو کہ وہ اپنا خزانہ آسمانوں میں رکھے جہاں نہ اس کو چور پا سکے نہ اس کو دیمک لگا سکے (تو ضرور کر لے) بے شک ہر انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے۔

۱۰۶۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے حمیدی سے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے اس نے اپنے بھائی سے اس نے ابوعبیدہ سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا تم میں سے جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے خزانے کو اپنی جگہ رکھے جہاں اس کو چور نہ پہنچ سکے اور اس کو دیمک بھی نہ کھائے تو ضرور ایسا کر لے۔ حمیدی نے کہا ہے کہ قزاری ہے ہمارے لئے اپنے بھائی کا نام اشعث ذکر کیا تھا۔

کوئی گھر حسرت وافسوس سے پُر نہیں ہوتا

۱۰۶۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو اسرائیل نے ابواسحٰق نے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے فرمایا بے شک ہر سکون کے ساتھ پریشانی بھی ہوتی ہے۔ اور کوئی گھر حسرت وافسوس سے پُر نہیں ہوتا مگر قریب ہے کہ اس کے متبادل سے بھی بھر جائے۔

۱۰۶۴۲:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ سے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو الجوار نے ان کو اسرائیل نے اس نے مذکور کو ذکر کیا کہ ان دونوں نے کہا۔ مگر اس کے ماسوا سے بھرتا ہے۔

باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان

۱۰۶۴۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو شفیق نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثروان نے ان کو ھزیل بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے لہٰذا باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان برداشت کر لو۔

۱۰۶۴۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو نضر نے ان کو قرہ بن خالد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو سلمہ بن ابراہیم نے ان کو قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں صبح کرتا تم میں سے کوئی ایک آدمی مگر وہ مہمان ہوتا ہے۔ اور اس کا مال ادھار اور مانگا ہوا ہوتا ہے۔ حقیقت ہے کہ ہر مہمان کوچ کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ادھاری مانگی ہوئی چیز واپس کرنی ہوتی ہے اس کے اصل مالک کی طرف۔ یہ الفاظ ہیں سلمی کی حدیث کے۔

۱۰۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نصر بن علی نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو عرفجہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سورہ سبح اسم ربک الاعلی

(۱۰۶۴۰)......(۱) فی أ: (السرف)

سنانے کی درخواست کی۔ وہ جب اس آیت پر پہنچے بل تؤثرون الحیاۃ الدنیا (بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو) تو انہوں نے تلاوت بند کر کے اپنے ساتھیوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا۔ ہم لوگوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دے رکھی ہے۔ ہم نے تو جہنم نہیں دیکھی۔ نہ اس کا گرم کھولتا ہوا پانی دیکھا ہے۔ نہ اس کا گلے میں پھنسنے والا کھانا دیکھا ہے نہ اس کا پانی دیکھا ہے لہٰذا آخرت ہم سے سمٹ گئی ہے لہذا ہم نے دنیا کو آخرت پر پسند کر لیا ہے لہذا انہوں نے فرمایا بلکہ یہ دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ یاء کے ساتھ۔

بہترین و بدترین لوگ

۱۰۶۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خصر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو عبیداللہ بن شمیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے ہمیں خبر ملی ہے کہ حضرت ابوذر فرمایا کرتے تھے حالانکہ وہ حضرت معاویہ کی مجلس میں ہوتے تھے البتہ تحقیق ہم نے پہچان لیا ہے تمہارے بہترین لوگوں کو تمہارے بدترین لوگوں میں سے۔ اور البتہ ہم تمہارے ساتھ زیادہ جاننے والے ہیں گھوڑوں کی نعل لگانے والوں کو۔ چنانچہ ایک آدمی نے کہا اے ابوذر کیا آپ غیب جانتے ہیں؟ تو حضرت معاویہ نے فرمایا چھوڑیئے شیخ کو پس شیخ جان چکے ہیں تم میں سے اس شخص کو جو ہم میں سے بہترین ہے۔ اے ابوذر۔ انہوں نے فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت ہے اور تم میں سے آخرت کے بارے میں سب سے زیادہ تم میں سے رغبت کرنے والا وہ ہے جو غلام آزاد کرتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو ذکر کو ترک نہیں کرتے۔ اور نماز کو تاخیر سے ادا نہیں کرتے انہوں نے پوچھا کہ ہم میں سے بدترین کون ہیں۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر زیادہ رغبت کرنے والے تم میں سے اور آخرت سے زیادہ بے رغبتی کرنے والے جو غلام آزاد نہیں کرتے اور نماز میں تو آتے ہی آخر میں ہیں۔

حب دنیا کا علاج

۱۰۶۴۶:...... (مکرر ہے) فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابودرداء فرمایا کرتے تھے۔ کیا میں تم لوگوں کو تمہاری بیماری اور تمہارے علاج کے بارے میں نہ بتادوں۔ بہرحال آپ لوگوں کی بیماری تو حب دنیا ہے تمہارا علاج ذکر اللہ ہے۔

دو درہم کے مالک کا حساب

۱۰۶۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن عباس مزکی نے ان کو ابوسعید عبید بن کثیر تمار نے کوفے میں۔ ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو درہم کے مالک کا حساب ایک درہم کے مالک سے زیادہ شدید ہوگا۔

۱۰۶۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو لیث بن ابوسلم نے ان کو ابراہیم تیمی نے انکو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرے میں آیا میں نے وہاں پر بیس ہزار روپے منافع کمایا۔ مگر نہ تو میں اس سے زیادہ خوش ہوا نہ ہی اترایا۔ اور میں دوبارہ بھی اسی کا اعادہ کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ میں نے حضرت ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے قیامت کے دن دو درہم کے مالک کا حساب ایک درہم کے مالک سے زیادہ سخت ہوگا اور ایک درہم والے کا حساب دو درہم والے سے ہلکا ہوگا۔

(۱۰۶۴۶)...... (۱) فی أ : (مریم) وھو خطأ

(۱) فی الأصل : (عمل) (۱۰۶۴۶)...... مکرر. (۱) فی ن : (فزھد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو سریج نے ان کو یونس بن ہارون نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تین سو دینار بھیجے اور کہا کہ آپ اس رقم کے ساتھ اپنی حاجات پوری کرنے میں مدد لیجئے۔ وہ اس وقت شام کے ملک میں تھے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا: یہ رقم آپ ان کے پاس واپس لے جائیے۔ ہم سے زیادہ غنی کوئی نہیں ہے اللہ کے ساتھ۔ ہمارے پاس بس صرف ایک سایہ ہے جس کے نیچے سر چھپاتے ہیں اور تین بکریاں ہیں جو شام کو ہمارے پاس آ جاتی ہیں اور ایک خادمہ ہے جو رضا کارانہ طور پر ہماری خدمت کرتی ہے اس کے بعد اس سے زیادہ ہونے پر خوف کھاتا ہوں۔

۱۰۶۵۰:......فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے ایک نوجوان حضرت ابوذر کے پاس داخل ہوئے۔ اور انہوں نے کہا دنیا رسوا ہوگئی ہے لوگوں نے اس کو ناراض کر دیا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا نسبت حقیقت ہے کہ مجھے ہر ہفتے بھر کے لئے ایک صاع غلہ کافی ہے اور روزانہ پانی کا ایک گھونٹ کافی ہے۔

۱۰۶۵۱:......فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حفص بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوذر کے گھر میں ملاقات کے لئے داخل ہوئے تو ان کے گھر میں اپنی نظر گھمانے لگے اور پوچھنے لگے اے ابوذر آپ لوگوں کا گھر کا سامان کہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہمارا دوسرا گھر ہے ہم اپنا اچھا اچھا سامان وہاں بھیج دیتے ہیں۔ اس شخص نے (بات نہ سمجھی اور) کہا کہ آپ یہاں جب تک ہیں تو یہاں بھی تو سامان ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی گھر کا مالک ہمیں اس گھر میں نہیں رہنے دے گا۔

تین شخصوں پر حیرت

۱۰۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نضیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے بطور املاء کے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد بن یحییٰ اشج نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ: حضرت سلمان فارسی نے فرمایا:

تین شخصوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے حتیٰ کہ مجھے انہوں نے ہنسنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو دنیا کی امیدیں اور آرزوئیں کرنے والا ہے حالانکہ موت اس کو تلاش کر رہی ہے۔ دوسرا وہ شخص جو غافل اور بے خبر رہتا ہے حالانکہ اس سے کوئی غافل نہیں ہے بلکہ وہ سب کی نظروں میں ہے۔ تیسرا وہ شخص جو ہنستا رہتا ہے حالانکہ اس کو نہیں پتہ کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے یا راضی ہے۔

اور تین شخصوں نے مجھے غم اور حزن وملال میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ان باتوں نے مجھے رولا دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور صحابہ کرام کی جدائی۔ یا یوں کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فراق اور ان کے احباب کا فراق۔ حماد کو شک ہے۔

دوسری بات قیامت کا ہولناک منظر اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر پیش ہونا۔ مجھے نہیں معلوم کیا میرے لئے جنت کی طرف حکم ہوگا یا جہنم کی طرف۔

(۱۰۶۴۹)......(۱) فی ن : (یزید)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن ابان قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت سلمان فارسی کو خط لکھا کہ آپ مجھے یہاں آ کر ملیں۔ چنانچہ سلمان ان سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہوگئے جب حضرت عمر کو ان کے پہنچنے کی اطلاع مل گئی تو آپ نے اپنے احباب سے کہا کہ یہ حضرت سلمان فارسی تشریف لائے ہیں میرے ساتھ چلو ہم چل کر ان کو ملتے ہیں۔ حضرت عمر آگے جا کر ان سے ملے اور ان کو گلے سے لگایا اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت سلمان دونوں مدینے میں واپس آ گئے۔ چنانچہ حضرت عمر نے ان سے پوچھا اور کہا بھائی جان۔ کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت ملی ہے؟ جس بات کو آپ مجھ سے ناپسند کرتے ہوں جو آپ نے مجھے نہ بتائی ہو؟ حضرت سلمان فارسی نے فرمایا: اگر آپ مجھ سے سخت تاکید کے ساتھ نہ پوچھتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ مجھے آپ کے بارے میں خبر ملی ہے جس کو میں پسند نہیں کرتا ہوں۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ اپنے دسترخوان پر بیک وقت گھی بھی اور گوشت بھی جمع کرتے ہیں (یعنی دونوں چیز کھانے کے لئے ایک ہی وقت میں استعمال کرتے اور کراتے ہیں) اور دوسری مجھے یہ بھی خبر ملی ہے (جس کو میں ناپسند کرتا ہوں) کہ آپ کے پاس دو پوشاکیں ہیں ایک پوشاک آپ گھر میں پہنتے ہیں اور دوسری پوشاک پہن کر آپ باہر نکلتے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی بات مجھ سے آپ کو ناپسند ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ یہی کافی ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آئندہ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت جعفر نے فرمایا کہ پوشاک سے مراد ازار اور رداء ہے۔

۱۰۶۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اس نے ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے آغاز اور ابتداء بھوکے ہونے کی حالت سے کی تھی تو اسی بھوک میں چلنے لگے تھے۔ اور کھانا تو ایسے تھا جیسے پہاڑ کا (پر رکھا ہوا) پیالہ۔ اور ایک آدمی حضرت سلمان کے پہلو میں بیٹھا تھا وہ کہتا ہے اے عبداللہ! کیا آپ دیکھتے نہیں اللہ نے جو خیر و مال کھول دیا ہے (اور عطا کر دیا ہے) کیا آپ دیکھ نہیں رہے اللہ نے جو عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان نے ان سے کہا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں جو کچھ آپ کو اچھا لگ رہا ہے یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے؟ (مگر سن لیجئے کہ) اس مال میں سے ایک ایک دانے کا حساب بھی دینا ہوگا۔ اس کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے سیار سے۔

شیطان کے چوزے

۱۰۶۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو اسماعیل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تھا تیمی نے ابوعثمان سے اس نے سلمان سے کہ اہل بازار میں تم پہلا داخل ہونے والا اور آخری نکلنے والا نہ بننا بے شک اس میں شیطان کے انڈے بھی ہوتے ہیں اور اس کے بچے بھی۔ اور یزید کی ایک روایت میں ہے۔ کہ تم بازار میں پہلا داخل ہونے والا اور آخری نکلنے والا نہ ہونا بے شک اس میں شیطان کے چوزے بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کے جھنڈے کا مرکز بھی۔

(مراد ہے کہ بازار میں بقدر ضرورت جائیں اور جلدی وہاں سے واپس نکل آئیں کیونکہ وہ خالص دنیا کمانے کی جگہ ہے اور اللہ سے غافل رہنے کی جگہ ہے) جارودی۔

(۱۰۶۵۳)..... (۱) فی ن: (ابن رزین)

مسلمانوں کا بہترین معبد

۱۰۶۵۶:......اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ثور بن یزید سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ مسلمان کا بہترین گرجا اور معبد وخلوت خانہ اس کا اپنا گھر ہے اسی میں رہ کر وہ اپنی نظر اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔ اور تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو بازاروں سے بے شک وہ لغو اور بے کار کام کرواتی ہیں اور غافل کر دیتی ہیں۔

مسجد ہر متقی کا گھر ہے

۱۰۶۵۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن مقدام صنعانی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کی طرف لکھا۔ امابعد۔ آپ غنیمت سمجھئے اپنی صحت کو اور اپنی فرصت کو اس وقت سے پہلے کہ آپ کے ساتھ کوئی مصیبت آن پڑے جس کو ہٹنے اور واپس کرنے کی لوگوں میں سے کسی کو استطاعت نہ ہو۔ اے بھائی۔ مصیبت زدہ مؤمن کی دعا کو۔ اور اے میرے بھائی چاہئے کہ آپ کا گھر آپ کی مسجد ہونا چاہئے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ مسجد ہر متقی انسان کا گھر ہے (یعنی اس کے رات گذارنے کی جگہ ہے۔)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے اس شخص کے لئے مساجد جن کے گھر ہوا کرتے ہیں۔ روح کی اور راحت کی ضمانت اور پل صراط پر سلامتی کے ساتھ عبور کی ضمانت سے رب کی رضامندی تک۔

اور اے میرے بھائی یتیم کو اپنے سے قریب تر کیجئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیریئے اور اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کیجئے۔ اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایئے اس بات سے آپ کا دل نرم ہوگا اور آپ کی حاجت پوری ہوگی۔

اے میرے بھائی اپنے آپ کو دنیا کا مال جمع کرنے سے بچاؤ جس کا شکر ادا نہ کیا جائے بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے اپنے مال کے بارے میں اللہ کا حکم مانا تھا۔ اور اس کا مال اس کے سامنے ہوگا۔ جب بھی وہ پل صراط پر ٹھوکر کھانے لگے گا اس کا مال اس کو کہے گا آپ چلتے رہئے آپ نے میرے بارے میں اللہ کا حق ادا کیا تھا۔ اس کے بعد اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے معاملہ میں اللہ کی اطاعت نہیں کی تھی جب کہ مال اس کے کندھوں کے اوپر لدا ہوا ہوگا جب بھی وہ پل صراط کے اوپر ٹھوکر کھانے لگے گا۔ اس کا مال اس سے کہے گا تیرے لئے ہلاکت ہو تم نے میرے بارے میں اللہ کا حق کیوں نہ ادا کیا تھا۔ بس وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ ہلاکت اور تباہی کو آواز دے گا اور بلائے گا۔

اور اے میرے بھائی مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ آپ نے اپنے لئے ایک نوکر خرید لیا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ بندہ اللہ سے توقع رکھتا ہے اور اللہ بندے کا خیال رکھتا ہے جب تک وہ خادم مقرر نہیں کرتا جب وہ خادم رکھ لیتا ہے اس کے ذمہ حساب وکتاب لگ جاتا ہے۔ بے شک ام درداء نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں اس کے لئے ایک خادم خرید کر لوں اور مجھے اس کی استطاعت بھی تھی۔ مگر میں قیامت کے حساب سے ڈر گیا۔

اے میرے بھائی اور آپ کے لئے لازم ہے کہ ہم آنے والے کل کے بارے میں اللہ سے ڈریں کہ ہمارے ذمے کوئی حساب نہ رہے اور

بے شک ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہیں گے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ زمانہ ہمارے ساتھ کیا کیا گل کھلائے گا۔

۱۰۶۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ان کے ایک دوست نے یہ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی کی طرف خط لکھا۔ پھر معمر نے اس کو مذکورہ مفہوم میں ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ ہے کہ اے میرے بھائی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ نرمی کر کے ڈھیلا نہ چھوڑیں بے شک ہم لوگوں نے رسول اللہ کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے ہمیں اللہ بہتر جانے کہ ہمیں کیا کچھ پہنچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

جس چیز کی آرزو کی جائے

۱۰۶۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو نافع بن عمر جحی نے ان کو ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اور وہ علماء میں سے تھے۔ آپ لوگ آرزوئیں کرتے ہو اور مال جمع کرتے ہو۔ اور جس چیز کی آرزو کرتے ہو اس کو تم حاصل نہیں کر سکتے ہو۔ اور جس مال کو جمع کرتے ہو اس کو کھا نہیں پاتے ہو۔)

۱۰۶۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین یزید بن معاویہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی درداء کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کو منع کر کے درداء کا نکاح کسی اور سے کر دیا۔ حضرت ابودرداء سے کسی نے پوچھا کہ آپ یزید کو منع کر کے فلاں سے نکاح کر رہے ہیں لہٰذا حضرت ابودرداء نے فرمایا:

ابودرداء کی بیٹی کے بارے میں آپ لوگوں کا خیال ہے جب اس کے سر کے اوپر (دوھی خادم) خواجہ سرا کھڑے ہوں گے اور وہ ایسے گھروں میں نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی جس سے اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی اس دن اس کا دین کہاں رہے گا؟

(فائدہ) اس روایت میں اہل علم کے لئے بہت سی عبرتیں اور نصائح موجود ہیں خصوصاً یہ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو ابن معاویہ کے مال پر اعتراض تھا کردار پر نہیں) مترجم۔

۱۰۶۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ادریس حنظلی نے ان کو معلیٰ بن اسد عمی نے ان کو عبدالعزیز بن مختار نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بلال بن سعد تمیمی نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت ابودرداء نے دنیا کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا دنیا ملعون ہے اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر جو کچھ اللہ کے لئے ہے یا جس کے ساتھ اس کی رضا ڈھونڈی جائے۔

۱۰۶۶۲:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے اپنے کچھ احباب کی طرف خط لکھا امابعد بے شک میں آپ کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دنیا میں بے رغبتی کرنے کی اور اس میں رغبت کرنے کی جو اللہ کے پاس ہے۔ بے شک آپ نے اگر ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کریں گے آپ کے اس چیز میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو اللہ کے پاس ہے۔ اور لوگ آپ سے محبت کریں گے ان کی دنیا کو آپ کے ان کے لئے چھوڑنے کی وجہ سے۔ والسلام

(۱۰۶۵۹)..... (۱) غیر واضح (۱۰۶۶۱) (۱) غیر واضح۔

۱۰۶۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عمر بن سعید بن سلیمان قریشی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اے ابن آدم آپ اپنے قدموں تلے زمین کو روندتے رہتے ہیں پھر تھوڑے عرصے کے بعد وہی تیری قبر ہوگی اے ابن آدم آپ ایام یعنی دنوں کی طرح ہیں۔ جب بھی ایک دن گذر جاتا ہے۔ تو تیرا کچھ حصہ چلا جاتا ہے۔ اے ابن آدم بے شک آپ ہمیشہ سے اپنے بڑھاپے کی عمر میں ہیں جب سے آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہے۔ (یعنی اس وقت سے بوڑھے ہونا شروع ہو گئے ہیں۔)

پراگندہ دلی سے پناہ

۱۰۶۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت ابودرداء اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے۔ **اللھم انی اعوذبک من تفرقة القلب** ۔ اے اللہ میں پراگندہ دلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ دل کا تفرقہ اور پراگندہ ہونا کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بندہ یہ چاہے کہ میرے لئے ہر گھر مکان اور ہر جگہ میں مال ہی مال رکھا ہوا ہو۔

نیکی پرانی نہیں ہوتی

۱۰۶۶۴:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو اسحٰق بن عیسیٰ نے ان کو قاسم بن معن نے اعمش سے اس نے عبداللہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور یقین کرو کہ بے شک قلیل مال جو تمہیں کفایت کرے وہ ایسے کثیر مال سے زیادہ بہتر ہے جو تمہیں غافل کر دے اور یقین جانئے کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

مظلوم کی بددعا سے بچا جائے

۱۰۶۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عاصم نے ابووائل سے ان کو ابودرداء نے کہ آپ اللہ کے لئے عمل اس طرح کیجئے جیسے کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہوں۔ اور اپنے نفس کو مرنے والوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعاؤں سے بچائیے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر چڑھ جاتی ہیں جیسے کہ وہ آگ کی چنگاریاں ہیں۔

۱۰۶۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسحٰق بن حسن کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے اسماعیل بن عبیداللہ سے اس نے ام درداء سے یہ کہ ابودرداء کو جب موت آن پہنچی تو وہ فرما رہے تھے۔ کون عمل کرے گا میرے اس دن کے مثل دن کے لئے کون عمل کرے گا میری اس ساعت کی مثل وقت کے لئے کون عمل کرے گا میرے اس طرح پڑے ہونے کے وقت کے لئے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ونقلب افئدتهم وابصارهم كما لم يؤمنوا به اول مرة.

ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پلٹ دیں گے جیسے کہ وہ پہلی بار اس کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا خشیت الٰہی

۱۰۶۶۷:..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں تھے حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا اے انس آیئے ہم ایک لحظہ اپنے رب کا ذکر کریں اور دوسرے لوگ (دنیا کی) باتیں کررہے تھے۔ وہ لوگ اس طرح باتیں کررہے تھے کہ جیسے ان میں سے کوئی ایک اپنی زبان وکلام سے کھال اتار دے (یا کھال کو رنگ کر درست کردے گا) پھر ابوموسیٰ نے فرمایا اے انس نہیں بھولے ہیں لوگ مثل مظاہر کی۔ اس نے کہا کہ دنیا نے اور اس کی شہوات نے اور شیطان نے عجلت کی ہے ابوموسیٰ نے کہا نہیں (یوں بات نہیں ہے کہ) دنیا نے عجلت کی ہے اور آخرت کو غائب کردیا ہے۔ خبردار اللہ کی قسم! اگر لوگ آخرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے (تو حق سے) عدول نہ کرتے اور نہ ہٹتے۔

۱۰۶۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن اسماعیل بصری نے ان کو محمد بن کثیر ثقفی نے ان کو ابوعلی بیرونی نے ان کو یونس بن حابس نے ان کو ابوادریس نے وہ کہتے ہیں کہ (حضرت ابوموسیٰ نے روزے رکھے اس قدر کہ سوکھ کر تنکا ہوگئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ حضرت اگر آپ اپنے نفس کو آرام دیتے تو بہتر ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کہ بہت مشکل ہے بہت دور ہے (یعنی میں ایسا نہیں کروں گا) اس لئے کہ صحت مند اور طاقتور گھوڑا (مقابلہ دوڑ میں) ہار جاتا ہے اور فرمایا کہ۔ بسا اوقات (انسان صحیح سلامت) اپنے گھر سے نکلتا ہے (مگر) آپ کا پیر (پھسل جاتا ہے) اور جہنم والے پل پر تو گذرنے کا راستہ بھی نہیں ہے۔

۱۰۶۶۹:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح بن موسیٰ طلحی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں اشعری نے اپنی موت سے قبل شدید محنت اور جہد وجہد کی تھی۔ ان سے کسی نے کہا کہ کاش کہ آپ اس قدر محنت کرنے سے رک جاتے اور کچھ اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرتے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں جب کوئی گھوڑا چھوڑا جاتا ہے تو وہ اپنے ہدف اور انتہاء کو پہنچ کر ہی رکتا ہے۔

اور اس کے پاس جس قدر طاقت ہوتی ہے وہ پوری پوری لگا دیتا ہے۔ میری عمر کی مہلت جس قدر باقی رہ گئی ہے وہ باقی بہت کم ہے۔ وہ ہمیشہ اسی حالت پر قائم رہے حتیٰ کہ انتقال کرگئے۔

جو شخص مر کر راحت پا گیا وہ مردہ نہیں ہے

۱۰۶۷۰:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو ابوالطفیل نے وہ کہتے ہیں حذیفہ نے فرمایا۔

لیس من مات فاستراح بمیت ..... انما المیت میت الاحیآء.

جو شخص مر کر راحت اور چھٹکارا پا گیا وہ میت نہیں ہے۔ درحقیقت میت وہ ہے جو جیتے جی مردہ ہو (یعنی بے کار بے ہمت ہو)۔

ان سے کہا گیا اے ابوعبداللہ زندوں میں میت کون ہوتا ہے۔ فرمایا وہ ہوتا ہے جو نہ تو اپنے دل سے معروف کو جانے نہ منکر کو اپنے دل سے جانے۔

(۱۰۶۶۷)..... (ا) غیر واضح. (۱۰۶۶۸)..... (ا) غیر واضح

تنبیہ : من الحدیث (۱۰۶۵۴) إلی (۱۰۶۶۹) مفقود من النسخة (أ)

بروز قیامت دنیا کو بڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا

۱۰۶۷۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا ادھیڑ عمر سیاہ وسفید بالوں والی نیلی آنکھوں والی اس کے دانت سامنے ظاہر ہوں گے منہ کھلا ہوا ہوگا وہ مخلوقات کو نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی۔ پس کہا جائے گا کیا تم لوگ اس کو پہچانتے ہو۔ لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ اس سے کہ ہم اس کو پہچانیں۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ وہی دنیا ہے جس پر تم قربان ہوتے رہتے تھے اور ایک دوسرے کے گلے کاٹتے تھے اور جس کے لئے تم ایک دوسرے سے قطع رحمی کرتے تھے اور ایک دوسرے سے حسد کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھتے تھے اور دھوکہ کھاتے تھے۔ پھر وہ جہنم میں ڈال دی جائے گی۔ پھر وہ بڑھیا چیخے گی اے میرے رب میرے پیروکار کہاں ہیں اور میرے گروہ والے کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے تابعداروں کو اور اس کے گروہ والوں کو اسی کے ساتھ لاحق کر دو۔

۱۰۶۷۲:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابو الدنیا نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۱۰۶۷۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابو وکیع نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو سعید بن حبیب نے ان کو ابن عباس نے کہ یہ آیت۔

بل یرید الانسان لیفجر امامه.

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے گناہ بھیجے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ گناہ مقدم اور توبہ مؤخر کرے۔

۱۰۶۷۴:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو جعفر قزاز نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ابن مبارک نے فرمایا کہ مسعر سے مروی ہے اس نے قیس بن مسلم سے اس نے طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ خباب کی عیادت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی موت کی خبر دینے والے انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ آپ کے بھائی ہیں (اصحاب رسول) کل آپ ان کے پاس ہوں گے اس بات پر آپ کو بشارت ہو وہ رو پڑے لوگوں نے کہا کہ ان پر خاص حالت طاری ہوگئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں کسی گھبراہٹ اور بے صبری میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ تم لوگوں نے کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کر ڈالا ہے اور ان کو تم نے میرا بھائی کہہ دیا ہے۔ بے شک وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے اجر وثواب لے کر جا چکے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا ثواب ان اموال کا نہ ہو جن کا انکار کر دیا جائے۔ بوجہ اس کے جو ہمیں پہنچا ہے ان لوگوں کے بعد۔ (یعنی ہم نے جن اعمال کا بعد میں ارتکاب کیا ہے۔)

اللہ کے ہاں درجات میں کمی

۱۰۶۷۵:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو داؤد نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو مسعر نے بیان کی مذکور کی مثل۔

(۱۰۶۷۱)......(۱) فی ن : (إتبعوا)

(۱۰۶۷۴)......(۱) فی ن : (طلق) (۲)...... فی ن : (ینکرون)

۱۰۶۷۶:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو محمد بن علی نے وہ ابن زید صائغ ہیں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ جس بندے کو دنیا سے کچھ پہنچتا ہے (یعنی وہ دنیا میں سے کچھ کو حاصل کرتا ہے) تو اللہ کے نزدیک اس کے درجات میں کمی ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اس پر مہربان ہوتا ہے۔

۱۰۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد رازی نے ان کو عبدالصمد صائغ مردویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں نہیں دیا جاتا کوئی شخص کچھ دنیا میں سے مگر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ لیجئے اس سے ڈبل حرص اور اس سے دوگنا شغل ومصروفیت اور اس سے دوگنا غم وفکر۔ اور نہیں دیا جاتا کوئی شئی دنیا میں سے مگر اس کی آخرت کے حصے میں سے کم کر دیا جاتا ہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں جاتا کچھ بھی مگر تیری ہی جیب سے لہٰذا اگر آپ چاہیں تو اس کو کم کریں چاہیں تو زیادہ کریں۔

۱۰۶۷۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عمرو بن میمون نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی آیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور اس نے آکر بتایا کہ حضرت زید بن حارثہ فوت ہو گئے ہیں اور ایک لاکھ ترکہ چھوڑ گئے ہیں (حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ تو چھوڑ گئے ہیں مگر یہ ایک لاکھ) اس کو نہیں چھوڑے گا (مطلب ہے کہ ان کو اس کا حساب دینا ہوگا۔)

اعمال باقی رہتے ہیں

۱۰۶۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے مالک بن مغول سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ویران جگہ کے پاس سے گذرے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے کہا اے مجاہد اس ویران جگہ سے پوچھئے اے ویرانے کیا کیا ہے تیرے رہنے والوں نے۔ پھر حضرت ابن عمر نے مجھے خود ہی جواب دیا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

۱۰۶۸۰:......وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے حبیب بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ایک ویران شدہ بستی کے پاس سے گذرے تو کہنے لگے اے ویران شدہ بستی تیرے باسی کہاں ہیں پھر خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

عبرت

۱۰۶۸۱:......فرماتے ہیں کہ اور ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گذرے جس کے باسی مر چکے ہوں تو اس کے پاس رک جاتے تھے اور فرماتے تھے افسوس ہے تیرے ان مالکوں کے لئے جو تیرے وارث بنے ہیں انہوں نے اپنے گذر جانے والے بھائیوں کے ساتھ تیرے کردار اور تیرے روپے سے عبرت کیوں نہ حاصل کی۔

کامیاب شے

۱۰۶۸۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو

(۱۰۶۷۹)......(۱) فی ن : (سلم)

محمد بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوواقد لیثی نے کہا ہم نے اعمال کا تحقیقی جائزہ لیا تو ہم نے طلب آخرت کے لئے دنیا سے زہد و بے رغبتی سے زیادہ مکمل اور کامیاب شئی کوئی نہیں پائی۔

۱۰۶۸۳:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابومسہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہا ابو واقد نے ایمان کے اخلاق پر زاہد ہونے سے زیادہ اثر انداز ہونے والی ہم نے کوئی چیز نہیں پائی۔

۱۰۶۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعثمان زاہد واعظ نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ شیرازی نے مصر میں۔ان کو احمد بن محمد بن فرح نے ان کو سعید بن ہاشم نے ان کو دحیم نے وہ کہتے ہیں ابن مبارک نے فرمایا کہ عبدالوہاب بن ورد سے مروی ہے اس نے سالم بن بشیر سے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض میں رو پڑے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ سفر بعید ہے اور میرے پاس سامان سفر بہت قلیل ہے میں ایسی چڑھائی پر جارہا ہوں جس کا ڈھلوان یا جنت ہوگا یا جہنم اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ ان میں سے کون سی چیز کی طرف مجھے لے جایا جائے گا۔

۱۰۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو بن حکم نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبدالرحمٰن بن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے فرمایا۔خیر و بھلائی کے کاموں کی عادت بناؤ اور اپنے آپ کو سواف کی عادت سے بچاؤ (یعنی ہاں ہاں کرلیں گے۔یا اچھا کل کرلیں گے۔)

دنیا آخرت کو تباہ کرنے والی ہے

۱۰۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو معاذ بن اسد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے سماک سے اس نے ابوربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے گوبر کے ڈھیر کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کو لے ڈوبنے والی ہے۔

۱۰۶۸۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل نے ان کو حوطی نے ان کو خبر دی شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو ابوالربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے فرماتے تھے یہ کوڑے خانے تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کی ہلاکت و تباہ گاہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زندگی

۱۰۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے ان دونوں نے کہا۔ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہشام نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے اپنی چادر پر کھنکھار ڈالا پھر اس کو مسل دیا۔اور فرمانے لگے اللہ کا شکر ہے جس نے ابوہریرہ کو سوتی کپڑے میں تھوکنے دیئے۔میں نے اپنا وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ میں سیدہ عائشہ کے حجرے اور منبر رسول کے درمیان بیہوش ہوکر گر جاتا تھا کوئی گذرنے والا گزرتا اور وہ میرے سینے پر بیٹھ جاتا اور میں اپنا سر اٹھا کر اس سے یہ کہتا کہ مجھے وہ تکلیف نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں یہ محض بھوک کی وجہ سے ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث ایوب سے اس نے ابن سیرین سے۔

۱۰۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالخیر جامع بن احمد محمد آبادی نے وہاں پر ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے وہاں پر ان کو عثمان بن سعید زہری نے

(۱۰۶۸۴)......(۱) فی ن : (مسلم) (۱۰۶۸۷)......(۱) فی ن : (الحویطی) وفی أ : (الخوطی)

ابوالربیع نے ان کو حماد بن ایوب نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ان کے جسم پر دو منقش سوتی چادریں تھیں انہوں نے اس میں بلغم گرایا اور پھر فرمانے لگے ٹھہر ٹھہر ابوہریرہ تو کپڑوں میں بلغم تھوکتا ہے۔ قسم خدا میں نے اپنے آپ کو اس وقت بھی دیکھا ہے کہ میں منبر رسول اور سیدہ عائشہ کے حجرے کے درمیان بیہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا بھوک کی وجہ سے کوئی گذرنے والا میرے پاس سے گذرتا تو میری گدی پر اپنا پیر رکھ لیتا۔ اور لوگ یہ کہتے کہ یہ پاگل ہے (اس کو جنوں اور پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے) حالانکہ مجھے کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوتا تھا۔ اور سلمان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ میں بیہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا منبر رسول سے لے کر حجرۃ عائشہ تک کوئی آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ لیتا اور وہ یہ خیال کرتا تھا کہ مجھے جنون ہو گیا ہے حالانکہ مجھے بھوک کے علاوہ کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوا کرتا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلمان بن حرب سے اس نے حماد سے۔

۱۰۶۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عباس جریری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان نھدی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم فرمائیں مجھے سات دانے ملے ان میں سے ایک بغیر گٹھلی والی تھی (خصی تھی) مجھے ان میں سے وہ زیادہ پسندیدہ تھی کیونکہ وہ میری داڑھوں کو بہت اچھی لگتی تھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے حماد بن زید سے۔

۱۰۶۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد سوسی سے اس نے ابوسعید بن ابوعمرو سے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا تھا وہ اپنی بیٹی کو فرمارہے تھے بیٹی سونا نہ پہننا میں تمہارے اوپر جہنم کی آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہوں۔

۱۰۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل سے اس نے ابوسہل بن زیاد سے اس نے اسماعیل قاضی سے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابن عون نے ان کو عبید بن باب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس تھے انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ بتایا کہ بازار جاتا ہوں۔ ابوہریرہ نے فرمایا اگر تم موت خرید سکو تو اسے ضرور خرید کر لینا۔

خیر کے کام

۱۰۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالفوارس حسن بن احمد بن ابوالفوارس نے بغداد میں اور ابواحمد بن حسین بن علوشا اسدی آبادی نے وہاں پر دونوں نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شرحبیل بن شریک نے اس نے سنا ابوعبدالرحمن حبلی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ البتہ کوئی خیر کا کام جو ہم آج کے دور میں کرتے ہیں وہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہوئے اس سے دھرے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کیونکہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت ہمیں آخرت کی فکر لگی ہوتی تھی ہم دنیا کا خیال بھی نہیں کرتے تھے اور میں آج کے دور میں۔ ہمیں دنیا نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔

ابن آدم اور اس کے موت سے بھاگنے کی مثال

۱۰۶۹۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن سہل نے ان کو اسحٰق بن ربیع

(۱۰۶۸۹)......(۱) فی ن: (حماد عن أیوب)

ابوحمزہ عطار نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کی مثال اور اس کی موت سے بھاگنے کی مثال لومڑ اور زمین کی سی ہے۔ کہ جیسے زمین کا اس پر قرض ہو اور اس کو زمین میں بل کھودنے کی ضرورت ہو اور وہ کسی بل میں چھپ جائے اور جب وہ اوپر کو سر اٹھا کر دیکھے جب اس کو بارش بھی آن گھیرے تو زمین اس سے کہے کہ اے لومڑ میرا قرض دے دے۔ مگر وہ بھاگ کر کسی اور سراخ اور بل میں گھس جائے پھر اس سے نکل کر کسی اور اسی جیسے سراخ میں گھس جائے مگر جہاں جائے زمین سے بچنے کا اس کو کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی طرح ابن آدم بھی ہے کہ اس کے پاس بھی موت سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جہاں بھی منہ کرے موت سے نہیں بچ سکتا کہیں بھی اس کے لئے جائے فرار نہیں ہے۔

یہ روایت موقوف ہے اور یہ مرفوع طور پر بھی مروی ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۱۰۶۹۵:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوحامد احمد بن ابوخلف اسفرائنی نے وہاں پر ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن محمد ھذلی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابوالحسن نے سمرہ بن جندب سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو موت سے فرار اختیار کرے لومڑے جیسی ہے جس کو زمین قرض کے لئے طلب کرے اور لومڑا اس سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دے حتیٰ کہ جب بھاگ بھاگ کر تھک جائے تو اپنے سوراخ میں گھس جائے اور اس کو بارش بھی مجبور کر دے تو زمین قرض مانگنا شروع کر دے لہٰذا وہ اس بل سے نکل کر بھاگے اور مجبور ہو جائے حتیٰ کہ اسی حالت میں بھاگتے بھاگتے گر کر اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

۱۰۶۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے۔ مسعر نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمرو نے اللہ کی قسم البتہ میں چاہتا ہوں کہ میں یہ ستون ہوتا۔ (یعنی حساب و کتاب سے بچ جاتا۔)

دو راتیں

۱۰۶۹۷:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر بن ابوموسیٰ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے دونوں نے کہا کیا میں آپ کو نہ بتاؤں دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں کہ ان جیسی کبھی مخلوقات نے نہ دیکھی ہیں نہ کبھی سنی ہیں پہلا تو وہ دن جب تیرے پاس بشارت دینے والا آئے گا اللہ کی طرف سے یا تو اللہ کی رضا کے ساتھ یا اس کی ناراضگی کے ساتھ۔ اور دوسرا وہ دن جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور تیرا اعمال نامہ سامنے آئے گا یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں۔ اور ایک وہ رات جب پہلی رات میں قبر میں گذارتا ہے اس سے پہلے اس جیسی رات نہیں گذری ہوتی اور دوسری وہ رات جس کی صبح کو قیامت قائم ہو جائے گی اور اس کے بعد پھر کوئی رات نہیں ہوگی۔ اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۱۰۶۹۸:.....تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب میں مگر اس نے اس کی اسناد میں یونس بن یزید کا ذکر نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ زہری سے مروی ہے وہ اس کو حضرت انس بن مالک تک پہنچاتے تھے اور یہ اسی طرح زیادہ مناسب اور بہتر ہے واللہ اعلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

۱۰۶۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی

نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سنا عمرو بن العاص سے وہ مصر میں خطبہ دے رہے تھے۔ فرما رہے تھے۔ تم لوگوں کی سیرت کس قدر بعید ہے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے۔ بہر حال وہ سب لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور بہر حال تم اس میں سب لوگوں سے زیادہ رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۷۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبدالواحد نے اسد آباد میں ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن قاسم بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں امام شافعی نے فرمایا اے ربیع تم زہد اور ترک دنیا کو اپنے اوپر لازم کر لو پس البتہ زہد زاہد پر اس سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے۔ جس قدر کہ خوبصورت جوڑا خوبصورت لڑکی کو بجتا ہے۔

فصل:...... غیر ضروری محلات بنانے اور گھر بنانے کی مذمت

۱۰۷۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد حمصی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد شعیب نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے کہ اس نے سنا حضرت ابوہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ تعمیرات کرنے اور مکان بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ اور ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالیمان سے اس نے شعیب سے۔

۱۰۷۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابراہیم مقری نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوصادق احمد بن محمد عطار نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضیر نے ان کو اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو اپنا گھر بنا رہا تھا میں نے حضرت کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے آپ نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے ہاتھ سے اپنا گھر بنایا تھا جو مجھے بارش سے بچاتا اور مجھے دھوپ سے سایہ بھی فراہم کرتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے بھی میری اعانت اور امداد نہیں کی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابونعیم سے اس نے اسحاق سے۔

۱۰۷۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعمش نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن یوسف بن عمرو نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوالسفر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے اور ہم لوگ اپنا گھر یا اپنی جھونپڑی درست کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ ہماری جھونپڑی ہے گر رہی ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا اس امر کو (دنیا کے معاملے کو) مگر اس سے زیادہ عجلت والا ہے یہ ابومعاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور محاضرہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے جب کہ میں اور میرے والد اپنے گھر کو ٹھیک کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اے عبداللہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ہمارا اٹھکانہ ہے گر رہا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معاملہ (دنیا) اس سے کہیں زیادہ عجلت والا ہے جو تم لوگ

(۱۰۷۰۳)......(۱) فی أ: (وامی)

سمجھ رہے ہو۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے سنن میں اور اس کو روایت کیا ہے حفص نے اعمش سے۔ کہ میں اپنی دیوار کو گارے سے لیپ رہا تھا میں بھی اور میرے والد بھی۔

ہر عمارت بروز قیامت اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی

۱۰۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو خبر دی ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی نے ان کو ابوطلحہ اسدی نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اچانک آپ کی نظر ایک اونچے قبے یعنی گنبد پر پڑی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب نے بتایا کہ یہ فلاں انصاری جوان کا ہے۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے اور دل ہی دل میں غصہ کرنے لگے حتیٰ کہ جب وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے لوگوں میں سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے پھر سلام کیا۔ پھر کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس سے منہ پھیرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ آپ کے چہرے پر دیکھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بار بار منہ پھیرنا بھی۔ تو اس نے اس بات کی شکایت آپ کے اصحاب سے کی۔ اور کہا کہ میں اللہ کی قسم نہیں سمجھ سکا کہ مجھے کیا ہو گیا اور میں نے کیا کر لیا ہے (کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں؟) لوگوں نے اس کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تھے انہوں نے آپ کا قبہ (گنبد) دیکھا تھا۔ آپ نے ہم سے پوچھا تھا کہ یہ کس کا ہے؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ فلاں انصاری کا ہے۔ چنانچہ وہ انصاری صاحب جاتا ہے اور جا کر اس قبے کو گرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو زمین کے برابر کر دیتا ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک دن نکلے تو وہ گنبد آپ کو نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس قبے کا کیا ہوا؟ جو اس جگہ بنا ہوا تھا۔ اس صحابی نے کہا۔ ہمارے اس دوست نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پھیرنے کی ہم لوگوں سے شکایت کی تھی۔ ہم نے اس کو وجہ بتا دی تھی۔ اس نے جا کر اس کو توڑ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار بے شک ہر عمارت قیامت کے روز اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی مگر مال مگر مال۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۱۰۷۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوخثیمہ نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عبداللہ بن عمیر نے ان کو ابوطلحہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اینٹوں کا بنا ہوا ایک گنبد دیکھا تو پوچھ لیا کہ یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں شخص کا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہر حال ہر عمارت اس کے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال ہوگی مگر جو عمارت مسجد کی ہو یا فرمایا کہ مسجد کا بناء ہو۔ پھر ایک دن گذرے تو وہ گنبد نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ وہ گنبد کہاں گیا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ حضور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اس کی خبر اس کے مالک تک پہنچ گئی تھی لہٰذا اس نے اسے گرا دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

۱۰۷۰۶:......اور اس کو روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن ابوزکریا تیمی نے اور کہا گیا کہ اس سے مروی ہے اس نے محمد بن جابر بن ابوزکریا سے اس نے عمار شیخ سے حضرت انس کے سامنے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارت کے بارے میں۔

(۱۰۷۰۴)......أخرجه أبوداود (۵۲۳۷)

۱۰۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو شبابہ بن سواد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی قیس بن ربیع نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبے کے پاس سے گذرے جو تعمیر کیا گیا تھا آپ نے پوچھا کہ یہ کس نے بنوایا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بنا وبال ہوگی اپنے بنانے والے کے لئے قیامت کے دن سوا مسجد کے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات اس متعلق شخص تک پہنچ گئی لہٰذا اس نے اس قبے کو گرادیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے گذرے اور اس کو گرا ہوا پایا تو آپ کو وہ بات بتائی گئی جو کچھ اس کے مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں بات سن کر کیا تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس فلاں شخص پر رحم فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے۔

عمارت ضرورت سے زائد ہو تو وہ بوجھ ہے

۱۰۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نفقہ جو مسلمان خرچ کرتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے اہل وعیال پر۔ اپنے دوست پر اور اپنے مویشی پر اس پر اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ ہاں مگر جو عمارت پر خرچ کرتا ہے اس پر اجر نہیں ملتا۔ مگر مسجد کی عمارت پر جو خرچ کرے اس پر اجر ملتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر تعمیر بقدر ضرورت ہو۔ فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس کا نہ اس کے لئے ثواب ہے اور نہ ہی اس کے لئے وبال ہے پس اگر وہ عمارت ضرورت سے زیادہ ہو اس میں اس کے لئے بوجھ ہی ہے اس کے لئے اس میں اجر نہیں ہے۔

۱۰۷۰۹:...... فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابراہیم نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہر خرچہ جو مسلمان اس کو خرچ کرتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے اہل وعیال پر اور اپنے دوست پر اور اپنے چوپائے پر اس پر اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ ہاں جو عمارت پر خرچ کرتا ہے اس پر اجر نہیں ملتا۔ سوائے تعمیر مسجد جس کے ساتھ اللہ کی رضا طلب کی جائے۔ میں نے کہا ابراہیم سے آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر عمارت بقدر ضرورت ہو تو فرمایا کہ اس پر نہ اجر ہوگا نہ گناہ ہوگا۔

۱۰۷۱۰:...... ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن فراس مکی نے ان کو جعفر بن محمد سوسی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ضحاک نے ان کو حمزہ نے میمون سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کو عمارت بنائے اس سے زیادہ جو اس کی ضرورت ہو تو وہ اس پر وبال ہوگی قیامت کے دن۔

۱۰۷۱۱:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن یزید صائغ نے ان کو مسیّب بن واضح نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن سہل دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید مکی نے ان کو مسیّب بن واضح نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ضعیف بن محمد خطیب نے ان کو ابوبکر بن حسب محمد بن احمد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ابوجعفر احمد بن عبداللہ صیاد نے ان کو مسیّب بن واضح نے ان کو یوسف بن اسباط نے ان کو سفیان بن سلمہ بن کہیل نے ان کو ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کرسکے اس کو قیامت کے دن یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ اس کو ساتوں زمینوں سمیت اپنے سر پر

(۱۰۷۱۱)......(۱) فی ن ۱ (بن سفیان عن)

اٹھالے اور مکی کی ایک روایت میں ہے جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کرے اس کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سمیت اٹھانے کی تکلیف دی جائے گی۔

عمارت بنانے پر خرچ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں

۱۰۷۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین عفیف بن محمد بن شہید خطیب بوشنجی نے ان کو ابوبکر بن حسب نے بخارا میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو عمر بن یحییٰ بن نافع ثقفی نے ان کو عبدالحمید بن حسن ہلالی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ جو بندہ کوئی چیز خرچ کرتا ہے اللہ کے ذمے ہے اس کے بعد اس کی جگہ اور دینا۔ مگر وہ خرچ جو وہ عمارت بنانے میں کرتا ہے یا گناہ کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ (اس میں اس کی جگہ مزید اس کو دینے کی ذمہ داری اور ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں ہے۔)

اور اس کو سور بن صلت نے بھی ابن المنکدر سے روایت کیا ہے۔

۱۰۷۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سعد بن منصور نے ان کو صالح بن مالک خوارزمی نے ان کو مسور بن صلت نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے اور جو چیز انسان اپنی ذات پر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے صدقہ لکھا جاتا ہے اور وہ مال جس کے ذریعے وہ اپنی عزت بچاتا ہے اس کے بدلے میں بھی اس کے لئے ایک صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور ہر وہ خرچ جو مؤمن کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے پیچھے اور دینے کی ضمانت ہے۔ ہاں مگر اس پر ضمانت نہیں جو کچھ کسی گناہ کے کام میں خرچ کرے یا کسی عمارت بنانے میں خرچ کرے۔

ہم لوگوں نے حضرت ابن منکدر سے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ اس جملہ سے آپ کی کیا مراد تھی کہ وہ مال جس کے ذریعے انسان اپنی عزت کی حفاظت کرے تو اس کے بدلے میں اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ مال ہے جو انسان شاعر کو اور زبان دراز کو دے (اپنی ہجو اور برائی کرنے سے بچنے کے لئے۔)

۱۰۷۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعلی حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اس نے شبیب بن بشر سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خرچ کرنا درست ہے جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ ہاں مگر یہ عمارت وغیرہ پس بے شک اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۷۱۵:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے قیس بن ابوحازم سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے گئے جب کہ ان کو کئی داغ دیئے جا چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے وہ دوست جو اسلام لے آئے تھے وہ دنیا سے گذر گئے مگر دنیا نے ان کا کچھ نہ بگاڑا اور ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہمیں وہ کیفیت لاحق ہوگئی ہے کہ ہم اس کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتے سوائے مٹی کے اس کے بعد۔ ہم لوگ دوبارہ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے تو وہ دیوار بنا رہے تھے فرمانے لگے کہ مسلمان کو ہر عمل میں اجر دیا جائے گا جہاں بھی وہ خرچ کرے۔ مگر اس چیز میں اجر نہیں ملے گا جس کو وہ اس مٹی میں خرچ کرے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت مانگنے سے منع فرمایا تھا تو میں اس کو مانگتا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اور تحقیق یہ ان سے مروی ہے اور دیگر سے بھی بطور مرفوع روایت کے نبی کریم

(۱۰۷۱۴)......اخرجه الترمذی فی الزهد (۱۰۵) من طریق زافر بن سلیمان. به وقال : حسن غریب.

صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۱۰۷۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبدی نے ان کو بزار احمد بن عمرو نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے بے شک آدمی کو اس کے ہر خرچے میں اجر ملے گا مگر جو کچھ وہ اس مٹی میں خرچ کرے (اس میں نہیں ملے گا۔)

امام احمد نے فرمایا: اس روایت کو مرفوع کرنا غریب ہے اس اسناد کے ساتھ۔

۱۰۷۱۷:......اور تحقیق روایت کیا گیا ہے علی بن یزید سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے اس نے خباب سے بطور مرفوع روایت کے اور وہ اس اسناد کے ساتھ زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۷۱۸:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم مقری نے غزہ میں ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے اور ہشام نے حسن سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے اللہ اس کو پانی اور کیچڑ پر مقرر کر دیتا ہے اور لگا دیتا ہے۔ یعنی تعمیر پر لگا دیتا ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن تستری نے اپنے شیوخ سے بقیہ سب مجہول ہیں۔

مال میں بے برکتی

۱۰۷۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن ابو مساور نے خالد احول سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے اس کے مال میں بے برکتی ڈال دیتا ہے تو اس کو پانی اور کیچڑ میں ڈال دیتا ہے۔

۱۰۷۲۰:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابو الدنیا نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبدالمتعال بن طالب قنطری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو سلمہ بن سرتح نے ان کو یحییٰ بن محمد بن بشر انصاری نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ سستی یا بے قدری کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنا مال تعمیر میں خرچ کرتا ہے یا فرمایا تھا کہ پانی اور کیچڑ میں۔

۱۰۷۲۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو حکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے اس نے ذکر کیا ہے اسی حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مال کو خرچ کراتا ہے تعمیر میں۔ بے شک نہیں ہے۔

مال حرام سے تعمیرات

۱۰۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابو القاسم علی بن حسین بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس بن مسیّب ضبی نے اصفہان میں ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعمیر میں مال حرام لگانے سے بچو کیونکہ مال حرام ویرانی کی اساس اور بنیاد ہے۔

(۱۰۷۱۸)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۶/ ۲۲۶۱)

اینٹ پر اینٹ

۱۰۷۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے اور ابوالقاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن خزیمہ نے ان کو عبدالجبار بن علاء عطار نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں رکھی کوئی اینٹ کسی اینٹ پر اور نہیں کاشت کی کوئی کھجور جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن عبداللہ سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۷۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوقتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابونعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ تو کچی اینٹیں ایک دوسرے کے اوپر رکھی تھیں نہ ہی پکی اینٹیں (یعنی نہ کوئی کچی عمارت بنائی تھی نہ ہی پکی عمارت) اور نہ ہی کسی ایسی عمارت پر کوئی چھت ڈالی تھی بلکہ وہ تو آبادی سے جا کر ویرانے میں ملتے تھے۔

۱۰۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کی بیماری کے ایام میں حسن بصری نے ان کی عیادت کی وہ بخار کی حالت میں ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور تمہیں اور ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔ یہ علامت ہے۔ یا کہا کہ اعلانیہ نیکی ہے اگر تم صبر کرو اور صدقہ اور تم اپنے رب سے ڈرو۔ اس بات کے ساتھ تم یہ سلوک نہ کرنا کہ اس کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال دو۔ پس بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے آپ کو صبح کرتے بھی دیکھا اور شام کرتے بھی دیکھا۔ اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمارت نہ بنائی اور نہ ہی کوئی چھت وغیرہ بنائی۔ اللہ کی پناہ اللہ کی پناہ۔ پھر اسی کی حفاظت اسی کی حفاظت۔ تحقیق تمہارے پہلے والے لوگوں کو اس نے ختم کر دیا اور تم لوگ ایذاء دیئے جارہے ہو۔

۱۰۷۲۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کوئی عمارت نہیں بنواتے تھے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں مشیت یہ ہے کہ وہ دنیا سے چل بسے تھے مگر انہوں نے اینٹ پر اینٹ رکھی تھی اور نہ ہی کانے پر کانہ رکھا تھا (یعنی نہ دیواریں بنائیں نہ چھت بنائی) (نہ ہی دیواروں کو پشتہ لگایا)

۱۰۷۲۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو شعیب بن حباب نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے ایک کمرہ بنایا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو گرادیجئے۔ اور اس کی قیمت کے برابر قیمت اللہ کی راہ میں خرچ کرو چیچھے اور تین بار فرمایا کہ اس کو گرادیجئے۔

۱۰۷۲۸:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی حفص بن نضر سلمی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری امی نے یہ کہ عمران بن حصین اوپر بنانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور وہ جب بھی اوپر کوئی کمرہ یا بالا خانہ بناتے تو اس کو سامان رکھنے کے اسٹور کے طور پر استعمال کرتے تھے حفص نے کہا ہے کہ یہ بات وہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں۔

۱۰۷۲۹:......فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو سوار بن عبداللہ نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو قعقاع بن عمر نے وہ کہتے ہیں احنف بن قیس اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور اوپر سے انہوں نے اپنے پڑوسی کو دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ عیب عیب میں اپنے پڑوسی کے اوپر

بغیر اجازت کے داخل ہوا ہوں آج کے بعد میں کبھی بھی اس گھر کی چھت پر نہیں چڑھوں گا۔

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا

۱۰۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے اس نے عبدالرحمٰن بن ابورافع نے یا کہا کہ ابن رافع نے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ ہے جو یہ کہتا رہتا ہے آج کون ہے جو قرض دے دے آنے والی کل صبح کو اس کو مل جائے گا اور دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کے پیچھے اور عطا فرما اور اللہ کی راہ سے خرچ روکنے والے کے مال کو ضائع فرما اور ایک دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہتا ہے اے لوگو! اپنے رب کے پاس جاؤ بے شک وہ مال جو قلیل ہو مگر پورا پڑ جائے وہ اس مال سے بہتر ہے جو کثیر ہو مگر مالک کو غافل بنا دے اور ایک فرشتہ دروازے پر یہ کہتا ہے اے اولاد آدم بچے جنو مٹی میں دفن کرنے کے لئے اور عمارتیں بناؤ ویران اور تباہ کرنے کے لئے۔

۱۰۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومسعود بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن زارہ نے ان کو بکار زیدی صاحب موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ابوحکیم مولیٰ زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ (آپ نے فرمایا) ہر صبح کو جب بندے صبح کرتے ہیں تو ایک چیخ والا فرشتہ چیخ کر اعلان کرتا ہے اے لوگو مٹی کے لئے بچے جنو فنا کرنے کے لئے مال جمع کرو۔ اور تباہ اور ویران کرنے کے لئے عمارتیں بناؤ۔

گھروں پر پردے لٹکانا

۱۰۷۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید بن جمھان نے سفینہ ابوعبدالرحمٰن نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسے گھر میں داخل ہو جس میں پردے لگائے گئے ہوں۔ (یا جس پر کپڑوں کے ٹکڑے لگائے گئے ہوں۔)

۱۰۷۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید بن طہمان نے ان کو سفینہ بن ابوعبدالرحمٰن نے کہ حضرت علی نے ایک آدمی کی ضیافت کی اور اس کے لئے کھانا تیار کروایا اتنے میں سیدہ فاطمہ بنت رسول زوجہ علی نے کہا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کھانے پر بلا لیتے تو بہت ہی اچھا ہوتا وہ ہمارے ساتھ کھا لیتے حضرت علی نے ان کو دعوت دے دی آپ تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھ کر اندر دیکھا اور گھر کے کونے میں سرخ پردہ لگا ہوا دیکھا۔ لہٰذا وہیں سے آپ واپس چلے گئے۔ سیدہ فاطمہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر علی سے کہا آپ پیچھے پیچھے جائیے اور پوچھئے کہ آپ کیوں واپس چلے گئے ہیں انہوں نے جا کر پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں ایسے گھر میں داخل ہوں جو پردوں سے ڈھکا ہوا ہو۔

۱۰۷۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حریث بن سائب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت حسن سے وہ کہتے ہیں میں ازواج رسول کے گھروں میں

(۱۰۷۳۲)......(۱) فی ن : (سعید بن عبدالرحمن) وھو خطأ

داخل ہوتا تھا حضرت عثمان کی خلافت میں اور میں ان کی چھتوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتا تھا۔ پشم اور بالوں کے ٹاٹ باہر سے ڈلے ہوئے تھے۔

۱۰۷۳۵:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن اسماعیل بن ابوالحارث نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو داؤد بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حجرے دیکھے تھے جو کھجور کی چھڑیوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ حجرے کا عرض حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک چھ۔ سات ہاتھ تھا اور اندر کا محفوظ حصہ پندرہ ہاتھ اور میرے خیال میں اس کی بلندی آٹھ نو ہاتھ ہوگی یا اسی کے قریب قریب ہوگی کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تو وہ مغرب کی طرف تھا (یعنی دروازے کا رخ مغرب کی جانب تھا۔)

دنیا کی تزئین وآرائش

۱۰۷۳۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت حسن بن صباح نے فرمایا ہمیں خبر دی سفیان نے احوص بن حکیم نے اس نے راشد بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابودرداء نے حمص شہر میں ایک کنیف یا خانہ اور بیت الخلا بنایا ہے حضرت عمر نے لکھا امابعد اے کمتر تعمیر کرنے والے کیا آپ کے لئے اس میں ضرورت پوری کرنے کی کفایت نہیں تھی جو کچھ رومیوں نے بنا رکھے ہیں دنیا کی تزئین وآرائش میں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ویران کرنے کا حکم دیا جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ حمص سے دمشق شہر منتقل ہوجائیے سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ان کو یہ سزا دی تھی۔

۱۰۷۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ آپ کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں حضرت ابوذر حضرت ابودرداء کے پاس سے گذرے اور وہ ایک گھر بنا رہے تھے وہ ان کے پاس سے گذر گئے مگر ان پر انہوں نے سلام نہ کیا پھر حضرت ابودرداء ان کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا بھائی لگتا ہے کہ آپ کسی فتنے میں واقع ہوگئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر میں آپ کے پاس سے گذرتا اور آپ اپنے گھر والوں کی کسی ضرورت پوری کرنے مین لگے ہوتے تو مجھے یہ بات زیادہ پسند آتی اس سے جس کام کو کرتے ہوئے میں نے آپ کو دیکھا۔

تعمیرات وآرائش سے متعلق روایات

۱۰۷۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے اپنی بساط کے مطابق گھر بنایا ان کے ہاں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے فرمایا آپ یہ کیا گھر تعمیر کر رہے ہیں؟ اللہ نے جس کے ویران ہونے یا کرنے کا حکم دیا ہے اگر میں آپ کو کسی نجاست میں لتھڑا ہوا دیکھ لیتا تو وہ اس سے زیادہ پسند ہوتا جو میں نے اس وقت آپ کو دیکھا ہے۔ حضرت ابودرداء جب اس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے تو فرمانے لگے کہ میں اپنی اس عمارت پر ایک چیز کہتا ہوں۔

بنیت داراً ولست عامرھا. ولقد علمت اذبنیت این داری.

میں نے گھر تو بنا ڈالا ہے مگر میں اس کو آباد نہیں کر سکتا اس لئے کہ میں جانتا ہوں جب میں نے بنایا ہے۔ کہ میرا گھر کہاں ہے۔

۱۰۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء بن ہلال نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبید اللہ بن عمرو نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے رجاء بن حیوۃ سے اس نے

(۱۰۷۳۷)......(۱) فی ن : (مقتنی)

درداء سے سوائے اس کے نہیں کہ علم، علم سیکھنے سے آتا ہے اور حلم وحوصلہ بردبار بننے سے آتا ہے۔ اور جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسی کو ملتی ہے اور جو شخص شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہی اس سے بچایا جاتا ہے۔ تین شخص درجات کی بلندی کو نہیں پہنچ سکتے۔ وہ شخص جو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ (کاہن) یا قسمت کا حال بتاتا ہے (قسمت کے تیر نکالنے والا) اور وہ شخص جو بدشگونی پکڑتے ہوئے سفر سے واپس آ جاتا ہے۔ اور حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ اے اہل دمشق اپنے بھائی کا قول سنو جو تمہارے لئے خیر خواہ ہے کیا بات ہے میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم مال جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو اور تعمیر کرتے ہو جس میں تم رہائش نہیں کر سکتے ہو آرزوئیں ایسی کرتے ہو جن کو تم پا نہیں سکتے ہو۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے پہلے گذرے ہیں انہوں نے بھی بہت سارا مال جمع کیا تھا۔ اور سخت مضبوط عمارتیں بھی بنائیں تھیں اور لمبی لمبی امیدیں بھی قائم کی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ جمع شدہ مال ہلاکت ثابت ہوا اور ان کے گھر اور ان کے مال غرور اور دھوکہ ثابت ہوئے۔

۱۰۷۴۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن یونس نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو اوس بن یزید لخمی نے ان کو ابو درداء نے کہ وہ دمشق سے نکلے تو باہر انہوں نے مقام غوطہ کا مشاہدہ کیا۔ تحقیق اس کی نہریں سیراب کر رہی تھیں۔ درخت لگ رہے تھے محلات بن رہے تھے آپ ان کی طرف چلے گئے اور واپس جا کر وعظ فرمایا اے اہل دمشق (جب وہ لوگ ان کے پاس گئے) فرمایا کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تین بار یہی جملہ فرمایا۔ اس قدر جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو امیدیں وہ قائم کرتے ہو جنہیں تم پا نہیں سکتے ہو محل ایسے بناتے ہو جن میں تم سکونت نہیں کر سکتے ہو خبر دار تم سے پہلے لوگ ایسے زمانے ہو گذرے ہیں کہ وہ مال جمع کرتے تھے اور اس کی نگہداشت کرتے تھے۔ اور امیدیں باندھتے تھے اور خوب لمبی لمبی آرزوئیں کرتے تھے۔ اور عمارتیں بناتے تھے اور انہیں خوب مضبوط کرتے تھے نتیجۃً ان کا جمع کردہ مال ہلاکت بن گیا۔ اور ان کی امیدیں دھوکہ ثابت ہوئیں اور ان کے گھر قبریں بن گئے۔ خبر دار قوم عاد کو (دیکھ لو) عدن سے عمان تک کے مالک تھے اس کے درمیان جتنی نعمتیں تھیں اور مال تھے۔ آج مجھ سے قوم عاد کا مال دو درہم کے بدلے میں کوئی ہے جو خرید کر لے؟

۱۰۷۴۱:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمر نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحیٰی بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو محمد بن عبداللہ مرادی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جب کہ وہ اپنے گھر کی بنیاد اٹھا رہے تھے انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہیں آپ اے ابو الیقظان؟ وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ مضبوط عمارت بنا رہے ہیں اور دور کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ تو عنقریب وفات پا جائیں گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا گھر

۱۰۷۴۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اپنے ہاتھ سے جھونپڑے بناتے تھے اور وہ کسی سے کوئی خدمت وغیرہ قبول نہیں کرتے تھے اور وہ اسی طرح زندگی گذارتے تھے ان کا کوئی گھر وغیرہ نہیں تھا سایہ حاصل کرنے کے لئے وہ درختوں اور دیواروں سے سایہ حاصل کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا میں آپ کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے وہ آدمی اسی بات پر بار بار اصرار کرتا رہا اور حضرت سلمان فارسی برابر انکار کرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے کہا میں ایسا گھر جانتا ہوں جو اس کو موافق آئے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سامنے اس کی کیفیت بیان کریں۔ اس شخص نے کہا کہ میں ایسا گھر آپ کے لئے

(۱۰۷۳۹)......(۱) فی ن: (الحافظ ثنا محمد) وھو خطأ

بناؤں گا کہ آپ جب اس کے اندر کھڑے ہوں تو آپ کا سراس کی چھت تک پہنچ جائے اور آپ جب اس میں اپنے پیر دراز کریں تو وہ دیوار کے ساتھ لگ جائیں۔انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں؟ پھر اس شخص نے ایسا ہی بنادیا۔

۱۰۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے کہا سلمان فارسی سے کیا آپ اپنے لئے کوئی گھر نہیں بناتے؟ اے ابو عبداللہ۔انہوں نے فرمایا کہ مجھے بادشاہ نہ بنایئے۔کیا آپ میرے لئے ایسا گھر بنائیں گے جیسے مدائن میں آپ کی حویلی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم آپ کے لئے ایسا گھر بنائیں گے جو سرکنڈوں کا بنا ہوا ہوگا ہم اس کی چھت بردی کی یعنی سرکنڈے کی یا نرکل چٹائی کی ڈالیں گے۔ آپ جب کھڑے ہوں تو آپ کے سر کو لگے اور آپ جب سوئیں تو آپ کے سر پیروں سے دیواریں ٹکرائیں۔حضرت سلمان نے فرمایا: گویا کہ آپ میرے دل میں رہتے ہیں (یعنی بالکل میں بھی یہی چاہتا ہوں۔)

۱۰۷۴۴:......ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی غانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مجھے بادشاہ مت بنایئے کیا میرے لئے مدائن میں اپنی حویلی جیسا گھر بنائیں گے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ وتابعین کی رہائش

۱۰۷۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے اس نے کہا کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم سے کہا اے روح اللہ کیا ہم آپ کے لئے گھر نہ بنادیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہاں ساحل سمندر پر بنایئے۔لوگوں نے کہا کہ جب پانی آئے گا تو اس کو تو وہ لے جائے گا۔فرمایا پھر تم کہاں بنانا چاہتے ہو کسی پل کے اوپر؟

۱۰۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید مؤذن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابراہیم تاجر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن سلمہ بن زیاد سے وہ کہتے ہیں احمد بن حرب ایک آدمی کے پاس گذرے وہ گھر بنا رہا تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے لئے ہے انہوں نے فرمایا کہ کب تک؟

۱۰۷۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد سعید نے ان کو ابوالعباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو حماد بن سلیمان نے ان کو صالح مری نے ان کو جعفر بن زید نے ان کو ابودرداء نے کہ حضرت ابودرداء ویران شدہ شہروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔اے شہر تو کہاں ہے؟ تیرے رہنے والے کہاں ہیں؟ تیرے مالک کہاں ہیں؟ پھر آپ وہاں سے اس وقت تک نہ جاتے جب تک خود رو نہ لیتے اور دوسروں کو رلا نہ لیتے۔

۱۰۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو شعیب بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا اگر آپ اپنے لئے کوئی گھر بنالیں تو بہتر ہوگا۔انہوں نے فرمایا ہم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں ان کے پرانے ہمارے لئے کافی ہیں۔

۱۰۷۴۹:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو محمد بن بن فضیل نے ان کو عطاء بن سائب نے میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریمؑ نے کوئی گھر نہیں بنایا تھا ان سے کسی نے کہا کیا آپ گھر نہیں بناتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں

اپنے بعد دنیا میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑنا چاہتا جس کے ساتھ میں یاد کیا جاؤں۔

۱۰۷۵۰:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو مجاہد بن موسیٰ نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن المہاجر رقی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے اندر پچاس کم ہزار سال تک بالوں کے بنے ہوئے ایک گھر میں رہے۔ان سے کہا جاتا تھا کہ اے اللہ کے نبی گھر بنائیے۔وہ کہتے تھے میں آج مرجاؤں گا میں کل مرجاؤں گا۔

۱۰۷۵۱:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر حسین بن صباح نے ان کو علی بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو وھیب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کانے (سرکنڈوں کا) گھر بنایا تھا۔ان سے کسی نے کہا کہ آپ اس سے علاوہ کوئی اچھا گھر بنائیے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس نے مرنا ہے اس کے لئے یہی کافی ہے۔

اسراف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے

۱۰۷۵۲:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو بکر محمد بن ھانی نے ان کو احمد بن شبویہ نے ان کو سلیمان نے ان کو عبداللہ بن حرملہ بن عمران نے ان کو کعب بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابوسرح نے عرفہ بن حارث کی طرف بندہ بھیجا۔کیونکہ عبداللہ نے گھر تعمیر کیا تھا وہ ان سے اس کی تعمیر کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔انہوں نے کہا کہ وہ یہ کام نہ کریں۔کیونکہ بے شک وہ اس کی گرمی کو نہیں چھپا سکیں گے۔انہوں نے پوچھا کہ آپ میری اس عمارت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں؟ اگر آپ نے اس کو اپنے مال سے بنایا ہے تو آپ نے اسراف اور فضول خرچی کی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ لایحب المسرفین اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔اور اگر آپ نے اس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے تو پھر آپ نے اللہ کے مال میں خیانت کی ہے۔اور واللہ لایحب الخائنین اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا کہتے ہیں ابو مسعود نے سن کر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون.

دوعیب

۱۰۷۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ابن معدان سے۔کہا سعید بن عامر نے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ابو معدان کو وہ روایت کرتے ہیں عون بن عبداللہ سے کہ ایک بادشاہ نے اپنا ایک شہر آباد کیا۔اس کی تعمیر میں اس نے بہت سی دولت اور سرمایہ خرچ کیا۔پھر اس کے بعد اس نے عام لوگوں کے لئے ایک دعوت کھلانے کا انتظام کیا اور لوگوں کو بلایا اور شہر کے دروازے پر کچھ لوگوں کو بٹھایا کہ وہ ہر اس شخص سے جوان کے پاس گذرے یہ پوچھیں کہ کیا تمہیں اس میں کوئی عیب اور کوئی کمی اور خرابی نظر آتی ہے؟ لہٰذا وہ پوچھتے رہے اور سب لوگ گذرنے والے یہ کہتے رہے کہ کوئی عیب نہیں ہے۔یہاں تک کہ ان سب کے آخر میں کچھ ایسے نوجوان آئے جن کے اوپر چادریں لپیٹی ہوئی تھیں ان سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے بتایا کہ جی ہاں اس میں دوعیب ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں لہٰذا پوچھنے والوں نے ان نوجوانوں کو روک لیا اور بادشاہ کو جا کر اطلاع دے دی کہ کچھ نوجوان یہ کہتے ہیں کہ اس میں دوعیب ہیں بادشاہ نے کہا کہ میں تو ایک عیب بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا دوعیب کیوں ہیں؟ لاؤ ان کو چنانچہ ان کو پیش کیا گیا بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے وہی جواب دیا کہ جی ہاں دوعیب ہیں۔اس نے کہا میں تو ایک عیب بھی پسند نہیں کرتا دو کیوں رہیں؟ بتائیے وہ کون کون سے ہیں؟ نوجوان نے بتایا کہ ایک تو یہ ہے کہ یہ ویران

(۱۰۷۵۲)...... (۱) فی ن: (جرتہ)

ہو جائے گا۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ اس کا مالک مر جائے گا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ کوئی ایسی حویلی اور گھر بتا سکتے ہو؟ جو کبھی ویران نہ ہو۔ اور اس کا مالک بھی نہ مرے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں وہ جنت ہے۔ اس نے کہا کہ میرے لئے اس کی دعا کرو اس نے آمین کہی پھر انہوں نے اس کو دعوت دی اور بادشاہ نے ان کی دعوت مان لی۔ اور بادشاہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے ساتھ ظاہر اسب کے سامنے نکلوں تو میری حکومت اور مملکت والے مجھے نہیں چھوڑیں گے چنانچہ اس نے ان کو کسی وقت کا وعدہ دیا اس نے خلوت پا کر ان کے ساتھ کوچ کیا اور جا کر ان کے ساتھ عبادت کرنے لگا۔ ایک دن وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کو خیال آیا اور اس نے ان سے کہا کہ سلام علیکم میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ہمارے اندر کوئی عیب دیکھا ہے؟

اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ لوگ میری حالت اور کیفیت کو خوب جانتے ہو جس پر میں تھا لہٰذا اب تم لوگ اسی کی وجہ سے میرا اکرام کر رہے ہو۔ اسی لئے میں جا رہا ہوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کروں اور جا کر رہوں جو میرے حال سے واقف نہ ہوں۔ لہٰذا وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۱۰۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ زاہد اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو بحر بن عبدالحق نے ان کو شریک بن عبداللہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے کہ حجاج بن یوسف نے جب واسط کا قلعہ بنوایا۔ تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس میں عیب کیا ہے؟ لوگوں نے اس سے کہا کہ ہمیں تو اس میں کوئی عیب نظر نہیں آتا ہم آپ کو ایک دوسرے آدمی کے بارے میں بتاتے ہیں جو اس کا عیب سمجھے گا اور آپ کو بتائے گا وہ ہے حضرت یحییٰ بن یعمر و کہتے ہیں کہ اس نے نمائندہ بھیجا کہ وہ جا کر ان کو لے آئے ان کے پاس اور وہ اس سے اس کا عیب دریافت کریں۔ چنانچہ وہ لائے گئے انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ اس کی بنیاد و عمارت بھی تیری ملکیت میں نہیں ہے اور تیری اولاد بھی اس میں نہیں رہے گی دوسرے ان کے علاوہ رہیں گے۔ حجاج نے ناراض ہو کر کہا کہ آپ کو یہ بات کرنے کی کیسے جرأت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے علماء پر ان کے علم میں گرفت نہیں فرمائی ہے۔ ولا یکتمون اللہ حدیثاً۔ یا کوئی دوسری آیت پڑھی قرآن میں سے۔ لہذا حجاج نے ان کو خراسان کی طرف شہر بدر کر دیا اور ملک بدر کر دیا۔

تعمیرات کے بارے میں اشعار کی تفسیر

۱۰۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم یوسف بن صالح نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن یحییٰ صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن معتز کے پاس ملنے کے لئے گیا تو وہ اس وقت کچھ لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھے اپنے گھر کی تعمیر کے بارے میں جب وہ بات کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے کچھ شعر سنائے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا سکون اور امن تو میرے دل کے لئے اور اس کی شاخوں اور ٹہنیوں کے لئے اور یہ ایسا گھر ہے جو اپنی تعمیر و آباد ہونے کے باوجود مائل بہ ویرانی ہے۔ اس کو سفید کرتے کرتے اور چمکاتے چمکاتے میرا اپنا چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے اور اس کو آباد کرتے کرتے میری جیب ویران ہو گئی ہے۔

۱۰۷۵۶:......فرماتے ہیں کہ کہا ابوالقاسم نے اور کہا مجھ سے میرے بعض مشائخ نے کہ اس نے قصر شیرین کی دیوار پر لکھا ہوا یہ شعر پڑھا۔ (اس عمارت کو بنانے والوں نے) اس کو بنایا ہے اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ وہ مریں گے نہیں حالانکہ ویران ہونے کے لئے انہوں نے عمارت بنائی ہے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ زمانے سے مطمئن ہو گئے ہیں (یعنی زمانے پر اعتبار کر بیٹھے ہیں۔)

۱۰۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر

(۱۰۷۵۴)......(۱) فی ن : (عبدالحمید) (☆)......فی الأصل الناس

(۱۰۷۵۵)......(۱) فی ن : (ابن یوسف) (۱۰۷۵۶)......(۱) فی ن : (المبنی)

سنائے محمد بن حسن نے اپنے کلام میں سے جن کا مطلب کچھ اس طرح ہے آپ نے اپنے گھر کو انتہائی سعی و جہد کے ساتھ تراشا ہے اور مزین اور آراستہ کیا ہے جیسے کہ تیرے علاوہ دوسرا کوئی بھی تیرے گھر کا مالک نہیں بنے گا (گویا تو ہی ہمیشہ ہمیشہ اس کا مالک بنا رہے گا) حالانکہ انسان تو محض اسی جملے کا رہین ہے کہ عنقریب یہ کروں گا، اور کاش کہ میں ایسا کر لیتا ویسا کر لیتا۔ الغرض خلاصہ بات صرف اتنی ہے کہ وہ سوف اور لیت (جلدی یہ یہ کرلوں گا۔ کاش کہ ایسا ہو جاتا) میں ہی گھرا رہتا ہے۔ وہ شخص کہ ایام اس کے ساتھ گردش کرنے والے ہوں گویا کہ وہ موت کے ساتھ اتر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو نیکی دے جو میرے بعد اس کے انتظام کو سنبھالے اور اور شام اس طرح کرے کہ موت کے لئے جلدی تیاری کرنے والا ہو۔

۱۰۷۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن عون سے وہ کہتے ہیں کہ مسعر بن کدام سے وہ شعر کہتے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔

جس شخص نے اپنے گھر کو مضبوط سے مضبوط تر اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ اس میں سکونت کرے اس نے قبروں میں جا کر سکونت کر لی اور اپنی حویلی میں سکونت نہ کر سکا۔

۱۰۷۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ جرجانی سے وہ اپنے وعظ میں یہ شعر پڑھتے تھے۔ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ ہر کوئی عنقریب مر جائے گا اور گھر تو ویران ہونے کے لئے ہی تعمیر کئے جاتے ہیں۔ اس ذات کے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ وہی ہمیشہ رہنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔

۱۰۷۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی بدل بن محبر نے ان کو ہشام بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے اور ہم اس کی جناد میں تھے اللہ رحم فرمائے سابق بربری کو اس حیثیت سے جیسے اس نے یہ فرمایا ہے۔ صبح کو جنم لینے والے نومولود بچے موت کے لئے سخاوت کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں جیسے گھر اور مکان زمانے کے خراب اور ویران کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

لوگوں نے کیچڑ کو اونچا کر دیا

۱۰۷۶۱:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو علی بن جعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواسحاق شیبانی نے عباد بن راشد سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت حسن (بصری) کے ساتھ باہر نکلے انہوں نے ایک پرشکوہ عمارت پر نظر ڈالی اور فرمایا اے سبحان اللہ ان لوگوں نے کیچڑ وگارے کو اونچا کر دیا ہے اور دین کو نیچے کر دیا ہے خچروں پر سوار ہو گئے ہیں اور باغ حاصل کر لیے ہیں اور کسانوں کے ساتھ مشابہت اختیار کر لی ہیں پس چھوڑ دیئے ان کو (ان کے حال پر) عنقریب جان لیں گے (یعنی ان کو خود ہی پتہ چل جائے گا۔)

محل کے بدلے ایک روٹی

۱۰۷۶۲:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ قرشی نے ان کو مغیرہ بن عبداللہ عتکی نے ان کو ابو ہاشم صاحب زعفرانی نے ان کو حسن نے کہ وہ قصر اوس سے گذرے تو پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے لوگوں نے کہا کہ قصر اوس ہے۔ اوس یہ پسند کرے گا آخرت میں کہ اس کو اس محل کے بدلے میں ایک روٹی مل جائے۔

۱۰۷۶۳:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد نے میں گمان کرتا ہوں بن حسین ان کو عبداللہ بن محمد تیمی نے ان کو

(۱۰۷۶۰).....في ن : (سخاء لها)

محمد بن کثیر نے ان کوان کے شیخ نے کہ حضرت غزوان کی ایک جھونپڑی ہوا کرتی تھی جب وہ سفر کو جاتے تھے تو اس کو گرادیتے تھے اور جب واپس آتے تھے اس کو دوبارہ بنالیتے تھے۔

ایک سو کانے آدمی

۱۰۷۶۴:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن محمد فروی نے ان کو عبداللہ بن عمر عمری نے ان کو محمد بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے اختلاف کیا زمین کے بارے میں جو دونوں کے درمیان مشترکہ تھی۔لہٰذا زمین نے کہا کہ تم دونوں اپنی اپنی جگہ قائم رہو تحقیق تم دونوں سے پہلے ایک سو کانے آدمی میرے مالک بن چکے ہیں تندرستوں کے علاوہ۔

تعمیرات اور آخرت کا خوف

۱۰۷۶۵:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن داؤد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی ایک درہم بھی کسی بنیاد اور عمارت میں خرچ نہیں کیا۔

۱۰۷۶۶:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ادریس نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حجاج نے یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے مالک بن یخامر سکسکی سے یہ کہ کچھ لوگ اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے آئے اور کہنے لگے جناب آپ کا مکان شہر میں اچھی جگہ پر واقع ہے اگر آپ اس کو توڑ کر دوبارہ اچھا بنالیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔انہوں نے فرمایا میاں ہم لوگ مسافر ہیں دوپہر کی نیند اور قیلولہ کرنے لگے ہیں اور اسی لئے یہاں اترے ہیں جب ذرا دن ٹھنڈا ہو اور ہوا چلی ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے میں یہاں کوئی چیز نہیں بنواؤں گا بلکہ یہاں سے ایسے ہی کوچ کر جاؤں گا۔

۱۰۷۶۷:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن اصفہانی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو رمان مرادی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس سے کہا گیا کہ آپ کا گھر تو بوسیدہ ہو چکا ہے وہ فرمانے لگے کہ ہماری بھی شام ہو چکی ہے۔

۱۰۷۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو وہب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابومطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا تو ان کو اس کا حسن اور خوبصورتی پسند آئی تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمانے لگے اللہ کی قسم اگر موت نہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ خوش ہو جاتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ قبر کی تنگی کے وقت ہمارا کوئی مددگار نہ ہوگا تو دنیا کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر پھر وہ رو پڑے اور انتہائی شدید روئے یہاں تک کہ ان کی چیخیں نکل گئیں۔

۱۰۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ابن زیاد الھمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن ذر سے وہ کہتے تھے کہ ایک نوجوان شخص محلے میں سے ایک حویلی کا وارث بنا اپنے باپ دادا سے اس نے اس کو توڑا پھر گھر بنالیا اور اس کو مضبوط تر بنایا وہ آباؤ اجداد ان کو خواب میں نظر آئے اور اس سے آکر کہنے لگے۔شعر جن کا مفہوم کچھ یوں ہے۔اگر تو زندگی کا طمع رکھتا ہے تو تو اپنی اس حویلی کے سابقہ مالکان کو اور اس کے رہائشیوں کو دیکھ کہ وہ مرچکے ہیں۔اگر تو بزرگوں اور بڑوں کے ذکروں کو محسوس کرے تو دیکھ کہ اس کے رہنے والے اُس کو ویران کر گئے ہیں اور یہی شہر وہ چھوڑ گئے ہیں کہ

(۱۰۷۶۷)......(۱) فی ن : (ریان)

مر گئے۔ کہتے ہیں کہ اس نوجوان نے صبح کی تو اس نے نصیحت قبول کر لی اور بہت سارے غلط کاموں سے اور ارادوں سے باز آ گیا اور اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۰۷۷۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابوضمرہ انس بن عیاض لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن اسلم سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ میں نے دیکھا صبح کو لکڑ بگڑ کو اپنے بچوں کے ساتھ عمالقہ کے ایک آدمی کے سامنے زمین میں اپنی جگہ بنا رہی تھی۔

سر پر عوج کا قتل

۱۰۷۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو نوف نے وہ کہتے ہیں کہ سر پر عوج نامی شخص جس کو موسیٰ علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا۔ اس کی چارپائی کی لمبائی آٹھ سو ہاتھ تھی اور ان کی چوڑائی چار سو ہاتھ تھی۔ اور موسیٰ علیہ السلام دس ہاتھ لمبے تھے اور ان کا عصا اور لاٹھی دس ہاتھ لمبی تھی۔ اور ان کا اچھلنا اور چھلانگ لگانا بھی دس ہاتھ ہوتی تھی۔ جب وہ چھلانگ لگاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو مارا تو ان کا ڈنڈا عوج (کافر) کے ٹخنے تک پہنچا تھا لہٰذا وہ نیل مصر میں گر گیا اور لوگوں نے ایک سال تک اس کو پل بنا دیا تھا لوگ اس کی پشت پر اور پسلیوں پر گذرتے رہے۔

تعمیرات کی اباحت اور جواز

۱۰۷۷۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو عبداللہ بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن سیرین نے ایک گھر بنایا اور اس کو آراستہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات محمد سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کسی آدمی پر کوئی گناہ یہ کہ وہ گھر بنائے اور اس کا جمال اور خوبصورتی تیار کرے اور یہ اباحت اور جواز کے درجے میں ہے۔

۱۰۷۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق صیدلانی نے ان کو احمد بن سہل بن بحر نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن قائد نے ان کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمارت بنائے بطور ظلم اور ناحق کے نہ ہو اور نہ ہی کسی پر تعدی کرے اس کا اجر اس پر جاری رہے گا جب تک اس سے کوئی فائدہ اٹھاتا رہے گا اللہ کی مخلوق میں سے امام احمد نے فرمایا اگر یہ روایت صحیح ہو تو احتمال رکھتی ہے کہ بنیاد اور عمارت سے مراد دربار اور سرائے وغیرہ مراد ہو۔ اور اس میں بھی اس قدر تعمیر مراد ہوگی جس کی تعمیر انتہائی ضروری ہو جو اس کو گرمی سردی سے بچائے وہ تعمیر مراد نہیں ہے جس کا مقصد محض زینت اور خوبصورتی ہو فقط۔ واللہ اعلم۔

فصل:..... ترک دنیا

۱۰۷۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن الدنیا نے ان کو ابومسلم حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ جبلانی نے وہ فرماتے ہیں کہ دنیا سے بے رغبتی اور تارک الدنیا ہونا اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لینا اور ان کے استعمال سے رک جانے کا نام نہیں ہے اور نہ ہی مال کو ضائع کر دینے کا نام ہے۔ بلکہ دنیا میں زاہد ہونا اور تارک دنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے قبضے میں اور ہاتھ میں ہے اس پر اس سے زیادہ وثوق اور یقین آپ کو ہو جائے جو تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور تیرے قبضے میں ہے۔ اور یہ کہ مصیبت کے وقت تیرا حال اور بغیر مصیبت اور خوشی کے وقت تیرا حال برابر ہو۔ اور حق کے معاملے میں تیری

تعریف کرنے والا اور تیری برائی کرنے والا تیرے نزدیک برابر ہوں۔ (یعنی حق کے معاملے میں تعریف کرنے والے کی تعریف سے اور برائی کرنے والے کی برائی سے آپ بے پرواہ ہوجائیں۔)

۱۰۷۷۵:......اس کو روایت کیا ہے عمر بن واقد نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ابوادریس سے اس نے ابودر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے امام زہری سے پوچھا کہ زہد کیا ہے؟''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتیبہ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ امام زہری سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ شخص ہے جس کے صبر پر حرام کام غالب نہ آجائے اور جس کے شکر کو حلال چیزوں کا استعمال نہ روکے۔

ابوسعید نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے صبر کرنا اور رک جانا اور حلال پر شکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف واقرار کرنا، اور نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنا۔

زہد کی قسمیں

۱۰۷۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابن الحسین نے ان کو مسکین بن عبید صوفی نے ان کو متوکل بن حسین عابد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا کہ زہد کی تین اقسام ہیں۔

(۱)......وہ زہد جو فرض ہے۔

(۲)......وہ زہد جو فضیلت ہے۔

(۳)......وہ زہد جو سلامتی ہے۔

زہد فرض حرام چیزوں میں زہد اختیار کرنا ہے۔ زہد فضیلت یا زاہد زہد وہ حلال اشیاء میں بے رغبتی کا نام ہے اور زہد سلامتی مشتبہ چیزوں کو ترک کردینے کا نام ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کیا ہے؟

۱۰۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ فرماتے تھے کہ یہ بات سچے زہد میں سے ہے کہ دنیا جب تیری طرف آئے تو آپ کو یہ خوف پیدا ہوجائے کہ کہیں یہ آپ کی آخرت کی نعمتوں کے بدلے اور عوض میں تو نہیں (کہ یہ لے کر آپ آخرت کی نعمت سے محروم کردیئے جائیں) اور جب جب آتی ہوئی پیچھے ہوجائے تو آپ کو یہ خوف لاحق ہوجائے کہ کہیں یہ محرومی تو نہیں ہور ہی اللہ کی نعمت سے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا عطاء کردے بغیر طمع ولالچ کے اور بغیر نفس کی شدید طلب کے تو اس کو اللہ سے بطور عبادت سمجھنے کے لے لے اور اگر اللہ آپ کو وہ چیز نہ دے تو اس کے برخلاف میں اضافہ نہ ہوگا۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اللہ کی رضا کو اور آخرت والے گھر کو ترجیح دیجئے۔ تو اللہ کے ذکر کی حلاوت اور مٹھاس آپ کے دل کی گہرائی میں پیدا ہوگی۔ اور فرمایا کہ حرام میں زہد و بے رغبتی کرنا فرض ہے اور مباح چیزوں زہد و بے رغبتی کرنا فضیلت ہے (اور مستحب ہے) اور حلال میں زہد

و بے رغبتی کرنا قربت ہے۔

۱۰۷۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن یوسف ہسنجانی نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے ان سے پوچھا گیا تھا کہ زہد من الدنیا۔ دنیا سے بے رغبتی کیا چیز ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ طیب اور حلال طریقے سے کمانا۔ اور امید و آرزو کو مختصر کرنا۔ (خواہش نفس کو چھوٹا کرنا۔)

۱۰۷۸۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ قرأت اور تلاوت قرآن درست نہیں ہوسکتی یا اصلاح نہیں کرسکتی مگر زہد اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ۔ اور زندہ لوگوں پر رشک کیجئے محض ان چیزوں کے ساتھ جن پر آپ اموات پر مرنے والوں پر رشک کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے ساتھ محبت کیجئے ان کے اعمال کے مطابق اور اطاعت رب کے وقت ذلیل و عاجز ہو جائیے اور معصیت و گناہ کے وقت اس کی مخالفت و نافرمانی کیجئے۔

۱۰۷۸۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابوالسری نے ان کو ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے ابوعلی اسماعیل غافقی نے کہ اس نے سنا عامر بن عبداللہ تحصبی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوامیہ فرماتے تھے۔ بے شک لوگوں میں سے زاہد ترین شخص وہ ہے جو دنیا سے اس میں حلال اور طیب کمائی کے سوا پسند نہ کرے اور راضی ہو اگرچہ ظاہر نظر میں وہ حریص ہی کیوں نہ ہو۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ رغبت کرنے والا وہ شخص ہے جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس میں کیا کچھ کمایا ہے حلال کمایا یا حرام۔ اگرچہ ظاہراً وہ دنیا سے بہت اعراض کرنے والا ہو۔ اور دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ سخی ہو اور سب سے زیادہ درست وہ شخص ہے جو اللہ کے حقوق کو ٹھیک اور درست طریقے پر ادا کرے اگرچہ لوگ اس کو بخیل ہی کیوں نہ کہیں اس کے ماسوا میں۔ اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین شخص وہ ہے جو اللہ کے حقوق کو ادا کرنے میں بخل سے کام لے اگرچہ لوگوں کو اس کے ماسوا میں بڑا سخی کبھی نہ سمجھتے ہوں۔ عامر بن عبداللہ سے مروی تحریر میں اسی طرح ہے...... میں اس کو خیال کرتا ہوں عبداللہ بن عامر۔

۱۰۷۸۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد نے میں گمان کرتا ہوں ابن الحسین ان کو خالد بن یزید طیب نے ان کو مسلمہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن عقبہ نے کہا اور یحییٰ نے کہا کہ میں اپنے نفس کے بارے کیسے غافل رہ سکتا ہوں حالانکہ موت کا فرشتہ مجھ سے غافل نہیں ہے اور فرمایا کہ میں لمبی امید پر کیسے بھروسہ کرسکتا ہوں حالانکہ اجل میری تلاش میں ہے۔

بدنصیبی کی علامتیں

۱۰۷۸۳:...... فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن یزید آدمی نے ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عمران بن مسلم نے ان کو محمد بن واسع نے انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں شقاوت و بدنصیبی کی علامت ہیں لمبی لمبی امید باندھنا۔ دل کی قساوت و سختی اور آنکھوں کا خشک ہونا (خوف الٰہی سے نہ رونا) اور بخیلی۔

۱۰۷۸۴:...... کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر نے ہمیں خبر دی طیب بن اسماعیل نے اور وہ اللہ کے بہترین بندوں میں سے تھے ان کو خبر دی فضیل بن عیاض نے انہوں نے فرمایا: بے شک بدبختی ہے لمبی امیدیں رکھنا اور بے شک سعادت مندی ہے امید و آرزو کو مختصر کرنا۔

ترکِ دنیا سے متعلق نصیحتیں

١٠٧٨٥:..... فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو ابو محمد سمسار نے ان کو مسیّب بن واضح نے محمد بن ولید سے اس نے حسن سے انہوں نے فرمایا جب بھی کسی بندے نے طویل آرزو اور امید قائم کی اس نے عمل کو بدتر کر دیا۔

١٠٧٨٦:..... وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری نے فرمایا جب آپ کو یہ بات خوش لگے کہ آپ اپنے مرنے کے بعد دنیا کو دیکھیں تو اس کی طرف آپ دیکھئے دوسروں کی موت کے بعد۔

١٠٧٨٧:..... فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو محمد نے میرا خیال ہے کہ ابن عثمان نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عامر بن سیاف نے ان کو عبداللہ بن رزین عقیلی نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے تھے اپنے وعظ کے اندر۔ ایک دوسرے سے جلدی کرو اللہ کے بندو ایک دوسرے سے جلدی کرو تمہاری حقیقت صرف چند سانس ہیں اگر وہ رک گئے تو تمہارے وہ اعمال ختم ہو جائیں گے اور منقطع ہو جائیں گے جن کے ذریعے اللہ کے قریب ہونا چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے اس کو خوش رکھے جو اپنے آپ پر ترس کھاتا ہے اور اپنے گناہوں پر روتا ہے پھر وہ یہ آیت پڑھتے تھے انما نعد لھم عدا۔ یعنی بات ہے کہ ہم ان لوگوں کے لئے خوب شمار کریں گے۔ پھر وہ رو پڑتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخری گنتی تیری سانس کا نکل جانا ہے آخری شمار تیرا اپنے گھر والوں کو داغ فراق دینا ہے اور آخری گنتی تیری قبر میں تیرا دخول ہے۔

١٠٧٨٨:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو اسحاق بن منصور سلولی نے ان کو اسباط بن نصر نے سدی سے کہ یہ آیت۔

الذی خلق الموت و الحیات لیبلوکم ایکم احسن عملاً

یعنی اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا موت اور حیات کو اس لئے تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے احسن عمل والا ہے۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ کون تم میں سے موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور کون اس کے لئے بہتر تیاری کرتا ہے اور کون اس سے زیادہ شدید خوف اور ڈر رکھتا ہے۔

١٠٧٨٩:..... اور ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابوعقیل زید بن عقیل تنے ان کو محمد بن ثابت عبدی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ خلید عصری نے کہا۔ ہم میں سے ہر شخص موت پر یقین رکھتا ہے۔ مگر اس کے لئے ہم نے اس کو تیاری کرتا نہیں دیکھا۔ اور ہم میں سے ہر شخص جنت پر یقین رکھتا ہے مگر ہم نے اس کے لئے عمل کرتے نہیں دیکھا۔ اور ہم میں سے ہر شخص جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے مگر ہم نے اس سے ڈرتے نہیں دیکھا۔ لہٰذا تم کس بنیاد پر اور کس چیز پر امید کرتے ہو اور قریب ہے کہ تم موت کا انتظار کر رہے ہو وہ پہلی چیز ہے تمہارے او پر وارد ہونے والی اللہ کی طرف سے خیر کے ساتھ ہو یا شر کے ساتھ۔ اے میرے بھائیو چلو تم اپنے رب کی طرف چلنا خوبصورت طریقے کے ساتھ۔

دنیا سے قطع تعلق کے متعلق اشعار

١٠٧٩٠:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عرب کے تین اشعار کے ساتھ تمثیل دی جاتی تھی۔

(١٠٧٨٩)..... (١) فی ن : (ماترجون)

لیس من مات فاستراح بمیت . انما المیت میت الاحیاء.

حقیقت میں مردہ وہ نہیں ہے جو مر کر جان چھڑا جائے بلکہ مردہ تو وہ ہے جیتے جی مردار ہو۔

۱۰۷۹۱:..... کہتے ہیں کہ وہ یہ بھی کہتے تھے۔

وما الدنیا بباقیة لحی . ولا حی علی الدنیاباق.

دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہے گی اور نہ ہی کوئی زندہ دنیا کے (نقشہ) پر زندہ رہے گا۔

۱۰۷۹۲:..... کہتے ہیں کہ وہ یہ بھی فرماتے تھے۔

یسرا لفتی ماکان قدم من تقی اذاعلم الداء الذی هو قاتله.

جب کوئی شخص اپنی جان لیوا بیماری کو جان لیتا ہے تو بچنے کی جو بھی صورت آجائے اس سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید محمد بن موسیٰ بن قاسم ادیب نے ان کو محمد بن دینار نے ان کو بکر بن دلویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص دنیا کو اختیار اور مرضی سے نہ چھوڑے دنیا اس کو مجبور کر کے چھوڑ دیتی ہے۔ جس کی لعنت اس کی زندگی میں اس سے زائل نہ ہو وہ اپنی وفات کے بعد اپنی لعنت سے ہٹ جاتا ہے۔

۱۰۷۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے بعض شیوخ نے کہا تھا آپ اللہ تعالیٰ کے سچ مچ اور برحق بندے نہیں بن سکتے جب تک آپ اس چیز کو جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اس سے چوری چوری کرتے رہیں گے۔

۱۰۷۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو سعید بن محمد ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن غزوان سے وہ ذکر کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ان اشعار سے تمثیل پکڑتے تھے۔

ایقظان انت الیوم ام انت نائم.
وکیف یطیق النوم حیران هائم
فلو کنت یقظان الغداة لحرقت
مدمع عینیک الدموع السواجم
بل اصبحت فی النوم الطویل وقد
دنت الیک امور مفظعات عظائم
نهارک یا مغرور سهو وغفلة
ولیلک نوم والردی لک لازم
یغرک ما یغنی وتشغل بالمنی
کما غر باللذات فی النوم حالم
ویشغل فیما سوف یکرہ غبه
کذالک فی الدنیا تعیش البهائم .

آج کیا آپ بیداری میں ہیں یا آپ خواب غفلت میں ہیں حیران پریشان شدید پیاسا انسان کیسے سو سکتا ہے؟ اگر آپ صبح کے وقت

بیداری میں ہوتے تو سیاہ آنسو (یا آنکھوں کی سیاہ پتلیوں کے آنسو) تیری آنکھوں کی چھپروں کو جلا دیتے۔ بلکہ آپ طویل نیند میں پڑے ہیں حالانکہ انتہائی ڈراؤنے اور بڑے بڑے خطرناک امور تیرے قریب آ چکے ہیں۔ اے فریب خوردہ اور دھوکہ خوردہ انسان تیرا دن بھول اور غفلت میں گذرتا ہے اور تیری رات نیند میں گذرتی ہے (ایسی صورت میں) ہلاکت وتباہی تیرے لئے لازم ہے۔ غیر ضروری امور نے تجھے دھوکے میں واقع کر رکھا ہے اور تو امیدوں اور آرزوں میں مصروف ومگن ہے جیسے حالت نیند میں خواب دیکھنے والا لذات کے ساتھ دھوکہ کھاتا ہے۔ اور سبز باغوں اور سنہرے خوابوں میں مشغول رہتا ہے۔

۔دنیا میں چوپائے جانور بھی تو اسی طرح زندگی گذارتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سلف اور خلف کے اقوال (اللہ ان سے راضی ہو) زہد کی فضیلت اور تشریح کے بارے میں کثیر ہیں۔ یہ کتاب ان کے تذکرے کی متحمل نہیں ہے ہم نے اسی پر اکتفاء کیا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب تصنیف کی ہے جو شخص ان کی معرفت کا ارادہ کرے گا انشاء اللہ اس کی طرف رجوع کرے گا۔

ایمان کا بہترواں شعبہ

یہ باب ہے غیرت کا

غیرت اور بے غیرتی، بے حیائی اور دیوث وغیرہ کے بارے اسلامی وشرعی نقطہ نظر کیا ہے؟

۱۰۷۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محجوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ نے ان کو خبر دی ابوسلمہ نے اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''بے شک اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور یہ کہ مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت (بایں وجہ) ہوتی ہے کہ مؤمن ہر اس کام کا ارتکاب کرے جو اللہ نے اس پر حرام کر رکھا ہے۔''

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابونعیم سے۔اس نے شیبان سے اور ایک دوسرے طریق سے یحییٰ سے بھی نقل کیا ہے۔

۱۰۷۹۷:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے۔ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی منافقت کا حصہ ہے اور بے غیرت دیوث (دلہ) ہوتا ہے۔''

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی کہ تابعی نے بیچ سے صحابی کا واسطہ چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت فرمادی ہے۔

۱۰۷۹۸:.....اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے اپنے والد مرحوم سے، اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ:

الغیرة من الایمان

غیرت ایمان میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''مذاء'' یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کا باہم اختلاط ہو۔یعنی غیر مرد اور غیر عورتیں (غیر محرم مرد وعورتیں باہم جمع ہوں) پھر ان کو تخلیہ اور علیحدگی دے دی جائے کہ ان کا بعض بعض کے ساتھ دل لگیاں کرے۔(یا اظہار انس ومحبت کرے یا بوس وکنار کرے جیسے اس دور میں مغربی اور یہودی تہذیب کے خوگر لوگوں میں رواج ہے)۔

(واضح رہے کہ مذی کو منافقت فرمایا گیا ہے) اور مذاء (مذی کرانے والا) کو دیوث اور بے غیرت بتایا گیا ہے۔دراصل یہ لفظ المذی کے محاورے سے ماخوذ ہے۔

اور یہ کہا گیا ہے کہ المذی هو ارسال الرجال مع النساء کہ مذی کہتے ہیں مردوں کو عورتوں کے ساتھ چھوڑنے کو اور یہ لفظ مذی اس عربی محاورے سے لیا گیا ہے کہ ایک عرب کہتا ہے:

مذیت الفرس کہ میں نے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اذا ارسلتها ترعٰی۔جب اس کو چراگاہ میں اس طرح چھوڑ دیں کہ وہ آزادی کے ساتھ گھوم پھر کر خوب چر سکے۔(گویا کہ مردوں عورتوں) کو بھی ایسے آزاد چھوڑ دینا کہ ایک دوسرے کے ساتھ وہ آزاد ہوں۔ایک دوسرے کے وجود اور جسم سے قولی طور پر ہو یا فعلی طور پر لطف اندوز ہوں۔یہ انداز اسلام میں اور شریعت محمدی میں ناجائز اور حرام ہے۔اور یہی اس دور میں آزادی، آزاد اقوام، آزاد خیالی، روشن خیالی، وسعت نظری جیسے پرفریب الفاظ سے تعبیر کی جاتی ہے۔دراصل یہ یہودیت زدہ ذہن کی اختراع

ہے۔ العیاذ باللہ العظیم۔

حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا. الخ (سورۃ نور، پارہ ۱۸)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے اہل ایمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نظریں (شرم وحیا کے ساتھ) نیچی رکھیں

اور اپنی عزتوں (شرمگاہوں) کی حفاظت کیا کریں اور اپنے حسن وخوبصورتی کو ظاہر نہ کیا کریں۔

سوائے ان اعضاء کے جو ان میں (قدرتی طور پر) ظاہر ہیں۔ (مثلاً چہرہ، ہاتھ، پیر)۔

پوری لمبی آیت پڑھنی چاہئے جو اس کی تفصیل ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً الخ (سورۃ تحریم، پارہ ۲۸)

اے اہل ایمان، اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے۔

اس مجموعے میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ مرد اپنی بیوی کی حفاظت کرے اور اپنی بیٹی کی بھی غیر مردوں کے ساتھ میل جول سے اور اختلاط سے اور ان کے ساتھ بے تکلف ہو کر باتیں کرنے سے اور ان کے ساتھ خلوت اور علیحدگی میں رہنے سے۔

تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے

۱۰۷۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد عمری نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اپنے والدین کا نافرمان اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورت اور دیوث آدمی (یعنی اپنی بیوی دوسرے مردوں کو پیش کرنے والا)۔

۱۰۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیشاپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن موسیٰ بن اعین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰ بن اعین کی کتاب دیکھی، اس نے راویت کی عمرو بن حارث سے، اس نے سعید سے یعنی ابن ابوھلال سے اس نے امیہ سے یعنی ابن ھند سے، اس نے عمرو بن حارثہ سے اس نے عروہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے اس کے دادا عمار بن یاسر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے ہمیشہ کے لئے مردوں میں سے دیوث آدمی، عورتوں میں مردوں کی مشابہت بنانے والی اور دائمی اور عادی شرابی۔ لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہر حال دائمی اور عادی شرابی تو ہم نے پہچان لیا ہے۔ ہم جانتے ہیں ان کو مگر مردوں میں سے دیوث کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس گھر میں کون داخل ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ عورتوں سے رجلہ کون ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہے۔

بے شرم آدمی کی عبادت مقبول نہیں

۱۰۸۰۱:......میں نے تاریخ بخاری میں پڑھا، عبدالرحمٰن بن شیبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابوفدیک نے ان کو

(۱۰۷۹۹)......أخرجه النسائی فی الزکاة (۶۹) من طریق یزید بن زریع. به.

(☆)......فی الأصل وبدنه.

حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن یعقوب نے ان کو ابوزین باھلی نے ان کو خبر دی مالک بن یخام نے ، اس نے اس کو خبر دی ہے ۔ ان کو خبر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں ۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے غیرت اور بے شرم آدمی کی کوئی فرضی عبادت یا نفلی عبادت قبول نہیں کریں گے ۔ ہم لوگوں نے پوچھا کہ وہ یعنی صقور آدمی کون ہوتا ہے یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، وہ شخص جس کے گھر میں غیرمحرم مرد آتے جاتے ہوں ۔

۱۰۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن عبداللہ ادیب نے ، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے غلام بن سلیمان نے ھشام سے ، اس نے زینب بنت ام سلمہ سے اس نے ام سلمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور گھر میں ایک مخنث موجود تھا (ہیجڑا ۔ نامرد) چنانچہ اس ہیجڑے نے ام المومنین ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابوامیہ سے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے طائف کا شہر فتح کردے تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا ۔ وہ ایسی ہے کہ آگے سے یعنی سامنے سے اس کے چار چار چنٹ اور بل پڑتے ہیں ، پیچھے سے (دُبر پر) تو آٹھ آٹھ بل پڑتے ہیں ۔ (گویا کہ یہ ہیجڑا اس عورت کے حسن کی اور اس کے سامنے اور پیچھے کے جسم کی صورت کشی کر کے بتلا رہا تھا ۔) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں سے سن لیا تو از راہ غیرت و از راہ شرم وحیاء) آپ نے فرمایا **لایدخل ھؤلاء علیکم** یہ لوگ تم لوگوں کے پاس نہ آیا کریں ۔ یعنی علیکم فرمایا علیکن نہیں فرمایا ۔ عورتوں کے پاس نہیں بلکہ مردوں کے پاس بھی ان کے داخلے کو رحمت عالم غیرت مجسم نے منع فرمادیا ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا عثمان بن ابوشیبہ سے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے دیگر طرف سے ہشام بن عروہ سے کہ امام احمد نے فرمایا کہ پھر وہ غیرت ہم نے جس کو ذکر کیا ہے یقیناً وہ محمود اور قابل تعریف ہوتی ہے ۔ جب شک کے موقع پر واقع ہو ۔ بہر حال جب کسی آدمی کا دل اس بات پر مطمئن نہ ہو ، اس بات سے کہ وہ اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کے ساتھ خلوت میں رہنے دے یا اپنے بھائی کو اپنی بہن کے ساتھ خلوت میں دیکھے ، یہ بات محمود اور پسندیدہ نہیں ہے اور اسی مفہوم میں یہ روایت وارد ہوئی ہے جو درج ذیل ہے ۔

غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو بن جابر بن عتیک نے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بے شک عزت میں سے ایک غیرت تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اور ایک وہ غیرت بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے ۔ جس غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ تو وہ غیرت ہے جو شک کے مقام پر ۔ بہر حال جس غیرت کو اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک کے محل میں ہو ۔ بہر حال غرور وتکبر جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ غرور اور تکبر اور فخر کرنا ہے جو جہاد اور قتال میں اپنی ذات اور نفس میں کرتا ہے یا صدقہ کرتے وقت بڑائی کرتا ہے اور وہ تکبر اور بڑائی جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے ۔ وہ وہ فخر اور تکبر اور اترانا ہے جو فخر اور بڑائی انسان اپنے دل میں رکھتا ہے ۔

مکارم اخلاق

۱۰۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ رازی سے ، وہ فرماتے تھے میں حضرت موسیٰ بن اسحاق قاضی کی مجلس میں حاضر ہوا ۔ ایک عورت ان کی عدالت میں اپنے شوہر کو لے آئی اور اس نے اس پر دعویٰ دائر کردیا کہ اس کے اوپر

پانچ سودینار میرا مہر واجب الادا ہے۔اس شخص نے انکار کردیا۔چنانچہ اس عورت کے وکیل نے کہا کہ میں اپنے گواہ پیش کرتا ہوں جو کہ میں لے کر آیا ہوں۔لہٰذا گواہوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں پہلے کو دیکھوں گا (یعنی اس کو دیکھے بغیر اس کے بارے میں کیسے گواہی دوں؟) اتنے میں وہ کھڑا ہوگیا اور عورت بھی کھڑی ہوگئی (یہ سنتے ہی) اس شوہر نے کہا بہرصورت یہ میری بیوی کو دیکھے گا؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں دیکھے گا۔ اتنے میں اس نے کہا کہ میں جج کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میرے ذمہ واقعی اس کے مہر کے پانچ سودینار ہیں، سب کے سب خالص سونے کے مثقال ہیں۔(لہٰذا یہ اپنے چہرے سے نقاب ہٹا کر غیر مرد کے سامنے) اپنا چہرہ نہ کھولے۔(اپنے شوہر کی یہ غیرت ملاحظہ کرتے ہی) عورت نے کہا کہ میں اس جج (قاضی) کو گواہ کرکے کہتی ہوں کہ بے شک میں نے وہ اپنے مہر کے پانچ سودینار اپنے شوہر کو بطور ہبہ کے بخش دیئے ہیں۔ قاضی نے فیصلہ لکھا کہ یہ واقعہ مکارم اخلاق (اعلیٰ ترین اخلاق کی مثال) کے طور پر لکھ دیا جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور غیرت کے اندر وہ غیرت بھی داخل ہے جو غیر دین کے لئے کہ جب انسان یہ سن لے کہ کوئی مخالف اسلام ومخالف دین، دین اسلام میں طعن کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے تو وہ بے قرار ہوجائے اور اس ناگوار بات کو برداشت نہ کرے۔

اور اسی غیرت کے باب میں ہے جہاد فی سبیل اللہ کی محافظت کرنے،مشرکین کو دفع کرنے کے لئے مسلمانوں کی غیرت سے اور اس بات کا اندیشہ کرنے کے لئے کہ وہ کہیں دار اسلام پر غالب نہ آجائیں۔لہٰذا وہ عورتوں اور اولادوں کو گالیاں دیں گے اور ہتک عزت کریں گے۔ پہلے نمبر پر جو چیز فی الجملہ اور مجموعی طور پر اس غیرت میں داخل ہے جو کہ ہر مسلم کے اندر ہونی چاہیئے وہ وہی غیرت ہے جو اس کے دین پر ہو۔حتیٰ کہ وہ اسی دینی غیرت کی وجہ سے گناہوں کے ارتکاب پر برداشت نہ کرے اور تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ان فصلوں میں سے ہر فصل پر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا کرے۔

ایمان کا تہترواں شعبہ

لغو کام سے (یعنی بے ہودہ اور بے مقصد بات اور کام) سے اعتراض کرنا

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون. و الذین هم عن اللغو معرضون

تحقیق مؤمن کامیاب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو بے کار کاموں سے اور بے کار بکواس سے گریز کرتے ہیں۔

(۲)......نیز ارشاد باری ہے:

والذین لایشهدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراماً

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغو وبے کار کاموں کے پاس گذرتے ہیں تو شریفانہ طریقہ سے گذر جاتے ہیں۔

(۳)......نیز ارشاد فرمایا:

واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه

اور وہ جب بے کار بات یا بے ہودہ بکواس سن لیتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

فرمایا کہ لغو سے مراد باطل ہے۔ جس کے ساتھ صحیح ہونے کی نسبت نہیں لگ سکتی۔ اور نہ ہی اس کے کہنے والے کے لئے اس میں کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات بجائے فائدے کے اس کے لئے وبال بن جائے۔ پھر وہ لغویات منقسم ہوتی ہیں۔

ان میں سے بعض تو وہ لغو باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی آدمی اپنے لایعنی اور بے مقصد امور میں کلام کرے جو لوگوں کے ایسے امور ہوں جن میں ان کے راز افشاء کردے اور ان کی پردہ دری اور عیب پاشی کرے اور ان کے مالوں کو ان کے حالات کو بلا ضرورت ذکر کرے۔ جس کے ذکر کرنے کی اس کو بالکل ضرورت ہی نہ ہو۔ یہ بری عادت ہے۔ جس کی طرف وہ مانوس اور مائل ہو چکا ہوتا ہے۔ جس سے وہ دور ہونا ہی نہیں چاہتا۔

(۲)......اور لغو باطل میں سے بے ہودہ بک بک کرنا ان چیزوں میں جن کا ذکر کرنا حلال نہیں ہے۔ مثلاً فاجروں اور گناہگاروں، بدکاروں کا ذکر کرنا اور گناہوں کا اور کھیل تماشوں کا ذکر کرنا۔

(۳)......اور لغو باطل میں سے ہے اپنے جاہلیت والے بڑوں اور باپ دادوں پر فخر کرنا اور بلاوجہ زبردستی ان کی تعریفیں کرنا اور ایسے معاملات کا ذکر کرنا جو بڑائی اور برتری پر مبنی ہوں۔

(۴)......اور لغو باطل میں سے ہے باطل پرستوں کا ان قصیدوں میں منہمک ہونا جو ان کے پاس ہوتے ہیں اور جیسے وہ اس چیز کو ترجیح دیتے ہیں جو ان کے پاس ہے۔ اس پر جو ان کے ماسوا دیگر لوگوں کے پاس مثلاً جھوٹے دعوے ہوتے ہیں اور بلا دلیل بڑی بڑی باتیں کرنا اور دعوے کرنا۔

(۵)......اور لغو باطل میں سے ہے ایسے اشعار پڑھنا جو جھوٹی کہانیوں اور جھوٹی ضرب الامثال کے طور پر کہے جاتے ہیں۔

(۶)......اور اسی لغو باطل میں سے ہے حساب کی مشق و تدریس، حساب کے کلیے جنہیں باطل پرستوں نے (علم الاعداد کے) نقوش کی بابت نقش مثلث، نقش مربع، نقش مخمس کے بارے میں وضع کئے ہیں جو کہ ان کے کرنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں (اور ایسے دیگر حساب و کتاب اور فالیں کھولنا اور جھوٹی سچی خبریں دینا) وغیرہ ان لایعنی اور بے کار امور میں مصروف و مشغول ہونا اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ (خلاصہ مطلب یہ ہے کہ) ہر وہ کام جو لغو ہو اس میں مشغول نہیں ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه

ایک مسلمان کے اسلام کا حسن و خوبصورتی اسی میں ہے کہ لایعنی اور بے مقصد اور بے کار کاموں، لغو کاموں کو ترک کردے۔

اسلام کی خوبی

۱۰۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابوعمرو احمد بن محمد جرشی نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ رازی نے ان کو حدیث بیان کی ابوہمام محمد بن مجیب نے ان کو عبداللہ بن عمری نے ان کو ابن شہاب نے ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے اس نے حضرت علی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه

مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر اس کام کو ترک کردے جو لایعنی اور بے کار ہو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوہمام نے عمری اور صحیح جو ہے وہ مالک سے ہے۔

۱۰۸۰۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے، ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے۔

ان کو مالک نے اور عمری نے ان کو ابن شہاب نے ان کو علی بن حسین نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
انسان کے اسلام کے حسن اور خوبصورتی میں سے ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے۔

۱۰۸۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین ملائی نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو صالح بن خباب نے ان کو حسین بن عقبہ نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک سب لوگوں میں سے زیادہ گناہگار قیامت کے دن وہ ہوگا جو باطل میں سب سے زیادہ گھستا ہوگا اور زیادہ غور وفکر کرتا ہوگا۔ اسی طرح کہا ہے سلمان سے۔

۱۰۸۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے اعمش سے ان کو صالح بن خباب نے ان کو حصین بن عقبہ فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے قیامت کے دن زیادہ زیادہ گناہوں والا وہ شخص ہوگا جو باطل میں سب سے زیادہ منہمک ہوتا ہوگا۔

لقمان حکیم کی حکمت کا راز

۱۰۸۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو شعبہ نے سیار سے وہ کہتے ہیں لقمان حکیم سے کہا گیا کہ آپ کی حکمت کا راز کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں غیر ضروری چیز کے بارے میں پوچھتا نہیں تھا اور جس کی معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اس کے معلوم کرنے سے تکلف نہیں کرتا تھا۔

مسلمان تین مقامات پر

۱۰۸۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مسلمان کو تین مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یا تو مسجد کو آباد کر رہا ہوگا یا سایہ حاصل کرنے کے لئے سر چھپانے کے لئے گھر بنا رہا ہوگا یا اپنے رب کے فضل میں سے رزق تلاش کر رہا ہوگا۔

۱۰۸۱۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو خلید بن عبداللہ عصری نے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان بس تین کام ہی کرتا نظر آتا ہے یا تو گھر بنا رہا ہوگا جو اس کا سر چھپائے یا مسجد تعمیر کر رہا ہوگا یا کوئی ایسی دنیاوی حاجت طلب کر رہا ہوگا جس کے ساتھ وہ گناہگار نہیں ہوتا۔

جامع نیکی

۱۰۸۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی صفوان بردعی نے ان کو عبداللہ بن محمد قریشی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب نیکیوں کی جامع نیکی سوچ اور فکر کے اندر ہے اور خاموشی اختیار کرنا سلامتی ہے اور باطل میں منہمک رہنا حسرت وندامت ہے اور جو شخص آخرت کو اپنے پس پشت ڈال دے اور دنیا کو پیش نظر رکھے وہ کل قیامت کے دن ویل اور ہلاکت کو پکارے گا۔

تین چیزوں سے محرومی

۱۰۸۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوطاہر محمد بن اسد بن هلال نے ان کو عبدالجبار بن یسران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا

سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے جو شخص یقین سے محروم ہوا اور جو شخص لایعنی کلام کرتا ہے وہ صدق سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو شخص اپنے اعضاء و جوارح کو غیر طاعت الٰہی میں مشغول رکھتا ہے وہ تقویٰ سے محروم کردیا جاتا ہے اور کوئی بندہ جب ان تین چیزوں سے محروم ہوجاتا ہے تو وہ ہلاک ہوجاتا ہے اور وہ اعداء کے یعنی دشمنوں کے دفتر میں درج ہوجاتا ہے۔

تین طرح کے ہمنشین

۱۰۸۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو موسیٰ جہنی نے ان کو مخراق مؤذن سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرمارہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں مصاحب اور ہمنشین تین طرح کے ہوتے ہیں۔ایک غنیمت لانے والا ہوتا ہے اور ایک ان میں سے سلامتی سے بچ رہنے والا ہوتا ہے اور تیسرا ان میں سے ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔غنیمت لانے والا تو وہ ہوتا ہے جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور اللہ اس کو یاد کرتا ہے اور سالم وہ بندہ ہوتا ہے جو اپنے نیکی بدی لکھنے والے فرشتوں کو کچھ بھی لکھنے کی زحمت میں نہیں ڈالتا۔(یعنی نیکی یا بدی کچھ بھی نہیں کرتا) اور ہلاکت میں پڑنے والا وہ ہوتا ہے جو باطل کو اخذ کرتا ہے۔اپنے نفس کو ہلاک کردیتا ہے۔

۱۰۸۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن شاذان تیمی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نحوی نے عبداللہ بن محمد بن ہانی سے ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ غانم تو وہ ہے جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور سالم وہ ہے جو ساکت و خاموش رہتا ہے اور شاجب وہ ہے جو باطل میں منہمک رہتا ہے۔

تین باتیں

۱۰۸۱۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین اصمعی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو حزم قطعی نے ان کو سلیمان بن طرخان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد معتمر نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا۔میرے اندر تین باتیں ہیں۔میں ان کو صرف اس لئے بیان کرتا ہوں تاکہ کوئی عبرت پکڑنے والا عبرت حاصل کرے۔میں ان کے باب پر نہیں آیا یعنی سلاطین کے دروازے پر تاآنکہ میں ان کے پاس بلایا گیا اور میں کبھی دو آدمیوں کے معاملے میں نہیں پڑا۔تاآنکہ انہوں نے مجھے خود اپنے بیچ میں ڈالا اور میرے پاس سے اٹھ کر جو بھی گیا میں نے اس کو خیر کے ساتھ ہی یاد کیا۔(یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہیں کی)۔

۱۰۸۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوزکریا نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ نے کہا احنف بن قیس سے کہ تیری قوم نے تجھے اپنا سرداریوں بنالیا ہے؟ حالانکہ تو ان میں کوئی وجیہہ یا اشرف بھی نہیں ہے۔اس نے جواب دیا کہ میں کسی کا معاملہ ہاتھ میں نہیں لیتا تھا یا یوں کہا کہ میں اس چیز کے بارے میں تکلف نہیں کرتا تھا جس چیز میں پڑنے کی کوئی ضرورت مجھے نہ ہوتی تھی اور میں اس معاملے کو ضائع نہیں کرتا تھا جس کی مجھے ذمہ داری دی جاتی تھی۔

غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرنا

۱۰۸۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے وہ کہتے تھے کہ میں

(۱۰۸۱۶)......(۱) فی أ: (حرم القطعی)

نے سناذ والنون مصری سے، وہ کہتے تھے کہ جو شخص صحیح اور درست روی اپناتا ہے آرام میں رہتا ہے اور جو قرب تلاش کرتا ہے وہ مقرب ہو جاتا ہے اور جو شخص نماز قائم کرتا ہے وہ برگزیدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص توکل کرتا ہے وہ یقین عطا کر دیا جاتا ہے اور جو شخص لایعنی اور غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرتا ہے وہ لازمی اور ضروری امور کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔

جنت وجہنم کی فکر

۱۰۸۱۹:..... انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے جو شخص دوسرے کے عیبوں پر نظر رکھتا ہے وہ اپنے آپ کے عیوب سے اندھا رہتا ہے اور جو شخص جنت اور جہنم کی فکر کرتا ہے وہ قیل وقال سے مشغول ومصروف رہتا ہے اور جو شخص لوگوں سے دور بھاگتا ہے وہ ان کے شرور سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شکر کرتا ہے اس کو زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔

جو شخص اللہ کو محبوب رکھتا ہو

۱۰۸۲۰:..... اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ذوالنون بن ابراہیم مصری سے سنا، وہ کہتے تھے جو شخص اللہ کو محبوب رکھتا ہے، عیش سے رہتا ہے اور جو شخص غیر اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے وہ بے عزت ہوتا ہے اور احمق آدمی صبح کرتا ہے اور شام کرتا ہے لایعنی اور نکمی شے میں اور عقلمند آدمی اپنے نفس کے خطرات کے بارے میں بہت زیادہ تفتیش کرنے والا ہوتا ہے۔

مؤمن کے لئے یہ چیزیں مناسب نہیں

۱۰۸۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابومحمد بن شوذب واسطی نے مقام واسط میں، ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سفیان نے ان کو یونس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مومن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو وہ کیسے ذلیل کرے گا؟ فرمایا کہ وہ ایسی آزمائش اور مصیبت میں تعرض کرتا ہے جس کی اس پر ذمہ داری نہیں ہوتی۔ اسی طرح مرسل روایت کے طور پر یہ روایت آتی ہے۔

۱۰۸۲۲:..... اور اس کو روایت کیا ہے معمر نے حسن سے اور قتادہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت۔

۱۰۸۲۳:..... اور اس کو حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے علی بن زید سے اس نے حسن سے اس نے جندب بن عبداللہ سے اس نے حضرت حذیفہ سے بطور مرفوع روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۸۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو حسن نے جندب بن عبداللہ سے اس نے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرے گا۔ فرمایا کہ وہ ایسی آزمائش اور امتحان سے تعرض کرے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ سعید بن سلیمان نسیطی نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے اور عمر بن موسیٰ شامی نے حماد بن سلمہ سے۔

ایمان کا چوہترواں شعبہ

جودوسخاء کا باب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے ان لوگوں کے بارے میں جو اہل ضرورت کے لئے اپنے مالوں کے ساتھ سخاوت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے اس ارشاد کے ذریعے ان کی تعریف فرماتے ہیں:

(۱)......**وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السرآء والضراء والکاظمین**

تم لوگ اپنے رب کی مغفرت وبخشش کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور وہ اہل تقویٰ کے لئے تیار کی گئی ہے جو لوگ خوشحالی میں اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں (اللہ واسطے) اور (غصے) پر قابو رکھتے ہیں۔

(۲)......نیز ارشاد فرمایا:

ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقنھم ینفقون

قرآن اہل تقویٰ کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ بغیر دیکھے رب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں دیگر آیات جو اس موضوع پر وارد ہوئی ہیں اور اسی طرح بخیلوں، کنجوسوں کی مذمت میں بھی کئی آیات ہیں۔

(۳)......چنانچہ اس بارے میں ارشاد ہے:

واعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل ویکتمون ماآتاھم اللہ من فضله

اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے جو لوگ (اللہ کے واسطے دینے سے) کنجوسی اور بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی کرنے پر آمادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مال عطا کیا ہے اس کو وہ چھپاتے ہیں۔

(۴)......اور ارشاد ہے:

فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسه

کچھ لوگ تم میں سے وہ ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور جو شخص بخیلی کرتا ہے یقیناً وہ اپنے آپ سے بخیلی کرتا ہے۔

(۵)......اور ارشاد ہے:

ان اللہ لایحب کل مختال فخور ،الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ہر شیخی باز فخر کرنے والے کو جو بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بخیلی پر آمادہ کرتے ہیں اور جو شخص پھر جائے بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور محمود ہے۔

(۶)......اور ارشاد ہے:

ومن یوق شح نفسه فاولئک ھم المفلحون.

اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی سے بچایا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

۱۰۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عباس بن فضیل نصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن

عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنی.

جس نے مال دیا اور ڈرا۔ فرمایا کہ **اعطی** سے مراد ہے **اعطی من ماله** ۔جس نے اپنے مال میں سے دیا۔ اور واتقی سے مراد ہے جو شخص اپنے رب سے ڈرا اور **و صدق بالحسنیٰ** ۔جس نے حسنیٰ کی تصدیق کی سے مراد ہے جس نے فرمانی نہ کی۔ **فسنیسره للیسری** ۔عنقریب ہم اس کو آسانی کردیں گے آسانی کے لئے۔ فرمایا کہ آسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کے لئے اور **و اما من بخل و استغنی و کذب بالحسنی**. بہر حال جس نے بخیلی کی اور بے پرواہ بن گیا اور جس نے جنت کی تکذیب کی۔

فرمایا: اس سے مراد ہے کہ اس نے اپنے مال کے ذریعے بخیلی کی اور رب سے بے پرواہی کی اور اللہ سے خلف کی۔ تکذیب کی۔ **فسنیسره للعسریٰ**۔ ہم اس کے لئے عسریٰ کو آسان کریں گے کا مطلب ہے کہ شر کے لئے۔ اللہ کی طرف سے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمیع وہ جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ سخاوت عمدہ اخلاق میں سے (مکارم اخلاق میں سے) اور بخیلی گھٹیا اور رذیل ترین عادات میں سے ہے۔ اور (یہ بھی معلوم ہوا کہ) سخی وہ نہیں ہے جو بے موقع و بے محل دے دے اور نہ دینے کی جگہ پر بھی دے اور نہ ہی بخیل وہ شخص ہے جو منع کرنے کی جگہ پر دینے سے انکار کرے۔ بلکہ سخی وہ شخص ہوتا ہے جو دینے کے موقع ومقام پر دے اور بخیل وہ ہوتا ہے جو دینے کی جگہ اور دینے کے موقع و محل پر نہ دے اور ہر وہ شخص جو اپنی عطا سے اجر و ثواب یا حمد و تعریف حاصل کرے وہ سخی ہے اور جو شخص اپنے بخل کی وجہ سے برائی اور سزا کا مستحق ہے وہ بخیل ہے۔ نیز اس میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

خرچ کرنے والے اور منافق کی مثال

۱۰۸۲۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خرچ کرنے والے کی اور منافق کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس پر دو جبے ہوں یا یوں فرمایا تھا کہ جس پر لوہے کی ڈھالیں ہوں یا زرہ پوش ہو جو ہنسلیوں سمیت پورے سینے کو ڈھکے ہوئے ہوں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کامل ہو جاتی ہے بلکہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے کپڑے چھوٹے پڑنے لگتے ہیں اور اس کے پیچھے ہوتے ہیں اور جب بخیل آدمی خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کی ذرہ اوپر کو سکڑ جاتی ہے اور اس کی ہر ہر کڑی اپنی جگہ پر رک جاتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی گردن کو یا ہنسلیوں کو دبوچ لیتی ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ اور تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ اس کو اور کشادہ کرنا چاہتا ہے تو اور تنگ ہو جاتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو الناقد سے اس نے ابو سفیان سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث طاؤس سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

اہل سخاوت کے لئے فرشتوں کی دعا

۱۰۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو عباس

(۱۰۸۲۷)......أخرجه البخاری فی الزكاة (۲۷) عن إسماعيل بن أبی أويس عن أخيه أبی بكر. ومسلم فی الزكاة (۱۸) عن القاسم بن زكريا عن خالد بن مخلد كلاهما عن سليمان بن بلال. به.

بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن ہلال نے ان کو معاویہ بن ابی مزرد نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دن جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کے پیچھے مزید عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ خرچ نہ کرنے والے کا مال تلف فرما۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قاسم بن زکریا سے اس نے خالد سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اسماعیل سے اس نے بھائی سے اس نے سلیمان سے۔

دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں

۱۰۸۲۸:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے سہیل سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو صفوان بن یزید نے ان کو قعقاع بن جلاج نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے پیٹ میں اور اسی طرح دو چیزیں ایک بندے کے دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ ایمان اور بخل۔

اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتے کسی بندے کے دل میں ہمیشہ کے لئے بخیلی اور ایمان اور فرمایا کہ مروی ہے ابن الجلاج سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن الھاد نے اور وہیب نے سہیل سے اور اختلاف کیا ہے اس میں علی محمد بن عمرو نے اور سہیل نے صفوان بن سلیم بن یزید نے ابوالعلاء بن الجلاج سے۔

۱۰۸۲۹:.... اس کو روایت کیا ہے ابن ابوجعفر نے صفوان بن یزید سے اس نے ابوالعلاء بن لجلاج سے اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ سے ان کا قول۔

۱۰۸۳۰:.... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عون بن عمارہ عبدی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو مالک بن دینار نے۔ اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد اور ابراہیم بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو صداقہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں وہ مؤمن کے اندر جمع نہیں ہوسکتیں۔ بخیلی اور بداخلاقی اور روذباری کی ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ دو مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

۱۰۸۳۱:.... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابن علی نے یعنی موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے اس نے عبدالعزیز بن مروان سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا: بدترین چیز جو کسی آدمی میں ہوسکتی ہے وہ ہے حزن و ملال میں مبتلا کرنے والا بخل اور ڈر اور خوف میں مبتلا کرنے والی بزدلی۔

لیث بن سعد نے اور ابن مبارک نے اور عبداللہ بن یزید مقری نے موسیٰ بن علی بن رباح سے اس کی متابع بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شح ھالع کا مطلب ہے حزن وغم میں واقع کرنے والا بخل اور جبن ضالع کا مطلب ہے خوف میں مبتلا کرنے والی بزدلی، جس کی شدت سے دل خالی ہوجائے۔

بخل اور ظلم سے اپنے آپ کو بچاؤ

۱۰۸۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے بطور املاء کے ان کو ابوالمثنی اور محمد بن عیسیٰ بن سکین نے دونوں نے کہا کہ ان کو قعنبی نے ان کو داؤد بن قیس نے ان کو عبداللہ بن مقیم نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیظلم کرنے سے۔ بےشک قیامت کے دن ظلم ظلمات اور اندھیرے ہوں گے اور بچو بخل سے بےشک بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ (بخل یا ہوتا ہے تیزی نفس) اور نفس کی تیزی نے ان کو ایک دوسرے کے خون بہانے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے پر اکسایا تھا اور ایک دوسرے کے محارم اور عزتوں کو برباد کرنے پر برانگیختہ کیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۱۰۸۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن ابوعلی سقا اسفرائنی نے، دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو بےہودہ بکواس کرنے سے یا بےہودہ برا فعل کرنے سے۔ بےشک اللہ تعالیٰ نہ تو فاحش کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی متفحش کو (برائی کرنے والے اور بےحیائی کرنے والے کو)۔

اور بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بےشک وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن تاریکی ہوگی اور بچاؤ تم اپنے آپ کو نفس کی تیزی سے اور بخل سے۔ بےشک اس نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے قطع رحمی کر لی تھی اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا حرمت ریزیاں کرنے پر۔ لہٰذا انہوں نے حرمت ریزیاں کی تھیں اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا خون بہانے پر۔ لہٰذا انہوں نے ایک دوسرے کے خون بہانے شروع کر دیئے تھے۔

۱۰۸۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن حارث سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوکثیر زبیری سے، اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے۔ بےشک ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بدگوئی سے اور برائی سے۔ بےشک اللہ تعالیٰ برائی اور بدگوئی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی گالی گلوچ اور بدکرداری کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل سے اور نفس کی تیزی سے۔ اسی چیز نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اسی چیز نے ان کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا، جس کی وجہ سے انہوں نے قطع رحمی کی تھی اور اس نفس کی تیزی نے ان کو بخل کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے بخل کیا تھا اور اسی تیزی نفس نے ان کو نافرمانی اور بدکاری پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا وہ نافرمان اور بدکردار بن گئے تھے۔

۱۰۸۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے انکو احمد بن ملاعب نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا تھا تو انہوں نے اس کے بارے میں یوں کہا کہ اے فلاں شخص تو خوش ہوجا جنت کے ساتھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو شاید اس نے کوئی لایعنی کلام کی ہوگی یا ایسی چیز میں بخیلی کی ہو جو چیز اس کے فائدے کی نہیں تھی۔ یہی بات محفوظ ہے۔

(۱۰۸۳۲)..... اخرجه مسلم (۱۹۹۶/۴) (۱۰۸۳۴)..... اخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۲۷۲)

(۱۰۸۳۵)..... اخرجه الترمذی فی الزهد (۱۱) من طريق عمر بن حفص بن غياث. به.

وقال الترمذی: غريب. وقال فی موضع آخر: لانعرف للأعمش سماعاً من أنس

۱۰۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوسہل مہرانی نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابی حنیفہ واسطی نے ان کو حسن بن جبلہ نے ان کو سعید بن صلت نے اعمش سے ان کو ابوسفیان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن اصحاب رسول میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا تھا۔ اس کی ماں آئی اور کہنے لگی اے میرے بیٹے تمہیں شہادت مبارک ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔آپ کو کیا معلوم شاید کہ اس نے کوئی لایعنی بات کی ہوگی یا کسی غیر ضروری چیز میں بخل کیا ہوگا۔

ایمان صبر وسخاوت ہے

۱۰۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے انکو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید بن ابوحاتم نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔اس نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کیا ہے؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر اور سخاوت۔

۱۰۸۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد الخیری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے ان کو ھشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ایمان صبر کرنا اور سخاوت کرنا ہے۔

۱۰۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یوسف ابن موسیٰ قرشی نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو عبداللہ بن ورازع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔دوصفات ایسی ہیں اللہ تعالیٰ جن کو پسند فرماتے ہیں اور دوصفات ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔جن کو پسند کرنے میں وہ ہیں سخاوت ونرمی اور جن سے نفرت کرتے ہیں وہ ہیں بداخلاقی اور بخیلی۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۴۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد صفار بن احمد عودی نے ان کو کثیر بن عبدالواحد نے ان کو حجاج بن اطاۃ نے ان کو سلیمان بن سحیم نے ان کو طلحہ بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ سخی ہے اور وہ سخاوت کو پسند کرتا ہے اور وہ اعلیٰ ترین اخلاق وعادات کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اور کمتر صفات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعظم ترین اجلال اور بزرگی میں سے ہے تین شخصوں کا اکرام کرنا۔انصاف پرور بادشاہ،سفید بالوں والا مسلمان اور حامل قرآن جو نہ تو قرآن سے الگ رہ سکے اور نہ ہی اس میں وہ غلو کرے اور حد سے تجاوز کرے۔اس اسناد میں انقطاع ہے سلیمان بن سحیم اور طلحہ کے درمیان میں۔

۱۰۸۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن شداد نے اسود بن ہلال سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا،اس نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

ومن یوق شح نفسه فاؤلئک هم المفلحون

جو شخص اپنے نفس کے بخل سے یا اپنے نفس کی تیزی سے بچالیا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(اس شخص نے کہا کہ) میں ایسا شخص ہوں کہ مجھے اس کی قدرت ہی نہیں ہے کہ میرے ہاتھ سے کوئی چیز جائے اور ہاتھ سے نکلے۔اور مجھے یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں اس آیت کی مخالفت کی زد میں نہ آ جاؤں اور اس کی گرفت میں نہ آ جاؤں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ نے فرمایا' کہ آپ نے بخل کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ بخل بری شے ہے۔ بہر حال قرآن میں رہا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا وہ ایسے نہیں ہے جیسے آپ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ تو کسی دوسرے شخص کے مال کی طرف دیکھے یا اپنے بھائی کے مال کی طرف اور اسے کھا جائے۔ یہ ہے نفس کا شح اور بخل اور تیزی۔

سخاوت ضائع نہیں جاتی

۱۰۸۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے ان کو ابن عباس نے ان کو مجمع بن جاریہ انصاری نے ان کو ان کے چچا نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ نفس کے بخل اور تیزی نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور مہمان کی ضیافت کرے اور مصیبت زدہ کو دے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والا بخل سے پاک ہے

۱۰۸۴۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے اور ابوالقاسم عبدالخالق بن علی نے بطور قراءۃ علیہ کے۔ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حماد سندھی نے ان کو اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے کی گئی سخاوت ضائع نہیں جاتی۔سخی آدمی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔وہ جب قیامت کے دن اس سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لے گا اور اس کی لغزش سے اس کو سنبھال لے گا۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ ایک اور طریق سے مروی ہے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے ابن مسعود سے بطور مرفوع اور مرسل۔ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اس کے بعد التجافی عن ذنب السخی میں۔

اس امت کا پہلا فساد

۱۰۸۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قریشی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو معافی نے ابن لہیعہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی اول پہلی کی اصلاح پذیری یقین اور زہد کی وجہ سے تھی اور اس امت کا پہلا فساد وخرابی بخل اور آرزو کی وجہ سے تھا۔

۱۰۸۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی تمار نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے اول طبقے کی اصلاح زہد اور تقویٰ کی وجہ سے تھی اور اس کے آخری طبقے کی ہلاکت بخل اور گناہوں کی بدولت ہوگی۔

۱۰۸۴۶:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ نے دوسرے مقام پر آمالی سے اور کہا ہے عمرو بن شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۱۰۸۴۶)......(۱) فی ن : (سالم)

وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں بطور مرسل روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن سلیمان نے محمد بن مسلم سے بطور موصول روایت کے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا اور میں اس کو نہیں جانتا۔ مگر محققین نے اس کو مرفوع کیا ہے اور فرمایا کہ زہد کے ساتھ اور یقین کے ساتھ اور اس کے آخر کی ہلاکت ہوئی بخل کے ساتھ اور آرزو کے ساتھ۔

سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

۱۰۸۴۷:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ بن محمد میکال نے ان کو عبداللہ بن احمد بن موسیٰ حافظ نے ان کو سہل بن عثمان نے انکو تلید بن سلیمان ابوادریس اور سعید بن مسلمہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے انکو علقمہ بن وقاص نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے، جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے اور جنت سے بھی دور ہوتا ہے جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ کو زیادہ پسند ہوتا ہے بخیل عابد سے۔ تلید اور سعید دونوں راوی ضعیف ہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے سعید بن مسلمہ سے۔

۱۰۸۴۸:......جیسے ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو علاء بن عمر حنفی نے ان کو سعید بن مسلمہ نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: سخی اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے اور لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دور ہے اور بخیل اللہ، جنت اور لوگوں سے دور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ کے ہاں محبوب ہے بخیل عابد سے۔

۱۰۸۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو زبیر بن عبدالواحد نے ان کو عبداللہ بن قحطبہ نے انکو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن مسلمہ نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل۔

۱۰۸۵۰:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی سعید بن مسلمہ نے انکو یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر محمد بن ابراہیم نے اس کی مثل اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ دونوں سندوں میں ہے کہ جاہل سخی زیادہ محبوب ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

۱۰۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن بشر خرقی صوفی نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے، جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل آدمی اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے، جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ البتہ گناہگار سخی اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے اس شخص سے جو عبادت گذار ہو مگر بخیل ہو اور کونسی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر لاعلاج ہو اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے سعید سے اس نے یحییٰ سے اس نے اعرج سے۔

۱۰۸۵۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین بن عبدالصمد موصلی نے اور محمد بن احمد بن ہارون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن عرفہ نے ان کو سعید بن محمد وراق ثقفی کوفی نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عبدالرحمٰن اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے اسی طرح اس کے ساتھ سعید بن محمد کا تفرد ہے اور وہ راوی ضعیف بھی ہے۔

۱۰۸۵۳:......اور اس کو روایت کیا ہے حمید بن زنجویہ نے محمد بن بکار سے اس نے سعید بن محمد وراق سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اس نے اپنے والد سے اس نے عائشہ سے وہ کم زیادہ کرتا ہے۔

۱۰۸۵۴:......اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے یحییٰ بن سعید سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر یہ سب کی سب غیر محفوظ ہیں۔

بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

۱۰۸۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ طابرانی نے طابران میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد عثمان واسطی نے مقام واسط میں ان کو سلیمان بن حسن بن زید عطار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین بن علی حافظ نے ان کو ابوایوب سلیمان بن حسن نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد زاہد نے بطور املاء کے اس کو سلیمان بن حسن عطار نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی زبیر بن عبدالواحد اسد آبادی نے ان کو خبر دی ابوایوب سلیمان بن حسن بصری نے اور وہ اچھے شیخ تھے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو سلیمان بن مروان نے ابراہیم بن یزید سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی سلمہ آج کل تمہارا سردار کون ہے؟ اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کون تمہارا سردار ہے؟ اے بنوسلمہ لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ہم اس کو بخیل قرار دیتے ہیں یا ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کونسی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر ہو بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔

۱۰۸۵۶:...... اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے اس کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا بشر بن براء بن معرور، عمرو بن جموح کے بدلے میں مگر پہلی زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۸۵۷:...... روایت کی گئی ہے ابن عیینہ سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے جابر سے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق صیرفی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن زیاد نے یعنی حداد بغدادی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے اس نے ذکر کیا ہے مثل حدیث ابن یعقوب کے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے واناللنجلہ ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے زہری نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا سردار کون ہے اے بنی سلمہ؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ جد بن قیس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس وجہ سے تم لوگ اس کو اپنا سردار مانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس لئے کہ وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم اس کو جانتے ہیں کہ وہ بخیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بڑی بیماری کوئی ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں ہوسکتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر کون ہمارا سردار ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا سردار ہے براء بن معرور۔

۱۰۸۵۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد احمد بن اسحٰق ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ لیکن وہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۸۵۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید کریمی نے ان کو ابوبکر بن اسود نے ان کو حدیث بیان کی حمید بن اسود نے حجاج صواف سے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اے بنوسلمہ تمہارا سردار کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جد بن قیس ہے اور ہم اس کو بخیل آدمی سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ بڑی ہے؟ وہ نہیں بلکہ تمہارا سردار خیر ابیض عمرو بن جموح ہے۔

راوی نے کہا ہے کہ وہ اسلام سے قبل ان کے مہمانوں پر مقرر تھا اور جب نکاح کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت ولیمہ دیتا تھا۔

(۱۰۸۵۵)...... أخرجه الحاكم (۳/۲۱۹) من طريق أبي سلمة. به.

وصححه ووافقه الذهبي

۱۰۸۶۰:......فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو موسیٰ بن زکریا نے ان کو خلیفہ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو حدیث بیان کی ابوزبیر نے یہ کہ جابر نے ان کو حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون سردار ہے اے بنی سلمہ؟ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۸۶۱:......اور ہم نے اس کو روایت کیا حدیث میں جو ثابت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے ابوبکر صدیق سے کہ انہوں نے فرمایا کونسی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ لاعلاج ہو؟

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن منکدر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں یہ روایت مروی ہے ابوبکر صدیق سے۔

بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۰۸۶۲:......ہمیں خبر دی قاضی ابوعمر و محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم بسطامی نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ صاحب دقیق نے مرقد سبخی سے اس نے مرہ بن شراحیل سے اس نے حضرت ابوبکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا بخیل آدمی، فریب دینے والا، خیانت کرنے والا اور نہ ہی بری عادات والا اور پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکائے گا غلام ہوں گے۔ جب وہ اس معاملے کو اچھا کریں جو ان کے اور اللہ کے مابین ہے اور ان کے آقاؤں کے مابین ہے۔

سخاوت اور حسن خلق

۱۰۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نضیر نے ان کو معمر بن سلیمان نے ان کو امیہ بن اسد نے ان کو ابوسھل واسطی نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنی ذات کے لئے بنایا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اس دین کی صلاح سخاوت میں اور حسن خلق میں ہے۔ لہٰذا اس دین کا اکرام اور عزت کرو سخاوت اور حسن خلق کے ساتھ۔

۱۰۸۶۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے جرشی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص غفاری نے آل ابوذر سے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے یعنی ابن اخی محمد بن منکدر نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ھذا الدین الخ بے شک اس دین کو میں نے اس لئے پسند فرمایا تھا (کہ میرا دین، دین الٰہی کہلائے) اس کو سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز نہیں سجا سکتی۔ لہٰذا اس دین کی تعظیم انہیں دوصفات کے ساتھ کرو جب تک تم اس کو اپنائے رکھو۔ (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) عبداللہ نامی راوی ہے وہی ابراہیم غفاری ہے۔ ایسی روایت لاتا ہے جس کی متابع کوئی روایت نہیں ملتی اور یہ روایت اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف طریق ہے۔

۱۰۸۶۵:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک شعیری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن اشرس

(۱۰۸۶۳)......(۱) فی ن: (أبو سهيل)

سلمی نے ان کو عبد الصمد بن حسان نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بے شک اس دین کو اپنی نسبت کے لئے پسند فرمایا تھا۔ اس کے لئے جو صفات جچتی ہیں وہ سخاوت اور حسن خلق ہے۔ لہٰذا تم لوگ انہیں دو صفات کے ساتھ دین کا اکرام کرو جب تک تم اس کے ساتھ وابستہ ہو (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) اس روایت کو بیان کرنے میں محمد بن اشرس اکیلا ہے اور وہ ضعیف بھی ہے کئی اعتبار سے اور ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے اور وہ ضعیف ہے مگر وہ نسبتاً بہتر ہے۔

۱۰۸۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ کہا اسحٰق نے اور حدیث بیان کی محمد بن میبّب نے ان کو عبد الرحمٰن بن عبید اللہ بن عبد الحکم بن امین نے اس کو عبد الما لک بن سلمہ بن یزید نے ان کو ابراہیم بن ابوبکر بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منکدر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس دین (دین اسلام کو) میں نے اپنی ذات کی طرف نسبت کرنے کے لئے پسند فرمایا ہے اس کو کوئی چیز درست اور ٹھیک نہیں کرسکتی سوائے سخاوت کے اور حسن خلق کے اور ان دونوں کے ساتھ اس کا اکرام کرو جب تک تم اس دین سے وابستہ ہو اور اس کو روایت کیا ہے ربیع بن سلیمان جیزی عبد الملک بن مسلمہ نے۔

صرف نظر اور درگذر کرنا

۱۰۸۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے ان کو رحیم بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے یہ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سخی آدمی کے گناہ سے صرف نظر کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لیتا ہے جب وہ پھسلنے لگتا ہے۔

یہ روایت اس طرح منقطع آئی ہے ابراہیم اور ابن مسعود کے درمیان۔

۱۰۸۶۸:...... اور کہا گیا ہے کہ عبد الرحیم بن حماد نے روایت کی ہے اعمش سے اس نے ابووائل سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ درگذر کیا کرو۔ پھر آگے روایت ذکر کی ہے۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الفرح احمد بن محمد بن صامت نے اور وہ علماء اسلام میں سے تھے بغداد میں۔ ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ بن سہل نے ان کو ابراہیم بن احمد بن نعمان نے اس کو عبد الرحیم مصری نے اس نے روایت کو ذکر کیا ہے اور یہ اسناد مجہول ہے ضعیف ہے اور عبد الرحیم اس روایت کے ساتھ منفرد ہے اور اس سے اسی اسناد میں اختلاف ہے۔

۱۰۸۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو محمد دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عبد اللہ مطین نے ان کو محمد بن عبید الجد عانی نے ان کو تمیم بن عمران قریشی نے ان کو محمد بن عقبہ علی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی آدمی کے گناہ سے درگذر کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جب بھی وہ پھسلتا ہے۔ اس اسناد میں کئی مجہول راوی ہیں۔

(۱۰۸۶۶) ...(۱) فی ن: (زید) (۱۰۸۶۸) ...(۱) فی أ: (إبراهیم)

درہم ودینار کا حقدار

۱۰۸۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابومحمد عبداللہ بن یحیٰ بن عبدالجبار سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو میرے دینار اور درہم کا زیادہ حقدار ہو میرے مسلمان بھائی سے۔

۱۰۸۷۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عبداللہ بن عمر و ابومعمر منقری نے ان کو عبدالوارث نے ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو ایک رومی نے جس کو عبدالملک کہا جاتا ہے اس نے عطا بن ابورباح سے اس نے ابن عمر سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم لوگ ہم میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ دینار و درہم کا زیادہ حقدار ہے اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے جب لوگ دینار و درہم کے ساتھ بخل کرنے لگ جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت دھوکے کے ساتھ کرنے لگیں اور لوگ گائے بیل کی دم کے پیچھے لگے رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ عبدالوارث نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آگے یوں فرمایا تھا کہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس ذلت کو وہ ان کے اوپر سے نہیں اٹھائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع ہو جائیں۔

اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے لیث سے اس نے عطاء سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۰۸۷۲:......اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن حازم نے لیث سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔

۱۰۸۷۳:......اور اس کو روایت کیا ہے ابوعبدالرحمٰن خراسانی نے عطاء خراسانی سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو فرات بن سلیمان نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے گھر میں داخل ہوا (میں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں) اس قدر بھی نہیں تھا جو اس کے ساتھ رات کی تاریکی میں روشنی کا انتظام کر لیتے۔ بعض امراء کی طرف سے ان کے پاس بیس ہزار آئے۔ انہوں نے ان کو تقسیم کر دینے کا حکم فرمادیا۔ چنانچہ وہ تقسیم کر دیئے گئے اور ایک گھرانے کو وہ کچھ پابندی سے دیا کرتے تھے ان کو دینا بھول گئے۔ لہٰذا جب بات یاد آئی تو ایک ہزار قرض لے کر اس گھر والوں کو دیئے۔

سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے

۱۰۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو سعد بن مسلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو سعید بن مسلمہ اموی نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے ان سے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی

(۱۰۸۷۱)......(۱) فی ن: (من)

ایک ٹہنی کو پکڑ لے گا وہ ٹہنی ایس کو جنت تک لے جائے گی اور بخل کرنا یہ جہنم کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ اس کی بھی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ اس کو جہنم میں لے جاتی ہے۔

اور سلمی کی ایک روایت میں متدلیات کی جگہ متدلیۃ ہے دونوں جگہ۔

۱۰۸۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق غسیلی نے ان کو محمد بن عباد بن موسیٰ نے ان کو یعلی بن اشدق نے ان کو ان کے چچا عبداللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم لوگ خیر و بھلائی کو تلاش کرنا چاہو تو اس کو ہنستے مسکراتے خوبصورت چہروں میں ڈھونڈو۔ بس اللہ کی قسم نہیں داخل ہوگا کوئی آگ میں مگر بخیل آدمی اور نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر جنت کا حریص اور بے شک سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاء ہے اور بے شک بخل جہنم میں ایک درخت ہے جس کا نام ہے شح۔

یہ اسناد ضعیف ہے اور اسی طرح اس سے قبل والی بھی۔

۱۰۸۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن منیر مطیری نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو ابوغسان محمد بن یحیٰی نے ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل نے ابوحبیبہ سے ان کو داؤد بن حصین نے عبدالرحمن اعرج سے۔ اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخاء (سخاوت) جنت میں ایک درخت ہے جو شخص سخی ہوتا ہے وہ اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرا دیتی ہے اور شح (بخل) جہنم کا درخت ہے جو بخیل ہوتا ہے وہ اس کی ایک شاخ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ وہ اس کو جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔

سلف صالحین کا طرز عمل

۱۰۸۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلف کو پایا ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر والوں سمیت ایک منزل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بسا اوقات ان کے بعض کے پاس کوئی مہمان آ جاتا ہے اور بعض ان میں سے اپنی ہنڈیا آگ پر چڑھاتے۔ مگر جس کا مہمان ہوتا وہ آ کر اس ہنڈیا کو لے جاتا (اپنے مہمان کے لئے) اور ہنڈیا کا مالک پوچھتا کہ میری ہنڈیا کس نے لے لی؟ چنانچہ مہمان والا اس سے یہ کہتا کہ ہم نے اپنے مہمان کے لئے لے لی ہے۔ تو ہنڈیا کا مالک (بجائے ناراض ہونے کے) اس سے یوں کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت دے یا اس جیسا کوئی دوسرا کلمہ کہہ دیتا۔

فرمایا کہ روٹی اس وقت اس طرح پکاتے کہ اس کو بھی وہ اسی طرح آپس میں مل کر استعمال کرتے۔ ان کے درمیان کوئی دیوار نہیں ہوتی تھی سوائے کانے کی دیواروں کے۔ جناب بقیہ نے کہا کہ میں نے اسی کیفیت پر پایا تھا حضرت محمد بن زیاد کو اور ان کے اصحاب کو۔

۱۰۸۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی میرے ماموں نے ان کو رمادی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو اسحٰق بن کثیر نے ان کو وصافی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوجعفر محمد بن علی کے پاس تھے ایک دن انہوں نے ہم سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کے گریبان کے اندر ہاتھ داخل کر کے یا جیب میں داخل کر کے اپنی حاجت پوری کر سکتا ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں۔

(۱۰۸۷۷) ...... اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/ ۲۳۶)

(۱۰۸۷۹) ...... في الجرح (۵/ ۸۸) عبدالله بن (ابي) ضريس.

انہوں نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو۔

۱۰۸۷۹:...... (مکرر ہے) فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں نے ابوالحارث اولاشی سے ان کو عبداللہ بن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ضریس سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس شخص کو بخیل شمار کرتے تھے جو اپنے بھائی کو بھی قرضہ دے۔

حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ کا قرضہ

۱۰۸۸۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوشیبان سے وہ ذکر کرتے تھے حبیب بن ابوثابت سے یہ کہ ابویوسف حضرت معاویہ کے پاس آیا اور آ کر ان کے سامنے شکایت کی کہ مجھ پر قرضہ ہے۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ بلکہ اس نے دیکھا کہ وہ سوال کرنے کو ناپسند کر رہے ہیں۔ لہٰذا ابویوسف نے کہا میں نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ تم لوگ میرے بعد اثرۃ اور ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کہ پھر ایسی صورت میں انہوں نے تم لوگوں کو کیا کرنے کو کہا تھا؟ ابویوسف نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ صبر کرنا۔ معاویہ نے فرمایا کہ پھر تم صبر ہی کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابویوسف نے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے ہمیشہ کے لئے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ لہٰذا پھر وہ بصرے مین چلے آئے۔ وہاں وہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس جا کر اترے۔ انہوں نے ان کے لئے اپنا گھر بھی فارغ کر دیا اور انہوں نے فرمایا کہ البتہ میں آپ کے ساتھ وہی کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا اور پوچھا کہ آپ کے اوپر کتنا قرضہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ بیس ہزار۔ لہٰذا انہوں نے ان کو چالیس ہزار دے دیئے اور بیس غلام بھی اور فرمایا کہ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ بھی آپ کا ہے۔

تین شخصوں کے احسان کا بدلہ

۱۰۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ فقیہ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن خداش نے ان کو ابوداؤد خضری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عباس نے تین شخصوں کو میں ان کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ پہلا وہ شخص جو میرے لئے محفل میں وسعت کر کے جگہ بنائے۔ میں اس کا بدلہ اتارنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں وہ سب کچھ بھی اس کو دے دوں جس کا میں مالک ہوں اور دوسرا شخص وہ ہے جس کے قدم میرے پاس آمدورفت رکھنے کی وجہ سے غبار آلود ہوتے ہیں۔ بے شک اس کا بدلہ اتارنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں اس کے لئے اپنا خون بھی بہادوں اور تیسرا وہ، جس کا میں احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین میری طرف سے اس کا بدلہ اتارے گا۔ وہ یہ کہ جس کو کوئی ضرورت پیش آ جائے اور وہ اپنی ضرورت میرے آگے پیش کر دے اور میرے سوا اس کے لئے دوسری کوئی جگہ بھی نہ ہو اپنی حاجت پیش کرنے کی۔

ابوالمساکین

۱۰۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جعفر بن ابوطالب کو ابوالمساکین کہتے تھے۔ فرمایا کہ وہ ہم لوگوں کو اپنے گھر میں لے جاتے تھے (کچھ کھلانے کے لئے) اور وہ جب ہمارے لئے کوئی چیز نہ پاتے تو وہ ہمارے لئے شہد کا کپہ لے آتے جس کے اندر تھوڑی سی شہد لگی ہوتی تھی۔ ہم لوگ اس کو کاٹ لیتے تھے اور اس کے اندر لگا ہوا شہد چاٹتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر دقاق نے ان کو محمد بن جریر نے ان کو عمر بن شبہ نے ان کو علی بن شبہ نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحٰق مالک نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ حضرت عبداللہ بن جعفر کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بہت بڑے مال کا ہدیہ بھیجا۔ جس کو انہوں نے اہل مدینہ میں تقسیم کردیا اور اس میں سے کچھ بھی اپنے گھر میں نہیں لے گئے۔ اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن زبیر کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن جعفر فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہے۔ اس بات کی خبر عبداللہ بن جعفر تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ شعر جس کا مفہوم اس طرح ہے:

جو شخص سخاوت کرنے میں بھی عار سمجھتا ہے وہ خود بخیل ہے۔ مرد پر (سخاوت کرنا) عار نہیں بلکہ عار تو یہ ہے کہ وہ بخل اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرے۔ جس وقت کوئی آدمی ایثار سے کام لے (اور خود اس مال کے نفع کی امید نہ رکھے) نہ ہی اس کا کوئی دوست اس مال سے نفع اندوز ہونے کی امید کر سکے تو اس کو تو پہلے موت کا سامنا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن قیس کو وہ اشعار پہنچے جو انہوں نے کہے تھے تو انہوں نے اپنے قصیدے میں ان کو شامل کرلیا۔ جس کے ساتھ وہ بعض امراء کی صلاح کرتے ہیں۔ ان کے ایک شعر کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

کہ آپ تو اغر بن جعفر کی مثل ہیں کہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ باقی نہیں رہے گا (فنا ہو جائے گا) تو اس نے اس کو تقسیم کر کے اس کے ذریعے اپنے نام اور اپنا ذکر باقی رکھ دیا۔

۱۰۸۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مطلب نے ان کو خبر دی احمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر کو سخاوت کرنے پر سرزنش کی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا اے مجھے ملامت کرنے والو میں نے اللہ تعالیٰ کو اس کی دی ہوئی چیز لوٹادی ہے اور وہ بھی میری دی ہوئی پھر مجھے لوٹادے گا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں اس کو واپس دینے کا سلسلہ منقطع کردوں گا تو وہ مجھے دینے کا سلسلہ نہ منقطع کردے۔

۱۰۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ قرشی نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یعقوب زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا دراوردی سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے کہا گیا یعنی ان کو بتایا گیا عبداللہ بن جعفر کرم اور سخاوت کے جس معیار کو پہنچ گئے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مال اکیلا ان کا نہیں ہے بلکہ لوگوں کا اور ان کا مشترکہ مال ہے۔ لہٰذا جو بھی ان سے سوال کرتا وہ اس کو وافر عطا کرتے تھے اور جو ان سے ادھار مانگتا تھا وہ اس کو بھی دیتے تھے۔ وہ یہ کبھی نہیں سوچتے تھے کہ وہ خود ضرورت مند ہیں۔ لہٰذا کچھ روک رکھیں اور نہ ہی وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ کبھی محتاج ہوجائیں گے۔ لہٰذا وہ جمع کر کے رکھ دیں۔

۱۰۸۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو اسامہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے کہ ایک رومی نے اہل بصرہ میں سے مدینے میں عمدہ کھجور لے کر آیا۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر کو پہنچی تو انہوں نے اپنے چوکیدار سے کہا کہ وہ جا کر اس کو خرید لے اس کے بعد اہل مدینہ کو بلا کر ان کو مفت ہدیہ کردے۔

سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن عبدالواحد زاہد نے بغداد میں ان کو ثعلب بن عمر نے ان کو ابوسلمہ ایوب بن عمر مزنی

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن محمد قروی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عامر نے خالد بن عقبہ بن ابومعیط سے ان کا گھر خرید کیا جو کہ بازاروں میں واقع تھا۔ اسّی ہزار یا ستّر ہزار درہم کے بدلے میں۔ جب رات ہوئی تو خالد کے گھر والوں کے رونے کی آواز آئی۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ درہم کو رو رہے ہیں۔ عبداللہ نے کہا اے لڑکے جاؤ ان کے پاس اور ان کو جا کر کہو کہ گھر بھی قابو کرو اور رقم بھی قابو کرو۔

۱۰۸۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن محمدویہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد قرشی نے ان کو ابوبشر احمد بن محمد بن عمرو بن مصعب نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن احمد بن شبویہ مطوعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے والد سے سنا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا۔ پہلا مجاہد جس نے جہاد کے لئے بلخ کے دریا کے پار گھوڑا جا کر باندھا تھا وہ حضرت عباس بن اسید تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو مستجاب الدعوات مانا جاتا تھا اور وہ دریائے بلخ کے پار جہاد کی سبیل کے لئے مستعد ہونے کے لئے گھوڑا باندھتے تھے اور وہ اس (جہاد پر) گھوڑے کے بہت بڑا عظیم خرچ بھی کرتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت عباد کو یہ خبر پہنچی کہ اس کے پڑوسیوں میں سے ایک آدمی نے کچھ سامان خرید کیا تھا۔ چنانچہ وہ مال اس کو نقصان میں پڑا ہے اور اس کو تجارت میں گھاٹا پڑ گیا ہے اور وہ اس بات پر بڑا پریشان ہے۔

چنانچہ حضرت عباس اس کے پاس گئے اور جا کر اس سے وہ مال انہوں نے خرید لیا تاکہ اپنے ایک بھائی کی پریشانی دور کرسکیں۔ انہوں نے جب وہ مال خرید کر لیا تو ایک دم اس کے دام بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے وہ مال حضرت عباد سے ہزاروں روپے کے منافع کے ساتھ مانگے۔ لہٰذا انہوں نے وہ مال منافع کے ساتھ فروخت کر دیا (اور اصل مال خود رکھ لیا) اور جس قدر راس پر منافع ملا تھا وہ اس شخص کو دے دیا جس سے مال لیا تھا اور اس سے کہا میں نے تم سے مال خریدا تھا اس لئے کہ میں تمہیں تمہاری پریشانی سے نجات دلا دوں۔ اب میں نہیں چاہا کہ میں اب تمہیں تکلیف پہنچاؤں۔ لہٰذا سارا منافع اس کو انہوں نے واپس لوٹا دیا۔

۱۰۸۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن محمد ماسرجسی نے ان کو عبدالسلام عبداللہ بن عبدالرحمٰن سرجی نے ان کو حدیث بیان کی ابومعاذ عبد اللہ بن ضرار بن عمر ملطی نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ زہدی ملا یزید بن محمد بن مروان سے وہ بیت اللہ کا طواف کررہا تھا۔ انہوں نے اس سے کچھ مال قرض لیا ہوا تھا اور اداء بھی کر دیا تھا۔ مگر تھوڑا سا قرض باقی رہ گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے ابوعثمان ہمیں حیاء آتی ہے تیرا حق روکنے سے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ اپنے وصول کنندہ سے کہہ دیں کہ وہ ہم سے مطالبہ نہ کرے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسانی فرمادے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ابن ا ہاب آپ کے روبرو کتنا قرض باقی ہے۔ اس نے بتایا کہ پندرہ ہزار۔ فرمانے لگے کہ جائیے۔ بے شک وہ پندرہ ہزار آپ کے ہیں۔ بے شک پندرہ ہزار اللہ کے لئے بھائی چارے سے کم ہیں۔

۱۰۸۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصر دویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو مفصل بن غسان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن مروان کے پاس مال آ گیا ان کے غلہ کے کھیت سے۔ چنانچہ اس نے اس کو دینا شروع کر دیا اور اپنے احباب کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے اللہ تعالیٰ سے کہ میں اس سے تو اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے لئے جنت کا سوال کروں مگر میں خود اس کے دینار و درہم دینے سے بخل کروں۔

سخاوت نفس

۱۰۸۹۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے ان کو مردویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں (یعنی اہل تصوف کے ہاں) جس نے جو بھی کچھ پایا اس نے نہ روزوں

کی کثرت سے نہ ہی نمازوں کی کثرت کرنے سے کچھ پایا ہے بلکہ جو کچھ پایا اس نے سخاوت نفس اور دل کی صفائی اور امت کی خیر خواہی کرنے سے پایا۔ اور تحقیق بعض نے اس کا معنی ذکر کیا ہے نبی کریم سے حدیث مرسل میں۔

۱۰۸۹۲:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد بن محمد بن حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میری امت کے ابدال جنت میں داخل نہیں ہوں گے نہ کثرت روزے سے نہ کثرت نماز سے بلکہ اس میں داخل ہوں گے دل کی صفائی اور نفوس کی سخاوت سے۔

۱۰۸۹۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن عمران بن ابولیلیٰ نے اس نے ابولیلیٰ سے اس نے سلمہ بن رجاء کوفی سے، اس نے صالح مری سے اس نے حسن سے اس نے ابوسعید خدری سے یا دیگر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میری امت کے ابدال اعمال کے سبب سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ داخل ہوں گے اس میں اللہ کی رحمت سے اور سخاوت نفوس اور دلوں کی سلامتی سے اور تمام مسلمانوں سے شفقت کرنے سے۔

۱۰۸۹۴:...... اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ان کو محمد بن عمران نے کہ اس نے کہا مروی ہے ابی سعید سے انہوں نے نہیں کہا یا دیگر نے۔

۱۰۸۹۵:...... اور کہا گیا ہے صالح مری سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۸۹۶:...... اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عوف سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

دنیا و آخرت کے سردار

۱۰۸۹۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر شعرانی نے ہروی میں ان کو ابوالحسین بن ابوعلی خلادی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحٰق بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ بن عباس نے سب لوگوں کے دنیا میں سردار وہ ہیں جو سخی ہیں اور آخرت میں سردار وہ ہوں گے جو متقی پرہیزگار ہیں۔

۱۰۸۹۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید اخمیمی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابوظفر نے ان کو ابوہرمز نے عطا سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں تین آدمی آئے۔ ان کے اوپر سفر کے کپڑے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سردار کون ہے؟ فرمایا کہ یہ یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ کی امت میں سردار کوئی ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ وہ آدمی جو مال حلال عطا کیا گیا ہو اور سخاوت کا نصیبہ عطا کیا گیا ہے جو فقیر کو قریب کرے اور اس کی شکایت لوگوں میں قلیل ہو۔ ابوہرمز ضعیف ہے۔

۱۰۸۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق ازھری نے ان کو الغلابی نے ان کو ابراہیم بن عمر نے ان کو اصمعی نے ان کو ابوعمرو بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت صرف اس شخص کو سردار بناتے تھے جس کے اندر چھ عادات ہوں۔ سخاوت، جدت اور حلم و حوصلہ، صبر اور تواضع (عاجزی) اور ڈھیل اور مہلت دینا۔ اسلام میں ان کی تکمیل عفاف اور درگذر سے ہوتی ہے۔ (یا حرام سے بچنے والا ہونا)۔

(۱۰۸۹۲)...... لسان المیزان (۵/۲۶۱) وقال الحافظ : صالح المری متروک الحدیث.

(۱۰۸۹۵)...... لسان المیزان (۵/۲۶۱)		(۱۰۸۹۶)...... أخرجه ابن عدی (۶/۲۲۹۱) من طریق عوف . به.

تین صفات

۱۰۹۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں ان کو محمد بن عباس کابلی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو سعد نے ان کو محاسب بن دثار نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قاسم بن عبدالرحمٰن کے ساتھی ہیں کسی ایک سفر میں وہ ہم سے تین صفات میں غالب رہے۔سخاوت نفس،طویل خاموشی،کثرت صلوٰۃ۔

۱۰۹۰۱:......میں نے سناابوعبدالرحمٰن سلمی سے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناابوالفضل عطار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناابن جھمان سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن مصعب نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے کہامیں نے سخاوت میں نظر کی تو میں نے اس کی اصل پائی نہ ہی کوئی اس کی فرع پائی (نہ جڑ نہ ہی کوئی شاخ) سوائے حسن ظن کے اللہ عزوجل کے ساتھ بخل کی اصل اوراس کی فرع سوءظن ہے۔

۱۰۹۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہاان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح نے ان کو میمون نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

و لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ.

تم لوگ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

فرمایا کہ وہ بخل ہے۔

۱۰۹۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنااوزاعی سے بخیل کے بارے میں کہ وہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ بخیل وہ ہوتا ہے جوصدقہ کو ضائع کرتا ہےاور حقوق کو ضائع کرتا ہے۔

۱۰۹۰۴:......فرمایا کہ میں نے سنااوزاعی سے وہ کہتے تھے تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کے اندر پائی جائیں وہ شح سے تیز نفس یا بخل سے بری ہوجاتا ہے۔جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہےاور مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہےاور مصائب میں مبتلاء کردیتا ہے۔

۱۰۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو شعیب بن ابراہیم بیہقی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناعلی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ ام حاتم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھی۔لوگوں نے کہا کہ اس کو شدید بھوک دو،شاید یہ سخاوت کرنے سے باز آجائے۔ چنانچہ اسے بھوکا رکھا گیا۔ وہ بولی میں شدید بھوک میں بھی قسم کھاتی ہوں کہ میں بھوکی رہ کر بھی زمانے والوں کو منع نہیں کروں گی۔

مروت کے بغیر دین نہیں

۱۰۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناابوالفضل بن حسن بن یعقوب معدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں،میں نے سناعلی بن عثام عامری سے،وہ کہتے تھے کہ بھوک کریم ہےاور شبع (پیٹ بھرا ہونا) لئیم ہے۔ (یعنی شریف۔اور کمینہ)۔

۱۰۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے جعفر بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو مبارک بن سعید نے ان کو صالح بن مسلم نے ان کو عبدالاعلیٰ نے جودلال تھے۔انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہاجس نے کہاتم میں سے کوئی شخص

اپنے بھائی کے لئے کپڑا خریدنے کا ذمہ لیتا ہے جس میں دو تین درہم سستا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم ایک پیسہ کے لئے بھی نہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: افسوس ہے افسوس ہے؛ پھر مروت کیا رہے گی۔

۱۰۹۰۸:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حسن کے سامنے ایک پیسہ کی زیادتی اور نقصان کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مروت کے بغیر کوئی دین نہیں ہے۔

بخیل کے لئے کوئی خیر نہیں

۱۰۹۰۹:...... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ابونعمان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ بازار والے لوگ جو ہوتے ہیں ان میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ تو ایک درہم کے لئے بھی اپنے بھائی کو واپس لوٹا دیتے ہیں۔

۱۰۹۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے احمق آدمی کی طرف دیکھنا، آنکھ اندھا کرتا ہے یا غم پیدا کرتا ہے اور بخیل آدمی کی طرف دیکھنا قساوت قلبی لاتا ہے۔

۱۰۹۱۱:...... کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کسی چیز کے چوتھے حصے کا مالک شخص جو سخی ہو وہ مجھ پر زیادہ ہلکا ہے ایک عابد بخیل سے۔

۱۰۹۱۲:...... کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کہ بخیل آدمی کے لئے کوئی غیبت نہیں ہے (یعنی بخیل کو بخیل کہنا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو فرمایا تھا کہ تو بخیل ہے اور ایک عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تعریف کی گئی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ بڑی شب بیدار ہے بڑی روزے دار ہے۔ ہاں مگر اس میں بخل کی عادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ بشر نے کہا اس لئے کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۹۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن صالح فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو قاسم بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ وہ کہتے تھے کہ اعمال نیکی میں سے کوئی چیز مجھے سخاوت سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور کوئی چیز میرے نزدیک ناپسند اور بری زیادہ نہیں ہے تنگ دلی سے اور بداخلاقی سے۔

۱۰۹۱۴:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں اور میں نے سنا مظفر بن سہل خلیلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر خزاعی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث حافی سے وہ کہتے ہیں کہ احمق کی طرف دیکھنا غم پیدا کرتا ہے اور دنیا میں بخیلوں کا ٹھہرنا اہل ایمان کے دلوں پر ایذاء ہے۔

ندامت وملامت کا لباس

۱۰۹۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مہرجانی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبیداللہ بتی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے، اس نے دو آدمیوں کا ملامت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور اس نے کہا کہ میں نے ان دونوں کی کھال ملامت کے ساتھ رنگ دی ہے۔ لہٰذا ان دونوں کا لباس دنیا میں ملامت ہے اور اوڑھنی ان دونوں کی آخرت میں ندامت ہوگی۔

۱۰۹۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حسن بن ابان نے ان کو

(۱۰۹۱۰)......(۱) فی ن : (تمحیه)

عبدالعزیز بن ابورواد نے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ سخاوت ابتدائی طور پر اور پہل کرنے کے طور پر ہوتی ہے۔ یعنی کسی کے مانگنے اور سوال کرنے سے پہلے، کیونکہ سوال کرنے کے بعد جو دینا ہے وہ یا تو رغبت اور امید کی وجہ سے ہوتی ہے یا ڈر اور خوف کی وجہ سے ہوتی ہے یا شرم وحیا اور لحاظ داری کی وجہ سے۔

سخی وہ ہے جو سوال سے پہلے نیکی کرے

۱۰۹۱۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو بشر بن ابوالحسین مزنی نے ان کو محمد بن عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن عمارہ واسطی نے ان کو ابوسفیان حیری نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین نے فرمایا سخی وہ نہیں ہوتا جو سوال کے بعد دیتا ہے، بلکہ سخی تو وہ ہوتا ہے جو سائل کے سوال کرنے سے پہلے نیکی کر گذرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے منہ سے اور کلام سے سائل کو عطا کرتا ہے وہ اس سے افضل ہوتا ہے، جو مسئول بننے اور مطلوب بننے کے بعد دیتا ہے۔

۱۰۹۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن احمد بن ایوب بغدادی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن اسماعیل سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن شیبہ نے انکو عیسیٰ بن صالح نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن جعفر کی طرف ایک رقعہ لکھا اور اس کو ان کے تکیہ کے اندر چھپا دیا۔ جناب عبداللہ نے تکیہ کو پلٹا تو ان کی نظر اس رقعہ پر پڑ گئی۔ انہوں نے اس کو پڑھ کر واپس اسی جگہ رکھ دیا اور اس کی جگہ ایک جیب لگادی اور اس میں انہوں نے پانچ ہزار دینار رکھ دیئے۔ پھر وہ آدمی آیا اور ان سے ملا۔ جناب عبداللہ نے اس کو فرمایا کہ تکیہ کو پلٹئے اور اس کے نیچے کی طرف دیکھئے اور اس کو لے لیجئے۔ چنانچہ اس شخص نے وہ جیب اور تھیلی لے لی اور چلا گیا اور یہ شعر کہنے لگا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

میرے نزدیک آپ کی نیکی کی عظمت اور بڑھ گئی ہے اگر چہ وہ آپ کے نزدیک معمولی اور حقیر سی بات ہے۔ آپ تو اس کو بھول جائیں گے (دے کر) جیسے کہ وہ آدمی آپ کے پاس آیا ہی نہیں تھا کیونکہ آپ تو لوگوں کے نزدیک انتہائی مشہور ہیں۔

سخاوت بری موت سے بچانی ہے

۱۰۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی فہری مصری نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ شافعی نے ان کو محمد بن اسحاق بن رہویہ نے ان کو محمد بن ہیثم بن عبدی نے اپنے والد سے اس نے مجالد سے اس نے شعبی سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کثرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو جس کی طرف میں نے احسان کیا ہو مگر میرے اس کے درمیان جو تعلق ہے وہ رات کو اس نے روشن کر دیا اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی ایک آدمی کو جس سے میں نے سوال کیا ہو مگر میرے اس کے درمیان جو تعلق تھا وہ تاریک ہوگیا۔ لہٰذا آپ احسان کرنے اور ازخود نیکی کرنے کو لازم کرلیجئے اور بھلائی کرنے کو بے شک یہ چیز بری موت سے بچاتی ہے۔

۱۰۹۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو جعفر کلیلینی نے ان کو ابن ابوالثلج نے ان کو حفص بن ابوحفص آبار نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ اپنے کسی بھائی سے کوئی اپنی حالت طلب کریں جس کے پورے کرنے پر اس کو قدرت ہو اور وہ آپ کی وہ حاجت پوری نہ کرے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کریں۔ پھر اس کے اوپر چار تکبیریں پڑھیں اور اس کو مردوں میں شمار کرلیں۔

(۱۰۹۲۰)......(۱) فی ن: (کلیبی)

دنیا کی لذت

۱۰۹۲۱:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس عصمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خلادی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن موسیٰ سمری نے اس نے حماد بن اسحاق موصلی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا مغیث بن شعبہ سے کہ آپ کی لذت میں سے کس قدر باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا اپنے بھائیوں و دوستوں سے نوازشات کرنے کی لذت باقی ہے۔

۱۰۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشران نے ابن وہب سے ان کو ابن زید نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر سے پوچھا گیا کہ لذت دنیا میں کس قدر باقی رہ گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائیوں کے ساتھ غمخواری اور ان پر احسان اور نوازش کرنا۔

۱۰۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو حسین بن احمد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن محمد بن عمار حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابوعتاب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن سماک نے کہ حیرانی ہے اس شخص پر جو غلاموں کو تو خرید کرتا ہے اپنے مال کے ساتھ اور اپنے اخلاق اور نیکی کے ساتھ آزاد لوگوں کو خریدنا ترک کردیتا ہے۔

بھلائی تین چیزوں کے ساتھ مکمل ہوتی ہے

۱۰۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں آپ کو قاضی ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نے بطور املاء کے ان کو محمد بن احمد مستلم بن حیان نے ان کو ابوہمام ولید بن شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن حسین نے یحیٰی بن فرات ہمدانی سے وہ کہتے ہیں کہا حضرت جعفر بن محمد نے سفیان ثوری سے اے سفیان معروف اور بھلائی مکمل نہیں ہوتی مگر تین چیزوں کے ساتھ: اس کو جلدی کرنے سے اور نیکی کر کے اس کو چھوٹا سمجھنے سے اور اس پر شکر کرنے سے۔

ٹال مٹول کرنا پسندیدہ نہیں

۱۰۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے، وہ کہہ رہے تھے۔ سخی آدمی کی پونجی اور تیاری رکھنا اور جلدی کرنا ہے اور کمینے آدمی کی پونجی ٹال مٹول اور ہاں کروں گا ہوتی ہے۔

۱۰۹۲۶:......مجھے شعر سنائے ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو شعر سنائے ابومنصور مہلہل بن علی غبرتی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے عتبی نے پونجی کی تیاری میں اگر آپ ٹال مٹول کرتے ہیں تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور وفا کے لئے وعدہ خلافی پر فضیلت ہے۔ خیر لوگوں کے لئے سب سے بہتر اور مفید وہ ہوتی ہے جس میں جلدی کی جائے اور وہ خیر فائدہ نہیں دیتی جس میں خواہ مخواہ کی طوالت ہو۔

۱۰۹۲۷:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حسین قاضی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن محمد شافعی سے انہوں نے سنا عثمان بن سعید مطوعی سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا اصمعی سے وہ کہتے تھے حضرت زہیر بن جناب نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ اے بیٹے تم لوگ اپنے اوپر لازم کرلو معروف کو یعنی اچھائی اور بھلائی کرنے کو اور اس کی کمائی کرنے کو اور تم لوگ لذت حاصل کیا کرو۔ لوگوں کے دلوں کی محبتوں کے ساتھ۔ بہت سے مرد مال سے خالی ہوتے ہیں۔ مگر وہ اسی چیز کے ساتھ جیتے ہیں اور زندگی گذارتے ہیں۔ اور کسی چیز کو اپنے بعد چھوڑ جاتے ہیں۔

(۱۰۹۲۶)......(۱) فی ن: (الغوبی)

سخی کی نشانیاں

۱۰۹۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا عثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ تین چیز سخی ہونے کی نشانیاں ہیں۔ اپنی ضرورت کے ہوتے ہوئے کوئی چیز دوسرے کو دے دینا اور عطیہ دینے میں مستقل اس بات کا خوف کرنا کہ کہیں اس عطیہ کا بدلہ نہ وہ دے دے۔ اور نفس پر سوار ہونے کو غنیمت جاننا لوگوں کو خوشی دینے کے لئے اور انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ کے ساتھ یقین کے ہونے کی علامات ہیں۔ جو چیز موجود ہو اس کے ساتھ سخاوت کرنا اور جو موجود نہیں ہے مطلوب ہے اس کو ترک کر دینا اور پسندیدہ اور اچھی چیز دینے کی خواہش رکھنا اور تین چیزیں کثرت عنایات کی علامت ہیں۔ تعلق توڑنے والے کے ساتھ جوڑنا۔ جو نہ دے اس کو دینا اور مظالم کو معاف کر دینا۔

موجود چیز کے ساتھ سخاوت کرنا

۱۰۹۲۹:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالعباس رافع بن عصم ضبی نے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن موسیٰ بن عیسیٰ دینوری سے وہ کہتے ہیں کہ موجود چیز کے ساتھ جود وسخا کرنا بڑی سخاوت ہے اور جو چیز موجود ہے اس کے ساتھ بخل کرنا معبود برحق کے ساتھ بدگمانی کرنا ہے۔

۱۰۹۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عامر ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوعبداللہ زیدی نے کہ میں ابوالعباس ثعلب کے پاس پہنچا۔ ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ انہوں نے فرمایا اے ابوعباس آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں کچھ اس طرح اپنے آپ کو پاتا ہوں کہ میں اس چیز کی خواہش کرتا ہوں جو میں نہیں پاتا ہوں اور پاتا وہ چیز ہوں جس کی مجھے خواہش ہی نہیں ہوتی۔ ہمارے اس زمانے میں جو شخص ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا نہیں ہے اور جو پاتا ہے وہ موجود نہیں ہوتا۔ اس کے بعد انہوں نے شعر کہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے:

کیا آپ دنیا میں کوئی ایسا سخی پاتے ہیں جس میں اکٹھی دونوں صفتیں موجود ہوں نہ دینا بھی اور بڑے بڑے عطیے دینا بھی۔ پس صاحب سخاوت (سخی آدمی) پر غربت اور محتاجی مسلط ہے اور صاحب غنی (دولت مند) اس مال کے ساتھ بخل کرتا ہے۔ جس پر وہ قادر ہو خرچ نہیں کرتا۔

اور اللہ کے لئے ہی ہے زمانہ خیر البتہ اس کا کمتر اور شریف ہر راستے میں گرا ہوا ہے۔

وہ صبر ہی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے غنیٰ کی وگرنہ نہ تو بڑے بڑے حیلہ سازوں کے حیلے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ حیلہ گری اور حیلہ سے کچھ نہیں ہوتا تو میں اس حیلہ گری سے بہت کچھ جمع کر لیتا۔

اعرابی خاتون کی اپنی بیٹی کو وصیت

۱۰۹۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو مکی بن محمد بلخی نے ان کو عباس بن احمد نے ان کو نملی نے

(۱۰۹۲۸)......أخرجه أبونعيم فى الحلية (۹/ ۳۶۲)

وانظر الحديث رقم (۴۳۷، ۹۸۵) مكرر. ۱۹۲۹، ۸۳۵۵، ۱۰۱۰۸، ۱۰۱۱۲، ۱۰۹۲۸) (۱)......فى ن. (الظالم)

(۱۰۹۳۰)......(۱) فى ن : (الرندى. (۲)......فى ن : (تعرف)

(۳)......فى ن : (مفقود) (۴)......فى أ : (خير)

ان کو حدیث بیان کی صالح بن مثنی نے ان کو حدیث بیان کی اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی عورت سے، وہ اپنے بیٹے کو وصیت کررہی تھی جو کہ کہیں سفر کرنے کا ارادہ کر بیٹھا تھا۔ وہ اسے کہہ رہی تھی اے بیٹے! میری وصیت کو محفوظ رکھنا اور میری نصیحت کو پلے باندھ کر رکھنا اور میں اس کے لئے تجھے اللہ سے توفیق عطا کرنے کی دعا کروں گی۔ بے شک تھوڑی توفیق بھی تیرے لئے میری کثیر نصیحت سے بہتر ہے۔ اے بیٹے! تم اپنے آپ کو چغل خوری سے بچانا، بے شک یہ دلوں میں کینہ بوتی ہے اور بغض کو اگاتی ہے اور محبت کرنے والوں میں اور دوستوں میں تفرقہ پیدا کرتی ہے۔ اے بیٹے تم بچانا خود کو اپنے مال کے ساتھ بخل کرنے سے اور اپنی عزت کی سخاوت کرنے سے۔ اور اپنے دین کو (دنیا کے لئے) خرچ کرنے سے بلکہ تم اپنے مال کے لئے سخاوت کرنے والا اور اپنی عزت کے لئے بخل کرنے والا بن کر رہنا۔ یا اپنی عزت کی حفاظت کرنے والا اور اپنے دین کو بچانے والا بن جانا۔ اے بیٹے! جب تجھے ہلایا جائے تو ہل جانا اور جب تو خود حرکت کرے تو سخی انسان کو حرکت دینا۔ بے شک آپ اس کو حرکت دینے کا پاک ثمرہ پائیں گے اور کمینے آدمی کو نہ ہلانا کیونکہ وہ پتھر کی چٹان ہوتا ہے جس سے پانی نہیں پھوٹ سکتا۔ اے بیٹے آپ اسی چیز پر نظر رکھئے کہ آپ اپنے ماسوا کے لئے کیا پسند کرتے ہیں؟ لہٰذا اس کی مثل اپنے لئے بھی پسند کیجئے اور جس چیز کو اپنے سوا دوسرے کے لئے آپ ناپسند کرتے ہیں اس سے خود بھی اجتناب کیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے۔ اس کے بعد اس نے شعر پڑھے جس کا مفہوم یہ ہے:

شرفاء کی تعریف کیجئے اور اپنی عزت کے محافظ بنئے اور جان لیجئے کہ حفاظت کرنے والے دوست آپ کے دوست ہوں گے۔ آپ جب تک لوگوں سے مستغنی رہیں گے آپ لوگوں کے بھائی ہوں گے اور جس وقت آپ محتاج اور دست نگر بنیں گے لوگ آپ کو چھوڑ دیں گے۔

۱۰۹۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالولید فقیہ سے وہ کہتے تھے ان کو خبر دی محمد بن منذر نے ان کو احمد بن محمد بن مدرک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی رذیل اور کمینے سے کوئی حاجت مانگتا ہے وہ اس کو اس کے مقام سے بہت اونچا کر دیتا ہے۔

بخل وسخاوت سے متعلق اشعار

۱۰۹۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن اسلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن حسین کاتب فارسی نے ان کو شعر سنائے جعفر بن قدامہ نے ان کو شعر سنائے مبرد شاعر نے جن کا مفہوم یہ ہے۔ اگرچہ آپ ساری دنیا کی دولت وثروت کے مالدار بن جائیں تو بھی تنگدست ہو جانے کے بعد آپ صاحب یُسر اور صاحب خیر کے محتاج ہوں گے۔ تیرا صاحب ثروت و مال ہونا مخلوق کے سامنے حقیقت کھول دے گا اور اس عیب کو کھول دے گا جو کپڑوں کے نیچے فقر ومحتاجی میں مخفی ہوتا۔

۱۰۹۳۴:..... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر مروی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحرث اولاسی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا آپ اپنے چہرے کو اس شخص کے لئے خرچ نہ کیجئے جو تیرے اوپر تیری دوستی کو ذلیل کر دے۔

۱۰۹۳۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم سراج نے ان کو حسین بن احمد صفار ہروی نے ان کو احمد بن حمدون بن عمارہ نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو ابوبکر عدلی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف بن عبداللہ اپنے بھائیوں سے اور دوستوں سے کہتے تھے جب تمہیں کوئی حاجت پیش آیا کرے اس کو ایک رقعے میں لکھ کر پیش کیا کرو، تاکہ میں اس کو پورا کرلیا کروں۔ بے شک میں تمہارے منہ سے سوال کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔ بقول شاعر کے (مفہوم یہ ہے):

(۱۰۹۳۴)......أبو الحرث الأولاسي هذه نسبة إلى أولاس وهي بلدة على ساحر بحر الشام (اللباب ۱/ ۹۴)

مت گمان کر موت مصیبت کی موت کو بلکہ مردوں کی موت سوال کرنا ہے۔
دونوں موتیں ہیں لیکن یہ زیادہ سخت ہے اس (حقیقی موت سے) بوجہ سوال کی ذلت کے۔

۱۰۹۳۶:.....اور اس کو روایت کیا ہے ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے عبداللہ بن بکر سے وہ کہتے ہیں اس کے آخر میں کہ کہا عبداللہ بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ بعض شعراء نے کہا پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کئے۔

۱۰۹۳۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن عبداللہ قہستانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے مسلم سے اس نے مسروق سے، اس نے کہا کہ اپنا راز کھول مگر اس کے سامنے جو اس کا ارادہ کرے۔

۱۰۹۳۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن رازی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم انماطی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں، بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق ہو۔

۱۰۹۳۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ وہ شخص سخی نہیں جو شخص عطیہ دینے کے بعد اس سے تعریف کا طالب ہو۔

۱۰۹۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے اس نے سنا یوسف بن حسین سے جبکہ ان سے جود وسخا کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جود وسخاوت یہ ہے کہ آپ وہ چیز عطا کریں جو آپ کے اوپر لازم نہیں ہے اور کرم وعنایت یہ ہے کہ آپ وہ چیز دیں جو تیرے ذمے واجب ہے۔

عقلمند آدمی

۱۰۹۴۱:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر عبداللہ بن طاہر الابھری سے کہ کریم کون ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنے رب کی مخالفت سے کسی بھی چیز میں آلودہ ہونے سے بچے۔ اپنی طبیعت و مزاج کے اعتبار سے کریم اور شریف ہو۔

۱۰۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ عقلمند اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور دوسرے کے عیب وگناہ کو اچھا سمجھتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس موجود ہوتا ہے اس کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اور جو چیز دوسروں کے پاس ہوتی ہے اس سے وہ بے رغبتی کرتا ہے اور اپنی ایذا اور تکلیف دینے سے رک جاتا ہے۔ دوسروں کی ایذا اور تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ اور کریم وہ ہوتا ہے جو مانگنے سے پہلے دے دیتا ہے۔ لہٰذا وہ مانگنے کے بعد بخل کیسے کر سکتا ہے اور عذر معذرت کرنے سے پہلے معذرت قبول کر لیتا ہے۔ لہٰذا وہ معذرت کرنے کے بعد کیسے غصہ اور بغض رکھ سکتا ہے۔

سخاوت کی علامات

۱۰۹۴۳:.....اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے تین چیزیں سخاوت کی علامات میں سے ہیں۔ خود ضرورت مند ہونے کے باوجود چیز دوسروں کو دیتا ہے اور عطیہ دینے کے بعد مستقل طور پر مکافات اور بدلے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس پر مسلط ہونا لوگوں کی خوشی کو عزیز رکھنے کے لئے۔

(۱۰۹۳۵)..... (۱) فی ن : (الهلالی)

ایک مسکین کا دوسرے مسکین سے سوال

۱۰۹۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبدالرحمن بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابوجعفر عمر بن عمرو نے ان کو ابوالقاسم بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابونصر بشر بن حارث نے نمائندہ بھیجا ابورجاء کے پاس جو مکہ میں تھے فضیل بن عیاض کے پاس انہوں نے کچھ درہم ان سے قرض مانگے تھے یا کچھ دینار مانگے تھے۔اس کے بعد ابونصر نے کہا کہ ایک مسکین نے دوسرے مسکین کے پاس سوال کر کے بھیجا جبکہ فضیل کے پاس صرف ایک اونٹ ہے جس پر سواری کرتا ہے اور بس کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اونٹ کو بازار میں لے جاؤ اور اس کو فروخت کردو۔ پھر اس کی آدھی قیمت رجاء کے پاس بھیج دو اور آدھی قیمت مجھے لادو۔اس کے بعد ابونصر نے اہل خیر اور اہل فضل کے کرم اور سخاوت کا ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی سخاوت

۱۰۹۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی نحوی نے انکو احمد بن علی بن رزین نے ان کو علی بن حشرم نے ان کو سلمہ بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مبارک کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ میرے اوپر قرض ہے، آپ میرا قرض ادا کر دیجئے۔ انہوں نے وکیل کے پاس لکھا کہ یہ ادا کر دیجئے۔ جب ان کے پاس خط پہنچا تو وکیل نے ان سے کہا قرضہ کتنا ہے جس کے بارے میں آپنے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا ہے کہ آپ کی طرف سے ادا کردیں۔ انہوں نے بتایا کہ سات سو درہم ہے۔ انہوں نے عبداللہ کی طرف لکھا کہ یہ شخص آپ سے سوال کرتا ہے کہ آپ اس کی طرف سے سات سو درہم ادا کردیں۔ انہوں نے لکھا کہ ان کے پاس سات سو درہم تو ہیں مگر غلہ وغیرہ سامان خورد ونوش ختم ہوگیا ہے۔ چنانچہ عبداللہ نے ان کے پاس لکھا کہ اگر سامان خورد ونوش ختم ہورہا ہے تو عمر بھی تو ختم ہورہی ہے۔لہٰذا میں نے جو کچھ لکھ دیا اس کو پورا کردیجئے۔

۱۰۹۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے انکو محمد بن منکدر نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہارون بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن جعفی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ہمارے پاس ایک دوست تھا جس سے وہ بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ ابن مبارک کوفے میں آئے اور ان کا دوست قرض میں جیل میں پڑا تھا۔ابن مبارک نے حکم دیا کہ ان کے دوست کا قرضہ ادا کردیا جائے۔لہٰذا وہ قید سے باہر آگئے۔

۱۰۹۴۷:.....ہم نے ایک اور قصہ روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی ادائیگی کی بابت ایک نوجوان کے بارے میں شفقت کے ساتھ کہ آپ اس کی طرف سے ادائیگی کیا کرتے تھے کہ وہ جب آتا تو سب اس کی حوائج اور ضروریات کی کفالت میں دس ہزار درہم بغیر علم کے اور بغیر کسی تحریر کے محض اپنی طرف سے اس کی ادائیگی کا حکم فرما دیتے تھے۔ یہ واقعہ تاریخ نیشاپور میں مذکور و مکتوب ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید کی سخاوت

۱۰۹۴۸.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی کے خالد بن حارث پر پچاس دینار قرض تھے۔قرض خواہ نے اصرار کیا قرض کی ادائیگی کے لئے۔لہٰذا وہ یحییٰ بن سعید کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے فلاں دوست سے کہیں کہ وہ مجھے کچھ دن مزید مہلت دے دے، کیونکہ وہ آپ کا دوست ہے بات مان لے گا۔ مجھے اسے قرض دینا ہے۔ جب خالد واپس چلے گئے تو انہوں نے اس قرض خواہ کو بلا کر اس کو پچاس دینار ادا کر دیئے اور خالد کو بتایا بھی نہیں کہ میں نے تیری طرف سے ادا کر دیئے ہیں۔

(۱۰۹۴۴).....(۱) فی ن : عمر

حضرت لیث بن سعد کی سخاوت

۱۰۹۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد مقری نے، ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو شیخ نے انہوں نے سنا لیث بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت لیث بن سعد کے پاس آئی اور آ کر ان سے شہد مانگا اور وہ پیالہ اپنے ساتھ لائی تھی اور بولی کہ میرا شوہر بیمار ہے (اس کے لئے ضرورت ہے) آپ نے حکم دیا کہ اس کو شہد کا کپہ دے دو۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت اس نے تو ایک پیالہ شہد مانگا ہے؟ فرمایا کہ اس نے اپنے اندازے کے مطابق مانگا ہے، مگر ہم اپنے اندازے کے مطابق اس کو دیں گے۔

۱۰۹۵۰:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعیسیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا قتیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت لیث تمام نمازوں کے لئے جامع مسجد سواری پر سوار ہو کر جاتے تھے اور ہر روز تین سو مسکین پر صدقہ کرتے تھے۔

۱۰۹۵۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن خشرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن عمار سے وہ کہتے ہیں جب حضرت ابن لہیعہ بیمار ہوئے، اس بیماری میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا، لہٰذا حضرت لیث بن سعد ان کے پاس پہنچے اور ان سے کہا آپ کو کس چیز سے شکایت ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قرض سے۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنا قرض آپ کے اوپر ہے؟ بتایا کہ ایک ہزار دینار ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہزار دینار لا کر ان کو دے دیا۔ فرمایا کہ تمیں سال تک وہ قاضی (اور جج) بن کر رہے۔ انہوں نے حلال نہیں سمجھا کہ وہ ایک پھول بھی اگالیں جس کو وہ سونگھیں۔

۱۰۹۵۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوزکریا عنبری سے انہوں نے سنا محمد بن ابراہیم عبدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو رجاء قتیبہ بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن لیث سے وہ کہتے ہین کہ میرے والد نے حضرت مالک بن انس کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے اور ایک ہزار دینار ابن لہیعہ کے پاس بھیجے جب ان کا گھر جل گیا تھا اور ابوالسری منصور بن عمار کے پاس بھی ایک ہزار دینار بھیجے تھے۔

مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

۱۰۹۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن اہوازی نے ان کو ابوبکر بن محمد بن محمویہ نے ان کو عبدالکبیر بن محمد بن عبداللہ نے ان کو نصر بن عمرو قریشی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں جعفر بن یحییٰ برمکی کے پاس بیٹھا تھا، ایک آدمی آیا ان کے پاس اس نے کہا اے امیر آپ مجھے دوبارہ عنایت کیجئے۔ وہ ابھی یہیں تھا کہ دروازے پر کسی اور نے دستک دی کہ مجھے بھی عنایت فرمائیے اے امیر۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کیا دوں یا میں کس چیز کا اعادہ کروں۔ عرض کی کہ فقیر پر دوبارہ توجہ فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا، اچھا! اے غلام اس کو ایک ہزار دینار دے دیں۔

۱۰۹۵۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن مظفر حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو ہشام بن خالد ازرق ابو مروان نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں جناب ہشام بن عبدالملک نے امام زہری کی طرف سے سات ہزار دینار ادا کر دیئے تھے اور کہا تھا آئندہ دوبارہ قرض نہیں کرنا۔ انہوں نے کہا اور یہ کیسے ہوگا اور مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسیّب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

اور اس کو روایت کیا ہے کہ مؤمل بن فضل نے ولید بن مسلم سے اس مفہوم کے ساتھ سوائے ذکر اسناد حدیث کے ساتھ قرض میں اضافے کے۔ پھر فرمایا کہ کہا سعید بن عبدالعزیز نے کہ زہری کا جب انتقال ہوا تو وہ پھر قرض لے چکے تھے اسی قدر لہٰذا ان کی زرعی زمین تھی جسے فروخت کر کے ان کا قرض اتارا کیا گیا تھا۔

حضرت ابن شہاب کی سخاوت

۱۰۹۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن حسینی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو داؤد بن عبداللہ بن ابوالکرام جعفری نے، انہوں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں حضرت ابن شہاب لوگوں میں سے سخی ترین آدمی تھے، جب ان کے پاس مال آ گیا تو ان کے مولیٰ نے نصیحت کرتے ہوئے اس سے کہا کہ اس نے آپ کا وہ وقت بھی دیکھا ہے جو آپ کے اوپر شدت اور تنگی گذری تھی۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ کا اس وقت کیا حال ہوتا تھا لہٰذا آپ اپنا مال آئندہ ضرورت کے لئے روک کر رکھا کریں۔ ابن شہاب نے اس سے کہا کہ افسوس ہے تم پر میں نے تو ایسا سخی نہیں دیکھا جس پر تجربات حکومت کرتے اور وہ تجربات کا محکوم ہوتا ہو اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں یوں ہے ہلاک ہو جائے میں نے کوئی ایسا سخی نہیں دیکھا کہ تجربات نے اس کو فائدہ پہنچایا ہو یا تجربات کا محکوم ہو۔

۱۰۹۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو اسحٰق بن عیسیٰ طباع نے انکو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ زہری نے کہا ہم نے سخی کو پایا ہے کہ اس کو تجربے کرنا مفید نہیں ہوتا ہے یا وہ سابقہ تجربات کا پابند نہیں ہوتا۔

۱۰۹۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین علی بن محمد بن علی کاشانی ہروی نے جب وہ ہمارے ہاں تشریف لائے، دونوں نے کہا ہم نے سنا ابوعبداللہ احمد بن عباس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن محمد بن مخلد سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ادریس شافعی نے یہ کہ رجآء بن حیوۃ نے ابن شہاب کو ڈانٹا اسراف کرنے اور فضول خرچی کرنے پر وہ خرچ زیادہ کرتا تھا۔ اور کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ آپ سے (لینے والا) ہاتھ روکیں گے اور آپ کبھی اپنی خواہشات اور آراؤں پر قابو پالیں گے۔ چنانچہ ابن شہاب نے رجاء سے وعدہ کرلیا کہ وہ آئندہ زیادہ خرچ کرنے سے ہاتھ روک لے گا۔ پھر ایک عرصے بعد رجاء کا ابن شہاب کے پاس گذر ہوا تو اس نے ان کے آگے دستر خوان بچھایا اور اس پر شہد کا برتن آراستہ کیا۔ چنانچہ رجاء نے اپنے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا کہ اے ابوبکر یہی چیزیں تو تھیں جس پر ہم ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔ لہذا ابن شہاب نے اس سے کہا کہ آپ بیٹھئے، بے شک سخی جو ہوتا ہے اس کو تجربات ادب نہیں سکھا سکتے۔

سخاوت سے متعلق شعراء کا کلام

۱۰۹۵۸:...... کہا ابوعبداللہ محمد بن عباس نے کہ مجھے شعر سنائے حسین بن عبداللہ کاتب نے اسی مفہوم میں (مفہوم) (فلاں شخص) کی انگلیوں کے پوروں میں یا دل میں (سخاوت کے) جو سونے اور چاندی کی بارش برساتے ہیں، چنانچہ وہ تنگی کے وقت کہتا ہے (کاش) کہ میں آسودہ حال ہوتا (تو میں لوگوں کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا) میں جن بعض لوگوں کو دیتا تھا ان کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا۔ یہاں تک کہ جب اس پر پھر یسر اور خوشحالی کے ایام آتے ہیں تو آپ دیکھتے ہو کہ اس کے اموال لوگوں میں اڑ رہے ہوتے ہیں (اس کی سخاوت کی وجہ سے)۔

۱۰۹۵۹:...... اور مجھے شعر سنایا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو حسین بن عبداللہ کاتب نے بعض شعراء کے کلام سے اس نے بھی مذکورہ شعر ذکر کئے۔

حضرت شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت

۱۰۹۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے، انہوں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے سنا حمیدی سے وہ کہتے ہیں حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ صنعاء سے مکہ مکرمہ تک آئے، ان کے پاس رومال میں دس ہزار دینار تھے اور انہوں نے مکہ سے باہر اپنا خیمہ نصب کیا۔ لوگ ان کے پاس آتے تھے (اور وہ لوگوں کو دیتے تھے) انہوں نے وہ پورے دینار لوگوں کو دے کر ختم کر دیئے۔ ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے ربیع سے اسی حکایت کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے پورا مال قریش میں تقسیم کر دیا۔ بعد میں وہ مکے میں داخل ہوئے۔

۱۰۹۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو نصر بن محمد نے ان کو ابوعلی حسن بن حبیب بن عبدالملک نے دمشق میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ گدھے پر سواری کرتے تھے۔ ایک دن وہ موچیوں کے بازار سے گذرے اور ان کے ہاتھ سے ان کا چابک گر گیا۔ چنانچہ موچیوں میں سے ایک لڑکے نے بھاگ کر وہ چابک اٹھایا اور اس کو اپنے کرتے سے صاف کر کے ان کو دے دیا۔ چنانچہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم سے کہا کہ یہ دنانیر اس نوجوان کو دے دیجئے (جس نے چابک اٹھا کر دیا ہے)۔ ربیع کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ نو دینار تھے یا سات تھے۔

۱۰۹۶۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن الحسن نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رازی نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شادی کر لی، چنانچہ مجھ سے شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے کتنا مہر باندھا تھا؟ ہم نے بتایا تیس دینار۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنا ادا کر دیا ہے؟ میں نے بتایا کہ چھ دینار ادا کر دیئے ہیں (باقی مہر چوبیس دینار بچے ہیں) لہٰذا آپ اپنے گھر میں اوپر چلے گئے اور انہوں نے میرے پاس ایک تھیلی بھیج دی۔ میں نے دیکھا تو اس کے اندر چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔ (یعنی انہوں نے اس طرح اس شخص کا مہر کا قرض اتار دیا۔)

۱۰۹۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے حلاب سے ان کو ابونعیم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سواری کا رکاب تھام لیا اور کہا کہ مجھے کچھ عنایت کریں۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ اے ربیع ان کو چار دینار دے دیجئے اور میری ان سے معذرت کر لیجئے۔

ایمان اور مؤمن کی مثال

۱۰۹۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد رازی نے ان کو ابوزرعہ عبید اللہ بن عبدالکریم نے انکو عبید بن جناد حلبی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو ابوسلیمان لیثی نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو اپنے خیموں کے اندر گھوم رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ اپنے خیمے میں واپس آجائے اور یہ کہ مؤمن بھول جاتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تم لوگ اپنے طعام نیک اور متقی لوگوں کو کھلاؤ اور تمہاری اچھائیوں اور تمہارے مصروف کاموں کے سرپرستی اور روالی نیک اور اہل ایمان ہوا کریں۔

ایک دیہاتی اور بجو کا واقعہ

۱۰۹۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض نے ان کو محمد بن حسن بلخی نے سمرقند میں ۲۶ ہجری میں ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو نقل کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم میں۔

(۱۰۹۶۴) ..... (۱) فی ن : (حناد الحبلی)

۱۰۹۶۶:......میں نے سنا امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے، فرماتے تھے کہ میں نے سنا بعض اہل ادب سے وہ کہتے ہیں ابوحاتم سے اس نے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ یونس بن حبیب نحوی سے پوچھا گیا مشہور مثل کے بارے ''جیسے ام عامر کو پناہ دینے والا'' انہوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عرب کے کچھ نوجوان شکار کھیلنے چلے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک بجو پر حملہ کیا اور وہ ان کے ہاتھوں سے بھاگ کر کسی عربی کے خیمے میں داخل ہوگیا۔ وہ عربی باہر نکلا اور کہنے لگا۔ اللہ کی قسم، تم لوگ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے۔ اس بجو نے میری پناہ لی ہے۔ لہٰذا تم لوگ اس کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ نوجوان بجو کو اور اس دیہاتی کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد اس دیہاتی نے روٹی اٹھائی اور گھی لیا، اس کا ملیدہ بنایا اور اس بجو کے آگے رکھ دیا۔ بجو نے شوق سے کھایا اور خوب پیٹ بھر لیا اور جا کر گھر کے کونے میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس دیہاتی پر نیند غالب آ گئی اور وہ سو گیا۔ (سوچا ہی ہوگا کہ اٹھوں گا تو اس کو کاٹ کر اس کا گوشت بنا کر کھاؤں گا)۔ مگر اس بجو نے موقع غنیمت جانا اور سوئے ہوئے دیہاتی پر ایک دم حملہ کر کے اپنے منہ سے اور پنجوں سے اس کا گلا کاٹ دیا اور پنجوں سے اس کا پیٹ بھی پھاڑ دیا اور اس کی آنتیں وغیرہ کھا گیا اور باہر نکل کر بھاگ گیا۔ مرنے والے کا بھائی جب آیا اور اس نے یہ منظر دیکھا تو اس نے شعر کہے:

ومن یصنع المعروف فی غیر اھلہ
یلاقی کما لاقی فی مجیر ام عامر
اعد لھا لما استجادت ببیتہ
قراھا من البان اللقاح الغرائر
فاشبعھا حتی اذا ما تملئت
فرطہ بانیاب لھا واظافر
فقل لذوی المعروف ھذا جزاء من
یجود بمعروف الی غیر شاکر

جو شخص کسی ایسے کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرتا ہے جو اس کی نیکی کا اہل نہ ہو وہ ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہوتا ہے ''جیسے ام عامر کو پناہ دینے والے'' کے ساتھ پیش آیا کہ اس نے جب اس کے گھر میں پناہ لی تھی تو اس نے تو اس کے لئے خوبصورت اونٹیوں کے دودھ کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اس کو خوب شکم سیر کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جب خوب بھر گیا تو اس نے اپنے پنجوں سے اور دانتوں سے اپنے مہمان نواز کو پھاڑ دیا (اے مخاطب) آپ نیکیاں کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ جو شخص ناشکرے اور نالائق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اس کی جزا اور اس کا بدلہ یہی ہوتا ہے۔

نالائق کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں

۱۰۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو بیان کیا سلیمان بن سلمہ حمصی نے ان کو منیع بن سری حراری نے ان کو عبداللہ بن حمید مزنی نے ان کو شریح بن مسروق ابوزکریا نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان المعروف لایصلح الا لذی دین اولذی حسب اولذی حلم

بے شک بھلائی کرنا نہیں درست ہوتا مگر دیندار کے ساتھ یا حسبی ونسبی انسان کے ساتھ یا با حوصلہ اور بردبار کے ساتھ۔
ابوزکریا کی مکتوبہ کتاب میں تھا کہ اس میں غور کیا جائے۔ یہ اسناد مجہول ہے کیونکہ اس میں بعض راوی ایسے ہیں جن کا حال معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔
اور تحقیق ہم نے اسی مفہوم کی ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔اس کی اسناد بھی ضعیف ہے۔

۱۰۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن خب بغدادی نے بخارا میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن خلف مروزی نے (ح) اور ہمیں اس کی خبر دی ابوحامد احمد بن ولید مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن خلف بن عبدالسلام مروزی نے ان کو یحییٰ بن ہشام نے ان کو ہشام بن عروہ نے۔
اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری اسفرائنی نے وہاں پر ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن سعید بن ابان نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو مسیّب بن شریک نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہنر اور کاریگری نہیں سجتی مگر صاحب شرف یا صاحب دین کے پاس۔ جیسے جسمانی ورزش اور طاقت نہیں سجتی مگر بہادر اور شریف کے ساتھ۔
یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ کے اور مسیّب کی ایک روایت میں ہے کہ ہنر نہیں فائدہ دیتے مگر صاحب عقل کے پاس یا صاحب عزت وشرف کے ساتھ یا دیندار کے ساتھ۔ جیسے جسمانی ورزش نہیں فائدہ دیتی خاندانی شریف کے ساتھی۔اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ضعفاء کی ایک جماعت نے ہشام سے۔

۱۰۹۶۹:......اور کہا گیا ہے کہ یہ عروہ ابن زبیر کے قول سے ہے ان کو لکھا علی بن مزینی نے مسیّب بن شریک کی کتاب سے لکھا ہے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے اس کے قول سے۔

عداوت کی جڑ

۱۰۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو ابوالعیناء محمد بن محمد بن قاسم نے ان کو ابن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے، ہم نے عداوت کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۱۰۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو میرے خالو ابوعوانہ نے ان کو ابراہیم بن مہدی ایلی نے بغداد میں شعر سنائے ابوالحسن قرشی نے، جن کا مفہوم یہ ہے۔
کہ آپ کسی کمینے کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں تو بے شک آپ نیکی اور شرافت کے ساتھ برا کرتے ہیں۔
بسا اوقات اچھا کام کرنا نیکی کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ جبکہ اس کے کرنے والے کی جزا اور بدلہ محض ملامت ہی ہوتی ہے۔

۱۰۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن ابوذھل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن حمدان طرائفی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ربیع بن سلیمان سے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے جب تم اللہ سے ڈرنے والے کے ساتھ نیکی اور بھلائی نہ کرسکو تو پھر اس سے کرو جو کم از کم عار سے تو ڈرتا ہے۔

ایک بوڑھی اور بھیڑیئے کا واقعہ

۱۰۹۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہوں نے ابواحمد حامد بن محمد کاغدی صوفی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن منذر نے ان کو عبدالرحمٰن بن اخی اصمعی نے ان کو بیان کیا اصمعی نے کہ ایک بستی میں داخل ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ہے، اس کے سامنے

(۱۰۹۶۸)......(۱) فی ن : (سھیل)

ایک بکری مری پڑی ہے اور بھیڑیئے کا بچہ اوپر ہے، گردن کٹا پڑا ہے۔ میں نے بڑھیا کی طرف دیکھا تو وہ بولی کیا تمہیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی ہے۔ میں نے بتایا کہ بالکل۔ بتایئے یہ کیا قصہ ہے؟ بولی نہ سنئے...... یہ بھیڑیئے کا بچہ تھا۔ ہم نے اس کو پکڑا تھا اور ہم اس کو اپنے میں لے آئے تھے۔ جب بڑا ہو گیا تو اس نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں۔ میں نے اس واقعہ پر کچھ کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ کہا آپ نے اس پر کچھ شعر کہا ہے؟ وہ بولی کہ جی ہاں۔ پھر اس بڑھیا نے شعر سنائے (مفہوم یہ ہے) تم نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں اور کئی لوگوں کو نیم بھوکا مار دیا ہے۔ حالانکہ تو تو ہماری بکریوں کے ساتھ پلا ہوا تھا۔ تجھے انہیں کی کھیری سے غذا ملی تھی اور تو ہمارے اندر رہ کر ہی پلا تھا۔ تجھے کس نے بتایا تھا کہ تیرا باپ بھیڑیا تھا۔) (حقیقت یہ ہے کہ جب مزاج گندے اور طبیعتیں فاسد ہوں تو کسی تربیت کرنے والے کی تربیت کوئی فائدہ نہیں دیتی)۔

شہادت کس امر پر دی جائے

۱۰۹۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی شاذان بغدادی نے وہاں پر ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو محمد بن سلیمان نے، ان کو عبیداللہ بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

کیا آپ سورج کو دیکھتے ہیں؟ بتایا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ اس کی مثل پر شہادت دیا کیجئے (یعنی اس طرح ظاہر باہر اور واضح امر کے بارے میں شہادت دیا کریں۔ ورنہ چھوڑ دیں۔ یعنی معاملے میں ذرا سا بھی ابہام ہو تو شہادت دینے کی جسارت نہ کریں)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

لوگ کان ہیں۔ (یعنی کان کی مثل ہیں۔ مثلاً سونے کی کان، چاندی کی کان وغیرہ وغیرہ۔) اور مٹی چھپا دینے والی ہے۔ اور برا ادب بری رگ کی مانند ہے۔ یا بری اور خراب مٹی کی مثل ہے۔

(۱۰۹۷۳)......(۱) في ن : أبا حامد أحمد)

(۱۰۹۷۴)......قال علي بن المديني : لاأعرف عبيدالله بن سلمة وهرام هذا.

ایمان کا پچھتر واں شعبہ

چھوٹوں پر شفقت کرنے اور بڑوں کی تعظیم کرنے کا باب

فرمایا کہ میں نے مذکورہ دونوں باتوں کو ایک ہی باب کے اندر ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ دونوں باتوں کا تعلق باہم مشترک ہے کیونکہ چھوٹا بڑا ہونا ایک دوسرے کی نسبت سے ہوا کرتا ہے۔ جو بڑا ہو گیا وہ کسی سے چھوٹا بھی ہوگا اور جو چھوٹا ہوگا وہ کسی سے بڑا بھی ہوگا۔ کیونکہ شفقت اور تعظیم کا معاملہ بھی دونوں انسانوں کی عمر ان کی قدر و منزلت ان کے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے ہوگا۔ جو چھوٹا ہو اس کے حال کا تقاضا ہوگا کہ اس پر ہر وہ شخص جو اس سے بڑا ہوگا وہ شفقت کرے اور جو بڑا ہوگا اس کے حال کا یہ تقاضا ہوگا کہ ہر چھوٹا اس کی تعظیم کرے۔

۱۰۹۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو حجاج بن ابو رفیع نے ان کو میرے دادا نے زہری سے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے یہ کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے اور اس میں سے ننانوے حصے اس نے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا۔ چنانچہ اسی ایک حصے سے ساری مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ یہاں تک کہ گھوڑی جو اپنے سم اپنے بچے کے اوپر سے اٹھا لیتی ہے اس ڈر سے کہیں اس کو لگ نہ جائے (وہ شفقت اور رحمت بھی اسی میں سے ہے)۔

دونوں الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ فراء نے کہا ننانوے اجزاء۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابو الیمان سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زہری سے۔

۱۰۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد بن محمد علی روذ باری نے ان کو ابو بکر محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے اور انہیں سرح نے دونوں نے کہا ان کو کہ ان کو سفیان نے ابن ابو نجیح سے اس نے ابن عامر سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ اس کو روایت کرتے ہیں، کہا ابن سرح نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۰۹۷۷:..... اس کو روایت کیا ہے حمیدی نے سفیان سے اس نے ابن ابو نجیح سے اس نے عبداللہ بن عامر سے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عامر سے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ جانے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ابو نجیح سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ مروی ہے عبداللہ بن عامر یحصبی سے، اس نے عبداللہ بن عمرو سے، وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس کے بعد گمان کیا گیا کہ وہ عبداللہ بن عامر یحصبی ہے۔ حالانکہ اس میں یہ غلط کہا گیا ہے۔ بلکہ وہ شخص عبیداللہ بن عامر مکی ہے اور وہ تین بھائی ہیں۔

۱۰۹۷۸:..... اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۹۷۹:...... مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے، ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو عبداللہ بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوصخر بن قسیط نے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۰۹۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے، ان کو محمد بن موسیٰ باشانی نے، ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو لیث نے عبدالملک سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: نہیں ہے ہم میں سے، جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے کا حق نہیں پہچانتا اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا۔

عبدالملک وابن ابوبشیر سے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شریک نے لیث سے اور اس کو روایت کیا ہے جریر نے لیث سے اس نے عبدالملک سے اس نے سعید بن حبیب سے اور عکرمہ سے۔

۱۰۹۸۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مطر الاعنق نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انس بڑے کی تعظیم کیجئے اور چھوٹے پر رحم کھائیے۔ آپ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

۱۰۹۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو احمد بن مرشد نے اس نے خالد بن خداش سے اس نے زائدہ بن ابورقاد سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے ہم میں سے جو نہیں شفقت کرتا ہے ہمارے چھوٹوں سے اور نہیں تعظیم کرتا ہمارے بڑوں کی۔

مؤمن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے

۱۰۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد الفامی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان کو حسین بن ضمیرہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کوئی مؤمن مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک دوسرے مؤمن کے لئے وہ کچھ نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

سفید بالوں والے کا اکرام کرنا

۱۰۹۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو حسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو تمام بن بزیع نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی میں سے اکرام واحترام عطا کرنا ہے سفید بالوں والے مسلمانوں کی۔

۱۰۹۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن

(۱۰۹۸۳)......حسين بن ضميرة هو حسين بن عبدالله بن ضميرة له ترجمة في الجرح والتعديل.

(۱۰۹۸۲)......زائدة بن أبي الرقاد الباهلي أبومعاذ البصري الصير في منكر الحديث (تقريب)

اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ حرانی نے کہاان کوعیسیٰ بن یونس نے ان کو بدر بن خلیل کوفی اسدی نے ان کوسلمہ بن عطیہ فقیمی نے ان کوعطاء بن ابورباح نے ان کوابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز ہے بندوں پر بوڑھے مسلمان کا اکرام ملحوظ رکھنا اور قرآن کی رعایت وحفاظت کرنا۔ جس کی اللہ حفاظت فرمائے اور امام کی اطاعت کرنا یعنی انصاف پرور (امام اور خلیفہ کی)۔

۱۰۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان نے ان کوابومحمد جعفر بن احمد بن عمر وقاری نے ان کوابوالازھر نے ان کوعبداللہ بن حران نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کوابوبکر بن داسہ نے ان کوابوداؤد نے ان کواسحق بن ابراہیم صواف نے ان کوعبداللہ بن حران نے ان کوعوف بن ابوجمیلہ نے ان کوزیاد بن مخراق نے ابوکنانہ سے ان کوابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑائی اور عظمت عطا کرنا ہے صاحب سفید بال مسلمان کا اکرام کروانا اور عامل بالقرآن کا اکرام جو قرآن میں غلو نہیں کرتا اور حسد سے تجاوز بھی نہیں کرتا اور نہ ہی قرآن سے دور ہوتا ہے اور انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

۱۰۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے اس نے ابوسعید بن اعرابی سے اس نے یحییٰ بن ابوطالب سے اس نے عبدالوھاب سے اس نے نہاش بن فہم سے اس نے حسن بن مسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے جلال اور بزرگی کی تعظیم میں سے ہے، اس مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو چکے ہوں۔

میں نے اس کواسی طرح پایا ہے حسن بن مسلم سے، اس کے ساتھ میں نے مجاوزت نہیں کی۔

۱۰۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کوابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کومحمد بن ایوب بجلی نے مقام رائے میں ان کوعلی بن محمد طنافسی نے ان کووکیع نے ان کوابومعشر مدنی نے ان کوسعید مقبری نے ان کوابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے اسلام میں کسی ایسے مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو گئے ہوں اور بے شک یہ بھی اللہ کے اجلال کی تعظیم میں سے ہے انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

وقار کی علامت

۱۰۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوحسن بن محمد بن اسحاق نے ان کوابوعثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں وقار کی علامت ہیں۔ بڑے کی تعظیم کرنا، چھوٹے پر ترس کھانا اور شفقت کرنا اور گھٹیا انسان پر حوصلہ اور بردباری کرنا۔

تین شخصوں کے لئے مجلس میں توسیع کی جائے

۱۰۹۹۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کواحمد بن عبید صفار نے ان کواحمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار کوفی نے کوفے میں، ان کوابن ابوفدیک نے ان کوضحاک نے اس شخص سے جس نے اس کوخبر دی ہے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلس میں توسیع کی جائے مگر تین شخصوں کے لئے بڑی عمر والے کے لئے اس کی بڑی عمر کی وجہ سے اور صاحب علم کے لئے اس کے علم کی وجہ سے اور صاحب اقتدار کے لئے اس کی حکومت کی وجہ سے۔

۱۰۹۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کوعبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کویعقوب بن سفیان نے ان کو یزید بن بیان عقیلی نے ان کوابوخالد فرید نے ان کوابورجال انصاری نے۔ (ح)

(۱۰۹۸۸)......(۱) فی ن: (الجبلی)

۱۰۹۹۲:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے انکو ابوالحسین احمد بن عثمان یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان ابوخالد معلم نے۔

۱۰۹۹۳:......اور ہمیں خبر دی امام ابواسحٰق اسفرائنی نے، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان معلم نے ان کو ابورجال نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اکرام کرتا کوئی نوجوان کسی بوڑھے بزرگ کا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی ایسے شخص کو مقرر کردے گا جو اس کے بڑھاپے کے وقت اس کا اکرام کرے گا اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔ وہ شخص جو اکرام کرے گا اس کا اس کی بڑی عمر میں۔

۱۰۹۹۴:......اور ہم سے روایت کی ہے حدیث قسامہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑوں سے بڑوں سے یعنی تم میں سے جو بڑی عمر والے ہوں ان سے ہم کلامی کیجئے۔

۱۰۹۹۵:......اور فرمایا حدیث امامہ میں نماز کے بارے میں جب نماز کا وقت ہوجائے چاہئے کہ کوئی بھی تم میں سے اذان دے دیا کرے اور چاہئے کہ تم میں سے وہ امامت کرے جو بڑا ہو تم میں سے۔

۱۰۹۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے قیس سے اس نے ابن ابولیلی سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں قبیلہ جھینہ کا وفد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ایک لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جائیے بڑا کہاں ہے؟ (یعنی بڑا بات کرے)۔

معزز آدمی کا اکرام کیا جائے

۱۰۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدمیک نے اور محمد بن سلیمان حضرمی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن ابوخلف نے ان کو حصین بن عمر احمش نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس چیز کے لئے آئے ہو اے جریر؟ میں نے بتایا اس لئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے چادر پھینکی۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جس وقت تمہارے پاس تمہاری قوم کا کوئی شریف اور معزز آدمی آیا کرے تو اس کا اکرام کیا کرو۔ یہ الفاظ ابن ابودمیک کی روایت کے ہیں اور وہ مکمل روایت ہے۔

۱۰۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی شاذان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصفوان نصر بن فدیک بن نصر بن سیار سے حفص بن غیاث سے اس نے معبد بن خالد سے اس نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ جریر بن عبداللہ داخل ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، لوگ اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے، کسی نے مجلس میں وسعت نہ کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنی چادر (پھینک کر فرمایا) کہ اس پر بیٹھ جائیے۔ چنانچہ جریر نے چادر کو اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ لیا اور اسے چوم کر سینے سے لگالیا۔ پھر اپنی پیٹھ پر ڈال لیا اور کہا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرے یا رسول اللہ جیسے آپ نے میرا اکرام کیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور یوم آخرت کے ساتھ تین بار فرمایا جب تمہارے

(۱۰۹۹۳)......أخرجه الترمذي في البر والصلة (۷۵) من طريق يزيد بن بيان العقيلي. به وقال: حسن غريب لانعرفه إلا من حديث يزيد بن بيان.

پاس تمہاری قوم کا کوئی معزز آدمی آجائے تو اس کو چاہئے کہ اس کا اکرام کرے اور اس کی تعظیم کرے۔

۱۰۹۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو حمدان بن اسد بجلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عمار موصلی نے (ح) اور ہمیں خبر دی حضرمی نے اور عمری نے دونوں نے کہا کہ ان کو مسروق بن مرزبان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے اسامہ بن زید سے اس نے عمر بن مخراق سے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ کے پاس ایک آدمی کا گذر ہوا جو صاحب صورت و وجاہت تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور وہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا۔

۱۱۰۰۰:...... اور اسے روایت کیا یحییٰ بن یمان نے اسی طرح سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے میمون بن ابی شبیب سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور وہ بھی مرسل ہے۔

۱۱۰۰۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن خالد ذھلی نے ان کو سعید بن واصل طفاوی نے ان کو شعبہ نے یونس بن عبید سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جریر میرے ساتھی بنے اور وہ میری خدمت کرنے لگ گئے اور فرمایا کہ میں نے انصار کو دیکھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ کرتے ہوئے اس کے بعد جب بھی ان میں سے جس کو دیکھ لیتا ہوں اس کی خدمت کرتا ہوں۔

۱۱۰۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمر اور محمد بن عرعرہ بن برمد نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ مزکی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے (ح)۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابوسہل مہرانی نے اور ابونصر بن قتادہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن منصور قاضی نے انہوں نے فرمایا کہ پڑھا گیا ابومسلم پر ان کو محمد بن عرعرہ نے ان کو شعبہ نے انہوں نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ کی صحبت اختیار کی اور وہ میری خدمت کرتے رہے حالانکہ وہ مجھ سے بڑے تھے۔ پھر راوی نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ اس میں یوں مذکور ہے کہ کیا میں اس کا اکرام نہ کروں؟ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کان اکبر و اسن منی اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے و کان اکبر و اسن منی اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے و کان اکبر منی السن۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عرعرہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے بندار اور ان کے ماسوا دیگر نے ابن عرعرہ سے اس نے شعبہ سے۔

۱۱۰۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمدؒ نے انکو عمر بن ابوخلیفہ نے ان کو ابوبدر نے ثابت بنانی سے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ ایک لڑکے تھے (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کوئی حلقۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے لئے جگہ نہیں چھوڑتا تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے اٹھالئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کی رضا کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ

(۱۰۹۹۹)......(۱) فی ن : (والعمری)

(۱۱۰۰۱)......أخرجه البخاری فی الجهاد (۷۰) ومسلم فی الفضائل (۱۹۱) من طریق شعبة. به.

وانظر الأربعون الصغری للمصنف (۱۱۵) بتحقیقی.

(۱۱۰۰۳)......(۱) فی الأصل عمران بن خلیفة.

وأخرجه البزار (۲۳۴۹. کشف الأستار) من طریق (عمر بن أبی خلیفة). به.

وقال الهیثمی : عمر بن أبی خلیفة لم أعرفه.

آپ سے راضی ہو چکے ہیں۔
کہتے ہیں اس کے بعد اس نوجوان کی مدینے میں اپنی ایک شان ہوا کرتی تھی۔

برکت بڑوں کے ساتھ ہے

۱۱۰۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر احمد بن علی القامی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو حیوۃ نے اور ابن ابوالسری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ولید بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے خالد حذاء سے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البرکۃ مع اکابرکم. برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

۱۱۰۰۵:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو وارث بن عبید اللہ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن مہران حذاء نے پس اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل ذکر کیا۔

۱۱۰۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ھثیم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو خالد حذاء نے عکرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پلانا چاہتے تو فرماتے تھے۔ ابدأ وا بالاکابر. بڑوں سے شروع کرو۔ اور فرمایا کہ بالاکبو. بڑے سے شروع کرو۔
اسی طرح راوی نے اس کو ذکر کیا ہے بطور مرسل روایت کے انہیں الفاظ کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے۔ عبیداللہ بن تمام نے۔ اور وہ قوی راوی نہیں ہے وہ روایت کرتے ہیں خالد سے انہیں الفاظ کے ساتھ بطور موصول روایت کے۔

۱۱۰۰۷:...... ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عمرو بن حفص حربی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن تمام نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ و بالاکابر. اس نے شک ذکر نہیں کیا۔ اور اس بارے میں صحیح روایت عبدان کی ہے ابن مبارک سے۔

قیس بن عاصم کی بیٹوں کو وصیت

۱۱۰۰۸:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابوعامر نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطرف بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حکیم بن قیس بن عاصم سے یہ کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اے بیٹو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ بے شک لوگ جب اپنے بڑوں کو سردار بناتے ہیں تو اس کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتے ہیں تو یہ بات ان کے لئے ہلاکت ہوتی ہے ان کے مشکلات کے وقت۔ لازم کر لو تم مال کو اور اس کی تیاری کو کیونکہ وہ سخی کی آرزو ہے۔ اور اسی کے ذریعے علم حاصل ہوتا لئیم اور کمتر کے بارے میں۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مانگنے سے بے شک یہ آخری کمائی ہے انسان کی، اور مجھ پر بین نہیں کرنا (میری موت کے وقت) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جہاں میرے دفن کی جگہ بکر بن وائل کو معلوم نہ ہو سکے بے شک میں نے جاہلیت میں ان کے ساتھ دشمنیاں کی تھیں۔

حرمت کی تعظیم

۱۱۰۰۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن زکریا ادیب نے اس کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو جریر نے یزید بن ابوزیاد سے اس نے عبدالرحمٰن بن سابط سے اس نے عیاش بن ابوربیعہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے

(۱۱۰۰۷)......(۱) فی ن : عبدان.

جب تک حرمت کی تعظیم کرتے رہیں گے اور جب حرمت کو ضائع کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔ ابو علی نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہے۔ عبدالرحمٰن بن سابط نے عیاش بن ابو ربیعہ کو نہیں پایا۔

صنعت کے ساتھ برکت

۱۱۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ زبدی نے ان کو یعقوب بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ سلمان ٹوکریاں بنانے کا کام کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے سلمان کیا میں بھی آپ کے ساتھ کام کروں؟ اس نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کام کیا مگر وہ سلمان کے کام جیسا نہیں تھا کہتے ہیں کہ لوگ سلمان کے پاس آتے اور پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کے بارے میں اور اسی کو خرید کرتے تھے۔

ہمارے شیخ ابو عبداللہ نے کہا۔ کہ یہ روایت غریب الاسناد اور غریب المتن ہے۔

اور اس روایت میں اس مسئلے پر دلیل ہے کہ جو شخص کسی کی صنعت کے ساتھ برکت تلاش کرے اور اس کو متبرک سمجھے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اس کی قیمت سے زیادہ قیمت کے ساتھ اس کو خرید کرے۔

اپنے عیال کے ساتھ مہربانی کرنا

۱۱۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے عمرو بن سعید سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عیال کے ساتھ زیادہ مہربان ہو وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم عوالی مدینہ میں دودھ پیتے ان کی دودھ پلانے والی دائی وہیں رہتی تھی اور وہ لوگ لوہار کا کام کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تو ہم بھی ساتھ ہوتے تھے ایک مرتبہ گئے اور اس گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا کیونکہ آپ کا دودھ پلانے والا لوہار تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کو اٹھاتے تھے اس کو پیار کرتے تھے پھر واپس آجاتے تھے۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ جب ابراہیم بن رسول کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہو گیا ہے بے شک اس کے لئے دودھ پلانے والیاں مقرر ہیں جو اس کے رضاع کو مکمل کر رہی ہیں جنت کے اندر۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر وغیرہ اسماعیل بن علیہ سے۔

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۱۱۰۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اقرع بن حابس وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا۔ انہ لا یرحم من لا یرحم بیشک اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو رحم نہیں کرتا۔

(۱۱۰۱۱)......أخرجه مسلم فی الفضائل (۱۵)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۱۱۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن ایوب بن احمد طبرانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو ہم تو ان کو بوسہ نہیں دیتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس بات کا مالک ہوں اگر اللہ نے تیرے دل سے شفقت کھینچ لی ہے۔

بچوں کے ساتھ شفقت

۱۱۰۱۴:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نومولود بچے لائے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھجور چبا کر تالوں پر لگاتے تھے۔ اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر ہو اور میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ۔

حدیث اول کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن یوسف فریابی سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے اور بخاری و مسلم نے دوسری حدیث کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

۱۱۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعمرو بن محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث نے سعید مقری سے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے اس نے سنا ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اور انہوں نے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو اٹھا رکھا تھا جب کہ اس کی والدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور امامہ بچی تھی۔ ابوقتادہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور امامہ آپ کی گردن پر تھی جب آپ رکوع کرتے تھے اس کو نیچے بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو اٹھا لیتے تھے اور اس کو اپنے کندھے پر لوٹا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز اسی حالت میں پوری کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے۔

۱۱۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو خبر دی یونس بن بکیر نے ان کو حسین بن واقد مروزی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک حسن اور حسین سامنے آگئے ان دونوں کے جسم پر سرخ رنگ کی قمیصیں تھیں چلتے اور پھسلتے ہوئے آرہے تھے جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ منبر سے اتر کر ان کے پاس گئے اور ان دونوں کو لے لیا اس کے بعد منبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے ایک کو ایک طرف سے دوسرے کو دوسری طرف سے بٹھایا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ انما اموالکم واولادکم فتنۃ یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں۔ میں نے جب ان کو دیکھا کہ دونوں بچے چلے آرہے ہیں تو میں صبر نہیں کرسکا بلکہ میں نے اپنی بات کاٹ دی اور ان کی طرف اتر کر چلا گیا۔

۱۱۰۱۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو عبداللہ بن عثام بن حفص بن غیاث نے ان کو علی بن حکیم اودی نے ان کو شریک نے ان کو عباس بن ذریح نے بہی سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں اسامہ بن زید دروازے کی دہلیز پر پھسل پڑے اور ان

کے چہرے پر زخم آ گیا بس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ عائشہ سے کہ اس کے چہرے سے یہ تکلیف دہ چیز صاف کردے گویا کہ میں اس سے اذیت محسوس کررہا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس کے چہرے کو پونچھ کر صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا اور اس کو کپڑے پہناتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچہ نفقہ دیتا۔

۱۱۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے اور صنعانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابوغسان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے بے شک حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے یکا یک ایک عورت ان سے اپنی بکری کا دودھ نکال رہی تھی۔ وہ دوڑی دوڑی آئی اس نے قیدیوں میں ایک بچے کو پایا اس کو جلدی سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا اور اس کو دودھ پلانے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کی ہرگز نہیں اللہ کی قسم یہ ایسا نہیں کر سکے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں کے ساتھ جس قدر یہ اپنے بچے کے ساتھ شفیق ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سعید بن ابومریم سے۔

۱۱۰۱۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو عبداللہ بن ابوبکرہ نے یہ کہ عروہ بن زبیر نے اس کو خبر دی کہ عائشہ زوجہ رسول فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے مجھ سے کھانے کے لئے کچھ مانگا مگر میرے پاس سے اس کو کچھ نہ مل سکا سوائے کھجور کے ایک دانے کے میں نے اس کو وہی ایک دانہ دے دیا اس نے اس کو لے کر آدھا آدھا کر کے ان دونوں لڑکیوں کو دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا اس کے بعد وہ اٹھ کر چلی گئی اور اس کی بیٹیاں بھی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں نے ان کو یہ خبر سنائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرے وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابوالیمان سے اور مسلم نے دارمی سے اس نے ابوالیمان سے۔

۱۱۰۲۰:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے اور محمد بن اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو ابن الہاد نے یہ کہ زیاد بن ابوزیاد مولیٰ بن عیاش نے اس کو حدیث بیان کی ہے عراک بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن عبدالعزیز سے وہ سیدہ عائشہ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی اس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اس کو کھانے کے لئے تین دانے کھجور کے دیئے اس نے ایک ایک دانہ دونوں بیٹیوں کو دے دیا اور تیسرا دانہ خود کھانے کے لئے منہ کے قریب کیا ہی تھا کہ دونوں نے وہ دانہ مانگ لیا چنانچہ اس نے وہ دانہ بھی آدھا آدھا کر کے ان دونوں کو دے دیا جس کو وہ خود کھانا چاہتی تھی مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی جو اس نے کیا تھا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ نے اس عورت کے لئے اس عمل کے بدلے میں جنت واجب کردی ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اس کو جہنم سے آزاد کردیا ہے اس کے بدلے میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

۱۱۰۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق صنعانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہا قواریری نے ان کو ابومعشر براء نے ان کو حسن بن وقاص نے ان کو حدیث بیان کی ان کی لونڈی مزینہ بنت سلیمان نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ نے اس عورت کے لئے جنت ھبہ اور عطیہ کر دی ہے کھجور کے اس دانے کے بدلے میں جس کو اس نے دو بیٹیوں کے مابین چرا تھا۔

۱۱۰۲۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن صقر نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایک شخص حسن بن علی سے زیادہ رسول کے ہم شکل نہیں تھا۔ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا بیٹا بھی اس کے پاس آ گیا۔ اس شخص نے اس کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھالیا۔ پھر اس کی بیٹی بھی اس کے پاس آ گئی اس نے اس کو بھی پکڑ کر بٹھا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے دونوں کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا؟

بیٹی اور بہنوں کی پرورش پر اجر

۱۱۰۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن عبداللہ حرار نے ان کو ابوہمام نے ان کو ان کے والد نے ان کو خبر دی زیاد بن خیثمہ نے زید بن علی سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
نہیں ہے کوئی ایک شخص میری امت میں سے جو اپنی تین بیٹوں کی عیالداری کرتا ہے ان کو پالتا ہے۔ یا تین بہنوں کا کہا تھا پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے مگر وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جاتی ہیں۔

۱۱۰۲۴:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مطر بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں زید بن علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک بوڑھے آدمی کا گذر رہوا جس کو شرحبیل بن سعد کہتے تھے۔ زید نے اس سے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین کے پاس (یعنی امیر مدینہ) میں نے اس کو حدیث بیان کی ہے تو اس نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث حق ہے (یعنی سچی ہے تو یہ میرے ہاں سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔
وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث لوگوں سے بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان دو بیٹیوں کو پالیتا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے جب تک وہ اس کے پاس رہتی ہیں یا وہ جب تک ان کے ساتھ رہتا ہے وہ اس کو جنت میں داخل کر دیتی ہیں۔

۱۱۰۲۵:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن شجاع صوفی نے ان کو ابوبکر انباری نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو عفان نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا علی بن زید سے کہ کیسے ہے حدیث؟ کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں؟
اس نے کہا کہ محمد بن منکدر نے زعم کیا ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے اس کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں جو ان کی عیالداری کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرے اور ان پر شفقت کرے تحقیق اس کے لئے قطعی طور پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔
چنانچہ ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر دو بیٹیاں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دو بیٹیاں ہوں جب بھی

(۱۱۰۲۴).....(۱) فی ن: (أمیر المدینة)

(۱۱۰۲۵).....(۱) فی ن: (عثمان) (۲).....فی ن: (یزید) (۳).....فی الأصل کما لو کانت (یسولهن)

یہی بات ہے۔

یتیم کی پرورش کی فضیلت

۱۱۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعمرو نے اور محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابویعلی نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو ابن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دوانگلیوں کی طرح ہوں گے۔اس طرح پر اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر فرمایا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا عبداللہ بن عبدالوہاب سے اس نے عبدالعزیز بن ابوحازم سے۔

۱۱۰۲۷:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے صفوان بن سلیم سے ان کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا یتیم اس کا اپنا عزیز ہو یا غیر ہو ان دوانگلیوں کی طرح ہوں گے جب وہ شخص تقویٰ اختیار کرے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

۱۱۰۲۷:......(مکرر ہے) اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے صفوان بن سلیم سے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا فرمایا کہ اس کے مثل ہے جو دن بھر روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ابواویس سے اس نے مالک سے۔

۱۱۰۲۸:......اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے صفوان بن سلیم سے اس نے ایک عورت سے اس کو انیسہ کہتے ہیں۔اس نے ام سعید بنت مرہ فہری سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم ان کا اپنا ہو یا غیر ہو جنت میں ان دوانگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔سفیان نے ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کیا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۱۰۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے بطور املاء کے ان کو ابومسلم نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ثور بن زید سے اس نے ابوالغیث سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بیوہ مسکینوں کی سرپرستی کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جیسا ہے اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ یوں فرمایا تھا کہ اس کی مثال ان راتوں کو قیام کرنے والے جیسی ہے جو قیام ختم نہ کرے اور اس روزے دار کی سی ہے جو کبھی روزہ ترک نہ کرے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا اور مسلم نے صحیح میں قعنبی سے۔

۱۱۲۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحٰق بن عیسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے ثور سے ان کو ابوالغیث نے اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(۱۱۰۲۷)......(۱) فی أ: (والذی یلی)

یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم ان کا اپنا ہو یا غیر ہو۔ دونوں جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے حضرت مالک نے سبابہ اور وسطیٰ انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے اسحٰق بن عیسیٰ سے۔

۱۱۰۳۱:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفیٰ سے اس نے مالک بن عمر قشیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کی گردن آزاد کرے وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے بدلے میں آزاد ہوگی اس کی ہڈیوں میں سے اور جو شخص اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پالے پھر اس کی معرفت نہ ہو سکے اللہ اس کو اپنی رحمت سے بعید رکھے۔ اور جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ ملالے اپنے دو مسلمان والدین کے ساتھ۔ کھانے میں پینے میں یہاں تک کہ وہ یتیم کو بے فکر کردے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

۱۱۰۳۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی فضیل کے سامنے اس نے ابوجریر سے یہ کہ یہ اس کی احادیث میں سے سب سے زیادہ نافع ہے جس کو انہوں نے عبداللہ بن عمر سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی ایک عورت کی مزاج پرسی کی تھی آپ نے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں گمان کرتی مگر اسی تکلیف کا جو میرے ساتھ ہے (یا یوں کہا کہ یہ میرے اپنے عمل کی وجہ سے تکلیف ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت فرمائی کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے سے قبل یا تو کسی یتیم کی پرورش کریں یا کسی غازی اور مجاہد کے لئے اس کے جہاد کی تیاری کروائیں۔

بچہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا

۱۱۰۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابومحمد زبیری نے ان کو یحییٰ بن ابوالہیثم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن عبداللہ بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں بیٹھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور میرا نام یوسف رکھا تھا۔ اس کے متابع بیان کی ہے ابونعیم نے یحییٰ سے اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اس پر شفقت کرتے ہوئے اگرچہ اس کا باپ زندہ ہو۔

۱۱۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ایک آدمی سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی اپنی دل کے سخت ہو جانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو آپ مسکینوں کو کھانا کھلایئے اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریں۔

۱۱۰۳۵:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے محمد بن واسع سے اس نے ابودرداء سے اس نے لکھا حضرت سلیمان کے پاس کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے دل کے سخت ہو جانے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۱۰۳۱)......(۱) فی ن : (زادة)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرئیے اور اس کو کھانا کھلائیے۔

۱۱۰۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زمر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کے لئے ہر اس بال کے بدلے میں ایک نیکی ہوگی جن کے اوپر اس کا ہاتھ جائے گا جو شخص یتیم لڑکی یا لڑکے اپنے یا غیر کے ساتھ حسن سلوک کرے گا میں اور وہ جنت میں ایسے ہوں گے اپنی دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۱۰۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوالفتح بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابوالولید بن برد نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو ذکر کیا ہے مالک نے یحییٰ بن محمد بن طحلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے گھروں میں اللہ کے نزدیک محبوب اور پیارا گھر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی یتیم پرورش پاتا ہو اور اس کا اکرام کیا جاتا ہو۔

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جائے

۱۱۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن بشران نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم جہنی نے ان کو مالک بن انس نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تمہارے گھروں میں سے بہتر گھر وہ ہوتا ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جائے۔ اسی روایت میں حنینی مالک سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی نصیحت

۱۱۰۳۹:...... ہمیں خبر دی قاضی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو خبر دی احمد بن محمد دین خرزاد کازرونی نے مقام اہواز میں ان کو ابراہیم بن شریک نے ان کو احمد بن فضل نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابزی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے تھے۔ یتیم کے لئے بمنزلہ اس کے شفیق باپ کے ہو جائیے۔ اور یقین جانیئے کہ آپ جیسا بوئیں گے ویسی ہی کاٹیں گے۔ اور بے شک نیک عورت اپنے شوہر کے لئے اس بادشاہ کی طرح ہے جس نے سنہری پانی چڑھایا ہوا تاج پہن رکھا ہو۔ اور یقین جانئے کہ گندی عورت اپنے شوہر کے لئے بوڑھے اور ضعیف آدمی کی پیٹھ پر بھاری بوجھ کی مثل ہے۔ اور یقین جانئے کہ احمق آدمی کو خطبہ دینا اور نصیحت کرنا قوم میں ایسے ہے جیسے میت کے سرہانے گانا گانے والا اور آپ اللہ کی پناہ مانگئے ایسے ساتھی کے بارے میں جب آپ کو یاد ہو تو آپ کی مدد نہ کرے اور جب آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد نہ دلائے۔ کہیں فقر قبیح ہوتا ہے غنیٰ کے بعد اور اس سے زیادہ قبیح گمراہی ہوتی ہے ہدایت کے بعد۔

۱۱۰۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق دلبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ابی اسحاق سے اس نے عبدالرحمٰن ابن ابزی سے یا ابن ابی لیلیٰ سے کہا: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا یتیم نے، کے شفیق باپ کی طرح ہو جائیے پھر بقیہ حدیث ذکر کی سوائے اس کے کہ جمال کے بارے میں کہا کالملک المتوج شیخ کبیر نے کیا اور یہ اضافہ کیا کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کر اس لئے کہ یہ آپس کی دشمنی پیدا کرتا ہے اور جہالت کے بعد علم کیا ہی اچھا ہے اور مالداری کے بعد تنگدستی کتنی بری ہے اور ہدایت کے بعد گمراہی کتنی بری ہے۔

یتیم کی پرورش پر ہر بال کے بدلہ نیکی ہے

۱۱۰۴۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد قاضی نسوی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ابوالورقاء نے ان کو عبداللہ بن ابواوفیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک لڑکا آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری ماں بیوہ ہے آپ ہمیں کھانے کے لئے کچھ دیجئے اللہ آپ کو کھلائے گا جو اس کے پاس ہے

(۱۱۰۳۹)......(۱) فی أ: (شریک بن الفضل)

حتیٰ کہ آپ خوش ہوجائیں گے۔عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یتیم نے کتنی اچھی بات کہی ہے۔
اے بلال ہمارے گھر میں جائیے اور ان کے پاس کھانے کے لئے جو کچھ موجود ہو لے آئیے چنانچہ حضرت بلال گئے اور کھجور کے اکیس دانے لے آئے اور لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی پر رکھ دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں سے اس کے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ہم اس ساعت کو دیکھ رہے تھے کہ بے شک آپ ہر اس یتیم کے لئے برکت کی دعا کر رہے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا کہ اس میں سے سات دانے تیرے لئے ہیں اور سات دانے تیری والدہ کے لئے ہیں اور سات دانے تیری بہن کے لئے ہیں۔ایک دانہ عشاء کے وقت کھانا اور ایک دانہ صبح کھانا۔لڑکا واپس چلا گیا یہ لڑکا مہاجرین میں سے تھا وہ جانے لگا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ لیا اور کہنے لگے اے لڑکے اللہ تعالیٰ تیری یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک جانشین بنائے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو اشارہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی جب کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی عطا کرتا ہے اور ہر بال کے بدلے میں اس کی ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

۱۱۰۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواحمد محمد بن احمد بن شعیب عدل نے ان کو علی بن عبدالرحیم صفار نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو عبدالسلام بن نہشل نے اپنے والد سے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے پاس ایک لڑکا آیا اور آ کر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یتیم ہوں اور میری ایک یتیم بہن ہے اور میری والدہ بیوہ ہے آپ ہمیں کچھ کھلائیے اس میں سے جو اللہ نے آپ کو کھانے کو دیا ہے اللہ آپ کو کھانے کو دے گا اس میں سے جو اس کے پاس ہے یہاں تک کہ آپ خوش ہوجائیں گے۔چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیس کھجوریں منگوائیں اور فرمایا کہ اس میں سے سات تیرے لئے ہیں اور سات تیری بہن کے لئے ہیں اور سات تیری والدہ کے لئے ہیں حضرت معاذ بن جبل نے اٹھ کر اس یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اللہ تعالیٰ آپ کی یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک نائب اور جانشین بنائے وہ لڑکا مہاجرین کا تھا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ میں نے تمہیں یہ سب کرتے ہوئے دیکھا اور تیری یہ شفقت دیکھی تم میں سے جو آدمی کسی یتیم کی سرپرستی قبول کرے گا اور اپنی ذمہ داری احسن طریقے پر پوری کرے گا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھے گا اور ہر بال کے بدلے میں ایک گناہ مٹائے گا اور ہر بال کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

۱۱۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو حسین بن علی سری نے ان کو احمد بن حسن لیثی نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبدالمجید بن ابوعیسیٰ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ ایک لڑکا رسول اللہ کے پاس آ کر رکا مسجد کے اندر اور کہنے لگا السلام علیک یارسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری بیوہ ماں ہے مسکین ہے اور بیوہ بہن ہے وہ بھی مسکین ہے۔اللہ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی دیجئے اللہ تعالیٰ اپنی رضا میں زیادتی کرے یہاں تک کہ آپ راضی ہوجائیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے ایسا کلام دوبارہ کہئے تیری زبان سے یہ کلمے اچھے لگے ہیں چنانچہ اس لڑکے نے اپنے الفاظ دہرائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لے آؤ آل رسول کے گھر میں جو کچھ ہے۔کہتے ہیں ایک تھال لایا گیا اس میں ایک مٹھی بھر سے زیادہ یا مٹھی سے کم کھجوریں تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ یہ لے جائیے اس میں تیرے لئے اور تیری والدہ اور تیری بہن کے لئے صبح کی خوراک

(۱۱۰۴۱)......(۱) فی أ (اللتمر) (۱۱۰۴۳)......(۱) فی أ : (بحفنة)

ہے اور میں دعا کے ساتھ تیری مدد کروں گا ان کے معاملے میں لڑکے نے وہ کھجوریں اٹھائیں اور نکل گیا جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچا تو حضرت سعد بن ابووقاص ان کو ملے انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے معلوم نہیں کہ اس نے بھی کچھ دیا اس کو یا نہیں۔

محمد بن ابوطلحہ کہتے ہیں کہ بس وہیں سے سنت جاری ہوگئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی۔

۱۱۰۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو حجر بن حارث غسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عوف قاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن بشر بن غزیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شہید ہوگئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے تو میں رو رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تسلی دی اور فرمایا چپ ہوجائیے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں آپ کا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہیں۔

میں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہوجائیں۔

اہل جنت تین طرح کے ہیں

۱۱۰۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے عیاض بن حمار سے یہ کہ اللہ کے نبی نے فرمایا۔ کہ اہل جنت تین طرح کے ہیں ایک تو صاحب اقتدار انصاف پرور دوسرا صدقہ کرنے والا مالدار۔ تیسرا مہربان نرم دل آدمی جو ہر رشتے دار کے ساتھ نرمی کرے اور مسلمان فقیر پاک دامن سوال سے بچنے والا صدقہ کرنے والا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے

۱۱۰۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اسماعیل سے۔

۱۱۰۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے اس نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا عبداللہ بن عمیرہ سے وہ اعشی نابینا کا خادم تھا جاہلیت میں وہ حدیث بیان کرتا ہے کہ اس نے سنا جریر بن عبداللہ وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کی میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا اور فرمایا کہ (کہ صرف اسلام پر نہیں) بلکہ اسلام کے ساتھ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی اور فرمایا کہ بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۱۰۴۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم بن حبیب بن مہران عبدی نے ان کو سفیان بن عینیہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوقابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے تم لوگ اہل زمین پر رحم کرو تمہارے اوپر وہ رحم کرے گا جو آسمانوں میں ہے۔

(۱۱۰۴۵)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۱۰۷۹)

رحمت وشفقت بد بخت کے دل سے نکال دی جاتی ہے

۱۱۰۴۹:......ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبید اللہ بن عبد اللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حوضی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا منصور نے ابو عثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم صادق مصدوق سے صاحب اس حجرہ سے فرماتے تھے کہ شفقت ورحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بد بخت کے دل سے۔

۱۱۰۵۰:......ہمیں خبر دی طلحہ بن علی بن صقر بغدادی نے بغداد میں۔ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن ماہان نے ان کو عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا منصور نے کہ اس نے سنا ابو عثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہین ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا صادق مصدوق صاحب اس حجرہ مبارکہ سے فرمارہے تھے کہ رحمت نہیں نکال دی جاتی مگر بد بخت شقی کے دل سے۔

۱۱۰۵۱:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا انہوں نے اور میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا کہ سنا عثمان نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صاحب اس حجرہ صادق مصدوق ابو القاسم سے وہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بد بخت کے دل سے۔

۱۱۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو الیمان نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو حبان بن زید شرعبی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ رحم کرو تمہارے اوپر بھی رحم کیا جائے گا۔اور تم لوگ معاف کیا کرو تمہارے لئے بھی معافی دی جائے گی۔ ہلاکت ہے سخت گوئی سے ذلیل کرنے والے کے لئے اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو اصرار کرتے ہیں اس فعل پر جو وہ انجام دیتے ہیں اور حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

۱۱۰۵۳:......ہمیں خبر دی عبد الرحمٰن محمد بن عبد اللہ سراج نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو ابو عبد اللہ بوشنجی نے ان کو ابو القاسم عامر بن زربی سے اس نے بشر بن منصور سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اس وقت جب آپ کی وفات آن پہنچی تھی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں تین بار فرمایا اللہ سے ڈرو ان لوگوں کے بارے میں جن کے مالک بنے ہیں تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی غلاموں کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کمزوروں کے بارے میں بیوہ عورت ہوئی یتیم بچے ہوئے۔اور اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں۔

آپ یہ آخری الفاظ بار بار دہرانے لگے۔اور وہ فرمارہے تھے۔الصلوٰۃ حالانکہ خرخراہٹ کررہے تھے یہاں تک کہ آپ کی سانس نکل گئی۔

ماں کی بچے پر شفقت

۱۱۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سخنویہ نے ان

(۱۱۰۵۳)......(۱) فی ن : (أبو المعتمر عامر بن رزین)

(۱۱۰۵۴)......أخرجه البخاری فی الصلاة (۲۱۶) ومسلم فی الصلاة (۳۷)

کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سعید بن قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور میں نماز لمبی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر میں کہیں سے بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہٰذا میں نماز مختصر کر دیتا ہوں اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں اس کی ماں کے شدت غم کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن منہال سے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالاعلیٰ سے اس نے یزید سے۔

۱۱۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے رونے کی آواز سنی حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے نماز مختصر کر دی ہم نے گمان کیا کہ آپ نے ایسا کیا ہے بچے پر شفقت کرنے کے لئے کیونکہ آپ نے یہ جان لیا تھا کہ اس کی ماں ان کے ساتھ نماز میں ہو گی۔

۱۱۰۵۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ہمام بن منبہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے بچے پر اس کی صغرسنی میں سب سے زیادہ شفیق ہیں اور اپنے شوہر کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی سب سے زیادہ محافظہ ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۱۱۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن عبداللہ نے منصور سے اس نے سالم بن ابوالجعد سے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس کا چھوٹا بچہ اس کے ساتھ تھا اس کو اٹھا رکھا تھا۔ اور دوسرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ کہتے ہیں میں اس کو نہیں جانتا مگر یہ کہا کہ وہ حمل والی تھی اس دن اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مانگا آپ نے اس کو دے دیا اس کے بعد فرمایا۔ یہ عورتیں حمل والیاں۔ بچوں کو جنم دینے والیاں اپنی اولاد پر شفقت کرنے والیاں ہیں اگر یہ اپنے شوہروں کی اطاعت شعار بھی ہوں اور نماز پڑھنے والیاں بھی تو جنت میں چلی جائیں گی۔

روایت کیا ہے شعبہ سے اس نے روایت کی منصور سے۔

۱۱۰۵۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس سے اس نے سنا ابوعمران موسیٰ بن ہارون سے اس نے احمد بن صالح سے وہ کہتے ہیں میں نے ہر چیز نرم دلی میں اور رحمت وشفقت میں دیکھی ہے یہی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے **فاعف عنھم و استغفر لھم** ان سے درگذر کر لیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اور میں نے ہر طرح کا شر اور برائی دو چیزوں میں دیکھی ہے ترشروئی اور قساوت قلبی میں اور یہ بات بھی اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔ ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ اگر آپ سخت گوئی کرنے والے سخت دل ہوتے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو یہ صحابہ کرام آپ کے اردگرد سے دور بھاگ جاتے۔

رحیم ومہربان ہی جنت میں جائیں گے

۱۱۰۵۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عیاش سکری نے ان کو محمد بن سلیمان مصیصی لوین نے ان

کو عبدالمؤمن سدوسی نے ان کو احسن سدوسی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جنت میں صرف رحیم اور مہربان ہی جائے گا۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہر ہر آدمی ہم میں سے رحیم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی شفقت اور رحمت وہ مراد نہیں جو اپنے نفس پر ہو اپنے گھر والوں پر ہو بلکہ لوگوں پر شفقت کرتا ہو۔

۱۱۰۶۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان کاتب نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبدالجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن اسحاق نے یزید بن ابوحبیب نے سنان بن سعید انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہیں رکھتے مگر اس شخص پر جو مہربان ہو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہر ایک ہم میں سے رحیم ہے آپ نے فرمایا کہ رحیم وہ نہیں ہوتا جو صرف اپنے نفس پر رحم کھائے خاص طور پر بلکہ وہ ہوتا ہے جو عمومی طور پر سب لوگوں پر رحم کھائے۔

اولاد کی خوشبو

۱۱۰۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابومیہ نے ان کو علی بن عبدالحمید نے ان کو ابوالحسن نے ان کو مندل بن علی نے عبدالمجید بن سہیل سے اس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو کی جنس سے ہے۔

۱۱۰۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد محمد بن اسحاق قرشی بن نجار نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم بن عمرو نے ان کو ابوحصین الوداعی نے ان کو یحییٰ بن حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے اشعث بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اور آپ کے اصحاب کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی چچازاد نے کیا کیا ہے؟ یعنی کس حال میں ہے؟ (مراد اس سے بیوی ہے) میں نے بتایا کہ اس نے بیٹا جنا ہے وہ اس وقت زچہ ہے۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ بیٹے کی خوشی میں آپ آج پیٹ بھر کر میرے ہاں کھانا کھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار آپ نے جب یہ بات کہی ہے۔

بے شک وہ عورتیں بزدل بنانے والی اور بخل کرنے والا بنانے والی ہوتی ہیں۔ (یا وہ اولاد ایسی ہوتی ہے۔)

اور بے شک وہ البتہ آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں اور دل کا پھل اور ثمرہ بھی۔

۱۱۰۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو محمد بن عجلان نے یہ کہ وہب بن کیسان نے اس کو خبر دی ہے حالانکہ وہب نے عبداللہ بن عمر کو پایا تھا۔ (وہ کہتے ہیں کہ) عبداللہ بن عمر نے ایک چرواہے کو دیکھا اور اس کی بکریاں کھلے میدان میں (یا بڑی جگہ) اور انہوں نے اس کے بجائے دوسری اس سے بہتر جگہ دیکھی۔ اس کو کہا ہلاک ہو جائے اے چرواہے اس جگہ سے ہٹا لے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے ہر چرواہے سے اس کے چرانے کی بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

(۱۱۰۶۱)......(۱) فی ن : (أبو أمامة) (۲)......فی أ : (سهيل)

(۱۱۰۶۳)......(۱) فی ن : (فسيح)

نرمی زینت دیتی ہے

۱۱۰۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبید اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے مقدام بن شریح سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ وہ اونٹ پر سوار تھیں اور آپ نے اونٹ کو مارنا شروع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کو لازم پکڑیئے کیونکہ نرمی جس چیز میں آتی ہے اس کو زینت دے دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی کھینچ لی جاتی ہے ان کو عیب دار کر دیتی ہے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

مؤمن رفیق ورحیم ہوتا ہے

۱۱۰۶۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبدالرحمن بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابوعبیدہ عبدالواحد بن واصل نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے پر اس قدر عطا کرتا ہے جو درشتی اور سختی کرنے پر نہیں کرتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے لوگوں کے ساتھ وہ روش اختیار کرو جو آسان ہو۔ حضرت قتادہ نے فرمایا بے شک مؤمن لوگ رفقاء اور رحماء ہوتے ہیں۔

چوپائے پر رحم کرنے پر اجر

۱۱۰۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو محمود بن خالد دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو عبید اللہ بن زیاد بکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بشر کے دو بیٹوں کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کر چکے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے کوئی آدمی ہم میں سے سواری کے جانور کے اوپر سوار ہوتا پھر وہ اس کو چابک کے ساتھ مارتا بھی ہے یا اس کی لگام کھینچتا ہے یہ بتایئے کہ تم دونوں نے اس بارے میں کوئی شئی سنی تھی ان دونوں نے کہا کہ ہم نے تو اس بارے کوئی چیز نہیں سنی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک عورت نے اندر سے مجھے پکارا اور کہنے لگی اے میاں سائل بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔

مامن دابة فی الارض ولاطائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم ما فرطنافی الکتاب من شئ ثم الی ربهم یحشرون

نہیں کوئی چوپایہ جانور زمین پر اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے مگر وہ سب امتیں اور جماعتیں ہیں تمہاری مثل ہم نے کتاب اللہ میں کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

اس کے بعد ان دونوں بھائیوں نے بتایا کہ یہ محترمہ جواب دینے والی ہماری بڑی بہن ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا چکی ہیں۔

۱۱۰۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ رکاشی عبداللہ بن محمد نے ان کو علی بن جعد نے ان کو علی بن فضل نے ان کو یونس بن عبید نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں پس میں اس پر رحم بھی کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

(۱۱۰۶۴)...... اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۵۱۶)

(۱۱۰۶۵)...... (۱) فی ن : (الحربی)

(۱۱۰۶۷)...... (۱) فی ن : (مرة)

۱۱۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن مجبور دھان نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن جمحی نے یونس بن عبید سے اس نے حسن سے اس نے معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرتا ہے اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

۱۱۰۶۹:......اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے زیاد بن مخراق سے اس نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں بکری کو ذبح کرتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں یا یوں کہا تھا۔ بے شک میں رحم کرتا ہوں بکری پر اس کو ذبح کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے زیاد بن مخراق سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے جماعت نے ابن علیہ سے اس نے زیادہ بن مخراق سے واللہ اعلم۔

۱۱۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ولید بن جمیل ابوالحجاج یمامی نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم کرتا ہے اگرچہ چڑیا کے ذبح کرنے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔

سلیمان بن رجاء نے ولید سے اس کی متابع روایت ذکر کی ہے۔

۱۱۰۷۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے بطور املاء کے مسجد رصافہ میں ان کو ابوسہل احمد بن عبداللہ بن زیاد قطان سے اس نے ابوالاشعث سے اس نے شداد بن اوس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شئی پر احسان کرنے اور اچھائی کرنے کو فرض کیا ہے لازمی قرار دیا ہے چنانچہ جب قتل کرنے لگو تو بھی بہتر طریقہ سے قتل کرو یا بھلائی کے ساتھ کرو (یعنی ایذا دے دے کر نہ کرو) اور جب ذبح کرنے لگو تو احسن طریقے پر ذبح کرو چاہئے کہ ایک تمہارا اپنی چھری کو تیز کرلیا کرے اور چاہئے کہ وہ اپنی ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

مجلس مین سے ایک آدمی نے کہا ہمیں حدیث بیان کی علی بن عاصم نے ان کو خالد نے اس نے اس کو سنا یزید سے اس نے کہا کہ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سفیان نے خالد سے اور بے شک خالد بھی اس وقت زندہ تھے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان ثوری سے۔

ذبح کے لئے چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے

۱۱۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے اس نے احمد بن حازم سے اس نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اس نے اسرائیل سے اس نے منصور سے اس نے خالد حذاء سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابواسماء سے اس نے ابوالاشعث صنعانی سے اس

(۱۱۰۷۰)......(۱) فی ن : (الیمامی)

اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۵۴۲/۷) (۱۱۰۷۱)......(۱) فی ن : (العطار)

نے شداد بن اوس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کہا ہے اسرائیل نے اور مخالفت کی ہے اس کی جریر نے اور اس کو روایت کیا ہے منصور سے مثل روایت ثوری کے اور اس کے علاوہ دیگر نے خالد سے روایت کی ہے۔

۱۱۰۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے صالح مولیٰ توأمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یا ممنوع ہے کہ آپ اپنی چھری کو ایسی جگہ تیز کریں جب کہ جانور تیری طرف دیکھ رہا ہو جب آپ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ کر چکے ہوں۔

۱۱۰۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر طالقانی نے ان کو عقیل ابن شہاب سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا چھری کو تیز کرنے کا اور جانور سے اس کو چھپانے کا اور حکم فرمایا تھا کہ جب ایک تمہارا ذبح کرنا چاہے تو ذبح کرنے کا سامان تیار کرے۔

چڑیا کے قتل پر بروز قیامت پوچھ گچھ ہوگی

۱۱۰۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور حدیث ابن عیینہ زیادہ مکمل ہے جو کہ مروی ہے عمرو بن دینار سے اس نے صہیب مولیٰ ابن عامر سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جو شخص ناحق کسی چڑیا کو مار دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے بارے میں ضرور پوچھے گا۔ پوچھا گیا کہ اس کا حق کیا ہے۔ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے پھر اس کو کھا جائے یوں ہی اس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔

۱۱۰۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن عون حراز نے ان کو ابوعبیدہ یعنی حداد نے ان کو خلف بن مہران نے ابوربیع عدوی سے اور وہ ثقہ اور پسندیدہ راوی تھے ان کو حدیث بیان کی عامر احول نے صالح بن دینار سے اس نے عمرو بن شرید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شرید سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے بے کار میں کسی چڑیا کو قتل کر دیا۔ قیامت کے دن وہ اس سے بدلہ لے گی اللہ کے نزدیک۔ یا استغاثہ دائر کرے گی۔ کہ یا رب اس نے ناحق مجھے قتل کیا تھا اور مجھے کسی فائدے کے لئے نہیں مارا تھا۔

احمد بن حنبل نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے، ابوعبیدہ سے اور وہ عبدالواحد بن واصل ہے۔

چونٹیوں اور بلیوں کے ساتھ شفقت کرنا

۱۱۰۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو اویس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں صالح بن کیسان کے پاس اس کے گھر پر آیا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنی بلی کے لئے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے اس کے بعد توڑ رہے تھے اپنے کبوتروں کے لئے جو انہوں نے رکھے ہوئے تھے ان کو کھلا رہے تھے۔

۱۱۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو سعید بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ پھر میں ملا سعد سے اس نے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جس نے عدی بن حاتم کو دیکھا تھا وہ چونٹیوں کے لئے روٹی توڑ رہے تھے۔

(۱۱۰۷۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۲۲۷۹)

(۱۱۰۷۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۷۳۷/۵)

۱۱۰۷۹:.....اور اس کو روایت کیا ہے اس کے سوائے سعید بن شیبان نے اس نے ابو سودہ ہمبسی سے اس نے عدی سے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے بے شک یہ چیز پڑوس میں رہنے والیاں ہیں ان کا حق ہے۔

ماں سے اولاد کو جدا نہ کیا جائے

۱۱۰۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابوعرزہ نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابو مرثد نے حکم بن عیینہ سے اس نے میمون بن ابوشبیب سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا میں نے اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے بیٹے کو روکنے کا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ایسا نہ کرو یا تو دونوں کو اکھٹے فروخت کر دو یا دونوں کو رکھ لو۔

۱۱۰۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو خالد بن حمید نے علاء بن کثیر سے اس نے ابوایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص جدائی کرے گا درمیان ماں کے اور اس کے بیٹے کے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے درمیان اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی کرے گا۔

۱۱۰۸۱:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل میں سے اس نے ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور سے بطور املاء کے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابان بن صالح نے نقادہ اسلمی بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں اس کو آپ کے لئے ھدیہ کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کر۔

۱۱۰۸۲:.....ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار صوفی خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے بچھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا تھا (وہ سوکھ گیا تھا) ایک دن وہ بیٹھا ہوا تھا اچانک کسی پرندے کا بچہ اپنے آشیانے کے نیچے گر گیا اور وہ اپنے ماں باپ کی طرف اچک رہا تھا اور اس کے ماں باپ اس کی طرف پریشان ہو رہے تھے اس نے اس بچے کو اٹھا کر واپس اس کے آشیانے میں رکھ دیا تھا اس پر شفقت کرتے ہوئے۔اس کے رحم کرنے کی وجہ سے اللہ نے اس پر رحم کر دیا اور اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کا ہاتھ واپس درست کر دیا تھا۔

بلاضرورت جانور پر سواری نہ کی جائے

۱۱۰۸۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی سے اس نے ابومریم سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ تم اپنی سواریوں کی پیٹھ کو منبر بنانے سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اس لئے کہ تم ان کے ذریعے سفر کر کے اپنے شہر تک پہنچ سکو جہاں تم ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتے مگر انتہاء تنگی اور سختی کے ساتھ اللہ نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے پس اسی پر اپنی حاجات پوری کیا کرو۔

امام احمد حنبل نے فرمایا: یہ ممانعت اس شخص کے بارے میں جو بلاضرورت ان پر سوار ہو جائے۔یعنی بغیر سفر کی ضرورت کے اور بغیر لوگوں کو اطلاع کرنے اور اپنی کلام پہنچانے کی ضرورت کے جس کے پہچانے کی ضرورت ہو اور وہاں پر نہ ہو تو سواری پر چڑھ جائے۔

(۱۱۰۷۹).....(۱) سقط من (ن) (۱۱۰۸۱).....مکرر. (۱) فی ن : (أبوسعيد الحمانی نا العقيلی)

(۱۱۰۸۲).....(۱) فی ن : (يسار)

ایمان کا پچھترواں شعبہ

لوگوں کے مابین اصلاح کرنا جب وہ باہم گتھم گتھا ہو جائیں اور ان کے درمیان فساد پڑ جائے

خواہ کسی خونریزی کی وجہ فساد ہو جو ان میں ہو گئی ہو۔ یا کسی محفوظ مال کی وجہ سے ہو جس پر ان میں سے بعض نے ناحق قبضہ کر لیا ہو۔ یا کسی شئی کو حاصل کرنے کی رغبت کی وجہ سے ہو ان کے درمیان واقعہ ہو گئی ہو یا اس کے علاوہ دیگر ایسے اسباب میں سے کوئی سبب ہو یا بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے اور محبت اور دوستی کو کاٹ دیتا ہے۔

(۱)..... چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس.

ان لوگوں کی زیادہ تر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی ہاں مگر وہ شخص جو صدقہ کرنے کی بات کر رہا ہو یا کسی اچھائی کی یا لوگوں کے مابین اصلاح کرنے کی۔

(تو معلوم ہوا کہ اصلاح بین الناس عنداللہ مطلوب ہے اور محبوب چیز ہے اس لئے ایمان کا شعبہ ہے۔)

(۲)..... نیز ارشاد ہے۔

انما المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم.

بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔

یعنی تم میں سے ہر دو کے درمیان۔ اور اپنے قرابت کے بھائیوں کے درمیان۔ تو معنی ہے کہ ان کی جماعت اور ان کی وحدت کے درمیان جب ان کے درمیان جو وحدت و محبت ہے جب اس میں فساد آ جائے۔

(۳)..... نیز ارشاد باری ہے۔

وان امرأة خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا فلاجناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحاً والصلح خیر.

اگر کوئی عورت ڈرے اپنے شوہر سے مخالفت کرنے یا اعتراض کرنے کا تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان کے درمیان تیسرا اصلح کرادے اور صلح کرانا بہتر ہے۔

(۴)..... نیز ارشاد باری ہے۔

وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکماً من اھله وحکمًا من اھلھا ان یریدا اصلاحاً یوفق اللہ بینھما.

اگر تم لوگ میاں بیوی کے درمیان مخالفت کرنے کا خوف کرو تو بھیج دو ایک فیصلہ کرنے والا شوہر کے خاندان سے اور ایک بیوی کے خاندان سے اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں کے مابین موافقت پیدا کر دے گا۔

نیز۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا تھا اس شخص کے لئے جو اصلاح کرانے میں کسی طرح کا کوئی مالی بوجھ خود برداشت کرنے کی ضرورت سمجھے اور برداشت کرے اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ صدقات واجبہ میں اس قدر لے سکتا ہے جس کے ساتھ وہاں قرض کو ادا کرنے میں مدد لے سکے اگر چہ وہ خود مالدار بھی ہو یہ بات اصلاح میں ترغیب کی طرف راجع ہے اور ان لوگوں سے تخفیف اور معاملے کو آسان کرنے کی طرف راجع ہے جو اصلاح کروانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں تاکہ یہ تخفیف اور یہ آسانی ان کے لئے معاملے میں پڑنے کا باعث اور سبب بن سکے۔

۱۱۰۸۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عباد

بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے الحکم سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم

اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں اصلاح رکھو۔

فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اہل ایمان پر کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں صلح رکھیں۔

۱۱۰۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن بن ابوالعباس نے سائب بن مہجان سے جو اہل شام میں سے ایلیاء (بیت المقدس) کے رہنے والے تھے اور وہ اصحاب رسول کو مل چکے تھے ایک حدیث کے بارے میں جس کو انہوں نے ذکر کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ملک شام میں داخل ہوئے تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اللہ کی حمد وثناء کی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی تذکیر فرمائی۔ اور امر بالمعروف کیا نہی عن المنکر کی (بھلائی کی تلقین کی اور برائی سے روکا۔) اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے تھے جیسے میں آپ لوگوں میں کھڑا ہوں۔ انہوں نے اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور صلہ رحمی کرنے کا اور آپس میں صلاح کا اور بنا کر رکھنے کا۔ اور انہوں نے فرمایا تھا تم لوگ اپنے اوپر جماعت کو لازم رکھنا بے شک اللہ کی تائید والا ہاتھ جماعت کے اوپر ہوتا ہے۔ اور بے شک شیطان اکیلے انسان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اکیلا خلوت میں نہ رہے بے شک شیطان ان میں تیسرا ہوتا ہے۔ جس شخص کو اس کی برائی بری لگے اور اس کی نیکی اس کو اچھی لگے تو یہ مسلم مؤمن کی نشانی ہے۔ اور منافق کی علامت وہ ہے جو اس کو اس کی برائی بری نہ لگے اور اس کی نیکی اس کو خوش نہ کرے۔ اگر خیر کا عمل کرتا ہے تو وہ اس پر اللہ سے امید نہیں کرتا۔ اور اگر وہ برائی کا عمل کرتا ہے تو وہ اللہ سے سزا اور پکڑ کا خوف نہیں کرتا اس برائی پر۔

طلب دنیا میں اجمال واختصار سے کام لو کیونکہ تمہارے رزقوں کی ذمہ داری اللہ نے لے لی ہے اور ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان کر دیئے گئے ہیں جو وہ عمل کرنے والا تھا، اللہ سے مدد مانگو اپنے اعمال پر پس بے شک وہی مٹا سکتا ہے جو چاہے اور باقی رکھتا ہے جو چاہے اسی کے قبضے میں ہے اصل کتاب۔ اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ السلام علیکم۔

یہ خطبہ ہے عمر بن خطاب کا اہل شام پر جسے اس نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۰۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو اسرائیل نے ان کو بہز بن حکیم نے

اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہم اپنے مال آپس میں ایک دوسرے سے مانگتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آدمی مانگ سکتا ہے کسی حاجت میں یا گردن آزاد کرنے میں اور اس لئے تا کہ اپنی قوم میں صلاح کروائے جب اپنی ضرورت وحاجت کو پوری کرلے پھر سوال کرنے اور مانگنے سے رک جائے اور بہز کی ایک روایت میں ہے استعف پھر رک جا۔

ہر جوڑے کے بدلہ صدقہ لازم ہے

۱۱۰۸۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو بہز نے یعنی عبداللہ بن بکر نے ان کو بہز بن حکیم نے۔

(۱۱۰۸۵)......(۱) فی ن: (العیاء)

۱۱۰۸۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے۔ ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ہے، جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ان کے ہر ہر جوڑے کے بدلے میں صدقہ کرنا لازم ہے ہر دن جوان پر سورج طلوع کرتا ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ دو آدمیوں میں فیصلہ اور عدالت کرتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور کسی انسان کی سواری پر کوئی مدد کرتا ہے اس کو اس پر چڑھاتا یا اس کو اس پر کوئی چیز اٹھا کر دیتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور پاکیزہ بات کہہ دینا صدقہ ہے۔ اور نماز کی طرف ہر قدم جو چلتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

صدقہ کا افضل درجہ

۱۱۰۸۸:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوعمرو بن سماک نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں صیام صلوٰۃ اور صدقہ کا افضل درجہ نہ بتادوں؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے آپ نے فرمایا آپس میں اصلاح اور جوڑ پیدا کرنا۔ آپ نے فرمایا کہ آپس میں فساد اور توڑ یہ مونڈ دینے والی چیز ہے (یعنی برکت کو صاف کر دینے اور مٹا دینے والی ہے) اور ابن سماک کی ایک روایت میں ہے۔

بے شک آپس میں فساد ہی تباہ کر دینے والی بلا ہے۔

روزہ اور صدقہ سے بہتر چیز

۱۱۰۸۹:......محمد بن فضل نے اس کے خلاف بیان کیا ہے پس اس کو روایت کیا ہے اعمش نے سالم سے اس نے ابودرداء سے اسی قول کو۔ اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کیا میں تمہیں خبر دوں ایسی چیز کی جو تمہارے لئے روزوں سے اور صدقہ سے بہتر ہو وہ ہے آپس میں اصلاح بچاؤ تم اپنے آپ کو بغض سے ناچاکی سے بے شک وہ مونڈ دینے والی چیز ہے۔

۱۱۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے انہوں نے اس کو بطور موقوف روایت ذکر کیا ہے۔

اور اسی طرح اس کو مکحول نے روایت کیا ہے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے اسی قول کو۔

۱۱۰۹۱:......اور روایت کیا ہے یونس بن میسرہ بن حلبیس نے اس نے ابوادریس خولانی سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ابن آدم نہیں عمل کرتا کسی شئی کا جو افضل ہو نماز سے اور آپس میں اصلاح اور حسن خلق سے۔ (یعنی یہ تینوں کام افضل ہیں۔)

☆......فی الأصل عن أم الدرداء عن أبی الدرداء ومشطوب علی (عن أبی الدرداء)

ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حجاج نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۹۲:......فرماتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو راشد بن عبداللہ معافری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ آپس میں اصلاح کروانا ہے۔

۱۱۰۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن ثابت جزری نے وازع سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوایوب کیا میں آپ کو خبر نہ دوں اس چیز کے بارے میں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اجر کو بہت بڑا کر دیتے ہیں اور جس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ وہ جو لوگوں کے درمیان اصلاح کے لئے چلے جب وہ باہم بغض کا شکار ہو جائیں اور آپس میں فساد برپا کریں۔ یہ کام کرنا صدقہ ہے اللہ تعالیٰ اس جگہ کو پسند فرماتے ہیں۔ اس کے ساتھ وازع متفرد ہے ابوسلمہ سے اور روایت کی گئی ہے۔ دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے ابو ایوب سے۔

۱۱۰۹۴:......جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالصباح شامی نے ان کو عبدالعزیز شامی نے ان کو ان کے والد نے ابوایوب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا اے ابوایوب کیا میں تمہیں صدقہ پر دلالت کروں اللہ اور اس کا رسول اس کی جگہ کو پسند کرتا ہے؟ ابوایوب نے کہا ضرور بتایئے یا رسول اللہ! فرمایا آپ لوگوں کے درمیان اصلاح کرا دیا کریں جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ فساد مچائیں اور ان کو باہم قریب کر دیا کریں جب وہ ایک دوسرے سے بعید ہو جایا کریں۔

صلح کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں

۱۱۰۹۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے (جو شخص جھوٹ بول کر) دو شخصوں کے درمیان صلاح کرا دے پس خیر کی بات کہے یا چغلی کرے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے معمر سے۔

۱۱۰۹۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ام کلثوم عقبہ بن معیط سے اس خاتون نے اس کو خبر دی کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آپ فرماتے تھے وہ شخص کذاب نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کر دے خواہ وہ اچھی بات کہے یا چغلی کرے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ وہ کسی چیز میں رخصت دیتے ہوں جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین مواقع پر جنگ میں اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد کا اپنی عورت سے اور عورت کا اپنے مرد سے بات کرنا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث بن وہب سے اس نے یونس سے مختصر طور پر۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث صالح سے اس نے

(۱۱۰۹۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۶۵۶)

زہری سے۔

۱۱۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے اس نے ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز سے اس نے احمد بن ملاعب بن حسان سے اس نے عبدالرحمٰن بن واقد سے اس نے ابومحمد بصری مسلمہ بن علقمہ سے اس نے داؤد بن ہند سے اس نے شہر بن حوشب سے اس نے زبرقان سے اس نے نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین مواقع پر جنگ مین کیونکہ وہ دھوکہ ہوتی ہے (اور اس وقت جب) آدمی اپنی بیوی کو راضی کر رہا ہو (اور اس وقت جب) آدمی دو کے درمیان صلح کرا رہا ہو۔

۱۱۰۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ درست نہیں ہوسکتا مگر تین مواقع پر آدمی جھوٹ بولے اپنی عورت سے تاکہ وہ اس سے خوش ہوجائے۔ یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے کے لئے یا جھوٹ بولے جنگ میں۔

فصل

فرمایا کہ جب لوگوں کے درمیان صلح کرانا واجب ہے جس جگہ انہوں نے فساد برپا کر رکھا ہو تو یہاں سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ لوگوں کے درمیان فساد برپا کرنے کو ترک کرنا۔ چغل خوری سے اجتناب کرکے۔ مار پٹائی سے اور لوگون کے درمیان جھگڑا کرانے سے تو یہ واجب ہے اور سب سے زیادہ لازم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی خرابی کی وجہ جادوگروں کی خدمت بیان کی ہے۔ چنانچہ ارشاد فیتعلمون منھما مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ کہ جادوگر ہاروت ماروت سے وہ عمل سیکھتے تھے جس کے ذریعے وہ آدمی کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

چغل خور اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے کے لئے وعید

۱۱۰۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم بن ابوہاشم علوی نے دونوں نے کہا ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجاہد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں طاؤس سے اس نے ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے اور فرمایا کہ وہ دونوں عذاب دیئے جارہے ہیں مگر کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیئے جارہے بلکہ دونوں میں سے ایک تو چغل خوری کرتا رہتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ وہ پیشاب سے صفائی نہیں رکھتا تھا۔ حضرت وکیع نے کہا کہ وہ پیشاب سے بچتے نہیں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی تر چھڑی منگوائی اور اس کو چیر کر دو حصوں میں کیا اور ایک حصے کو ایک قبر پر دوسرے کو دوسری قبر پر گاڑ دیا اس کے بعد فرمایا۔ شاید کہ عذاب ہلکا کردیا جائے ان دونوں سے جب تک وہ خشک نہ ہونے پائیں۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث وکیع سے۔

۱۱۱۰۰:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسین نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو خلید بن دعلج نے قتادہ سے اس نے اس سے مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو قبر میں عذاب دیا جارہا تھا غیبت کرنے کی وجہ سے اور دوسرا آدمی عذاب دیا جارہا تھا قبر میں پیشاب کی وجہ سے اور تیسرا آدمی اپنی قبر میں عذاب دیا جارہا تھا چغل خوری سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کرنا کہ نہیں عذاب دیئے جارہے ہیں کسی بڑے گناہ میں اس سے یہ مراد نہیں لی جارہی کہ یہ

(۱۱۱۰۰)......(۱) فی ن: (العقیلی)

گناہ چھوٹا ہے بلکہ اس سے مراد ہے معاملے کا آسان ہونا یعنی ان سے بچنا آسان تھا مشکل نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۱۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالعباس احمد بن علی بن حسن کسائی مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد احمد بن ابوالموت نے بطور املاء نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنصر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر مروزی نے اور تمیم بن محمد نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شیبان بن فروخ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان سب نے کہا کہ ان کو خبر دی مہدی نے میمون سے ان کو واصل احدب نے ان کو ابووائل نے حذیفہ سے اس کو خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی بات میں چغل خوری کرتا تھا (یا جھوٹی بات کرتا تھا) حضرت حذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خوری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

اور حدیث شیبان اور حدیث سعید میں یہ ہے کہ اس کو خبر پہنچی ہے اس آدمی کے بارے میں جو بات میں جھوٹ اور چغلی کرتا تھا۔ اور سعید بن واصل حدیث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابووائل نے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ اور عبداللہ بن محمد بن اسماء سے۔

۱۱۱۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ہمام سے وہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت حذیفہ کے پاس ایک آدمی گذرا لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث کو مرفوع کرتا ہے سلطان تک پھر حذیفہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں قتات۔ اعمش نے کہا کہ قتات نمام (چغل خور ہوتا) ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۱۱۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور عبداللہ بن محمد نے دونوں نے کہا ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں عضہ (تفرقہ ڈالنے والا جھوٹ) کیا ہے یہ چغل خوری ہے لوگوں کے درمیان پھوٹ پیدا کرنے والی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۱۱۱۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ کہتے تھے جاہلیت میں کہ کاٹ دینے اور تفرقہ پیدا کرنے والی خبر جادو ہے مگر آج کے دور میں وہ چیز تمہارے اندر چغل خوری ہے۔ کہا گیا کہ کس نے کہا اور یہ کہا کہ آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اس کو بیان کردے۔

۱۱۱۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے اور ابوعلی روذباری نے کہا ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابن اخی زہری نے زہری سے اس نے عروہ بن حمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوایوب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عضہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بعض لوگوں کی بات

(۱۱۱۰۲)......(۱) فی ن : (الجبری)

ایسے بعض تک نقل کر کے پہنچانا جوان کے درمیان فساد برپا کر دے۔یعنی لگی بجھائی کرنا۔(ادھر کی بات ادھر کرنا) اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث سے اسی لفظ کے ساتھ۔

۱۱۱۰۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوالعلاء کوفی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو جراح بن ملیح نے ان کو ابورافع نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ مکر اور دھوکہ کرنے والا جہنم میں ہوگا تو میں سب لوگوں سے بڑا مکار ہوتا جراح بن ملیح یہ وہی نہروانی حمصی ہے۔

بہترین اور بدترین لوگ

۱۱۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو داؤد عطار نے ان کو ابن خثیم مکی نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے اس نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو ......

۱۱۱۰۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عیاش نے ان کو ابن خثیم مکی نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اور تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں خبر نہ دے دوں؟

لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ فرمایا کہ تمہارے بہترین لوگ تو وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے اور تمہارے بدترین لوگ وہ ہیں جو ہر وقت چغل خوری کرنے میں لگے رہتے ہیں۔جو باہم محبت پیار سے رہنے والوں میں تفریق ڈال دیتے ہیں۔جو پاک دامن لوگوں کو بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں۔اور داؤد کی ایک روایت میں ہے۔کہ کیا میں تمہارے بہتر لوگوں کے بارے میں بتاؤں لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔فرمایا بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھیں اللہ یاد آجائے۔تمہارے شریروں کے بارے میں بتادوں؟ لوگوں نے کہا کہ بالکل بتائیں فرمایا کہ تمہارے شریر وہ لوگ ہیں جو چغل خوری میں لگے رہتے ہیں جو محبت کرنے والوں میں فساد ڈالتے ہیں۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چغل خوری کی ممانعت

۱۱۱۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن حسن مہری مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوطاہر محمد بن عبدالغنی نے ان کو ابوبکر بن عبدالوارث نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی یونس بن عبدالاعلیٰ کے سامنے۔

اور میں نے سنا تھا انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوحاتم حنظلی محمد بن ادریس نے ان کو ابوبکر بن ابوعتاب اعین نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے سندی سے اس نے ولید سے اس نے زید سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی خبر نہ پہنچانا میرے اصحاب میں سے۔

کسی ایک کی کسی شئی کے بارے میں بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میں سینے کا سلامتی والا ہوں (یعنی دل کی سلامتی والا ہوں میرے دل کو کوئی تمہاری طرف سے صدمہ نہ ہو۔)

یہ روایت غریب ہے اکابر کی اصاغر سے روایت میں اور یہی روایت ہے یونس کی ابوحاتم سے۔

۱۱۱۱۰:......اور تحقیق ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو

(۱۱۱۰۶)......(۱) فی ن: (الهرانی) (۱۱۱۰۹)......(۱) فی ن: (ابن فهر)

اسرائیل نے سدی سے اس نے ولید بن ابوہاشم سے اس نے زید بن زائدہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے کوئی شخص کسی شخص کے بارے میں کوئی چیز نہ پہنچائے میرے اصحاب کی بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہاری طرف آؤں تو سینے کی سلامتی والا ہوں۔

۱۱۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو احمد بن حسین بن نصر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے ذکر کیا۔

۱۱۱۱۲:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو بشر نے ان کو احمد نے ان کو علی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحسین نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کوئی ایک مجھے کسی ایک کے بارے میں کوئی خبر نہ پہنچائے میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تمہارے لئے سالم ہو۔ یہ روایت مرسل ہے۔

چغل خور کا فساد جادوگر کے فساد سے بڑا ہے

۱۱۱۱۳:......اور ہم نے روایت کی حسن سے بطور مرسل روایت۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت لگانے کو قبول نہیں کرتے تھے یا تہمت کی بات کو نہیں مانتے تھے اور (فرماتے تھے) کہ کوئی ایک کسی ایک کی تصدیق نہ کرے۔

۱۱۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن رومی نے ان کو نضر بن محمد یمامی نے عکرمہ بن عمار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ فرماتے تھے۔ کہ چغل خور ایک لمحے میں وہ فساد برپا کر دیتا ہے جو جادوگر مہینے میں نہیں کر سکتا۔ اور کہا ہے دوسرے مقام پر فوائد میں سے صنعانی سے اس نے عبداللہ بن محمد یمامی سے۔

۱۱۱۱۴:......(مکرر ہے) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک چغل خوری کرنے والا البتہ لوگوں میں ایک دن میں اس قدر فساد ڈال دیتا ہے جو ساحر ایک مہینے میں بھی نہیں ڈال سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان......خائن ہم میں سے نہیں ہے

۱۱۱۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحیم بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالجواب احوص بن جواب نے ان کو عمار بن زریق نے عبداللہ بن ابوعیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اس نے عکرمہ سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خیانت کرے خادم کی اس کے اہل پر وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی عورت کو بگاڑے اس کے شوہر کے خلاف وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۱۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ولید بن ثعلبہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۱۱۱۴)......(۱) فی ن : (البوق) (۱۱۱۱۶)......(۱) فی ن : (أبی

جو شخص امانت میں خیانت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی کی بیوی سے خیانت کرے خفیہ تعلق قائم کرے یا کسی کے مملوک سے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو عبداللہ بن محمد ہانی نے ان کو ابن سحیم مبارک بن سحیم نے ان کو عبدالعزیز بن صھیب نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو خوف زدہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوف سے امن نہیں دے گا اور جو شخص کسی مؤمن کے خلاف چلے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مقام رسوائی اور ذلت پر کھڑا کرے گا قیامت کے دن اس روایت کے ساتھ مبارک بن سحیم کا تفرد ہے عبدالعزیز سے۔

تین عمدہ صفات

۱۱۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریج نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عمرو نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف عجلت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مااعجلک عن قومک یاموسیٰ. قال هم اولاء علیٰ اثری وعجلت الیک رب لترضی.

اے موسیٰ کس چیز نے تجھے جلدی کی تھی تیری قوم سے انہوں نے کہا وہ لوگ یہ ہیں میرے پیچھے اور میں نے تیری طرف جلدی کی ہے اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو جائے۔

فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے سائے تلے ایک آدمی کو دیکھا تو آپ کو حیرانی ہوئی اس نے پوچھا کہ اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تو نہیں بتاؤں گا کہ یہ کون ہے مگر یہ بتادوں گا کہ اس میں تین صفتیں تھیں۔ یہ لوگوں کے ساتھ حسد نہیں کرتا تھا اس چیز پر ان کو اللہ نے جو اپنا فضل دیا ہوتا۔ اور جو اس کے پاس ہوتا اپنے آپ کو اکیلا اس کا حق دار نہیں سمجھتا تھا۔ اور چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

۱۱۱۱۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو سفیان بن زیادہ مخزومی نے ان کو ابراہیم بن عیینہ سفیان بن عیینہ کے بھائی نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نیند میں کہا گیا تم اپنے آپ کو غیبت سے بچانا اور بچانا اپنے آپ کو چغل خوری سے اور بچانا اپنے آپ کو یتیموں کا مال کھانے سے اور بچانا اپنے آپ کو حجاج کے پیچھے نماز پڑھنے سے پس، بے شک میں نے قسم کھائی ہے کہ میں ضرور اس کو کاٹ دوں گا جیسے وہ میرے بندوں کو کاٹتا ہے۔

۱۱۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن حفص کوفی نے ان کو فضالہ بن فضل نے ان کو بزیع نے ان کو ضحاک نے اللہ کے اس قول کے بارے میں "فخانتا هما" ان دونوں عورتوں نے اس کی خیانت کی (نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں نے)

فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیبیوں کی خیانت چغل خوری کرنے کی تھی۔

بزیع نامی شخص یہ ابوحازم کوفی مولیٰ یحییٰ بن عبدالرحمٰن تھا۔

(۱۱۱۲۰)......(۱) فی ن: (زریع). وفی أ: (روح) وکلاهما خطأ

أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۴۹۲/۲)

تین باتیں

۱۱۱۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اہل نجران کے ایک بہت بڑے بہادر سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے کلام کر رہا تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ ڈرتے بچتے رہئے تین باتیں کرنے والے سے حضرت عمر نے پوچھا کہ ہلاک ہو جائے کیا ہے تین باتیں کہنے والا۔ کہا کہ وہ آدمی جو امام وخلیفہ کے آگے جھوٹ بولے۔

پھر امام اور خلیفہ اس کو قتل کر دے اس کذاب کی بات کے سبب تو صورت حال کچھ اس طرح ہو جائے گی اس نے اپنے نفس کو تو قتل کیا ہے اس نے اپنے ساتھی کو بھی قتل کروایا (جس کے خلاف جھوٹ بولا۔ اور اپنے خلیفہ کو بھی مروادیا (یعنی قاتل بنادیا۔)

ایمان کا ستتر واں شعبہ

انسان اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے، جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے اور اس کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جس چیز کو وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی اس میں داخل ہے۔

۱۱۱۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عمرو بن تمیم بن سیار نے ان کو ابونعیم نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو اسحاق بن یوسف رزاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو زکریا نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے اور ابونعیم کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس شخص کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں ہوں، اور مہاجر وہ ہے جو شخص ترک کردے ہر اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے منع فرمایا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔

مؤمن اور مجاہد

۱۱۱۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالعباس احمد بن حسن بن اسحاق رازی نے ان کو یوسف بن یزید بن کامل نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ابوہانی خولانی سے ان کو عمرو بن مالک جنبی نے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں مؤمن کے بارے میں (کہ مؤمن کون ہوتا ہے) وہ شخص جس کو لوگ اپنے مالوں پر اور اپنی جانوں پر امین سمجھیں۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامتی میں ہوں اور محفوظ ہوں اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت

۱۱۱۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیعت کی نماز کو قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی شرط پر بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی طریقوں سے اسماعیل بن ابوخالد سے۔

۱۱۱۲۵:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمن بن حسن اسدی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل سے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ''ح'' ان کو حدیث بیان کی محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے شعبہ سے اس نے قتادہ سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے فرمایا نہیں مؤمن ہوسکتا کوئی ایک تم میں سے یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔

جہنم سے دوری کا سبب

۱۱۱۲۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہشام نے

(☆)...... زيادة يقتضيها السياق.

ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم سے دور ہو اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کی موت اس کو اس حالت میں پائے کہ وہ اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے جو وہ خود پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر سے اور ابن نمیر سے اور انج نے وکیع سے طویل حدیث میں۔

دل کا فساد

۱۱۱۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر مقرئی الحامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو سلام بن مکین نے ان کو حدیث بیان کی ابوطاہر نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے ابوہریرہ آپ پرہیز گار بن جائیے آپ سب سے زیادہ عبادت گذار بن جائیں گے۔ اور اللہ آپ کے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے آپ اس پر راضی ہو جائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائیں گے اور آپ مسلمانوں اور مؤمنوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں۔ اور وہ چیز ان کے لئے ناپسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ مؤمن ہو جائیں گے اور آپ پڑوس اختیار کیجئے جس کے آپ پڑوسی بنیں لوگوں میں سے نیکی کے ساتھ آپ مسلمان ہو جائیں گے اور آپ بچائیے اپنے آپ کو ہنسنے کی کثرت سے بے شک ہنسنے کی کثرت میں دل کا فساد ہے۔

۱۱۱۲۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عبدالسلام بن مظہر نے جعفر بن سلیمان سے اس نے ابوطارق سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن ضحاک نے ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابویعقوب مروزی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطارق سعدی نے حسن سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون لے گا مجھ سے یہ کلمات پھر وہ ان کے ساتھ عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو ان کی تعلیم دے جو ان پر عمل کرے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں سیکھوں گا یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ پانچ گرہ بنائیں اور فرمایا کہ محارم سے (حرام شدہ امور) بچنا آپ سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جائیں گے۔ اللہ نے جو آپ کے لئے تقسیم کی ہے اس پر راضی ہو جائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جائیں گے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں آپ پکے مسلمان بن جائیں گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ پکے مؤمن بن جائیں گے اور آپ کثرت کے ساتھ نہ ہنسئے کیونکہ کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کریں

۱۱۱۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ایوب راوی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے سیار ابوالحکم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ قسری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یزید بن اسد آپ لوگوں کے لئے وہی

(۱۱۱۲۸)......(۱) فی ن : (هؤلاء)

پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کریں۔

۱۱۱۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو عبداللہ بن حسان نے ان کو حبان بن عاصم نے اور صفیہ اور دحیبہ نے یہ دونوں بیٹیاں ہیں علیبہ کی یہ کہ حرملہ بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ نکلا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اے حرملہ آپ معروف کام کیجئے اور منکر سے اجتناب کیجئے اور دیکھئے جو تیرے کانوں کو خوش کرے کہ لوگ تیرے لئے کہا کریں جب تو ان سے اٹھے تو بس تو بھی وہی سلوک ان کے ساتھ کر اور دیکھئے جو کام آپ ناپسند کرتے ہیں کہ وہ آپ کے بارے میں لوگ نہ کہیں جب تو ان سے اٹھے تو بس اس کام سے تو بھی اجتناب کرے۔

۱۱۱۳۱:...... اور اس کو روایت کیا ہے عبدالصمد بن حارث نے حبان بن عاصم سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حرملہ بن ایاس نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور حرملہ وہ ابن عبداللہ بن ایاس ہے۔

۱۱۱۳۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک بزار نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن عبدالرحمٰن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو مغیرہ بن سعد نے اپنے والد سے اس نے اپنے چچا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرفہ میں گیا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھام لی اور جھٹکا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑیئے آپ مقصد کی بات کیجئے جس کے لئے آئے ہو۔ میں نے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے بعید کر دے آپ نے اپنا سر اوپر کو آسمان کی طرف اٹھایا تھوڑی دیر تک اسکے بعد فرمایا اگر چہ تم نے مختصر بات کی ہے مگر آپ نے بڑی لمبی بات کہی ہے۔ آپ اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں۔ اور نماز کو قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور بیت اللہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں اور لوگوں کے پاس آپ اس طرح آئیں جس طرح آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے پاس آیا کریں جو چیز آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ لوگوں کو اس سے بچایئے۔

بس چھوڑیئے اونٹنی کی مہار۔ روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اس نے اپنے والد سے یا چچا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۱۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ہمام نے محمد بن جحادہ سے اس نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں کوفے میں گیا میں اور میرا ایک دوست تا کہ ہم وہاں سے جوتے لے آئیں۔ ہم لوگ بازار میں گئے۔ جب کھڑے ہوئے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر ہم مسجد میں جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

(چنانچہ ہم لوگ مسجد میں چلے گئے) وہاں دیکھتے ہیں ایک آدمی موجود ہے اس کا نام ابن منتفق تھا قبیلہ بنو قیس میں سے تھے وہ کہہ رہے تھے میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی گئی تھی چنانچہ میں ان کی تلاش میں نکلا میں نے مکے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں ہیں وہاں تلاش کیا تو بتایا گیا کہ آپ عرفات میں ہیں میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ اپنے قافلے میں سواری پر تھے اپنے اصحاب کے ساتھ مجھے کہا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دیں اس آدمی کو اس کو کوئی کام ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا یہاں تک کہ ہماری اونٹوں کی گردنیں باہم مل گئیں میں نے ان کی سواری کی مہار پکڑ لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہی مجھے ڈانٹا نہ ہی میری اس حرکت کو برا مانا۔ میں نے کہا مجھے دو چیزیں صرف آپ سے پوچھنی ہیں ایک تو وہ جو مجھے جنت

(۱۱۱۳۰)...... (۱) فی ن : (علیة)

میں داخل کردے اور دوسری وہ جو مجھے جہنم سے نجات دے دے علی بن جعد کہتے ہیں دوسری مرتبہ اس حدیث میں کہ اگر چہ آپ نے سوال میں اختصار کیا ہے مگر آپ نے بہت بڑی چیز کے بارے میں پوچھا ہے مجھ سے یاد کر لیجئے۔ آپ اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا فرض نماز قائم کرنا۔ فرض زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جو چیز آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے ساتھ کریں آپ خود بھی لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا۔ اور جو چیز آپ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کریں کہ وہ آپ کے ساتھ ایسا نہ کریں آپ لوگوں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا۔ اچھا اب اونٹنی کا راستہ چھوڑ دیجئے۔ یا سواری کا کہا تھا۔

ہمام نے کہا۔ رہی بہر حال حج کی بات تو وہ اس وقت کہی تھی جب اس شخص نے حج کے بارے میں پوچھا تھا یہ اسناد صحت کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور تحقیق اس کو روایت کیا ابن عون نے محمد بن جحادہ سے اس نے اسناد میں خلط کر دیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابو اسحاق نے مغیرہ سے سوائے اس کے کہ اسنے اس کو منسوب نہیں کیا اور ابن منتفق کا نسب بھی نہیں بتایا۔

۱۱۱۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحٰق نے مغیرہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں ایک آدمی کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا میں بھی بیٹھ گیا اس نے بتایا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی میں منیٰ میں تھا صبح عرفات جانے والا تھا چنانچہ میں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر سواروں کو دیکھتا تھا جب کوئی جماعت سامنے آتی میں ان کے پاس چلا جاتا یہاں تک کہ میرے پاس ایک جماعت سواری کو پہنچی میں نے آگے بڑھ کر ان کو دیکھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اس صفت کے مطابق جو بتائی گئی تھی لہٰذا میں سواریوں کے آگے آ گیا جب میں قریب ہوا تو بعض نے کہا کہ سواروں کے سامنے سے ہٹ جایئے اے عبداللہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کو کوئی کام ہے میں حضور کے قریب ہوا اور میں نے سواری کی مہار تھام لی اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نماز قائم کیجئے اور زکاۃ ادا کیجئے بیت اللہ کا حج کیجئے رمضان کے روزے رکھئے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ پسند کریں کہ لوگ آپ کے پاس اس طرح آئیں اور ان کے لئے وہی ناپسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اب آپ سواریوں کے سامنے سے ہٹ جایئے۔ اور میں نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معن میں یزید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امالی میں۔

۱۱۱۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ سے پوچھا جامع خیر کے بارے میں اللہ نے فرمایا آپ لوگوں کے ساتھ صحبت رکھئے اس طریقے پر جو آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ اس طرح آپ کے ساتھ صحبت اختیار کریں۔

۱۱۱۳۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہلال بن محمد نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے خیثمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی ذات کے ساتھ انصاف برتیں وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے جس طرح وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین صفات

۱۱۱۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی کھمس بن

حسن نے عبداللہ بن یزید نے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کو گالیاں دیتا تھا انہوں نے فرمایا کہ آپ تو مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میرے اندر تین صفات ہیں ۔ بے شک میں جب سنتا ہوں کوئی فیصلہ اور حکم مسلمانوں کے حاکموں سے کسی کا جو انصاف کرتا ہے اپنے حکم میں پس اس کو پسند کرتا ہوں حالانکہ شاید کبھی بھی اس کی طرف فیصلہ لے کر نہیں جاؤں گا۔ اور بے شک میں البتہ سنتا ہوں بارش کے بارے میں جو پہنچتی ہے کسی شہر کو مسلمانوں شہروں میں سے پس میں خوش ہوتا ہوں اس کے بارے میں حالانکہ وہاں پر میرا کوئی ڈرنے والا جانور نہیں ہوتا اور نہ چراگاہ ہوتی ہے اور میں البتہ آتا ہوں کتاب اللہ کی کسی آیت پر پس میں پسند کرتا ہوں کہ سارے مسلمان اس بارے میں جانیں اس کی مثل جیسے میں جانتا ہوں ۔ (مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں باتیں دلیل ہیں کہ میں جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں دوسروں کے لئے بھی وہی کرتا ہوں اور آپ کے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں مگر آپ مجھے گالیاں دیتے ہیں ۔)

چھ باتوں کی ضمانت

۱۱۱۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عقبہ بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کون ضامن ہے میرے لئے چھ باتوں کا میں ضمانت دیتا ہوں اس کے لئے جنت کی ۔ تم لوگ اپنے دشمن کے ساتھ قتال کرنے سے بزدل نہ بنو ۔ اور آپس میں کھوٹ اور دھوکہ نہ کرو ۔ اور اپنے نفسوں کی طرف سے لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا ۔ اور اپنے معاشرے کے ظالموں سے اپنے مظلوموں کا حق لینا اور اپنی میراث کی تقسیم کرنے میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور اپنے گناہوں کو اپنے رب پر نہ رکھو (یعنی رب کو ذمہ دار نہ ٹھہراؤ اور جب تم ایسے کرو گے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے ۔

اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے

۱۱۱۳۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس روزی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ بن طباع نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن ابو عمران نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے لوگ کون ہوں گے ۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ۔ فرمایا کہ وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اس کو قبول کر لیتے ہیں اور جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو اس کو خرچ کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ لوگوں کے لئے بھی ایسے ہوتا ہے جیسے ان کے اپنے نفسوں کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے ۔

مؤمنوں کی مثال

۱۱۱۴۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد تاجر نے ان کو ابوالقاسم بن منیع نے ان کو ابن زنجویہ نے ان کو حجاج اعور نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے یونس بن عبید کی طرف لکھا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ میری طرف وہ حالت اور وہ کیفیت لکھیں آپ جس حالت اور جس کیفیت پر ہیں تا کہ (میں بھی اسی کو اپناؤں) اور اسی حالت و کیفیت پر رہوں کہتے ہیں کہ یونس نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک میں جہاد کرتا ہوں اور پوری پوری کوشش کرتا ہوں کہ اپنے نفس کے ساتھ کہ تو لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے ۔ اور لوگوں کے لئے وہ سب ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ۔ اور یہ نفس اسی سے بعید ہے ۔ اور جب کہ شدید گرمی کے دن میں روزہ رکھنا نفس پر زیادہ آسان ہے لوگوں کے ذکر کو ترک کرنے سے ۔

(۱۱۱۳۸)......(۱) فی ن : (مواشیکم)

شیخ حلیمی کا ارشاد۔ شیخ حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اپنے دل۔ سے تمنی کرے شر کی اپنے بھائی کے لئے جو وہ اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہے۔

یا اس کے لئے کسی خیر کو ناپسند کرے جس خیر کی وہ خود تمنیٰ کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جس وقت مسلمانوں کی جماعت کے لئے کوئی آزمائش آن پڑے تو ان میں سے کسی ایک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو اس آزمائش میں چھوڑ کر اپنی خلاصی اور اپنے چھٹکارے کی تدبیر کرے اور ان کے ساتھ دھوکہ کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ وہ ان کے لئے اسی طرح فکر کرے جیسے اپنے لئے فکر کرتا ہے۔ اور اگر عاجز آ جائے تو پھر اپنے نفس کے لئے ایسی چیز کی فکر کرے جس سے ان کو کسی طرح کوئی نقصان نہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں کی مثال باہم شفقت کرنے اور باہم محبت کرنے میں ایک جسم جیسی ہے جب اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پورا جسم اس کے لئے بخار اور بے چینی میں واقع ہو جاتا ہے۔

۱۱۱۴۱:......ہمیں خبر دی اس کی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن مضر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے

ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زکریا سے۔

۱۱۱۴۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوصالح احمد بن منصور مروزی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو خبر دی حسین بن واقد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ خطبہ دے رہے تھے اسی منبر پر انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے سارے مؤمن ایک آدمی کی مثل ہیں کہ جب اس کے اعضاء میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جب ایک مؤمن بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا تو سارے مؤمن تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۱۱۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابونصر محمد بن محمد یوسف نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یعقوب بن کعب انطاکی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کے لئے بمنزلہ سر کے ہوتا ہے پورے جسم سے سر درد محسوس کرتا ہے اس چیز سے جو جسم کو پہنچتی ہے اسی طرح مؤمن بھی درد محسوس کرتا ہے اس تکلیف سے جو مؤمن کو پہنچتی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اور مناسب بھی یہی ہے کہ وہ اسی طرح ہوں۔ جیسے کوئی ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں اپنے ایک ہاتھ کے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہے جو دوسرے ہاتھ کے لئے کرتا ہے اسی طرح دو میں سے ایک آنکھ کے لئے دو میں سے ایک پیر کے لئے دونوں میں سے ایک کان کے لئے۔ وہی پسند کرے گا جو دوسرے کے لئے کرتا ہے اسی طرح اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کے لئے نہ پسند

(۱۱۱۴۲)......(۱) فی ن: (الدوری) وھو خطأ

کرے مگروہی جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اگر ملک میں کوئی وباء ہواور بادشاہ کی طرف سے کوئی ظلم ہو یا کوئی لوٹ مار ہو یا کوئی بھی آزمائش ہو۔ جس میں سب مبتلا ہوں اور ایک مسلمان اس سے محفوظ ہواوراس سے ذکر کیا جائے کہ کوئی بھائی اس کے مسلمان بھائیوں میں اس مصیبت میں مبتلا ہے۔اور وہ کہہ دے الحمدللہ تو یہ اس کی دوصورتیں ہیں اگراس کی مراد یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس کا کوئی بھائی مصیبت میں ہے تو یہ غلطی ہے اور جہالت ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس بات پر کہ وہ مصیبت بیک وقت اکٹھی سب پر نہیں ہے اگر چہ وہ اس کو بھی پہنچنے والی تھی مگر اللہ کے فضل سے اس کا نفس سلامت رہا یا مال سلامت رہا تو یہ کیسا درست ہے بالکل ایسے جیسے ایک آدمی کے دو میں سے ایک ہاتھ پر کوئی مصیبت آجاتی ہے اور وہ اس بات پر شکر کرتا ہے کہ وہ اکٹھی دونوں ہاتھوں پر واقع نہیں ہوئی بلکہ دو میں سے ایک ہاتھ سلامت ہے۔

جیسے روایت عروہ بن زبیر سے کہ جب ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی اور ان کے بیٹے کا صدمہ بھی ان کو پہنچ گیا تو انہوں نے کہا۔

۱۱۱۴۴:...... جو ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔اس نے آکر اس کی تعزیت کی انہوں نے پوچھا کہ کس چیز کی آپ نے مجھے تعزیت کی ہے کیا پیر کے بارے میں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ کے بیٹے کے بارے میں جس کو جانوروں نے اپنے پیروں سے کاٹ دیا ہے۔ حضرت عروہ نے کہا کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر۔اگر مصیبت میں مبتلا ہوں تو عافیت میں بھی تو ہوں اور اگر بیٹا لے لیا ہے تو باقی بھی تو رکھے ہیں۔

۱۱۱۴۴:...... (مکرر ہے) اور ہم نے ان سے روایت کی ہے باب صبر میں کہ انہوں نے کہا تھا۔اے اللہ میرے سات بیٹے تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے۔اور چھ کو آپ نے باقی رکھا ہے اور میرے ہاتھ اور پیر مل کر چار اطراف تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے اور تین کو آپ نے میرے لئے باقی چھوڑ دیا ہے۔

(میں کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر کروں) اگر آپ نے ایک چیز لی ہے تو دوسری سلامت بھی تو رکھی ہے۔

ایک چیز میں مصیبت میں مبتلا کیا ہے دوسری میں عافیت بھی تو دی ہے۔لہٰذا میں شکر ہی کرتا ہوں۔

۱۱۱۴۵:...... جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے ان کو ایوب نے سالم بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کسی آدمی کو ان مصائب میں سے کوئی شئی آجائے اور وہ یوں کہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً۔

اس کو وہ مصیبت کبھی بھی نہیں پہنچے گی۔جو کچھ بھی ہو جائے۔

معمر نے کہا کہ میں نے ایوب کے سوا سے سنا وہ اس حدیث میں ذکر کرتے تھے کہ فرمایا اس کو یہ آزمائش نہیں پہنچے گی۔

۱۱۱۴۶:...... میں کہتا ہوں اور اس روایت کیا ہے عمرو بن دینار قہرمان ال زبیر نے سالم سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور ہم نے اس کو دعوات میں اس کی تخریج کی ہے۔

۱۱۱۴۷:...... اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر نوقانی نے اپنی اصل میں سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی آدمی جو کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور یوں کہتا ہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

مگر اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچتی کچھ بھی ہو جائے۔

(۱۱۱۴۷)...... (۱) فی ن : (الرجائی) وفی أ : (الرحابی) وکلاھما خطأ ویأتی برقم (۱۲۵۱) وھو أبوبکر محمد بن أحمد بن عبداللّٰہ بن محمد بن منصور النوقانی.

۱۱۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید اخمیمی نے مکہ میں ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عبداللہ المصری نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور وہ خود اس سے عافیت میں ہے اور وہ یہ کہتا ہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا.

گویا کہ اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر لیا۔

۱۱۱۴۹:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن سنان عوفی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جو شخص کسی آدمی کو دیکھے جس کے ساتھ کوئی مصیبت ہو اور وہ دیکھنے والا یہ دعا پڑھے تفضیلاً تک۔ تحقیق باب تحریم نفس میں باب تحریم عرض میں اور باب تحریم مال میں اور باب تعاون علی البر والتقویٰ میں کئی اخبار ذکر کی گئی ہیں جن کے پورے تذکرے کے اعادہ کرنے میں طوالت ہے ہم اس میں سے اسناد کے بغیر ماحضر نا کو ذکر کریں گے اللہ کی حیثیت کے ساتھ۔

جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا

۱۱۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو محمد بن ایوب اور موسیٰ بن ہارون اور محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے زہری سے اس نے سالم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی آخرت کو قیامت کے دن کی مشکلات کو آسان کر دے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے قیامت کے دن تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

اس کو روایت کیا مسلم نے قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن بکیر سے اس نے لیث سے۔

مؤمن مؤمن کا بھائی ہے

۱۱۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ''ح'' ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسن نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو اسامہ بن زید نے اس نے سنا ابوسعید مولیٰ عبداللہ بن عامر بن کریز سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے نہ اس کو رسوا کرتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کیا کرو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کیا کرو ایک دوسرے کے ساتھ قطع تعلق نہ کیا کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر مال حرام ہے اس کی عزت اور اس کا خون حرام ہے کسی عورت کے پیغام نکاح پر دوسرا پیغام نہ دو۔

اور ایک مسلمان کی بیع اور سودے پر دوسرا شخص خریداری نہ کرے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا تمہارے جسموں کو اور نہ ہی تمہاری شکلوں صورتوں کو بلکہ وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو تقویٰ یہاں ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر سینے کی طرف اشارہ کیا۔

(۱۱۱۵۰)...... صحیح مسلم (۱۹۹۶/۴)

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوالطاہر سے اس نے وہب سے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دو

۱۱۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان سے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ روایت ہے جو ہمیں ابو ہریرہ نے سنائی ہے۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بچاؤ تین بار یہ فرمایا کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کے ساتھ کھوٹ نہ کرو ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو ایک دوسرے کے خلاف رغبت نہ کرو۔ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی اور غیبت نہ کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہوجاؤ۔کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیع کرے ایک تمہارا اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام نکاح پر۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اول سے ابن مبارک کی حدیث معمر سے۔

اور بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے حدیث ثانی کئی وجوہ سے ابو ہریرہ سے۔

مسلمان بھائی کو دھوکہ نہ دیا جائے

۱۱۱۵۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور حفص بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کو پہنچ کر ملنے سے اور اس بات سے کہ شہر سے آنے والا دیہات سے آنے کے لئے بیع کرے اور اس بات سے منع فرمایا تھا کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کروائے۔

اور اس بات سے کہ کوئی شخص ایک شخص کی بیع کے وقت قیمت طے ہوتے وقت اپنی قیمت نہ لگائے اور اس بات سے منع فرمایا کہ بکری کا دودھ تھنوں میں روک کر دھوکہ دے کر فروخت نہ کرے۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور بخاری نے اشارہ کیا ہے روایت حجاج بن منہال کی طرف۔

کوئی عورت دوسری عورت کے لئے طلاق نہ چاہے

۱۱۱۵۴:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو آپس میں حسد نہ کرو آپس میں کھوٹ نہ کرو اور پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوجاؤ اور شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔شہر میں پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلوں کو نہ ملو۔جو مرد کوئی بکری خرید کرے۔

پھر اس کو ایسی پائے کہ اس کا دودھ روکا ہوا تھا تو اس کو چاہئے کہ وہ بکری واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی۔اور کوئی شخص اپنے بھائی کے لگائے ہوئے دام پر اپنے دام نہ لگائے اور کوئی آدمی کسی عورت کے لئے کسی کے نکاح کے پیغام پر اپنا پیغام نہ دے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ مانگے تاکہ اس کو پورا ہوجائے وہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے۔اس لئے ایسا نہ کرے کہ اس کا رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

۱۱۱۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے جعفر بن

ربیعہ سے اس نے اعرج سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
گمان کرنے سے بچو بے شک گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور جاسوسی نہ کرو۔ اور نہ ہی اندازے لگاؤ۔ اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ہی پیٹھ پیچھے برائی کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے اور نہ جمع کیا جائے درمیان عورت کے اور اس کی پھوپھی کے نہ ہی اس کی بیٹی کے اور اس کی خالہ کے۔ اور نہ ہی کوئی عورت روزہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ نہ ہی عورت کسی کو اجازت دے اس کے گھر میں آنے کی حالانکہ وہ موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور جو کچھ وہ عورت صدقہ کرے اس کی کمائی میں سے اس میں سے جو وہ اسی عورت پر خرچ کرتا ہے بے شک اس کے لئے نصف اجر ہے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ مانگے تا کہ اپنی سہیلی کا برتن خالی کرے اور خود اس کی جگہ نکاح کرلے سوا اس کے نہیں کہ اللہ نے جو اس کے لئے چاہا ہے اسی کو مقدر کیا ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے۔

گمان کرنا پسندیدہ نہیں

۱۱۱۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو مالک نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے ہے دورخا بندہ جو ایک آدمی سے ایک رخ سے ملے اور دوسرے سے دوسرے رخ سے...... بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بچاؤ تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بے شک گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ ہی اندازے لگاؤ اور نہ ہی جاسوسی کرو ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض بھی نہ رکھو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلم نے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے اور بخاری نے دوسری حدیث کو روایت کیا عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

سفارش میں احتیاط کی جائے

۱۱۱۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسین نصر آبادی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن عبداللہ خزاعی نے ان کو رجاء ابو یحییٰ جرشی نے صاحب سقط سے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسی سفارش کی جس کی وجہ سے وہ اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں حائل ہو گیا اس نے اللہ کے ملک اور اختیار میں مداخلت کی۔
اور جس شخص نے کسی مقدمے جھگڑے میں اعانت کی حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ حق ہے یا باطل ہے وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کیفیت سے نکل جائے اور جو شخص کچھ لوگوں کے ساتھ چلتا ہے اس طرح کہ گویا وہ وہاں موجود تھا حالانکہ وہ موجود نہیں تھا تو وہ جھوٹی گواہی دینے والے کی مثل ہے اور جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے قیامت میں اس کو کہا جائے گا کہ وہ جو کے دانے کو گرہ لگائے۔ اور مسلمانوں کو گالی دینا اللہ کی نافرمانی اور گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۱۱۱۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان ابن صالح نے ان

کو اسحٰق بن بکر بن نصر نے ان کو حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ھاد نے مالک بن انس سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ کوئی شخص کسی کے گھومتے پھرتے دودھ والے جانور کا دودھ بغیر اجازت نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ کوئی تمہیں اپنا پینے کا برتن دے اور وہ اس کو توڑ دے۔ اور اس کا کھانا ضائع کردے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے جانوروں کے تھن ان کے لئے طعام اور کھانا جمع کرتے اور محفوظ کرتے ہیں لہٰذا کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اس نے حدیث ابن الہاد سے اس نے مالک سے یہ غریب ہے اکابر کی اصاغر سے روایت میں۔

آپس میں سرگوشی نہ کی جائے

۱۱۱۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے شقیق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین ہوا کرو تو دو آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو ایک کو الگ چھوڑ کر یہ بات اس کو غم دے گی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ایک جماعت ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے شقیق سے۔

تین سو ساٹھ جوڑ اور ہر جوڑ کے بدلہ صدقہ

۱۱۱۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعمش بن ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ تین افراد ہوا کرو تو دو بندے آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو ایک کو اکیلا چھوڑ کر۔ میں نے پوچھا کہ اس کو ہم لوگ چار ہوا کریں تو۔ فرمایا پھر تیرا کوئی نقصان نہیں ہے۔ (یعنی حرج نہیں ہے۔)۔

۱۱۱۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابو توبہ نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو ان کے بھائی نے کہا کہ اس نے سنا ابو سلام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن فروخ نے کہ اس نے سنا عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حالت یہ ہے کہ ہر ابن آدم پیدا کیا گیا ہے تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ جو شخص اللہ کی عظمت بیان کرے اور اللہ کی حمد کرے۔ اللہ اکبر کہے۔ الحمد للہ کہے لا الٰہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے۔ اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹا دیا کرے اور لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیا کرے یا اچھائی تلقین کرے اور برائی سے منع کرے وہ ان تین سو ساٹھ جوڑ کو شمار کرے بے شک وہ اس دن اپنے نفس کو جہنم سے دور کر لے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا حسین بن علی حلوانی سے اس نے ابو توبہ سے۔

۱۱۱۶۲:...... اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو خبر دی زید بن سلمان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے

(۱۱۱۵۹)......(۱) فی ن : (معاویة)

ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ یا پتھر کو الگ کر دے یا ہڈی یا کانٹا دور کر دے لوگوں کے راستے سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے یحییٰ بن حسان سے۔

۱۱۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو سلیمان بن ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر انسان کی تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں اور تینتیس جوڑ ہیں ہر ہڈی کے بدلے ہر روز صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون اتنا صدقہ کرسکتا ہے فرمایا کہ البتہ معروف کا حکم کرے گا یا منکر سے روکے گا۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے فرمایا کہ وہ کسی کو راستہ کی راہنمائی کر دے۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا وہ راستے سے ہڈی ہٹادے، جو یہ نہ کر سکے وہ کسی ضعیف کی مدد کرے، جو یہ نہ کر سکے وہ اپنے شر سے لوگوں کو بچائے۔

۱۱۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوسعید مسعود بن محمد جرجانی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی حسن بن شقیق نے اور ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن عبدالرحمٰن حفرہ نے ابوالقاسم مذکر نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں ان میں سے ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کرنا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ جو شخص اتنے صدقات کی استطاعت نہ رکھے فرمایا کیا کوئی ایک تم میں سے یہ بھی نہیں کرسکتا کہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹادے اور مسجد میں تھوکے تو اس کو دفن کر دے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بے شک چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان سب چیزوں کے بدلے میں کفایت کریں گی۔

اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ لازم ہے انسان پر کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے ہر روز صدقہ کرے۔ لوگوں نے کہا کون اس کی طاقت رکھے گا یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ بلغم جس کو کوئی شخص مسجد میں دیکھ لے اس کو دفن کر دے۔ اور کوئی شئی جس کو وہ راستے سے ہٹائے اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو پھر چاشت کے وقت کی دو رکعت اس کو کافی ہیں۔

راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانے پر اجر

۱۱۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبدالرحمٰن بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابان بن جمعہ نے ان کو ابوالوازع نے ابوبرزہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی شئی لکھا دیجئے جس کے ہاتھ میں نفع حاصل کروں فرمایا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی شئی ہٹایا کرنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے یحییٰ بن سعید سے۔

۱۱۱۶۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ نے مالک سے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس مالک کے سامنے پڑھی۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالکؒ کے سامنے وہ روایت کرتے ہیں سمی مولیٰ ابوبکر سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی

(۱۱۱۶۴)......(۱) فی ن : (مجمع)

راستے پر چل رہا تھا اس نے اچانک ایک خاردار ٹہنی پائی راستے پر جس کو اس نے ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

۱۱۱۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل سے۔ ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا وہ ایک خاردار جھاڑی کے پاس سے گذرا اس نے سوچا کہ میں اس کو اٹھالیتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے لئے مغفرت فرمادے اس نے اس کو اٹھا دیا لہٰذا اللہ نے اس کی مغفرت کردی۔

۱۱۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محرر بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شیبان نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے ہیں تحقیق میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو جنت میں کروٹیں لے رہا ہے۔

ایک درخت کی وجہ جس کو اس نے راستے کے بیچ سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن عبداللہ بن ابوشیبہ سے۔

۱۱۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن خرب نے اور حسن بن اشیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوہلال نے ان کو قتادہ نے انس بن مالک سے کہا سلیمان نے میں نہیں جانتا اس کو مگر اسی نے مرفوع کیا ہے روایت کو اور حسن نے کہا ہے۔ کہ بے شک ایک درخت تھا راستے پر جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے علیحدہ کر دیا۔ اشیب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تحقیق میں نے اس شخص کو جنت میں درخت کے سائے تلے دیکھا ہے۔

۱۱۱۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن شجاع سرفی نے ان کو ابوبکر بن انباری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو منہال بن خلیفہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو منہال بن خلیفہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حدیث ہے کہ جب سے ہم نے اسلام کو سمجھا ہے۔ ہمیں اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنی اس حدیث سے ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بے شک ایک مؤمن کو راستہ بتانے پر بھی اجر ملتا ہے۔ اور راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹانے پر بھی اجر ملتا ہے اور کسی کو عجمی سے عربی میں ترجمہ بتانے پر بھی اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے گھر میں آنے پر بھی اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس سامان پر بھی اس کو اجر ملتا ہے جو اس کے کپڑے کے رفو میں ڈال لیتا ہے۔ پھر اس کو نکال کر دے دیتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملے گا۔ یہ الفاظ میں حدیث ابن سابق کے اور حدیث زبیری مختصر ہے۔

۱۱۱۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن عمرو بختری نے بطور قراءت کے۔ ان کو محمد بن ابو العوام نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابوکثیر نے زید بن سلام سے اس نے ابوسلام سے وہ کہتے ہیں ابوذر نے کہا کہ ہر نفس پر ہر دن جو اس پر سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ ہے۔ اپنے نفس پر۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاں سے صدقہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس تو مال نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقات کے باب میں سے ہے۔

اللہ اکبر۔ سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ لاالہ الااللہ و اللہ اکبر۔ استغفر اللہ کہنا۔

آپ اچھائی کی تلقین کیجئے اور برائی سے منع کیجئے۔ لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیجئے اور ہڈی پتھر ہٹا دیجئے۔ اندھے آدمی کو رہنمائی کر دیجئے گونگے بہرے آدمی کو سنوا کر سمجھا دیجئے۔ راہنمائی مانگنے والے کو اس کی حاجت بتا دیجئے آپ جس کا ٹھکانہ جانتے ہوں اپنی قوت بازو کے ساتھ کمزور کی مدد کیجئے اور ٹانگوں کی قوت کے ساتھ پریشان حال فریاد کرنے والے کے لئے سعی کیجئے یہ ساری باتیں تیری طرف سے صدقہ ہیں تیرے نفس پر۔ اور تیرے لئے تیری بیوی سے جماع کرنے میں بھی تیرے لئے اجر ہے۔

ابوذر نے کہا کہ میرے لئے میری شہوت میں اجر کیسے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا بتائیے اگر تیرا بیٹا ہو جائے وہ تجھے پالے اور تو اس کی خیر کی توقع کرے پھر وہ مر جائے کیا تو اس پر ثواب کی امید کرے گا بولا کہ جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں کیا تم نے اس کو پیدا کیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا فرمایا تم نے اس کو ہدایت دی تھی؟ کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو ہدایت دی تھی۔ فرمایا کیا تم نے اس کو رزق دیا تھا اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ نے اس کو رزق دیا تھا۔ فرمایا کہ بس اسی طرح رکھئے ان کو ان کے حلال میں اور بچائیے اس کو اس کے حرام سے بس اگر اللہ چاہتا اس کو حیات دیتا اور اگر چاہا اس نے اس کو موت دی اور تیرے لئے اجر ہے۔

۱۱۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابراہیم ہجری نے ابوعیاض سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ ہر مسلمان پر ہر دن میں صدقہ لازم ہے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی کون طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ تیرا اسلام کرنا کسی آدمی کو یہ صدقہ ہے تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹانا صدقہ ہے۔ تیرا مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے پریشان حال کی فریاد سننا تیرا یہ صدقہ ہے۔ تیرا راستے کی رہنمائی کرنا صدقہ اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔

۱۱۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی نے "ح" اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعینیہ نے یحییٰ بن عقیل سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اور بسا اوقات ذکر کیا گیا ہے ابوالاسود دیلی سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے اچھے بھی اور برے بھی میں نے ان کے اعمال میں سے یہ عمل بھی دیکھے کہ انہوں نے راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹائی تھی۔ اور انہوں نے ان کے برے اعمال میں یہ بھی دیکھا کہ مسجد میں بلغم تھوکا ہوا دیکھ کر انہوں نے دفن نہ کیا۔ اور ابن اسماء کی ایک روایت میں ہے یحییٰ بن یعمر سے اس نے ابوالاسود سے نہیں کہا۔ اور بسا اوقات ذکر کیا۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماء سے اس نے مہدی سے۔

۱۱۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے معین بن خزیمہ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو محمد بن عرعرہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوشیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ پیدل چل رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا معاذ نے راستے سے ایک پتھر اٹھایا تو اس شخص نے پوچھا کہ یہ کیا کیا ہے آپ نے معاذ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو شخص راستے سے پتھر اٹھا لیتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۱۱۷۲)......(۱) فی ن: (ابن عیاض)

(۱۱۷۳)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۷۳)

قبلہ اور دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت

۱۱۱۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری عبداللہ بن محمد شاکر نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو مفضل بن مھلھل نے منصور بن معتمر سے اس نے ربعی بن خراش سے اس نے طارق بن عبداللہ محاربی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ نماز کی حالت میں (تھوکنا پڑے تو) اپنے سامنے نہ تھوکئے اور دائیں جانب بھی نہیں بلکہ بائیں جانب تھوکیئے اگر وہ خالی ہو ورنہ اپنے قدموں کے نیچے اس کے بعد اس کو زمین کے ساتھ مل دیجئے۔

۱۱۱۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن بن فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے میں نے سنا المعروف عمی سے وہ کہتے تھے۔ بسطام کے پاس ایک آدمی پہنچا جو ولی ہونے کا دعویدار تھا ابویزید اس کی طرف کھڑے ہو گئے اور اس کی زیارت کی۔ اس شخص نے قبلہ کی طرف بلغم تھوکا تو ابویزید نے کہا کہ یہ شخص ادب نہیں عطا کیا گیا آداب رسول میں سے اور آپ کی سنت میں سے یہ ولایت کیسے عطا کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۱۷۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو محمد بن روح نے ان کو سفیان نے خالد حذاء سے ان کو ابو نصر بن عبداللہ بن صامت نے معاذ سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے اپنے دائیں طرف کبھی نہیں تھوکا۔ ابونصر وہ حمید بن ہلال ہے۔

۱۱۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمر مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا۔

کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے مجھے یاد ہے عبدالرحمٰن بن بشران سے کہ یحییٰ بن سعید قطان کا بیٹا مکہ جانے کے لئے روانہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا بائیں جانب کافی نہیں ہے دائیں جانب نہ تھوکنا۔

۱۱۱۷۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد یعنی ابن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوعتیق نے عامر بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں بلغم تھوک بیٹھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے بلغم کو چھپا دے کہ وہ کسی مؤمن کی جلد کو یا کپڑے کو نہ لگے جو اس کو تکلیف پہنچائے۔

اچھائی اور برائی دو مخلوق ہیں

۱۱۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ نے ان کو قتادہ نے حسن سے اسنے ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک (معروف اور منکر) اچھائی اور برائی دو مخلوقات ہیں جو قیامت کے دن نصب کی جائیں گی بہر حال معروف تو خوشخبری ہو اس کے کرنے والوں کے لئے وہ ان کو خیر کا وعدہ دیتا ہے، بہر حال منکر۔ وہ کہتا ہے اپنے آپ کو دیکھو وہ نہیں استطاعت رکھتے مگر گناہ کی۔

۱۱۱۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن لاحق ابوعثمان مدائنی نے ۱۸۵ھ میں ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں معروف کے کام کرنے والے آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے اور دنیا میں اہل منکر آخرت میں بھی اہل منکر ہی ہوں گے۔

(۱۱۱۷۵)......(۱) فی الأصل : (طارق بن عبدالرحمٰن) والصحیح طارق بن عبداللّٰہ المحاربی کما فی التقریب.

وانظر الحدیث فی السنن الکبری للمصنف (۲/۲۹۲)

نیک لوگ آخرت میں بھی اچھے کام کریں گے

۱۱۱۸۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قرش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں بھی اچھے کاموں والے ہوں گے۔

ابوحازم نے کہا اور اسکو روایت کیا ہے مؤمل بن اسمعیل نے ثوری سے اس نے عاصم سے اس نے ابوعثمان سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کو روایت کیا ہے ہشام بن لاحق مدائنی نے ان کو عاصم نے ابوعثمان سے اس نے سلمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۱۸۳:......اور اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے عاصم سے اس نے ابوعثمان سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرسلاً روایت ہے اور حدیث راجع ہے اس کی طرف جس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو عبداللہ بن خصیب نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حماد بن زید سے یہ حدیث بیان کی۔

بے شک دنیا میں اہل معروف وہی اہل معروف ہوں گے آخرت میں انہی میں سے۔ لہٰذا حماد نے کہا۔ میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ معروف اور اچھے کام کرنے والوں کو جمع کریں گے اور ان پر اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کریں گے۔ اور ان کی اپنی نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔ لہٰذا ان کے مؤمن بھائی جو کوتاہیاں کرنے والے ہوں گے وہ ان کو پالیں گے اور وہ ان سے الگ حال دریافت کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ برائیاں نیکیوں کو لے گئیں۔ ہم اس حال میں باقی رہ گئے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کس طرف رجوع کریں گے۔ فرمایا کہ اہل معروف ان سے کہیں گے بے شک ہمارے رب نے اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کی ہے اور ہماری نیکیاں باقی ہیں جو ہم نے عمل کئے تھے آج ہم وہ تمہیں دے دیتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ ان کو دے دیں گے لہٰذا وہ جنت میں چلے جائیں گے۔

گھر میں جھانکنے کی ممانعت

۱۱۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن معافی بن احمد صیداوی نے صیداء میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عمرو بن عثمان نے ان کو بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ نے میری حدیث کو اپنی حدیث کے ساتھ مقابلہ کیجئے حبیب بن صالح اس نے یزید بن شریح ابوحی المؤذن سے اس نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کسی مسلمان انسان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی آدمی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھے اگر نظر مارے تو گویا وہ داخل ہوگیا۔ اور کوئی شخص اس طرح کسی قوم کی امامت نہ کرے کہ (جب دعا کرے تو) ان لوگوں کے سوا صرف اپنے آپ کو دعا کے لئے مخصوص کردے ان کو شامل نہ کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے ان کی خیانت کی۔ اور کوئی شخص نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حال میں کہ اس نے پیشاب پاخانے کو روک رکھا ہو۔

چار خصلتیں

۱۱۱۸۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس میں جو آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں (فرمایا کہ) چار خصلتیں ہیں ایک میری ہے اور ایک تیری ہے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک صفت تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ بہر حال وہ صفت جو میرے لئے ہے وہ ہے میری عبادت کیجئے میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کیجئے۔ اور وہ صفت جو صرف تیرے لئے ہے وہ ہے کہ آپ نے جو بھی خیر کا عمل کیا ہے وہ آپ کو کفایت کرے گا (اس کی جزا آپ کو ملے گی) اور وہ جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ ہے تیری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت۔ اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ ہے کہ میں ان کے لئے وہی پسند کروں گا جو آپ اپنے نفس کے لئے پسند کریں گے۔

جنت کی بشارت

۱۱۱۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حفص بن اسلم بن وردان مجدری نے اس نے سنا ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ عائذ بن عمرو مزنی کو جنت کی بشارت دے دیجئے اس نے بشارت نہ دی پھر دوسری بار جواب آیا پھر اس نے نہ دی پھر تیسری بار آیا تو اسنے نہ دی۔ چنانچہ کسی نے اس سے کہا کہ آپ پھر ایک بار اسی جگہ جا کر سوئیں جہاں آپ نے خواب دیکھے ہیں اگر خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تو وہ پھر آپ کو نظر آئے گا۔ جب خواب آئے اور کہنے والا آپ سے یہ بات کہے کہ عائذ کو جنت کی بشارت دے دیجئے تو آپ پوچھئے گا کہ کس وجہ سے وہ جنت میں ہے؟ اس نے ایسا ہی کیا پوچھا کہ وہ کیوں جنتی ہے؟ فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے راستہ میں کوئی تکلیف دینے والی چیز کو چھوڑتا نہیں ہے۔

اس روایت میں حفص ضعیف ہے۔ مگر شان یہ ہے کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو جعفر بن سلیمان نے اسماء بن عبید سے کہتے ہیں کہ عائذ مدنی نے کہا البتہ اگر میں اپنا بھالا اپنے خیمے میں انڈیل دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ مسلمانوں کے راستے میں پھینکا جائے۔ کہتے ہیں کہ اس کے گھر سے بارش کا ہو یا غیر کا پانی نکالیں مسلمانوں کے راستہ کی طرف جب بھی ہوتا مگر یہی خواب دیکھا گیا کہ وہ جنت میں پوچھا گیا کیوں تو بتایا گیا بوجہ اس کے مسلمین کے تحفظ دینے کے اپنی ایذاء سے۔

۱۱۱۸۷:.....(مکرر ہے) یہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھے خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور اجازت دینے کے لئے ان کو ابوعبداللہ عسکری نے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو اسماء بن عبید نے۔ اس نے ذکر کیا ہے مذکور کو۔

۱۱۱۸۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوحیان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سریج نامی شخص نہیں گلی کھولتے تھے راستے کی طرف مگر اپنے گھر کی طرف۔ اور نہیں مرتی تھی ان کے گھر والوں کی بلی مگر اس کو بھی اپنے گھر میں دفن کرتے تھے لوگوں کو ایذاء سے بچانے کے لئے۔

لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں جانا پسندیدہ نہیں

۱۱۱۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے اور ابوعمرو بن سماک نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس پودے لہسن میں سے کچھ کھالے۔ اس کے بعد لہسن کے بعد پیاز کہا۔ اور گندنا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے بے شک فرشتے اذیت محسوس کرتے ہیں اس چیز سے جس سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں یہ الفاظ ہیں ابن سماک کی حدیث کے۔

(۱۱۱۸۷).....(۱) فی ن : (عابد بن عمرو المری)

(☆).....فی الأصل بعد فذكره : حدثنا أبوزكريا بن سلمان ثنا أسماء بن عبيد فذكره وهو خطأ

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن حاتم سے اس نے یحییٰ سے۔

۱۱۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے عرض کی یارسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپ اس حدیث کے بارے میں جو آپ کی طرف سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے اذیت پاتے ہیں ہر اس چیز سے جس چیز سے بنو آدم اذیت پاتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔حق ہے۔

فصل:......مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرنا

۱۱۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ حقیقت ہے کہ دو ہم نشین مجلس کرتے ہیں امانت داری کے ساتھ لہٰذا دونوں میں سے کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا راز فاش کرے جو کچھ وہ ناپسند کرتے۔یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۱۱۹۱:......(مکرر ہے) اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے ان کو خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ رات کو بات کریں تو اپنی آواز کو پست کرلیں اور جب دن میں بات کریں تو دیکھ لیں آپ کے گرد کون ہے۔میں نے کہا کہ یہ بات داخل ہے احتیاط کے باب میں حفظ اسرار کے لئے۔

۱۱۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن بلال نے عبدالرحمٰن بن عطاء نے اس نے عبدالملک بن جابر بن عتیک نے اس نے جابر بن عبداللہ سے۔

۱۱۱۹۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابونصر محمد بن حمدویہ بن سہل مروزی نے ان کو عبداللہ بن حماد ایلی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سلمان بن بلال نے ان کو عبدالملک بن عطاء نے یہ کہ عبدالملک بن جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی یہ کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب کوئی انسان کوئی بات بیان کرے کسی کو اور دیکھے کہ جو بات بتلا رہا ہے وہ جس کو بتلا رہا ہے اس کے ماحول کو دیکھ رہا ہے تو یہ بات اس کے لئے امانت ہوگی۔

اور علوی نے نہیں ذکر کیا ماحول کے لفظ کو میں نے اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں علوی سے اس نے عبدالملک بن عطاء سے سوائے اس کے نہیں کہ وہ عبدالرحمٰن بن عطاء مدینی ہے جیسے اس کو روایت کیا ہے ابن وھب نے۔

۱۱۱۹۴:......اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں حدیث ابن ابوذئب سے اس نے عبدالرحمٰن بن عطاء سے۔

۱۱۱۹۴:......(مکرر ہے) اور ہم نے روایت کی ہے دوسرے طریق سے ابن ابوذئب سے اس نے ابن اخی جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسیں امانت ہوتی ہیں مگر تین مجلسیں (امانت نہیں ہوتیں) ناحق خون بہانے (قتل کرنے) کی یا حرام شرم گاہ کی (کسی کی عزت لوٹنے کی) یا ناحق کسی کا مال مارنے کی۔

۱۱۱۹۵:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا محمد بن طاہر وزیری سے

اس نے ابوعلی حکیم سے اس نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنے کسی دوست کے آگے اپنا راز افشاء کیا بطور

رازداری کے اپنے رازوں میں سے جب بیان کر چکا تو اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو محفوظ کرلیا ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں اس کو بھول چکا ہوں۔

۱۱۱۹۵:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے احمد بن اسماعیل ازدی سے اس نے فضیل بن جعفر سے اس نے محمد بن سلام سے اس نے خلیل بن احمد سے وہ کہتے تھے:

جو شخص تیرے آگے کسی کی غیبت کرسکتا ہے وہ تیری غیبت بھی کسی کے آگے کرسکتا ہے۔ جو شخص دوسروں کی خبر تجھے دے سکتا ہے وہ تیری خبر دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا چغل خور۔

فصل:.....مسلمانوں کی عیب جوئی ترک کرنا۔ اور ان کی معذرت قبول کرنا اس کے علاوہ جو ماقبل کے ابواب میں گذر چکا ہے

۱۱۱۹۶:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد ابن حبان بن حمدویہ واعظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن یونس قزوینی نے ان کو اسماعیل بن توبہ نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابواسحٰق سبعی نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ خواتین نے اپنے گھروں میں اس کو سنا یا یوں کہا کہ خواتین نے اس کو خیموں میں سنا اس کے بعد فرمایا کہ اے گروہ ان لوگوں کے جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اپنے دل سے ایمان نہیں لائے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عیب جوئی نہ کرو اس لئے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کردیتا ہے اور اللہ جس کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اس کو رسوا کردیتا۔ اگرچہ اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہو۔

۱۱۱۹۷:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد معلم سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن آدمی اپنے بھائیوں کے عذر تلاش کرتا ہے اور منافق آدمی اپنے بھائیوں کی غلطیاں تلاش کرتا ہے۔

۱۱۱۹۸:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا منصور بن عبداللہ ھروی سے اس نے سنا ابوعلی ثقفی سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی بھائی پھسل پڑے اس کے لئے ستر عذر تلاش کرو اگرچہ تمہارے دل اس کو قبول نہ کریں یقین جانو کہ عیب لگانے والے تمہارے نفوس ہیں جہاں مسلمان کے لئے ستر عذر ظاہر ہوں اس کو قبول نہیں کرتا۔

۱۱۱۹۹:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے۔ حمدون قصار نے کہا کہ اپنے بھائیوں کے ایمان کو قبول کرو اور ان کے کفر کو رد کردو بے شک اللہ تعالیٰ نے واقع کردیا ہے اس کو جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اپنی مشیت میں۔

چنانچہ ارشاد فرمایا ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشآء.

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک کے ماسوا گناہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔

۱۱۲۰۰:.....ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن شاہین نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو زکریا بن یحییٰ اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا تھا اپنے بھائیوں کے عیبوں کو بھول جایئے تیرے لئے ان کی محبت دائمی رہے گی۔

(۱۱۱۹۶).....(۱) فی ن: (السدی)

تواضع وعاجزی کی علامات

۱۱۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے اس نے سنا ابوعثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔اس شخص کی محبت پہ یقین نہ کر جو تجھ سے محبت نہ کرے سوائے آپ کے معصوم ہونے کی صورت میں اور میں نے ذوالنون سے سنا کہتے تھے۔تین چیزیں عقلمندی کے اعمال کی علامت میں دین میں جھگڑے کو اور ریا کاری کو ترک کر دینا۔تھوڑے سے علم کے باوجود عمل پر توجہ دینا لوگوں کے عیوب سے غافل ہو کر اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے ہیں مشغول ہونا، تین چیز تواضع اور عاجزی کی علامات میں سے ہیں۔
نفس کو چھوٹا سمجھنا عیبوں کی معرفت رکھنا۔توحید کی حرمت کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا۔اور حق کو قبول کرنا اور ہر ایک سے نصیحتیں قبول کرنا اور تین چیز حسن خلق کی علامت ہیں۔معاشرت کے لوگوں سے قلت مخالفت ان کے اخلاق کی تحسین کرنا اور نفس لوامہ کو الزام دینا جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں عیوب کی معرفت سے رکنے کے لئے۔

۱۱۲۰۲:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے محمد بن طاہر وزیری نے ان کو شعر سنائے مطر نے ان کے بعض کے لئے۔
مفہوم یہ ہے۔جو شخص تیرے پاس عذر پیش کرنے آئے اس کا عذر قبول کر لیجئے اگر چہ وہ اپنی بات میں جو تجھے کہی ہے سچا ہو یا جھوٹا ہو۔جس نے ظاہراً تیری اطاعت کی اس نے تجھے راضی کر لیا اور تحقیق جس نے چھپ کر تیری نافرمانی کی اس نے تم سے گمراہی کی۔

گناہ کی دیت

۱۱۲۰۳:......اور ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن نے اور مجھے شعر سنائے محمد بن عبدالواحد رازی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوعمران موسیٰ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو شعر سنائے ابومحمد عبداللہ بن ابوسعید بیہقی نے ابوالحسن بن ابوالعالیہ بیہقی سے مفہوم یہ ہے۔مجھے بتایا گیا کہ فلاں شخص نے تیری برائی کی ہے حالانکہ غنی آدمی کا ذلت کی جگہ ٹھہرنا عار ہے۔اور عیب ہے۔میں نے جواب دیا کہ وہ میرے پاس معذرت کرنے آیا تھا۔ہمارے ہاں گناہ کی دیت اور سزا اعذار اور معذرت کرنا ہے۔

۱۱۲۰۴:......اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن سلامی بغدادی نے ان کو شعر سنائے نقطویہ نے ان کو شعر سنائے احمد بن یحییٰ ثعلب نے۔تین خصلتیں ایسی ہیں دوست کے اندر میں نے ان کو روزے اور نماز کے مشابہ قرار دیا ہے۔اس کا غمخوار ہونا۔اور اس کا ہر غلطی پر درگذر کرنا اور خلوتوں میں رازوں کو فاش کرنے کو ترک کر دینا (اچھے دوست میں یہ صفات موجود ہونا فرض ہے۔)

شعراء کے کلام کا مفہوم

۱۱۲۰۵:......اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد طرسوسی نے ان کو ابوفراس حارث بن سعید بن حمدان نے اپنے کلام میں سے۔
مفہوم یہ ہے۔جب میں غلطی اور گناہ کرتا ہوں تو مجھے یقین ہوتا ہے آپ مجھے گرفت نہیں کریں گے اس لئے کہ مجھے تیری طرف سے سچی دوستی اور بھائی چارے کا یقین ہے۔
کیونکہ دشمن کا خوبصورت کام بدصورت اور برا ہوتا ہے اور دوست کا بدصورت کام بھی قبیح اور برا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۰۶:......مجھے شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے ابن ابوزائدہ مصری نے ان کو شعر سنائے ابومنصور نے مفہوم یہ ہے۔میں نے تو بڑا عظیم گناہ اور نافرمانی کی ہے۔اور آپ اس نافرمانی سے بھی بہت بڑے ہیں پہلے تو آپ اپنے عفو و درگذر کی سخاوت کریں گے پھر اپنے

حوصلے اور اپنی بردباری کے ساتھ معاف کردیں گے اگر میں اپنے افعال کے اندر شرفاء میں سے نہیں بن سکا تو آپ تو شرفاء میں بنا کر دکھائیے۔

۱۱۲۰۷:.....ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابن ابوزائدہ نے ان کو شعر سنائے ابومنصور نے۔

مفہوم یہ ہے: میرے نفس نے تو غلطی کی ہے جیسے آپ کا خیال ہے ہر بھلائی والا معاملہ اور سلوک کہاں ہے؟ جس وقت میرے نفس نے برائی کی ہے جیسے کہ میں نے واقعی کی ہے تو یہ تو بتائیے کہ آپ کی عنایت اور آپ کی مروت کہاں گئی ہے؟

اسلام کی نشانیاں

۱۱۲۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں اسلام کی نشانیاں ہیں۔ اہل ملت اسلام پر شفقت کرنا۔ ان سے ایذا رسانی کو روک دینا۔ قدرت رکھنے کے باوجود ان کے غلطی اور برائی کرنے والے سے درگذر کرنا۔

۱۱۲۰۹:.....اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ حکیم اور دانا آدمی کی صفت میں سے ہے۔ قیادت میں خوشی مزاج ہو نرم عادت ہو جاہل کی جہالت کو برداشت کرنے والا ہو۔

بے شک دانا آدمی کے اخلاق کی بلندی میں سے ہے اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا جھکاؤ کے ساتھ اور عاجزی وانکساری کرنا۔ اور وہ اسی کے ساتھ شرف اور عظمت کو پالیتا ہے۔ اور تین صفات ومحبت وشفقت کی نشانیاں ہیں مظلومین کے لئے دیت اور بدلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یتیم اور مسکین کے لئے دل کا رونا۔ مسلمانوں کے مصائب پر خوشی کا فقدان۔ اور تین چیزیں نصیحت اور خیر خواہی کی نشانیاں ہیں۔ مسلمانوں کے مصائب کے ساتھ دل کا غمگین ہونا۔ ان کے لئے خیر خواہی کرنا ان کی کڑوی کسیلی باتوں اور بدگمانیوں کے غم کو پی کر۔

اور ان کو ان کی مصالحتوں کی ہدایت ورہنمائی دینا اگرچہ وہ اس سے بے خبر ہو کر اس کو ناپسند کر رہے ہوں تحقیق باب مکارم اخلاق کے اندر اس قسم کی احادیث اور حکایات گذر چکی ہیں جو کہ انشاء اللہ کافی رہیں گی۔

دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے

۱۱۲۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے بطور املاء کے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن جریج نے کہا کہ جب آپ اپنے بھائی سے ملیں تو اس سے یہ نہ پوچھیں کہ کہاں سے آئے ہو؟ اس لئے شاید وہ کسی ایسی جگہ سے آیا ہو کہ وہ یہ پسند نہ کرتا ہو کہ آپ اس کو جانیں اگر وہ آپ کو یہ بتادے کہ وہ کہاں سے آیا ہے تو اس پر مشقت ڈال دیں گے اور اگر وہ آپ کو غلط بتائے تو اس پر گناہ لکھا جائے گا اور اسی طرح جب آپ ان کو کہیں جاتے ہوئے دیکھیں تو یہ نہ پوچھیں کہ آپ کہاں جارہے ہیں؟ آپ جب اس سے نہیں پوچھیں گے تو اس بات سے بھی گریز کریں کہ اس کے ساتھ جائیں یہ جاننے کے لئے کہ وہ کہاں جاتا ہے (کیونکہ یہ دھوکا ہوگا) اور حدیث شریف میں ہے کہ مکر اور خدیعہ جہنم میں ہے (یعنی مکر و دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے۔)

فصل:.....ترک احتکار کرنا

احتکار کا معنی ہے۔ مہنگے داموں بیچنے کے لئے غلہ اسٹور کر لینا جب کہ مسلمانوں کو اس کی ضرورت ہو بلاشبہ یہ بری عادت ہے اور اسلامی نقطہ نگاہ سے جرم ہے۔ اس صفت کو اختیار نہ کرنا اور چھوڑ دینا بلاشبہ مستحسن عمل ہے۔ اس فصل میں اسی کی تلقین ہے۔

۱۱۲۱۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو خبر دی ابونصر محمد بن حمدویہ بن سہل مروزی نے ان کو عبداللہ بن حماد نے ان کو ابن ابومریم

نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو خبر دی سعید بن میّب نے اس نے معمر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ جمع نہیں کرتا مہنگے داموں فروخت کرنے کے لئے مگر گنہگار آدمی۔

مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث حاتم بن اسماعیل سے اس نے ابن عجلان سے۔

۱۱۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر قاسم بن یزید سے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا اس بات سے کہ غلہ مہنگے داموں بیچنے کے لئے جمع کیا جائے۔

۱۱۲۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے یعنی زہری نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے علی بن سالم نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن میّب نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جالب مرزوق ہوتا ہے اور محتکر ملعون ہوتا ہے۔ (یعنی فروخت کرنے کے لئے مال کے گلے کو ایک جگہ سے یا ایک شہر سے دوسری جگہ یا دوسرے شہر لے جانے والے کو رزق ملتا ہے۔ جب کہ روک کر رکھنے والے کو لعنت ملتی ہے۔

۱۱۲۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید سکری نے ان کو ابوعلی احمد بن محمد بن ہارون نے ھمد ان میں ان کو محمد بن عبدوس بن کامل سراج نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے ہیں۔ زید ابوالمعلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حسن سے اس نے معقل بن یسار سے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں جو شخص داخل ہو کسی چیز میں مسلمانوں کے دام طے کرنے اور قیمتیں لگانے میں اور وہ مسلمانوں پر چیزیں مہنگی کرے یا قیمتوں میں گرانی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم میں پھینک دے۔

اور ابن اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے سنا کہ معقل بن یسار واپس آ گئے میں وہ اس کے پاس آئے اور معقل بن یسار نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، جو شخص کوئی شئی داخل کرے مسلمانوں کی اشیاء کی قیمتوں میں تاکہ ان پر گرانی کرے مہنگائی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی گہرائی میں پھینک دے۔

۱۱۲۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد بن علی بن عمران جرجانی نے حلب میں ان کو عطیہ بن بقیہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احتکار کرنے والا۔ مہنگا بیچنے کے لئے غلہ اور اناج روک کر رکھنے والا بدترین بندہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نرخ میں ارزانی کر دے تو وہ اداس اور مغموم ہو جاتا ہے اور جب مہنگائی کر دیتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔

۱۱۲۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن عمر نے ان کو حدیث بیان کی رجاء بن محمد عرزمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ربیع بن حبیب نے ان کو نوفل بن عبدالملک نے ان کو ان کے والد نے علی سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غلہ اناج جمع کر کے رکھنے سے شہر کے اندر۔ رجاء نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ منع فرمایا تھا تلقی سے یعنی تجارتی قافلے کو جو اناج لے کر آ رہا ہے آگے جا کر ملنا ساز باز کرنے کے

(☆)......ھکذا بالأصل (۱۱۲۱۵)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/ ۵۳۰)

(۱۱۲۱۶)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/ ۹۹۵)

لئے۔اور منع فرمایا تھا قیمت طے کرنے سے طلوع سورج سے پہلے پہلے اور منع فرمایا تھا پالی ہوئی بکری کے ذبح کرنے سے۔

غلہ کو روک کر رکھنے والا کوڑھ و افلاس میں مبتلا ہوتا ہے

۱۱۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ھثیم بن رافع نے ان کو ابویحییٰ مکی نے ان کو عمر بن خطاب نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ دے رہے تھے جو شخص مسلمانوں کے خلاف ان کا غلہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ اور افلاس میں مبتلا کرتا ہے۔

۱۱۲۱۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ھیثم بن رافع بصری نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو فروخ مولیٰ عثمان بن عفان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب مسجد سے نکلے انہوں نے غلہ پھیلا ہوا دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیسا غلہ ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں فلاں سرزمین سے لایا گیا ہے۔فرمایا اس غلے میں اللہ برکت دے اور اس کو بھی جو اس کو لے کر آیا ہے۔ آپ کے کسی ساتھی نے بتایا اے امیر المؤمنین اس غلے کو فروح نے اور فلاں شخص مولیٰ عمر نے جمع کر کے روک رکھا ہے حضرت عمر نے ان دونوں کو بلایا۔اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ تم مسلمانوں کا غلہ (کھانا) روک رکھو۔ان دونوں نے کہا اے امیر المومنین ہم اپنے مال کے ساتھ خرید کر کے رکھ دیتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا جو شخص مسلمانوں کا غلہ وغیرہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جزام اور افلاس مار دیتے ہیں۔

دھوکہ دہی اور احتکار کرنے والا کون ہے

۱۱۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ فرماتے تھے مسلمانوں کے ساتھ کھوٹ اور دھوکہ کرنے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ کوئی ان کے دام چڑھ جانے کی تمنا کرے۔

۱۱۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے اس نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک احتکار کرنے اور روک کر رکھنے والا حقیقت میں وہی ہے جو مسلمانوں کے بازار سے چیز خرید لے تاکہ وہ اس کو مہنگا فروخت کرے گا۔اور مال کو فروخت کے لئے لانے والا احتکار کرنے والا نہیں ہے اور جب بازار میں فروخت کرے اور اس کے دام نہ بدلے پھر اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن حامد مقری نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابوعاصم نے عبداللہ بن مؤمل سے اس نے عمر بن عبدالرحمٰن سے اس نے عطاء سے یہ کہ عمر نے ایک آدمی کو طلب کیا اور اس سے پوچھا اس نے بتایا کہ وہ اس لئے گیا ہے تاکہ طعام (غلہ وغیرہ) خریدے۔انہوں نے پوچھا۔کیا گھر کے لئے یا فروخت کرنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو بتادو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مکہ میں طعام (غلہ وغیرہ) کا احتکار (روک رکھنا) الحاد اور بے دینی ہے۔

فصل:......(آنکھ پہنچنا) یعنی نظر بد لگنا

۱۱۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ

(۱۱۲۱۷)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۵۵)

نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وھب نے ابن طاؤس سے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے (سچ ہے) اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر سے سبقت کرسکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی جو اس سے سبقت کرجاتی اور جس وقت تم لوگ (نظر بد کا اثر ختم کرنے کے لئے) غسل کرکے دینے کے لئے کہہ دیئے جاؤ تو غسل کرلو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر وغیرہ سے اس نے مسلم بن ابراہیم سے۔

۱۱۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے وہ کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا وہ غسل کررہا تھا اس نے تعجب کیا اس کو دیکھا اور کہا اللہ کی قسم یہ کہ نہیں دیکھا ہے میں نے مثل آج کے دن کے اور نہ ایسی جلد دیکھی جس کی حفاظت کی جاتی ہو یا اس کی پردہ نشینی نے یا یوں کہا یہ تو کسی لڑکی کی جلد ہے جو اپنی گوشہ نشینی میں رہ رہی ہو۔

کہتے ہیں اس کو نظر بد اثر کرگئی یہاں تک کہ وہ اٹھ نہیں سکا۔ لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ کسی کو اس کی نظر بد کی تہمت لگاتے ہو لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ۔ ہاں یہ بات ہے کہ عامر بن ربیعہ نے اس کو ایسے ایسے کہا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا پھر کہا: سبحان اللہ! کس جرم میں قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو جب اس کی کوئی چیز دیکھتا ہے جو اس کو اچھی لگتی ہے۔ تو چاہئے کہ اس کے لئے برکت کی دعا کرے کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اپنا منہ دھویا اور اپنی ہتھیلیوں کا اوپر کا حصہ اور دونوں کہنیاں اور اس نے اپنا سینہ دھویا اور اپنے تہہ بند کے نیچے کا حصہ اور دونوں گھٹنے اور اپنے دونوں قدموں کے کنارے برتن میں ان کا ظاہر و باطن۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ مغسولہ پانی سہل بن حنیف کے سر پر اونڈیلا گیا۔ میرا خیال ہے کہ ایک برتن اس کے پیچھے (انڈیلا گیا) کہتے ہیں آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اس میں سے چند گھونٹ بھرے پھر وہ سواری کے ساتھ چلے گئے کہتے ہیں کہا جعفر بن برقان نے کہ ہم لوگ اس واقعے کو اکھڑپن سمجھتے تھے انہوں نے کہا کہ بلکہ یہ سنت ہے۔

۱۱۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہثیم نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہؓ سے فرماتی ہیں۔ کہ (اس دور میں) نظر بد لگانے والے سے کہا جاتا تھا کہ وہ وضو کرکے دے پھر اس پانی کے ساتھ وہ شخص غسل دیا جاتا تھا جس کو نظر بد لگ گئی ہوتی تھی۔

تقدیر سے سبقت کرنے والی چیز

۱۱۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عروہ بن عامر نے ان کو عبید بن رفاعہ نے وہ کہتے ہیں کہ بی بی اسماء نے کہا یارسول اللہ بے شک بنی جعفر جو ہیں ان کو نظر بد لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے لئے جھاڑ پھونک کروائی جائے گی۔ یا فرمایا کہ میں ان کے لئے جھاڑ دوں گا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر اس سے سبقت کرجاتی۔

اس کو روایت کیا ہے ایوب نے عمرو بن دینار سے اس نے عروہ سے اس نے عبید سے اس نے اسماء بنت عمیش سے۔

نظر بد سے بچنے کا وظیفہ

۱۱۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ

نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر جب تازہ کھجوروں کے ایام ہوتے تھے۔ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوتے تو لوگ بھی داخل ہوتے تھے اور لوگ اس میں سے کھاتے اور ساتھ لے کر بھی جاتے۔ اور وہ جب داخل ہوتے تو یہ آیت پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ اس کو بار بار پڑھتے پڑھتے آپ باغ سے باہر نکل جاتے۔

ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشآء اللّٰہ لاقوۃ الاباللّٰہ.

(کیوں ایسا نہ کیا) کہ جب آپ اپنے باغ میں داخل ہوتے تو یوں پڑھ لیا کرتے ماشاء اللہ۔ اللہ جو کچھ چاہے (وہی کچھ ہوتا ہے) لاقوۃ الابا للّٰہ. اللہ کی دین کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے کسی کے لئے۔

فصل :...... احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

۱۱۲۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سلمہ بن کھیل نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (قرض) کا تقاضا کر رہا تھا ابو محمد کہتے ہیں کہ عفان نے کہا تقاضا کر رہے ہیں آپ ان کے لئے سخت روی اختیار کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کے ساتھ سختی کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایسا نہ کرو بے شک صاحب حق کو گرم بات کرنے کا حق ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو نوجوان اونٹوں میں سے اس کے اونٹ کی مثل اونٹ دے دیجئے صحابہ کرام نے بتایا یا رسول اللہ ہمارے پاس جتنے جانور ہیں وہ اس سے زیادہ قیمت کے ہیں اس نے جو اونٹ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی اس کو دے دو بے شک تم لوگوں میں سے اچھا وہی ہے جو احسن طریقے پر ادائیگی کرے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے۔

۱۱۲۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مہر جانی بن ابوثابت بن محمد نے ان کو مسعر نے محارم بن دثار سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہمارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اداء کر دیا اور مجھے اضافہ بھی کر کے دیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ثابت بن محمد سے۔

۱۱۲۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابوربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قرض لیا چالیس ہزار۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آ گیا۔ آپ نے فرمایا ابوربیعہ کو میرے پاس بلالاؤ (میں آ گیا تو) آپ نے فرمایا یہ لیجئے آپ کا مال ہے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے آپ کے مال میں برکت دے۔ یقینی بات ہے کہ پہلے دینے کا بدلہ پوری پوری ادائیگی کر دینا ہے اور شکریہ ادا کرنا ہے۔

۱۱۲۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسفیان نے یعنی ابن الحارث بن عبدالمطلب نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی یہودی آیا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کر رہا تھا۔ اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سختی کی جس کی وجہ سے صحابہ کرام اس کے ساتھ ناراض ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماقدس اللہ۔ نہ مقدس کرے اللہ۔ یا یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت پر رحم نہیں کرے گا جو اپنے میں سے ایک کمزور کا حق نہیں لیتے سوائے رک رک کر کرنے کے پھر آپ نے بی بی خولہ بنت حکیم کے پاس بندہ بھیج کر اس سے کھجور ادھاری لیں اور

اس یہودی کا قرض ادا کر دیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے مؤمن بندے اسی طرح کرتے ہیں۔خبردار تحقیق ہمارے پاس بھی کھجوریں تھیں مگر وہ اچھی نہیں تھیں۔یا یوں کہا تھا خبز اُیہ روایت مرسل ہے۔

۱۱۲۳۱:......روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جزور اونٹ خریدنے کے بارے میں ایک دیہاتی سے کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے میں مگر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نہیں تھیں تو آپ نے اس کو خویلہ سے ادھاری بطور قرض لے کر دے دیں اور یوں اس کی ادائیگی پوری کر دی۔یہاں پر راوی نے تقدیس والا کلمہ ذکر نہیں کیا۔(جو گذشتہ روایت میں تھا۔)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک صاحب حق کے لئے کہنے کی ایک بات ہوتی ہے(یعنی اس کو گرم گفتگو کرنے کا حق ہوتا ہے)۔

اور راوی نے آخر میں کہا ہے کہ پھر اس دیہاتی نے کہا تھا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کے اوپر برکت دے آپ نے پوری ادائیگی کر دی اور عطاء اور بخشش بھی دی لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی لوگ قیامت کے دن اللہ کے بہترین بندے ہوں گے جو بطیب خاطر خوش دلی سے ادائیگی کرنے والے ہوتے ہیں۔

ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو امام ابوسہل نے ان کو حدیث بیان کی حسین بن اسماعیل محاملی نے ان کو حسن بن احمد بن شعیب نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ سے اس نے عائشہ سے اسی حدیث کے ساتھ۔

قرض میں ٹال مٹول کرنے والے کے لئے ہر روز گناہ لکھا جاتا ہے

۱۱۲۳۲:......ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ نخعی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوغرزہ نے ان کو ابوعمر وفراء حفص بن عمرو نے جو کہ اللہ کے نیک ترین بندوں میں سے تھے۔ان کو حبان بن علی نے ان کو سعد بن طریف نے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے خولہ حمزہ کی بیوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ حمزہ کو دنیا سے ذرا کر نصیحت کر رہے تھے۔آپ نے فرمایا بے شک دنیا میٹھی ہے ہری بھری ہے(تروتازہ ہے)جو اس کو حاصل کرے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں خیر ہے۔بہت سارے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے مال میں اور اللہ کے رسول کے مال میں گھستے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی آدمی کے دو وسق کھجور تھے بنو ساعدی میں سے چنانچہ ساعدی آدمی آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ذمے لگایا کہ اس نے جا کر اس قرض خواہ کو کھجوریں دے دیں جو کہ کمتر تھیں لہٰذا اس نے واپس کر دیں اس شخص کو۔اس نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واپس کر رہے ہیں۔اس نے کہا کہ بالکل۔اس نے کہا کہ جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون زیادہ حق دار ہے عدل کے ساتھ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کون زیادہ حق دار ہے انصاف کے لئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اس کے بعد فرمایا لا قدس اللہ. یا فرمایا کیف یقدس اللہ امۃ. اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے مقدس بنائے گا جو اپنے میں سے کمزور کے لئے اپنے میں سے شدید کے لئے حق وصول نہیں کر سکتی حالانکہ وہ ناجائز تقاضا کرنے والا نہیں ہے۔جو سختی اور مشکل پیدا کر رہا ہو اس کے بعد فرمایا اے خولہ آپ صحیح صحیح آئیے اور اس کی ادائیگی کر دیجئے اس لئے کہ نہیں کوئی قرض خواہ جو اپنے مقروض سے راضی ہو کر جاتا مگر اس پر زمین پر چلنے پھرنے والے چوپائے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور دریاؤں کی مچھلیاں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو خواہ مخواہ ٹالتا ہے حالانکہ وہ ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ہر روز گناہ لکھتا ہے۔

قرضہ خود چل کر ادا کرنے والے کے لئے مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں

۱۱۲۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون عبسی نے ان کو ابوسعید قاضی نے ان کو معاویہ بن اسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے قرض خواہ کو اس کا حق دینے کے لئے چل کر جاتا ہے اس کے او پر زمین پر چلنے والے جانور اور پانی کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جنت میں ایک درخت اس کے لئے لگا دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۴:...... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن مناذر جوہری نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو بقیہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان نے ان کو ابوسعید قاضی نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ اس کے ہر ہر قدم پر اس کے لئے ایک درخت پالا جاتا ہے جنت میں۔ اور گناہ معاف ہوتا ہے۔ اور وہ روایت جو محفوظ کی گئی ہے سعید سے اس نے ابن عباس سے ان کے قول سے وہ موقوف روایت ہے۔

۱۱۲۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب قصاب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا جس نے راستے سے ایذا دور کر دی اس کے لئے ایک صدقہ ہوا۔ اور جو شخص اپنا قرض ادا کرنے کیلئے اپنے قرض خواہ کے پاس خود چل کر گیا اس کے لئے صدقہ ہے اور جس نے کسی ضعیف کو اپنی سواری پر سوار کر کے اس کی مدد کی اس کے لئے صدقہ ہے اور ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے۔ سعید نے کہا کہ جس نے گرگٹ یعنی زہریلی چھپکلی کو مار دیا اس کے لئے صدقہ ہے۔

۱۱۲۳۶:...... اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی بن حامد بن محمد رفا نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو حبیب بن ابوعمرہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے قرض خواہ کا حق دینے کے لئے خود چل کر اس کے پاس گیا اس کے لئے ہر قدم پر جو وہ قدم اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔ یعنی اس پر اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

قرضہ کی ادائیگی کے ساتھ عطیہ

۱۱۲۳۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین بن عبدہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ فراء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ان سے کچھ مانگ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے آدھا وسق ادھار مانگ کر اس کو کھجوریں دیں۔ پھر وہی آدمی آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا ایک وسق دیا اور فرمایا کہ آدھا تو تیرے قرض کی ادائیگی ہے اور باقی آدھا تیرے لئے عطیہ ہے میری طرف سے۔

۱۱۲۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ ان سے پوچھا گیا تھا آٹا اور روٹی (غلہ) قرض ادھار مانگنے کے بارے میں

(۱۱۲۳۷)...... (۱) فی ن : (محمود) وھو خطأ (۲)...... فی ن : (جندب)

(۱۱۲۳۸)...... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/ ۵۳۰)

انہوں نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو اچھے اور عمدہ اخلاق کی بات ہے آپ چھوٹے سے لیجئے اور بڑے کو دیجئے اور اپنے لئے بڑے سے لیجئے اور چھوٹے کو دیجئے۔ یا یوں کہا تھا کہ بڑا تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں ادائیگی کے لحاظ سے اچھا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

تین اہم کام

۱۱۲۳۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ ھروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابواسحاق نے اس نے سنا صلہ بن زفر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالیقظان عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ہیں جس نے وہ جمع کر لئے اس نے ایمان جمع کر لیا۔ ناداری اور غربت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اور یہ جان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے خرچ کرنے کے پیچھے اور دے گا۔ اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلوانا اس طرح کہ کسی کو مجبور نہ کر دے تو کہ اسے اپنے بادشاہ یا حکمران کے پاس لے جائے تا کہ وہ اس سے حق وصول کرے اور سلام کو عام کرنا سارے عالم کے لئے۔

فصل:...... تنگدست کو مہلت دینا اور اس سے درگذر کرنا اور آسودہ حال کے ساتھ نرمی برتنا اور اس سے کم وصول کرنا

۱۱۲۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد بن علی روذباری نے ان کو ابوقاسم بن ابوصالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پاس دو آدمیوں کو اونچی آواز کے ساتھ جھگڑتے سنا کہ ایک ان میں سے دوسرے سے کمی کرنے کی بات کر رہا تھا اور کسی چیز میں نرمی مانگ رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ کون تھا جو اللہ کی قسمیں کھا رہا تھا اس بات سے کہ وہ نیکی نہیں کرے گا۔

کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے قسم کھائی تھی مگر اب جو چیز اس کو پسند ہو (اس کو میری طرف سے اجازت ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے اسماعیل سے۔

۱۱۲۴۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم یعنی بوشنجی نے ان کو ہرمز نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے ان کو کعب بن مالک نے کہ اس کا مال تھا علی بن ابی حدرد اسلمی کے ذمے وہ اس کو جا کر ملا اور اس سے تقاضا کیا دونوں نے باہم کلام کیا اور دونوں کی آواز بلند ہوگئی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گذرے اور آپ نے اشارہ کیا گویا آپ یہ کہہ رہے تھے کہ آدھا کر لو چنانچہ قرض خواہ نے اس سے آدھا لے لیا اور باقی آدھا چھوڑ دیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن بکیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کو روایت کیا ہے لیث نے۔

۱۱۲۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ابومسعود سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی سے حساب لیا گیا (اللہ کے ہاں) مگر اس کے پاس کوئی خیر نہ مل سکی (سوائے اس ایک عمل کے) کہ وہ مالدار آدمی تھا لوگوں کو قرض دیتا رہتا تھا اور وہ اپنے لڑکوں سے کہتا تھا کہ جس کو دیکھو کہ وہ غنی ہے اس سے وصول کر لو اور جس کو تنگدست پاؤ اس سے درگذر کر لیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے درگذر کرلے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ

(۱۱۲۳۹)...... فی الأصل أبو الیقظان بن عمار

کہ میں اس سے درگذر کرلوں۔ (تو اللہ نے اس کو معاف کردیا)

اس کو روایت کیا ہے ثوری نے موقوف طریقے پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابو معاویہ نے اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا حدیث ابو معاویہ سے۔

تنگ دست سے درگذر کیا جائے

۱۱۲۴۳:..... ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو شقیق نے ان کو ابومسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے والے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تھا اس کے اعمال نامے میں خیر نام کی کوئی شئی نہ ملی ہاں مگر یہ بات تھی کہ وہ آسودہ حال آدمی تھا لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور لین دین کرتا تھا اس نے اپنے لڑکوں سے کہہ رکھا تھا کہ تنگدست سے درگذر کرلیا کرو اللہ نے اپنے فرشتوں سے کہا ہم زیادہ حقدار ہیں اس کام کے لئے لہٰذا انہوں نے اس شخص سے درگذر کرلیا۔

۱۱۲۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق نے ان کو شعیب بن لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا ہاں وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے نمائندے سے کہتا تھا کہ جو آسان ہو وہ لے لیا کرو اور جو مشکل ہو وہ چھوڑ دیا کرو اور درگذر کرلیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں سے بھی درگذر کرلے جب وہ شخص مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اس سے کوئی نیکی نہیں تو جانتا ہے اپنی اس نے بتایا کہ کوئی نہیں سوائے اس کے کہ وہ ہیں میں لوگوں کو قرضے دیتا تھا میں جب لڑکے کو بھیجتا تھا تو اس کو یہ کہہ دیتا تھا کہ جس قدر آسان ہو لے لیا کرو جو مشکل ہو چھوڑ دیا کرو اور درگذر کرلیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر کرلے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے بھی تم سے درگذر کرلیا ہے۔

۱۱۲۴۵:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابویوسف یعقوب بن احمد بن محمد بن یعقوب خسروگردی نے، ان کو داؤد بن حسین خسروگردی نے، ان کو عیسیٰ بن حماد زغبہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی لیث بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۱۲۴۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو عمرو نے ان کو ابراہیم بن سعد نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک آدمی تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے آدمیوں سے کہہ رکھا تھا۔ یا اپنے آدمی سے جب تنگدست آدمی تنگدستی میں واقع ہو اس سے درگذر کرلیا کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر کردے فرماتے ہیں جب اللہ سے ملا تو اللہ نے اس سے درگذر فرمالیا۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابراہیم بن سعد سے۔

۱۱۲۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن سیار عدل نے ہراۃ میں ان کو ابوالفضل احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس یربوعی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو ربعی بن خراس نے یہ کہ حذیفہ بن یمان نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کو فرشتوں نے پالیا انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے کوئی خیر کا عمل کیا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا یاد کر۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو قرضے دیا کرتا تھا اور میں اپنے آدمیوں سے

(۱۱۲۴۵)..... (۱) فی ن: (أبو داود ثنا الحسین)

کہتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیا کرو اور آسودہ حال سے بھی درگذر کیا کرو۔ اللہ نے فرمایا کہ فرشتو اس بندے سے تم بھی درگذر کرلو۔

بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور کہا ابو مالک نے مروی ہے ربعی سے اس نے حذیفہ سے حدیث میں ہے کہ میں آسانی کیا کرتا تھا تنگدست پر اور مہلت دیا کرتا تھا تنگدست کو۔

۱۱۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ میں ان کو قاضی ابو طاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نصر مکی نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن شریک بن فضل ابو اسحاق کوفی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ربعی بن خراش سے اس نے ابوالیسر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض معاف کردے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یعنی ابوالیسر نے اپنی کاپی پر تھوک کر مٹا دیا اور اپنے مقروض سے کہا جا میں نے تجھے قرضہ معاف کردیا اور ذکر کیا گیا ہے کہ وہ شخص تنگدست تھا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طویل حدیث میں عبادہ بن ولید سے اس نے ابوالیسر سے۔

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت

۱۱۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

۱۱۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن مجبور دھان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانیوں میں سے پریشانی دور کرے گا قیامت کے دن اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کمزوری پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا (دنیا اور آخرت میں) جب تک بندہ اپنے کسی بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی معاونت کرتا رہتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ یحییٰ سے اور ابوبکر اور ابو کریب سے اس نے ابو معاویہ سے۔

۱۱۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن منصور نوقانی نے نوقان میں۔

ان کو ابو حاتم محمد بن حبان بستی نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو اودی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حرام ہے آگ پر ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا لوگوں سے قریب نرم مزاج آدمی۔

جن پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۱۲۵۲:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو علی حسن بن جعفر بن عبداللہ سیوطی نے بطور املاء کے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں خبر نہ دوں تم لوگوں کو اس شخص کے بارے میں جو آگ کے اوپر حرام ہے اور وہ شخص آگ اس پر حرام ہو وہ

(۱۱۲۴۸)......(۱) فی ن : (ابن)

شخص جو آسان ہو نرم مزاج لوگوں کے قریب ہو سہل ہو۔

اللہ تعالیٰ کھلے دل والے کو پسند فرماتے ہیں

۱۱۲۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن فرح نے ان کو واقدی نے ان کو ہشام بن سعد نے اس نے سنا زہری سے وہ خبر دیتے ہیں عمر بن عبدالعزیز سے اس نے اس کے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس بندے کو جو کھلے دل کا ہو جب وہ فروخت کرے کھلے دل کا ہو جب وہ خرید کرے کھلے دل کا ہو جب ادائیگی کرے کھلے دل کا ہو جس وقت تقاضا کرے کھلے دل سے کرے۔

۱۱۲۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوغسان محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس بندے پر جو خوش مزاج ہے جب فروخت کرتا ہے تو خوش مزاجی سے کرتا ہے جب تقاضا کرتا ہے تو خوش مزاج ہوتا ہے جب خریدتا ہے تو خوش مزاج ہوتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا علی بن عیاش سے ان کو ابوغسان نے

۱۱۲۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عباس بن عطاء بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معاف کر دیا تھا۔ جو تم لوگوں سے پہلے گذرے ہیں۔ نرم مزاج تھا جب بیچتا تھا جب خرید کرتا تھا آسانی کرتا تھا جب ادائیگی کرتا آسانی کرتا اور جب قرض کا تقاضا کرتا تو آسانی کرتا۔

نرمی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے

۱۱۲۵۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبیداللہ نرسی نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ایک باغ کی حویلی خرید کی ایک آدمی کے ہاتھ سے دونوں نے اس کے دام طے کئے حتیٰ کہ ایک خاص قیمت پر دونوں راضی ہو گئے جس پر فروخت کرنے والا راضی ہوا۔ اور انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اپنا ہاتھ دکھائیے یعنی ہاتھ ملائیے بتایا کہ وہ لوگ بیع پکی نہ کرتے تھے مگر صفقہ اور ہاتھ بجانے کے ساتھ۔ جب اس کو دیکھا اس آدمی نے اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ بیع نہیں کروں گا یہاں تک کہ آپ میرے لئے دس ہزار کا اضافہ کریں چنانچہ حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن بن عوف کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کر دیا تھا جو نرمی کرنے والا تھا فروخت کرتے ہوئے خرید کرتے ہوئے ادا کرنے میں وصول کرنے میں، جائیے میں نے دس ہزار تجھے زیادہ کر دیئے ہیں جو واجب ہیں اس کلمے کے بدلے میں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

قرض کا مطالبہ شرافت کے ساتھ کیا جائے

۱۱۲۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن شعبہ بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے وہ کہتے

ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ ابی بن کعب نے ایک آدمی کو گھیر رکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اپنی کوئی اور حاجت پوری کر لی مگر ابھی تک انہوں نے اس آدمی کو چھوڑا نہیں تھا (یعنی وہ مقروض تھا یہ اس سے اپنے قرض کا تقاضا کر رہے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابی ابھی تک (آپ نے اس شخص سے تقاضا جاری رکھا ہوا ہے۔) جو شخص اپنے کسی بھائی سے مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے مطالبہ کرے درگذر کے ساتھ خواہ وہ پورا وصول کرے یا نہ کرے جب ابی بن کعب نے یہ بات سنی تو اس کو چھوڑ دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو لئے کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے کہا اے اللہ کے نبی کیا آپ نے یہ فرمایا ہے؟

کہ جو شخص اپنے بھائی سے مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ شرافت کے ساتھ اس سے طلب کرے وہ پورا وصول کرے یا نہ کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میں نے یہی کہا ہے۔ ابی بن کعب نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے فرمایا عفاف کے ساتھ مطالبہ کرے یہ عفاف کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ تقاضا کرتے ہوئے نہ تو گالیاں دے نہ اس پر سختی کرے نہ بکواس کرے اس کو اور نہ ہی اس کو ایذا پہنچائے۔ فرمایا کہ واف اور غیر واف۔ کا مطلب ہے چاہئے اپنے حق پورا وصول کرے یا کچھ معاف کر دے۔

۱۱۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جریج نے کہ اس نے سنا عطاء سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ دوسرے کی بات سنیئے آپ کی بات بھی سنی جائے گی۔

مقروض سے نرمی کرنے والے کے لئے عرش کا سایہ

۱۱۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو خبر دی ابوجعفر خطمی نے ان کو محمد بن کعب نے ان کو ابوقتادہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنے مقروض سے نرمی کرے یا اس کو معاف کر دے وہ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۱۱۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو فروہ بن ابومغراء نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے محمد بن حسان سے اس نے مہاجر بن غانم رہطی سے وہ قبیلہ ہے مذحج سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ صنابحی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اور دنیا آخرت میں اس کی مشکل کشائی کر دے پس اس کو چاہئے کہ تنگ دست کو مہلت دیا کرے اور اس کے لئے دعا کرے اور جس کو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اس کو سایہ کرے جہنم کے شعلوں سے قیامت کے دن اور اس کو اپنے (عرش کے) سائے تلے رکھے اس کو چاہئے کہ وہ مومنوں پر سخت دل نہ بنے بلکہ ان کے ساتھ رحم دل ہو جائے۔

قرضہ میں مہلت دینا صدقہ کی مثل ہے

۱۱۲۶۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبدالوارث نے محمد بن حجادہ سے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی تنگدست کو مہلت

(۱۱۲۶۰)......(۱) فی الحلیة (المذحجی)

أخرجه أبونعيم في الحلية (۵/۱۳۰) من طريق رشدين بن سعد عن مهاجرين بن غانم المذحجي. به قال أبونعيم: رواه عبدالرحمن (وفي نسخة أخرى عبدالرحيم) بن سليمان عن محمد بن حسان عن مهاجر مثله.

دے اس کے لئے ہر روز ایک صدقہ ہوگا جب تک کہ ادائیگی کا وقت نہ آجائے جب قرضہ کی ادائیگی کا وقت آجائے اگر وہ بعد میں پھر مہلت دیتا ہے اس کے لئے ہر روز اسی کی مثل صدقہ ہوگا۔

۱۱۲۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے اس کے لئے ہر روز صدقہ ہوگا (یعنی ہر روز صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔)

کہتے ہیں کہ بعد میں سنا فرماتے تھے۔ اس کے لئے ہر روز کے بدلے میں صدقہ ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ سے سنا تھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے لئے ہر دن کے بدلے صدقہ ہے۔ اور اب آپ نے یوں فرمایا ہے اس کے لئے ہر روز کے بدلے اسی کی مثل صدقہ ہے آپ نے فرمایا کہ جب تک قرض کی ادائیگی کا وقت نہ ہو تو اس کے لئے ہر دن کے بدلے میں صدقہ ہے۔ اور جب قرضہ کی ادائیگی کا وقت آجائے پھر اس کو مہلت دے تو اس کے لئے ہر یوم اسی کی مثل صدقہ ہے۔

۱۱۲۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس آدمی کے بارے میں جس کا کسی دوسرے شخص پر حق ہو پھر وہ شخص مرجائے جس پر حق ہے۔ پھر حق کا مطالبہ کرنے والا یہ ارادہ کرے کہ وہ اس کو یعنی قرضے کو اس سے وصول کرلے۔ اگر افضل ہو یا اس کو ترک کردے۔ انہوں نے جواب دیا اگر وہ اس کو معاف نہ کرے تو اپنے حق کے بقدر اس کو وصول کرلے اس پر زیادہ نہ لے اور اگر وہ اس سے مہلت لے چکا تھا پھر وہ اس کو ترک کردیتا ہے تو اس کے لئے دہرا اجر ہے دس گونہ دہرا اس لئے کہ نیکی اپنے دس مثلوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۱۱۲۶۴:...... ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ابن لہیعہ نے ان کو عبدالملک بن ہبیرہ نے یہ کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا اگر میں کسی آدمی کو ایک دینار قرض دوں وہ اس کے پاس رہ جائے پھر میں اس سے لے لوں پھر میں اس کو قرض دوں دوسری بار مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں اس کو ایک دینار صدقہ دے دوں اس لئے کہ بے شک صدقہ کا اجر تیرے لئے لکھا جائے گا جب اس کا صدقہ کیا جائے گا اور یہ قرضہ کا دینار اس کا اجر اس وقت تک تیرے لئے لکھا جاتا رہے گا جب تک وہ اس کے پاس رہے گا۔

عمل قلیل خیر کثیر

۱۱۲۶۵:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو حسن بن عبدالاول نے ان کو ابوخالد احمر نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر تو کثیر ہے اور اس کے ساتھ جو عمل کرتے ہیں وہ قلیل ہیں۔

نیک اور شریر لوگ

۱۱۲۶۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو عمرو بن ثور حدانی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے عبید بن نسطاس سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ شخص جس کی خیر کی امید رکھی جائے اور جس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔ کیا میں تمہیں

(۱۱۲۶۶)......(۱) غیر واضح فی الأصل وتقرأ (الجذامی)

خبر دوں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں فرمایا کہ وہ شخص کہ جس کی نہ تو خیر کی امید رکھی جائے اور نہ ہی اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔

۱۱۲۶۷:...... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے ان کو ابو سہل بشر بن ابو یحییٰ مہرجانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو عبید بن نسطاس نے مقبری سے یہ کہ ان کے والد نے اس کو ذکر کیا ہے ابو ہریرہ سے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں تمہارے شریر لوگوں میں سے۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس کی خیر کی امید رکھی جائے اور تمہارے اشرار وہ ہیں کہ نہ تو ان کے شر سے محفوظ رہا جا سکے اور نہ ہی ان کی خیر کی توقع کی جا سکے۔

۱۱۲۶۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو ابوخلیفہ فضل بن حباب نے ان کو قعنبی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو علاء نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے سر پر آن کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے بھلے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ تمہارے برے لوگوں کی نسبت۔ کہتے ہیں کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی بات دہرائی۔ تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتا دیجئے کہ کون ہم میں سے شر ہے؟

فرمایا کہ تم میں سے بھلا انسان وہ ہے جس کی بھلائی کی امید قائم کی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔ اور تم میں سے برا وہ ہے جس کی خیر کی توقع نہ کی جائے اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے اور یہ بھی روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے بطور مرفوع حدیث۔

ایمان کی شاخیں

۱۱۲۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الایمان بضع وستون او بضع وسبعون شبعة افضلها لااله الاالله وادنا ها اماطة الاذی عن الطريق والحياء شعبة من الأيمان.

کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں یا فرمایا تھا کہ ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ایمان کی افضل ترین شاخ لاالٰہ الا اللہ (توحید باری تعالیٰ ہے) اور سب سے کم رتبے والی شاخ راستے سے ایذاء پہنچانے والی چیز کو ہٹا دینا ہے۔

اور حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے ایمان کی شاخ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں جیسے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کتاب کے آغاز میں اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عبداللہ بن دینار سے۔

کتاب شعب الایمان جلد ہفتم کا ترجمہ آج مورخہ ۱۷ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

بمطابق ۱۱ جون ۲۰۰۶ کو بعد نماز عصر بفضل اللہ و بحمدہ اختتام پذیر ہوا۔

ابوالراشد قاضی محمد اسماعیل جاروی عفی عنہ